

کتاب ہمارے زائد احادیث ہیں  
 اور صحابہ کرام اور مسلمانانِ اہل  
 خانہ کی شکل اولین  
 کیسے ہوئے

اعظم رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

# موطا امام محمد

عربی اردو

تالیف

حضرت امام محمد بن مسلم بن شیبانی رحمہ اللہ

ترجمہ و تفسیر

علامہ محمد نسیم علی قصوری نقشبندی

پروفیسر، جامعہ اسلامیہ، لاہور

پیشکش  
 مولانا ابوالفتح  
 لاہور

بِسْمِ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویہ،  
انار صحابہ رضی اللہ عنہم اور رسائل و فقہ  
حنفی پر مشتمل اولین  
مجموعہ

# موطائے امام محمد

علیہ الرحمہ

عربی اردو

تالیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ محمد سیسینے قصوی نقشبندی

ایم۔ اے علوم اسلامیہ، فاضل عربی

پروفیسر کنوینشن  
بی۔ بی، اردو بازار، لاہور  
فون: ۹۵۱۶۲۵۲

## ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نمائے تعلیم میں اساتذہ کرام نے قلم و قسط اس کی اہمیت و افادیت دل و دماغ میں نقش کر دی تھی۔ وقتاً فوقتاً اس کے پیش نظر مختلف موضوعات پر مضامین و مقالات لکھتا رہا لیکن ذہن پر ہمیشہ یہ بات سوار رہی کہ کوئی ایسا کام کرنا چاہیے جو مستقل، دیر پا اور عوام الناس کے لیے مفید بھی ہو، چنانچہ بعض اجاب کے اصرار پر احادیث مبارکہ کی مشہور کتاب ”موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ کا انتخاب کیا گیا کہ اس کا ترجمہ کیا جائے چونکہ یہ کتاب شرح معانی الآثار کی طرح فقہ حنفی کی تائید و حمایت میں لکھی گئی ہے اس لیے بھی اس پر کام ہونا چاہیے تھا، یہ کام شروع کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے نہ صرف ترجمہ کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا بلکہ مفید حواشی بھی لکھے گئے۔ حواشی کو ”فیوض شیعہ حاشیہ موطا امام محمد“ کا نام دیا جاسکتا ہے۔

## اظہار تشکر

اس حقیر کے ترجمہ پر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مفتی ابوالعلا محمد عبد اللہ صاحب بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قصور، شرف اہلسنت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور صاحب ناظم و بانی جامعہ فاروقیہ رضویہ گھوڑے شاہ لاہور اور جامع منقول و معقول ابوالبیان حضرت علامہ محمد شرف صاحب نقشبندی بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ رضویہ داروغہ والا لاہور، دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر تقاریر رقم فرما کر احسان عظیم فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندگوں کا سایہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق پبلیشر محفوظ ہیں

نام کتاب	مکملہ تاریخ احمدیہ جلد اول	موظا امام محمد ﷺ
مصنف	شیخ محمد سعید دہلوی	حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تفسیر	شیر گجرات	علامہ محمد یحییٰ قصوری نقشبندی
تائید و تقاریر		ممتاز علماء اہلسنت پاکستان
اشاعت اول		۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء
کتابت		دار لکھنؤ حضرت کیلا نوالہ (ضلع گوجرانوالہ)
مطبع		توقیر پرنٹرز
ناشر		چوہدری غلام رسول
صفحات		(712)
قیمت		225 روپے

ملت پیلی کیشنز فیصل مسجد اسلام آباد



پروگریسیو کیشنز  
۲-بی، اردو بازار، لاہور  
فون: ۹۵۱۴۵۲



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست موطا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	ابتدائیہ الامتساب	۳		دزدوں نے منہ ڈال کر پیا ہو	
	الابداء	۲۱		سمندر کے پانی سے وضو کرنا بیان	۵۵
	تقاریر	۲۲		موزوں پر مسح کا بیان	۵۶
	حالات زندگی امام محمد	۲۹		پگڑی اور دوپٹہ پر مسح کا بیان	۶۰
۱	اوقات نماز کا بیان	۳۵		غسل جنابت کا بیان	۶۱
۲	ابتداء وضو کا بیان	۳۸		رات کے وقت مرد کے جنبی ہونے	۶۲
۳	وضو میں دونوں ہاتھ دھونے کا بیان	۴۱		بسم کا بیان	
۴	استنجا میں پانی کے استعمال کا بیان	۴۲		جمعة المبارک کے دن غسل کا بیان	۶۳
۵	شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان	۴۳		عیدین کے دن غسل کا بیان	۶۷
۶	آگ سے بچی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کا بیان	۴۶		پاک مٹی سے تیمم کرنے کا بیان	۶۸
	مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنے کا بیان	۴۸		مرد کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنے کا بیان	۷۱
	نکیر پھوٹنے سے وضو کرنے کا بیان	۴۹		دونوں شرمگاہیں ملنے سے غسل فاقب ہونے کا بیان	۷۳
	بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان	۵۱		جو شخص ہو جائے کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ کا بیان	۷۴
	مذی سے وضو ٹوٹنے کا بیان	۵۲		عورت کو مرد کی طرح خواب میں	۷۵
	ایسے پانی سے وضو کرنے کا بیان جس میں	۵۴			

عوام اہل سنت پر تادیر قائم رکھے اور ان کی خطات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ امین بھرتہ سید الابرار  
صلی اللہ علیہ وسلم۔

## اعتذار

احقر کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پورا پورا اعتراف ہے، مشہور اصول ”فوق کل ذی علم علیم“ کے  
تحت عوام الناس سے بالعموم اور اہل علم حضرات سے بالخصوص گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کوئی قابل اصلاح بات  
پائیں تو ناشر کی وساطت سے راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔  
ادارہ ”پروگریسو بکس“ کے ناظم برادر مٹھا ز رسول صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اس ترجمہ کو  
دینی جذبہ کے تحت شائع کر رہے ہیں۔ قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مصنف، مترجم، کاتب اور ناشر  
کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔

خادم اہل سنت  
محمد ایمن نقشبندی قصوری  
نزہیل لاہور  
۳۰ مئی ۱۹۹۶ء



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	فضیلت کا بیان		۶۹	عیدین کی نماز میں قراءت کا بیان	۱۵۷
۵۶	سفر میں قصر نماز پڑھنے کا بیان	۱۳۶	۷۰	عیدین کی تکبیروں کا بیان	۱۵۷
۵۷	مسافر شہر وغیرہ میں داخل ہو کر کب مکمل نماز پڑھے گا؟ کا بیان	۱۳۷	۷۱	رمضان کے مہینے میں نماز تراویح اور اسکی فضیلت کا بیان	۱۵۹
۵۸	سفری نماز میں قراءت کا بیان	۱۳۸	۷۲	صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان	۱۶۲
۵۹	سفر اور بارش کی صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان	۱۳۸	۷۳	صبح کی نماز باجماعت پڑھنے اور فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان	۱۶۲
۶۰	حالت سفر چار پائے پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۳۹	۷۴	نماز میں طویل اور مختصر قراءت کرنا کا بیان	۱۶۵
۶۱	نماز کی ادائیگی کی حالت میں فوت شدہ نماز یاد آ جانے کا بیان	۱۴۰	۷۵	نماز مغرب دن کے وتر میں، کا بیان	۱۶۷
۶۲	نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ باجماعت نماز پڑھنے کا بیان	۱۴۱	۷۶	نماز وتر کا بیان	۱۶۸
۶۳	نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو پہلے کیا کیا جائے؟ کا بیان	۱۴۲	۷۷	سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	۱۶۹
۶۴	نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان	۱۴۳	۷۸	وتر تاخیر سے پڑھنے کا بیان	۱۷۰
۶۵	نماز جمعہ کے وقت خوشبو اور تیل کے استعمال کے استحباب کا بیان	۱۴۴	۷۹	نماز وتر میں سلام پھیرنے کا بیان	۱۷۱
۶۶	نماز جمعہ میں قراءت اور خاموشی کے استحباب کا بیان	۱۴۵	۸۰	قرآن کے سجود کا بیان	۱۷۲
۶۷	عیدین کی نماز اور خطبہ کے حکم کا بیان	۱۴۶	۸۱	نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان	۱۷۳
۶۸	نماز عید سے قبل اور بعد نوافل پڑھنے کا بیان	۱۴۷	۸۲	مسجد میں داخل ہوتے وقت نوافل کے استحباب کا بیان	۱۷۴
			۸۳	نماز سے فراغت کے بعد منہ پھیرنے کا بیان	۱۷۹
			۸۴	بے ہوشی کے عالم میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۸۱
			۸۵	بیمار کی نماز کا بیان	۱۸۲
			۸۶	مسجد میں حقوکنے وغیرہ کی کراہت کا بیان	۱۸۳
			۸۷	جنبی اور حائضہ کے پسینے کا کپڑے کو	۱۸۴



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	احکام ہونے کا بیان		۳۹	نماز میں معمول جانے کا بیان	۱۰۴
۲۳	مستحاضہ کا بیان	۷۶	۴۰	نماز میں کھنکریاں پٹانے، انہیں	۱۰۷
۲۵	عورت کا زرد یا مٹیالا رنگ کا خون پکھنے کا	۸۷		برابر کرنے اور اس کے مکروہ ہونیکا	
	بیان			بیان	
۲۶	حیض والی عورت کا مرد کے بعض اعضاء	۷۹	۴۱	نماز میں تشہد کا بیان	۱۰۹
	دھونے کا بیان		۴۲	مسنون طریقے پر سجدہ کرنے کا بیان	۱۱۳
۲۷	عورت کے جھوٹے پانی سے مرد کے	۸۰	۴۳	نماز میں بیٹھنے کا بیان	۱۱۴
	غسل کرنے یا وضو کرنے کا بیان		۴۴	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۶
۲۸	بہلی کے جھوٹے کا بیان	۸۱	۴۵	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۸
۲۹	اذان اور ثویب کا بیان	۸۲	۴۶	نماز تہجد کا بیان	۱۲۰
۳۰	نماز کے لیے جانے اور مساجد کے	۸۴	۴۷	نماز میں وضو ٹوٹنے کا بیان	۱۲۳
	فضائل کا بیان		۴۸	فضیلت قرآن اور ذکر الہی کے مستحب	۱۲۵
۳۱	مؤذن کے اقامت شروع کرتے وقت	۸۵		ہونے کا بیان	
	کسی شخص کے نماز پڑھنے کا بیان		۴۹	نمازی کو سلام کرنے کا بیان	۱۲۷
۳۲	صف برابر کرنے کا بیان	۸۶	۵۰	دو آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنے کا	۱۲۸
۳۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۸۷		بیان	
	نماز میں امام کے پیچھے قرائت کا	۹۲	۵۱	بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کا	
	بیان			بیان	
۳۵	مسبق شخص کی نماز کا بیان	۹۸	۵۲	سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت	۱۲۹
۳۶	فرضوں کی ایک رکعت میں کئی سورتیں	۱۰۰		نماز پڑھنے کا بیان	
	پڑھنے کا بیان		۵۳	شدید گرمی کے وقت نماز پڑھنے کا	۱۳۰
۳۷	نماز میں بلند آواز سے قرائت کرنے	۱۰۲		بیان	
	افلاس کے استجاب کا بیان		۵۴	نماز معمول جانے کا بیان	۱۳۱
۳۸	نماز میں "آمین" کہنے کا بیان	۱۰۲	۵۵	بارش کی رات نماز اور جماعت کی	۱۳۲



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	۳۔ کتابُ الزَّكَاةِ	۲۲۱	۳	جان بوجھ کر کسی کے رمضان کا روزہ توڑنے کا بیان	۲۲۱
۱	مال کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۱	۴	جنابت کی حالت میں رمضان المبارک کے مہینے میں صبح طلوع ہونے کا بیان	۲۲۲
۲	ان چیزوں کا بیان جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۲۲۲	۵	روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا بیان	۲۳۶
۳	مال کی زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟	۲۲۳	۶	روزہ دار کے پچھنے لگوانے کا بیان	۲۳۹
۴	جس شخص کے پاس مال قرض ہو، کیاس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ کا بیان	۲۲۳	۷	روزہ دار پر قے کا غلبہ ہونے یا جان بوجھ کر قے کرنے کا بیان	۲۵۰
۵	زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۶	۸	سفر میں روزہ رکھنے کا بیان	۲۵۱
۶	عشر کا بیان	۲۲۷	۹	قضاء رمضان کے روزے کیا علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں گے؟	۲۵۲
۷	جنزیہ کا بیان	۲۲۸	۱۰	نقلی روزہ رکھ کر توڑ دینے کا بیان	۲۵۳
۸	غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۹	۱۱	روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان	۲۵۴
۹	کان کا بیان	۲۳۱	۱۲	غروب آفتاب سے قبل بھول کر روزہ افطار کر لینے کا بیان	۲۵۵
۱۰	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۲	۱۳	مسلسل روزے رکھنے کا بیان	۲۵۶
۱۱	دینے کا بیان	۲۳۳	۱۴	عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا بیان	۲۵۸
۱۲	صدقہ کس کے لیے جائز ہے؟ کا بیان	۲۳۴	۱۵	ان دنوں کا بیان جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	۲۵۹
۱۳	صدقہ فطر کا بیان	۲۳۵	۱۶	رات کو روزہ کی نیت کرنے کا بیان	۲۶۰
۱۴	زیتون کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۶	۱۷	ہمیشہ روزے رکھنے کا بیان	۲۶۱
	۴۔ أَبْوَابُ الصَّیَامِ	۲۳۸	۱۸	عاشورا کا روزہ رکھنے کا بیان	۲۶۳
۱	چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کا بیان	۲۳۸	۱۹	شب قدر کا بیان	۲۶۴
۲	صائم پر کب کھانا حرام ہوتا ہے؟	۲۴۰	۲۰	اعتکاف کا بیان	۲۶۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۸	تذکرہ دینے کا بیان	۱۸۴	۱۰۲	شہادت کی موت کا بیان	۲۰۲
۸۹	حکم کا بیان	۱۸۶	۲	۲۔ البواب الجنائز	۲۰۵
۹۰	جنبی یا بغیر وضو کے کسی شخص کا لوگوں کو نماز پڑھانے کا بیان	۱۸۷	۱	عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینے کا بیان	۲۰۵
۹۱	کسی شخص کا صف سے دور رکھ کر نایا رکوع میں قراوت کرنے کا بیان	۱۸۷	۲	میت کو کفن دینے کا بیان	۲۰۷
۹۲	کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان	۱۸۹	۳	جنازہ کے اٹھانے اور اس کے چھنے کا بیان	۲۰۸
۹۳	نمازی کے آگے کسی عورت کے سونے یا کھڑی ہونے کا بیان	۱۸۹	۴	جنازے کے ساتھ آگ یا دھونی لے جانے کی ممانعت کا بیان	۲۱۰
۹۴	نماز خوف کا بیان	۱۹۱	۵	جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان	۲۱۰
۹۵	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان	۱۹۳	۶	نماز جنازہ اور دعا کا بیان	۲۱۱
۹۶	نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا بیان	۱۹۴	۷	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	۲۱۳
۹۷	بارش طلب کرنے کا بیان	۱۹۶	۸	میت کو اٹھانے، اسے خوشبو لگانے یا اسے غسل دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ کا بیان	۲۱۴
۹۸	نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھنے کا بیان	۱۹۷	۹	نماز جنازہ کے لیے با وضو ہونے کا بیان	۲۱۵
۹۹	قرض کے بعد نوافل پڑھنے کا بیان	۱۹۸	۱۰	میت کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	۲۱۵
۱۰۰	حالت جنابت اور بغیر وضو کے کسی شخص کا قرآن کو چھونے کا بیان	۲۰۰	۱۱	زندوں کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہونے کا بیان	۲۱۸
۱۰۱	ناپاک جگہ سے مرد یا عورت کے کپڑے کو نجاست لگ جانے کا بیان	۲۰۱	۱۲	قبر کو سجدہ گاہ بنانے یا اس کی طرف نماز پڑھنے یا اسے تکیہ بنانے کا بیان	۲۱۹
	جہاد کی فضیلت کا بیان	۲۰۲			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱	احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان	۳۲۲	۴۲	میت یا بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا بیان	۳۳۹
۳۲	سرمنڈوانے کی فضیلت اور بال ترشوانے کے جواز کا بیان	۳۲۳	۴۳	ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۴۲
۳۳	مکہ میں حج یا عمرہ کے دوران طوافِ قدم سے پہلے یا بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان	۳۲۴	۴۴	عرفہ کے دن ”عرفات“ میں غسل کنزیکا بیان	۳۴۳
۳۴	عورت کو حج کے موقع پر طوافِ زیارت سے قبل حیض آجانے کا بیان	۳۲۵	۴۵	عرفہ سے واپس آنے کا بیان	۳۴۴
۳۵	حج یا عمرہ کا قصد کرنے کے بعد اور احرام باندھنے سے قبل عورت نے بچہ جن دیا یا اسے حیض کی شکایت ہو جانے کا بیان	۳۲۸	۴۶	وادیِ محسر کا بیان	۳۴۴
۳۶	حج کے دوران عورت کو بیماری کا خون جاری ہونے کا بیان	۳۲۹	۴۷	مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۴۵
۳۷	دخولِ مکہ اور دخولِ مکہ سے قبل امرِ مستحب کا بیان	۳۳۰	۴۸	ان امور کا بیان جو حجرہ عقبیٰ کو رمی کرنے کے بعد ممنوع ہوتے ہیں	۳۴۶
۳۸	صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۳۳۲	۴۹	جمار کو کنسکریاں کہاں سے ماری جائیں؟ کا بیان	۳۴۸
۳۹	طوافِ بیت اللہ سواری پر یا پیدل کرنے کا بیان	۳۳۳	۵۰	کسی عذر کے سبب جمار کو رمی کرنے میں تاخیر کا بیان	۳۴۸
۴۰	رکنِ یمانی کو بوسہ دینے کا بیان	۳۳۵	۵۱	سواری کی حالت میں رمی کرنے کا بیان	۳۴۹
۴۱	کعبۃ اللہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۳۸	۵۲	جمار کو رمی کرتے وقت اور اس کے پاس کھڑا ہوتے وقت کیا پڑھے؟	۳۵۰
			۵۲	رمی جمار زوال سے پہلے یا بعد میں کرنے کا بیان	۳۵۱
			۵۳	منیٰ میں حجرہ عقبہ کے پیچھے رات گزارنے کے مکروہ ہونے کا بیان	۳۵۱



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	۵۔ کتاب الحج	۲۴۰	۱۶	محرم کے لیے کون سے کپڑے مکروہ ہیں؟	۲۹۹
۱	احرام باندھنے کے مقامات	۲۴۰	۱۷	جن جانوروں کو محرم مار سکتا ہے؟	۳۰۲
۲	نماز کے بعد سواری کی حالت میں احرام باندھنے کا بیان	۲۴۳	۱۸	ان کا بیان	
۳	تلبیہ کہنے کا بیان	۲۴۵	۱۹	حج فوت ہو جانے کا بیان	۳۰۳
۴	تلبیہ موقوف کرنے کے مواقع کا بیان	۲۴۶	۲۰	بحالت احرام لپکھ اور جوں مارنے کا بیان	۳۰۵
۵	تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنے کا بیان	۲۴۸	۲۱	احرام کی حالت میں میٹھی اور تھیلی باندھنے کا بیان	۳۰۶
۶	حج اور عمرہ کے قرآن کا بیان	۲۴۹	۲۲	بحالت احرام اپنے جسم کو کھجلائے کا بیان	۳۰۷
۷	مقیم آدمی کا بدی بھیجنے کا بیان	۲۸۴	۲۳	بحالت احرام نکاح کرنے کا بیان	۳۰۸
۸	قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اے نشان لگانے کا بیان	۲۸۵	۲۴	نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان	۳۰۹
۹	احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانے کا بیان	۲۸۷	۲۵	بحالت احرام شکار کا گوشت کھانے یا نہ کھانے کا بیان	۳۱۱
۱۰	چلائی ہوئی بکرا راستے میں چلنے سے عاجز آجانے یا بدنہ کی نذر کا بیان	۲۸۸	۲۶	حج کے مہینوں میں حج کیے بغیر صرف عمرہ کر کے واپس جانے کا بیان	۳۱۵
۱۱	چلائی جانے والی بدی پر ضرورت کے تحت سوار ہونے کا بیان	۲۹۲	۲۷	رمضان المبارک میں عمرہ کر نیکی فضیلت کا بیان	۳۱۶
۱۲	محرم کا جوں وغیرہ کو مارنے یا بال اکھاڑنے کا بیان	۲۹۳	۲۸	متمتع پر وجوب بدی کا بیان	۳۱۷
۱۳	حالت احرام پچھنے وغیرہ لگوانے کا بیان	۲۹۵	۲۹	بیت اللہ میں رمل کرنے کا بیان	۳۱۸
۱۴	محرم کا اپنے چہرے کو چھپانے کا بیان	۲۹۶	۳۰	کیا مکئی اور غیر مکئی حج یا عمرہ کرنیوالے پر "رمل" واجب ہے؟	۳۱۹
۱۵	احرام کی حالت میں اپنا سر دھونے یا غسل کرنے کا بیان	۲۹۷		عمرہ کی حالت میں قصر اور قربانی کا بیان	۳۲۰



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	باعث مرد کا عورت کے پاس نہ جانے کا بیان	۳۸۴	۱۰	طلاق کا اختیار دینے کا بیان	۴۰۸
۱۲	باکرہ عورت سے اجازت لینے کا بیان	۳۸۵	۱۱	منکوحہ لونڈی کو طلاق دینے اور اسے خریدنے کا بیان	۴۰۹
۱۳	ولی کے بغیر نکاح کا بیان	۳۸۶	۱۲	غلام کی منکوحہ لونڈی کے آزاد ہونے کا بیان	۴۱۰
۱۴	مہر مقرر کیے بغیر نکاح کر نیکا بیان	۳۸۸	۱۳	بیمار کی طلاق کا بیان	۴۱۱
۱۵	دورانِ عدت عورت کا نکاح کرنے کا بیان	۳۹۱	۱۴	حاملہ بیوی کی عدت بیوہ ہونے یا مطلقہ ہونے کی صورت کا بیان	۴۱۲
۱۶	عزل کا بیان	۳۹۵	۱۵	ایلاء کا بیان	۴۱۳
	۴۔ کتاب الطلاق	۳۹۵	۱۶	جماع سے قبل شوہر کا اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے کا بیان	۴۱۵
۱	طلاق مسنون کا بیان	۳۹۶	۱۷	مطلقہ عورت کو شوہر ثانی کا جماع سے قبل طلاق دینے کا بیان	۴۱۶
۲	غلام کی آزاد بیوی کی طلاق کا بیان	۳۹۸	۱۸	عدت کی تکمیل سے قبل عورت کے سفر کرنے کا بیان	۴۱۷
۳	مطلقہ اور بیوہ کا دوسرے گھر میں عدت گزارنے کی کراہت کا بیان	۳۹۹	۱۹	متنع کا بیان	۴۱۸
۴	غلام کو نکاح کی اجازت ہونے کے بعد کی طلاق کا حق بھی اُسے ہوگا؟	۴۰۱	۲۰	شوہر کا دو بیویوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کا بیان	۴۲۰
۵	بیوی کا کثیر یا قلیل مال پر خلع کرنے کا بیان	۴۰۲	۲۱	لعان کا بیان	۴۲۱
۶	خلع میں طلاقوں کی تعداد کتنی ہے؟	۴۰۲	۲۲	طلاق کے متنع کا بیان	۴۲۲
۷	نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان	۴۰۴	۲۳	عدت کے دوران عورت کا زینت کر نگی کراہت کا بیان	۴۲۳
۸	دو یا تین طلاقوں کے وقوع کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کرنے کا بیان	۴۰۵		بیوہ یا مطلقہ کا عدت کے دوران اپنے گھر سے نکلنے کا بیان	
۹	شوہر کا اپنی بیوی یا دوسرے شخص کو				

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۵	مناسک حج میں تقدیم و تاخیر کر نیکا بیان	۳۵۲	۷۱	مکہ معظمہ سے احرام باندھ کر طواف کرنے کا بیان	۳۶۷
۵۶	شکار کے کفارہ کا بیان	۳۵۳	۷۲	بحالت احرام پیچھے لگوانے کا بیان	۳۶۸
۵۷	بیماری کے باعث ممنوعات کے ارتکاب کرنے کے کفارہ کا بیان	۳۵۴	۷۳	ہتھیار لگا کر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان	۳۶۹
۵۸	کمزوروں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کا بیان	۳۵۵	۷۴	۶۔ کتاب النکاح	۳۷۱
۵۹	قربانی کو جھول پھلانے کا بیان	۳۵۶	۱	ایک سے زائد بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے کا بیان	۳۷۱
۶۰	رکعتہ اللہ سے روکے جانے کا بیان	۳۵۸	۲	کم از کم مہر کی مقدار کا بیان	۳۷۳
۶۱	محرم کی تکفین کا بیان	۳۵۹	۳	بیوی اور اس کی بھوپھی کو مرد کا نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت کا بیان	۳۷۴
۶۲	مزدلفہ کی رات عرفات میں بھرنے کا بیان	۳۶۰	۴	اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لیے پیغام نکاح بھیجنے کا بیان	۳۷۵
۶۳	منی میں آفتاب کے غروب ہونے کا بیان	۳۶۰	۵	ثیبہ کا اپنی ذات کے بارے ولی سے زیادہ خود مختار ہونے کا بیان	۳۷۶
۶۴	حلق کروانے سے قبل کوٹھ کر کے کا بیان	۳۶۱	۶	چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنے کا بیان	۳۷۶
۶۵	طواف افاضہ سے قبل جماع کرنے کا بیان	۳۶۲	۷	مہر کی چیز سے واجب ہوتا ہے؟	۳۷۸
۶۶	احرام باندھنے میں جلدی کر نیکا بیان	۳۶۳	۸	نکاح شغار کا بیان	۳۷۹
۶۷	حج یا عمرہ سے واپسی کا بیان	۳۶۳	۹	خفیہ طور پر نکاح کرنے کا بیان	۳۸۰
۶۸	رجوع کا بیان	۳۶۴	۱۰	ماں، بیٹی اور دوہنیوں کو ملک بیمین میں جمع کرنے کا بیان	۳۸۱
۶۹	فصد کرانے سے قبل عورت کا بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان	۳۶۵	۱۱	نکاح کے بعد بیوی یا اپنی بیماری کے	۳۸۲
۷۰	مقام "محب" میں قیام کرنے کا بیان	۳۶۶			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴	دانتوں کی دیت کا بیان	۴۶۹	۳	مسروقہ چیز چور کے حوالے کرنے کا بیان	۴۸۶
۵	دانت جو زخم کے سبب سیاہ ہو جائے اور آنکھ جس کی بینائی جاتی رہے کی دیت کا بیان	۴۷۰	۵	جس چور کا ایک ٹامٹھ یا ایک ٹامٹھ اور پاؤں پہنے کاٹا جا چکا ہو کا بیان	۴۸۸
۶	بہت سے آدمیوں کے مل کر قتل کرنیکی دیت کا بیان	۴۷۱	۶	بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنے کا بیان	۴۹۰
۷	شوہر کا اپنی بیوی کی دیت اور بیوی کا اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہونے کا بیان	۴۷۲	۷	کوئی چیز اچک کر لی جانے والے کا بیان	۴۹۱
۸	زخموں کی دیت کا بیان	۴۷۳	۸	زنا کا اقرار کرنے کا بیان	۴۹۲
۹	جنین کی دیت کا بیان	۴۷۳	۹	زنا بالجبر کا بیان	۵۰۰
۱۰	چہرے اور سر پر زخم کا نشان	۴۷۴	۱۰	زنا اور شراب کے بارے غلاموں کی حد کا بیان	۵۰۱
۱۱	کنواں کھودتے وقت دب کر مر جانے کی دیت کا بیان	۴۷۵	۱۱	اشارہ و کنایہ سے تہمت لگانے کی حد کا بیان	۵۰۳
۱۲	ایسا قتل خطا جس کا عاقلہ معلوم نہ ہو، کا بیان	۴۷۶	۱۲	شراب نوشی میں حد کا بیان	۵۰۴
۱۳	قائمہ (قسم کھانے) کا بیان	۴۷۷	۱۳	بتع اور نمیراء وغیرہ کی شراب کا بیان	۵۰۵
۱۰-کِتَابُ الْحُدُودِ فِي السَّرْقَةِ		۴۸۱	۱۴	شراب کے حرام ہونے اور مکروہ مشروبات کا بیان	۵۰۶
۱	آقا کے مال سے غلام کے چوری کئے کا بیان	۴۸۱			
۲	پھل یا کوئی ایسی چیز جسے ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا، کی چوری کا بیان	۴۸۲			
۳	خلیفہ وقت کے پاس مقدمہ پیش ہونیکے وقت	۴۸۳			





باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷	گندم کے عوض جو خریدنے کا بیان	۵۴۶	۲۰	بیع میں شرط لگانے اور اسے فاسد	۵۶۲
۸	غلہ ادھار بیع کر پھر اس کی قیمت سے	۵۴۷	۲۱	کرنے والی چیزوں کا بیان	۵۶۲
۹	دوسری چیز خریدنے کا بیان	۵۴۸	۲۲	کسی پویند شدہ کھجور یا مالدار غلام کو	۵۶۲
۱۰	دلالتی اور بیوپاری کی آمد پر شہر کے باہر	۵۴۹	۲۳	فروخت کرنے کا بیان	۵۶۲
۱۱	ملنے کے مکروہ ہونے کا بیان	۵۵۰	۲۴	خاوند والی لونڈی خریدنے یا اسے	۵۶۲
۱۲	مکیلی چیزوں میں بیع مسلم کا بیان	۵۵۱	۲۵	بطور ہدیہ حاصل کرنیکا بیان	۵۶۲
۱۳	خرید و فروخت میں عیب سے بری الذمہ	۵۵۲	۲۶	تین دن اور ایک سال کے وعدہ کا	۵۶۲
۱۴	ہونے کا بیان	۵۵۳	۲۷	بیان	۵۶۵
۱۵	دھوکہ کی بیع کا بیان	۵۵۴	۲۸	ولاء کی بیع کا بیان	۵۶۶
۱۶	بیع مزاینہ کا بیان	۵۵۵	۲۹	اقم ولد کی خرید و فروخت کا بیان	۵۶۷
۱۷	گوشت کے عوض جالور خریدنے کا بیان	۵۵۶	۳۰	ایک جانور کے عوض دوسرا جانور	۵۶۷
۱۸	کسی شخص کے کوئی چیز خریدنے پر	۵۵۷	۳۱	ادھار اور نقد فروخت کرنیکا	۵۶۸
۱۹	دوسرے شخص کا زیادہ قیمت	۵۵۸	۳۲	بیان	۵۶۸
۲۰	لگانے کا بیان	۵۵۹	۳۳	بیع میں شرکت کا بیان	۵۶۹
۲۱	بائع اور خریدار کے درمیان جس چیز سے	۵۶۰	۳۴	قضاء کا بیان	۵۷۰
۲۲	بیع پکی ہو جاتی ہے کا بیان	۵۶۱	۳۵	ہبہ اور صدقہ کا بیان	۵۷۱
۲۳	بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف	۵۶۲	۳۶	عطیہ کا بیان	۵۷۲
۲۴	ہونے کا بیان	۵۶۳	۳۷	مستقل اور عارضی رہائش گاہ کا بیان	۵۷۳
۲۵	کسی شخص کا کوئی چیز ادھار دینے	۵۶۴	۳۸	۱۵۔ کتاب الصرف	۵۷۴
۲۶	اور خریدار کے مفلس ہونے	۵۶۵	۳۹	سود کا بیان	۵۷۵
۲۷	کا بیان	۵۶۶	۴۰	ماپ تول والی چیزوں میں سود کا بیان	۵۷۶
۲۸	کسی چیز کی خرید و فروخت میں دھوکہ	۵۶۷	۴۱	عطیہ یا قرض پر کسی شخص کے قبضہ کرنے	۵۷۷
۲۹	دینے یا مسلمان کے لیے قیمت	۵۶۸	۴۲	سے قبل فروخت کرنے کا بیان	۵۷۸
۳۰	مقرر کرنے کا بیان	۵۶۹			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۹	دو چیزوں کا خلط ملط کر کے شراب بنانے کا بیان	۵۰۹	۴	قسم میں استثناء کرنے کا بیان	۵۳۱
۱۰	دباء اور مزفت کی شراب کا بیان	۵۰۹	۵	وجوب تندہ کے بعد کسی شخص کے فوت ہوجانے کا بیان	۵۳۲
۱۱	طلاء کی نبیذ کا بیان	۵۱۰	۶	کسی گناہ کے کام میں قسم کھانے یا نذر ماننے کا بیان	۵۳۲
	۱۲۔ کِتَابُ الْفَرَائِضِ	۵۱۳	۷	اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم کھانے کا بیان	۵۳۴
۱	پھوپھی کے ترکہ کا بیان	۵۱۵	۸	کعبہ کے دروازے پر اپنے مال کو وقف کر نیکی قسم کھانے کا بیان	۵۳۵
۲	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہو سکتا ہے؟	۵۱۷	۹	لغو قسموں کا بیان	۵۳۶
۳	مسلمان کا فر کا وارث نہیں ہو سکتا، کا بیان	۵۱۸		۱۲۔ کِتَابُ الْبَيُوعِ فِي التِّجَارَاتِ وَالسَّلَاحِ	۵۳۸
۴	ولاء کی میراث کا بیان	۵۱۸		بیع عرایا کا بیان	۵۳۸
۵	حمیل کی میراث کا بیان	۵۲۴	۱	پھل پکے سے قبل فروخت کر نیکی	۵۳۹
۶	وصیت کا بیان	۵۲۲	۲	مکروہ ہونے کا بیان	۵۳۹
۷	مرد کا موت کے وقت اپنے تہائی مال سے وصیت کر نیکی کا بیان	۵۲۳	۳	پھل فروخت کرتے وقت کچھ پھلوں کا استثناء کرنے کا بیان	۵۴۱
	۱۳۔ کِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالنَّدْوِ	۵۲۶	۴	ترکھجور کے بدلے خشک کھجور فروخت کر نیکی مکروہات کا بیان	۵۴۲
۱	قسم کے کفارہ میں کم از کم ادائیگی کا بیان	۵۲۶	۵	اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل کھانا وغیرہ فروخت کرنے کا بیان	۵۴۳
۲	بیت اللہ کی طرف پیدل چنے کی نذر ماننے کا بیان	۵۲۸	۶	کوئی چیز نقد کم پر اور ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا بیان	۵۴۴
۳	پیدل چننا لازم قرار دینے اور پھراسے عاجزا جانے کا بیان	۵۲۹			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۱	نیک فال لینے اور اچھا نام رکھنے کا بیان	۶۳۱	۲۶	عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بالوں کو جوڑنے کا بیان	۶۵۵
۱۲	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان	۶۳۲	۲۷	شفاعت کا بیان	۶۵۶
۱۳	چاندی کے برتن میں پانی پینے کا بیان	۶۳۵	۲۸	مرد کا خوشبو استعمال کرنے کا بیان	۶۵۷
۱۴	دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا بیان	۶۳۶	۲۹	دعا کا بیان	۶۵۸
۱۵	کسی آدمی کا خود پانی پی کر اپنی دائیں طرف والے کو کپڑا لانے کا بیان	۶۳۷	۳۰	سلام کا جواب دینے کا جواب	۶۵۹
۱۶	دعوت قبول کرنے کی فضیلت کا بیان	۶۳۸	۳۱	دعاء کا بیان	۶۶۱
۱۷	فضیلتِ مدنیہ کا بیان	۶۴۲	۳۲	آدمی کا اپنے بھائی سے بات چیت ختم کرنے کا بیان	۶۶۲
۱۸	گتہ پالنے کا بیان	۶۴۴	۳۳	دین کے معاملے میں جھگڑنے اور کسی کو کافر قرار دینے کا بیان	۶۶۲
۱۹	محبوط، بدگمانی، عیب جوئی اور خفلی کے منع ہونے کا بیان	۶۴۶	۳۴	لمسن کھانے کے مکروہ ہونیکا بیان	۶۶۴
۲۰	مانگنے اور صدقہ سے پرہیز کرنے کا بیان	۶۴۷	۳۵	نواب کا بیان	۶۶۵
۲۱	ایک شخص دوسرے شخص کو خط لکھتے وقت کن الفاظ سے شروع کرے؟ کا بیان	۶۴۹	۳۶	جامع حدیث کا بیان	۶۶۶
۲۲	(گھر میں داخل ہونے کے لیے) اجازت حاصل کرنے کا بیان	۶۵۱	۳۷	زہد اور عاجزی کا بیان	۶۶۸
۲۳	نصاویر اور گھنٹی کی ممانعت کا بیان	۶۵۲	۳۸	اللہ تعالیٰ کی محبت کا بیان	۶۷۱
۲۴	چوسر کھینے کا بیان	۶۵۳	۳۹	نیکی اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۶۷۲
۲۵	کھیل دیکھنے کا بیان	۶۵۴	۴۰	ہمسائے کے حق کا بیان	۶۷۳
			۴۱	علم محفوظ کر لینے کا بیان	۶۷۴
			۴۲	خطاب کا بیان	۶۷۵
			۴۳	کفالت کرنے والے کا تیمم کے مال سے قرض حاصل کرنے کا بیان	۶۷۶
			۴۴	مرد کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنے کا بیان	۶۷۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴	مقروض آدمی کا بہترین انداز میں قرض ادا کرنے کا بیان	۵۸۸	۲	مکاتیب کا بیان	۶۱۳
۵	درہمیں اور دیناروں کے کاٹنے کے مکروہ ہونے کا بیان	۵۹۰	۳	گھوڑ دوڑ کا بیان	۶۱۶
۶	کھجور اور زمین کے بارے میں مزاحمت اور معاملہ کا بیان	۵۹۰	۱۷	آبِ آبِ السَّيَر	۶۱۷
۷	امام کی اجازت کے بغیر زمین قابل شت بنانے کا بیان	۵۹۳	۱	کسی کا التذاتی کی راہ میں عطیہ دینے کا بیان	۶۱۹
۸	آب پاشی میں صلح اور پانی کی تقسیم کا بیان	۵۹۳	۲	رامام کی (نافرمانی کی مذمت اور حماقت کے التزام کی فضیلت کا بیان	۶۲۰
۹	کسی شخص کا اپنے حصہ کا غلام آزاد کرنے یا اسے سائبہ بنانے یا اسے آزاد کرنے کی وصیت کا بیان	۵۹۴	۳	عورتوں کے قتل کرنے کا بیان	۶۲۲
۱۰	مدبر کی فرید و فروخت کا بیان	۶۰۰	۴	مرتد کا بیان	۶۲۲
۱۱	دعویٰ، گواہی اور نسب کا دعویٰ کرنے کا بیان	۶۰۲	۵	ریشم اور ریشمی کپڑے پہننے کے مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۳
۱۲	گواہی کے ساتھ قسم کا بیان	۶۰۲	۶	(مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی کے (مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی کے مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۵
۱۳	مقدموں میں قسم لینے کا بیان	۶۰۵	۷	کسی جانور کے قریب سے گزرنے اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکالنے کا بیان	۶۲۷
۱۴	رہن کا بیان	۶۰۶	۸	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ذمی لوگوں کے ٹھہرنے کے مکروہ ہونیکا بیان	۶۲۸
۱۵	کسی شخص کے پاس گواہی ہونے کا بیان	۶۰۷	۹	مجلس میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۹
	۱۶۔ کِتَابُ اللَّقْطَةِ	۶۰۹	۱۰	دم جھاڑنے کا بیان	۶۳۰
۱	شفعہ کا بیان	۶۱۲			



## الانتساب

داعی اتحاد عالم اسلام، قائد اہل سنت، امام انقلاب

امام شاہ احمد نورانی صدیقی

چیمبرین ورلڈ اسلامک مشن

سربراہ جمعیت العلماء پاکستان

کے نام

مگر قبول افتد نہ ہے عز و شرف

محمد حسین قصوری

خادم جمعیت العلماء پاکستان

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴۵	پانی میں سانس لینے کا بیان	۶۷۹	۵۱	عورت پر خاوند کے حق کا بیان	۶۸۸
۴۶	عورتوں سے معافہ کی ممانعت کا بیان	۶۸۰	۵۲	مہمان کے حق کا بیان	۶۸۹
۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان	۶۸۱	۵۳	چھینک کا جواب دینے کا بیان	۶۹۰
۴۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیبہ مبارک کا بیان	۶۸۲	۵۴	طاعون سے بھلگنے کا بیان	۶۹۱
۴۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کے مستحب ہونے کا بیان	۶۸۵	۵۵	فیبت اور بہتان کا بیان	۶۹۲
۵۰	شرم و حیا کی فضیلت کا بیان	۶۸۶	۵۶	نادر باتوں کا بیان	۶۹۳
			۵۷	گھی میں چوڑا کر جانے کا بیان	۷۰۲
			۵۸	مردار کے چرٹے کو رنگنے کا بیان	۷۰۳
			۵۹	تیپھنے لگوانے کی اجرت کا بیان	۷۰۵
			۶۰	تفسیر کا بیان	۷۰۹
				✽ ✽ ✽	



# تقاریر

۱۔ شیخ الحدیث والتفسیر ابوالعلی محمد عبداللہ قادری اشرفی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ حنیفہ قصور)

۲۔ شرف اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

۳۔ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپور لاہور)

۴۔ شیخ القرآن ابوالبیان علامہ محمد اشرف نقشبندی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ رضویہ، داروغہ والا، لاہور)





# الْإِهْدَاءُ



استاذ ذی المکرّم، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلامة

محمد عبد القفور صاحب دامت برکاتہم

بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغیچہ انپورہ، لاہور

کی خدمت میں

گر قبول افتد زبے عز و شرف

محمد سلیم قصوری

جو حل لغات و مشکلات میں معین و معاون ثابت ہوگا۔

۱۰۔ موطا امام محمد علیہ الرحمۃ کی احادیث جو کہ مرفوعا اور آثار صحابہ مرفوع حکماً ہیں جو فقہ حنفی کا مفصل اور مدلل اور کثیر ذخیرہ ہے۔ صاحب البیت ادری ممافیہ کے ماتحت علامہ صاحب نے بہت اچھا کیا کہ ترجمہ کرنے میں اس کتاب حدیث کا انتخاب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جلیل میں علامہ ممدوح و موصوف کی محنت کو قبول فرمائے

۱۱۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس محنت پر صلہ جلیلہ اور جزاء کفیلہ اور اس کا نعم البدل جزاء جزیلہ عطا فرمائے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا صدقہ افاضل عظام اور طلباء کرام کو علامہ صاحب کے فیوض و برکات سے مستفیض اور مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ اور علامہ صاحب کو دین و دنیا و آخرت میں مقام علیا اور اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور علمی مقام بلند فرمائے اللہمَّ زِدْ فِرْدَوْسِی رُسے یوں ترقی زیادہ

فقط والسلام

ذوالمجد والاحترام سلمکم الرحمن الی یوم القیام

المقرظ

فقیر البلاء محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی

۹۶ - ۵ - ۲۳



# باسمہ تعالیٰ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

تقریظ انیق بفیضان النبی المحقق

حامداً و مُصلیاً و مُسلماً

- آما بعد - بفضلہ تعالیٰ و بعونہ و بطرفہ و کرمہ و مشیتہ مؤطا امام محمد بن حسن الشیبانی علیہ رحمۃ  
السامی کا اردو ترجمہ کو جو کہ محترم علامہ ابو الفیاض محمد یحییٰ صاحب قصوری کی سعی بلیغہ اور کاوش جلیلہ کا ثمرہ ہے  
میں نے مختلف مقامات سے ملاحظہ کیا ہے، جو کہ کثیر خوبیوں کا حامل ہے۔
- ۱۔ مؤطا کا یہ ترجمہ لفظی کیا گیا ہے جو طالع علی القلب ہے۔ افاضل دینی مدارس خوشی محسوس کریں گے۔
  - ۲۔ ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ فہم تفہیم اور تعلیم و تعلم میں جامع ہے
  - ۳۔ ترجمہ سہل الحصول ہے اور رانغب الی القلوب ہے
  - ۴۔ ترجمہ میں علامہ موصوف و ممدوح نے درس نظامی کے ماتحت افاضل اور حکومتی مدارس کے ماتحت فاضل  
عربی کے طلباء کرام کی لیاقت اور استعداد کو ملحوظ رکھا ہے
  - ۵۔ ترجمہ کو علامہ نے مشکل الفاظ اور لفاظی کاوشوں سے مبرا اور منزہ رکھا ہے۔
  - ۶۔ ترجمہ میں علامہ نے المؤطا کے مشکل الفاظ کو حل کر دیا ہے میں اس انداز سے خوشی محسوس کرتا ہوں
  - ۷۔ ترجمہ میں علامہ نے ایسی چیز پیدا نہیں ہونے دی جس سے افاضل اور طلباء کرام کے ذہن مشوش ہوں
  - ۸۔ میں نے مختلف مقامات و اوراق و صفحات و سطور کو ملاحظہ کیا بفضلہ تعالیٰ یہ ترجمہ دیگر تراجم کی بہ نسبت  
خوبیوں کے لحاظ سے مستثنیٰ اور مختص ہے۔
  - ۹۔ علامہ نے انتہائی محنت شاقہ اور سعی بلیغہ اور کاوش علمیہ سے ترجمہ کو حواشی سے بھی مزین کر دیا ہے



نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اہل سنت کے نوجوان فاضل عالم دین عزیزی مولانا محمد سلیم صاحب سابق مدرس دارالعلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ باغیانپورہ لاہور، حال عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول والٹن لاہور نے حدیث شریف کی بڑی اہم کتاب مؤطا امام محمد کا آسان اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے اور حسب ضرورت مختصر مگر جامع الفاظ میں حاشیہ بھی لکھ دیا ہے جس نے طلبہ علماء کے لیے بڑی آسانی پیدا کر دی ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے کا شوق رکھنے والے اردو خواں طبقے کے لیے بھی استفادہ کی راہ کھول دی ہے۔

موصوف قبل ازیں بھی متعدد عربی کتب کے تراجم و شروح سپر قلم کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت اور بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی اور پڑھنے والوں کی مغفرت و بخشش کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

محمد عبدالغفور

ناظم جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ

باغیانپورہ، لاہور

۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ بروز جمعرات



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

آج کل دینی علوم، خصوصاً قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر، اسی طرح کتب حدیث کے تراجم اور شرحیں اردو میں بکثرت آرہی ہیں چونکہ یکتا میں زیادہ تر حضرات فاضلہ کی لکھی ہوئی ہیں اس لیے یہ تاثر پھیل رہا ہے بلکہ پھیلنا جا رہا ہے کہ مذہب حنفی احادیث کے خلاف ہے حالانکہ یہ تاثر قطعاً غلط ہے۔

ہمارے دینی مدارس کو چاہیے کہ وہ مؤطا امام محمد یا شرح معانی الآثار کو دورہ حدیث کی کلاس کے لیے لازمی کتب میں سے قرار دیں تاکہ طلباء کے ذہن میں یہ بات رہے کہ ان کتابوں میں کامیابی حاصل نہ ضروری ہے۔ اسی طرح ملک العلماء مولانا علامہ ظفر الدین بہاری کی صحیح بہاری اور علامہ سید عبداللہ شاہ (حیدرآباد دکن) کی تصنیف زجاجة المصابیح کو شامل نصاب کریں تاکہ ہمارے علماء کی نظر میں قرآن و حدیث کے وہ دلائل بھی آئیں جن پر مذہب حنفی کی بنیاد ہے اس طرف فوری توجہ دی جانی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا علامہ محمد حسین فاضل تنظیم المدارس اور فاضل عربی کو کہ انھوں نے مؤطا امام محمد کا نہ صرف اردو ترجمہ لکھا ہے بلکہ اس پر جاہج حواشی بھی لکھے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے فاضل دوست مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ نے بھی مؤطا شریف کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد علی نقشبندی مدظلہ مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور نے بھی اس بابرکت کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور شرح بھی لکھی ہے، یہ نیک فال ہے کہ ہمارے فضلاء وقت کی اہم ضرورت کا احساس بھی کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں علی اقدام بھی کر رہے ہیں۔

ہمارے فضلاء وقت کی اہم ضرورت کا احساس بھی کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں علی اقدام بھی کر رہے ہیں۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری  
مکتبہ قادریہ، لاہور

۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ  
۲۶ مئی ۱۹۹۶ء



# صاحبِ موطا کے حالاتِ زندگی

محدث، فقیہ اور تمام علومِ اسلامیہ میں مہارتِ تامہ رکھنے والے یہ ہیں ناشر فقہ حنفی امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ۔

**نام و نسب** آپ کی کنیت ابو عبد اللہ۔ نام محمد، باپ کا نام حسن اور نسبت کے لحاظ سے شیبانی کہلاتے ہیں پورا نام یوں ہوا ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

**تاریخ پیدائش** حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد دمشق کے مشہور قصبہ ”حر سناء“ کے رہنے والے تھے پھر وہاں سے نقل مکانی کر کے عراق میں تشریف لے آئے اور حضرت امام محمد عراق کے مشہور قصبہ ”واسط“ میں ۱۲۲ھ کو پیدا ہوئے اور سرزمینِ کوفہ میں پرورش پائی۔

(شیخ عبدالحی، مقدمہ موطا امام محمد، صفحہ ۲۹، سعید کمپنی کراچی)

**ابتدائی حالات** آپ ابتدائی عمر سے ہی قرآن و سنت اور دیگر علومِ اسلامیہ کے حصول کی طرف مائل ہو گئے تھے چنانچہ آپ نے سرزمینِ بغداد میں منصور کے زمانہ میں جیل خانہ میں جاکر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تعلیم کا آغاز کیا۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تکمیل کی اور حضرت امام مالک سے مدنیہ طیبہ میں جاکر حدیث کی مشہور کتاب ”موطا“ پڑھی۔

(مفتی محمد عمیم الاحسان مجددی، مقدمہ الصبح النوری، صفحہ ۲۹، میسر محمد کراچی)

حضرت اسماعیل بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ دس سال کی عمر میں سرزمینِ کوفہ کی جامع مسجد میں مجلس (محفل) جمائے بیٹھے تھے۔

(محمد بن زاید الکوشری، تانیب الخطیب صفحہ ۵۸، مکتبہ اسلامیہ کوٹہ)

**علمی ذوق** حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا خود اپنا بیان ہے کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا تو وراثت میں مجھے تیس ہزار درہم ملے ان میں سے پندرہ ہزار درہم علمِ نحو اور اشعار کی کتب خریدنے اور پندرہ ہزار



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَعْبُدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ احکام شریعت کا پہلا سرچشمہ قرآن کریم ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے چونکہ اس کے بغیر احکام الہی کی تفصیلات کا علم اور آیات قرآنی کا منشا و مراد سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ سو اس بناء پر احادیث نبویہ احکام شریعت کا ماخذ قرار پا گئیں کہ ہمیں یہ قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ لہذا احادیث نبویہ کی اشاعت بجا طور پر دونوں جہاں کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ بنا بریں بندہ کے ایک عزیز حضرت مولانا محمد سلیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ”موطا“ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سلیس اردو میں با محاورہ ترجمہ اور فوائد کے تحت مسلک احناف کو مزید دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے۔ بندہ نے بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور خوب پایا۔ مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور بہترین جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ آمین

محمد اشرف نقشبندی

۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

۲۹ مئی ۱۹۹۶ء بروز بدھ



**ذوق مطالعہ** | امام محمد رات بھر کتب کے مطالعہ میں گزار دیتے تھے، ایک فن سے طبیعت اکت جاتی تو دوسرے فن کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیتے اور جب آپ کو مطلوبہ مسئلہ مل جاتا تو خوشی میں جھوم کر فرماتے: یہ جلالت، لذت اور سرور شہزادوں کو کیسے میسر آ سکتا ہے؟

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین، صفحہ ۸۸، دارالاشاعت کراچی)

**علمی مقام** | ایک دفعہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ پرتنگدستی کا تسلط ہو گیا آپ فقہائی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”تم میری ضرورت پوری کر دو اس کے عوض میں تمہیں فقہ کے دو مسائل بتا دوں گا، جس پر اس نے ضرورت پوری کرنے سے انکار کر دیا۔ فقہائی نے قسم کھائی کہ اگر میں اپنی لڑکی کو جہیز میں دنیا بھر کی چیزیں نہ دوں تو میری بیوی کو طلاق۔ بعد ازاں وہ پریشانی کے عالم میں مختلف علماء دین کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کرنے لگا۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی جواب تھا کہ چونکہ دنیا کی ہر چیز کا پیش کرنا ناممکن و محال ہے لہذا وہ حانت ہے، بعد میں وہ امام محمد کے پاس حاضر ہوا اور اس سلسلے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: یہ مسئلہ بتانے کے لیے ایک ہزار اشرفیاں لوں گا، چنانچہ فقہائی نے ایک ہزار اشرفیاں پیش کر دیں، حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ تم قرآن پاک جہیز میں دے دو اس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے گی،

علماء کرام نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: میری دلیل قرآن کی یہ آیت ہے ”وَلَا يَأْتِيَنَّكَ الْآثَرُ“ (اور خشک و تر ہر چیز قرآن میں موجود ہے)۔

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین صفحہ ۸۹، دارالاشاعت کراچی)

**مسائل کے استنباط میں مہارت** | حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں رات بھر عبادت الہی

میں مشغول رہا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک پہلو پر صبح تک محو خواب رہے، صبح کو امام محمد نے وضو کیے بغیر نماز پڑھی، میں نے اس سلسلے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تم نے یہ خیال کیا کہ میں رات بھر غفلت کی نیند سویا رہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے قرآن پر غور و فکر کر کے ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے۔ تم نماز صرف اپنے لیے پڑھتے رہے لیکن میں یہ کام پوری قوم کے لیے کرتا رہا۔

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین، صفحہ ۸۹، دارالاشاعت کراچی)

**اساتذہ** | حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اساتذہ ہیں جن میں سے چند مشہور ترین مندرجہ ذیل ہیں امام اعظم ابو حنیفہ، اسماعیل بن ابی خالد احسی، سیفان بن سعید ثوری، مسعر بن کدام، مالک بن مغزل، قیس بن رزیح، عمر بن قدام، بکیر بن عامر، عبداللہ بن قطف، بدر بن عثمان، ابوالاحوص سلام بن سلیم

درہم حدیث اور فقہ کی کتابوں کے لیے میں نے خرچ کر دیے۔

(شیخ عبدالحی، مقدمہ مؤطا امام محمد، صفحہ ۳۰، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

آپ کو قرآن پاک میں مہارتِ تامہ حاصل تھی اس بات کی گواہی آپ کے

کتاب اللہ میں مہارت

شہرہ ورشید حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی دیتے ہیں، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا کہ جب وہ بات کرے گویا کہ قرآن اس کی زبان پر اتر رہا ہو۔ (محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام محمد کسی مسئلہ کو شروع کرتے تو ایسے انداز میں بیان کرتے کہ کسی حرف کو نہ آگے ہونے دیتے نہ پیچھے ہونے دیتے گویا قرآن ان پر اتار رہا ہو۔

(ڈاکٹر مصطفیٰ الشکھ، الائمہ الاربعہ، صفحہ ۲۲۰، دارالکتب اسلامیہ، بیروت)

مزید امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا عالم نہیں دیکھا۔

(حافظ محمد بن احمد ذہبی، مناقب امام اعظم وصاحبیہ، صفحہ ۴۸، سعید کمپنی کراچی)

قرآن وحدیث کی طرح امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ میں بھی کمال و درجہ کی دسترس حاصل تھی

فقہ میں کمال

بلکہ فقہ حنفی کے ناشر ہونے کا سرا اھیں کے سر ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے حلال و حرام، عل اور ناسخ و منسوخ کے بارے امام محمد سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔" (محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "اگر لوگ فقہ کے بارے انصاف سے کام لیں تو یقیناً انھوں نے امام محمد بن حسن کی مثل کوئی نہیں دیکھا ہوگا اور ان (امام محمد) سے بڑے فقیہ کی محفل میں، میں ہرگز نہیں بیٹھا۔" (محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول ہے کہ میں نے جس شخص سے بھی علمی سوال کیا اس کے چہرے میں

(ناراضگی کے باعث) تبدیلی آگئی سوائے امام محمد بن حسن شیبانی کے۔ (بحوالہ مذکورہ)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو میں فصاحت و بلاغت کا عنصر واضح اور غالب ہوتا تھا جس کے سبب حاضرین لطف اندوز ہوتے اور متاثر ہوئے بغیر

فصاحت و بلاغت

نہ رہتے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "لو اشاء ان اقول ان القرآن نزل بلغة محمد بن الحسن لقللة لفصاحتہ" یعنی اگر میں چاہوں تو محمد بن حسن کی فصاحت کے باعث کہہ سکتا ہوں کہ قرآن ان کی زبان پر نازل ہوا۔ (محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۶، سعید کمپنی کراچی)



(۱۸) کتاب الاکراء (۱۹) کتاب الشروط (۲۰) کتاب مناسک الحج (۲۱) کتاب السمعیات  
(۲۲) کتاب الکسب (۲۳) المارونیات

(پر وفیسر اختر راہی، تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۲۱۰، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

## وصال

حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹ھ میں ”رے“ میں فوت ہوئے (۷۰)  
حضرت امام محمد اور امام النخو امام کسائی دونوں کا ۱۸۹ھ میں انتقال ہوا دونوں کی تدفین کے بعد  
مارون الرشید نے کہا: میں نے فقہ اور نحو ”رے“ میں دفن کر دی۔ ایک قول کے مطابق دونوں بزرگوں کا انتقال  
ایک دن میں ہوا اور ایک قول کے مطابق کسائی دو دن بعد فوت ہوئے ”جبل طبرک“ کے دامن میں تدفین عمل میں لائی گئی  
(محمد بن زابد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ نمبر ۷۰، سعید کمپنی کراچی)

## بوقت انتقال علم میں استغراق

امام صاحب کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو  
دریافت کیا کہ نزاع کے وقت آپ نے اپنے آپ کو کیا پایا؟  
آپ نے جواب دیا: میں ”عبد مکاتب“ کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہا تھا کہ میری روح پرواز کر گئی۔

## جنت میں مقام

حضرت امام محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ  
انھوں نے فرمایا: کہ میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو آپ  
سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے؟ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:  
”اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا اور فرمایا: اگر میں نے تجھے عذاب دینا ہوتا تو یقیناً علم نہ عطا فرماتا۔“ پھر  
میں نے دریافت کیا کہ ”حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کس حالت میں ہیں؟“ انھوں (حضرت امام محمد) نے  
جواب دیا: ”وہ میرے اوپر والے درجے میں ہیں۔“ اور پھر میں نے امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے میں دریافت کیا  
تو انھوں نے فرمایا ”وہ اعلیٰ علیین (بہت بلند و بالا) درجہ میں ہیں۔“

(محمد بن زابد کوثری، بلوغ الامانی صفحہ نمبر ۷۰، سعید کمپنی کراچی)

## موطا امام محمد

یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی اجتہادی کوشش کا شاہکار ہے جو فقہ حنفی کی تائید میں  
لکھی گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ کتب فقہ حنفی کی تائید  
حمایت میں لکھی گئی ہیں۔ ناقدین اور تذکرہ نگاروں کی وضاحت کے مطابق موطا کے کئی نسخے ہیں لیکن ان میں سے  
مشہور ترین دو نسخے ہیں

(۱) موطا بروایت امام محمد

(۲) موطا بروایت امام یحییٰ بن یحییٰ مسمودی جو موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے

سلام بن سلیمان، زفر بن بذیل، ابو یوسف القاضی، اسماعیل بن ابراہیم الجلی، مالک بن انس، ابراہیم بن محمد، خارج بن عبد اللہ، ضحاک بن عثمان، اسماعیل بن رافع، اسامہ بن زید، داؤد بن قیس الفراء، ابو العوام عبد الحزیز بن الربیع البصری، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، مبارک بن فضالہ، عباد بن عوام، شعبہ بن حجاج، محمد بن راشد المکحول، حضرت عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن عیاش الحمصی، ثور بن یزید الدمشقی اور ایوب بن عقبہ التیمی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم۔

(محمد بن زاہد الکوثری، بلوغ الامانی ص ۸۰، سعید کمپنی کراچی)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار شاگرد ہیں جن کا شمار کرنا تو مشکل ہے لیکن ان میں سے چند مشہور کے نام یہ ہیں:-

## تلامذہ

ابو الحنفیہ البکیر البخاری، احمد بن حنبل العجلی، ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان حمز جانی، ان کے ذریعے کتب ستہ مغرب و مشرق میں پھیلیں، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی، ابو عبیدہ قاسم بن سلام الحنوفی، عمرو بن ابی عمرو الہرانی، محمد بن سنان التمیمی، علی بن عبد الرقی، معلى بن منصور الرازی، ابوبکر بن ابی مقابل، یحییٰ بن معین العطفانی، علی بن مسلم الطوسی، موسیٰ بن نصیر الرازی، شاد بن حکیم البلخی، حسن بن حرب الرقی، ابوالعباد بن حمید، ایوب بن حسن نیشاپوری، علی بن بیس، عقیل بن عنبسہ، علی بن مہران، یحییٰ بن اکثم اور ہشام بن عبد اللہ الرازی۔ یاد رہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

(محمد بن زاہد الکوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۹، ۱۰، سعید کمپنی کراچی)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ سونے

## رات کے معمولات

کے لیے، دوسرا حصہ نماز کے لیے اور تیسرا حصہ درس و تدریس کے لیے حضرت امام محمد عام طور پر بیدار رہتے تھے، آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ سوتے کیوں نہیں؟ جواب میں فرمایا میں کیسے سو جاؤں جبکہ لوگوں کی نظریں ہم پر مرکوز ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ جب ہمیں کوئی مسئلہ درپیش ہوگا تو ہم پوچھ لیں گے۔ اس صورتحال میں اگر ہم بھی سو جائیں تو دین کا ضیاع ہوگا۔ (علامہ محمد بن زاہد الکوثری، بلوغ الامانی صفحہ ۵، سعید کمپنی کراچی)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ایک ہزار کتب تصانیف فرمائیں، دورِ حاضر میں جو زیادہ مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

## تصانیف

- (۱) الجامع الکبیر (۲) کتاب المبسوط (۳) الجامع الصغیر (۴) السیر الکبیر (۵) السیر الصغیر
- (۶) الزیادات (۷) کتاب الموطا (۸) کتاب الآثار (۹) کتاب الرد علی اہل المدینہ
- (۱۰) المنارج فی السیل (۱۱) کتاب الحج المبینہ (۱۲) الامالی (۱۳) الاکتساب فی الرزق المستطاب
- (۱۴) الاحتجاج علی مساک (۱۵) الجرجانیات (۱۶) الرقیات (۱۷) العقائد الثمینیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

## ۱۱ باب وَقُوتِ الصَّلَاةِ

### اوقات نماز کا بیان

۱۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَكْبَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْوِجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا أَخْبَرُكَ صَلَ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ، وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ، وَالْمَغْرِبِ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَإِنْ تَمَتَّ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا تَأْمِتْ عَلَيْكَ، وَصَلِ الصُّبْحَ بِعَلَسٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تمہارا سایہ ایک مثل ہو جائے تو تم نمازِ ظہر ادا کرو اور جب تمہارا سایہ دو مثل ہو جائے تو تم نمازِ عصر ادا کرو۔ جب سورج غروب ہو جائے تو نمازِ مغرب پڑھو اور نمازِ عشاء رات کے تہائی حصہ تک تم پڑھ سکتے ہو پس اگر تم نصف رات سے پہلے سونے کی کوشش کرو تو (اللہ کرے) تمہاری آنکھیں نہ سوئیں اور نماز صبح اندھیرے میں پڑھو۔ ف

ف فقہ حنفی کے مطابق اوقات نماز پنجگانہ :-

فجر :- صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک نمازِ فجر کا وقت ہے نمازِ فجر اقل وقت میں پڑھی جائے یا آخری وقت میں درست ہے لیکن امام ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تاخیر سے یعنی اجالے میں پڑھنا مسنون و مستحب ہے یہ تاخیر اتنی ہونی چاہیے کہ اگر نماز میں خلل واقع ہو جائے تو طلوع آفتاب سے قبل نماز دوبارہ پڑھی جاسکے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

موطا امام محمد کو موطا امام مالک پر کئی وجوہات سے برتری و فوقیت حاصل ہے جن میں سے چند یہ ہیں :-  
 (۱) امام محمد، امام یحییٰ بن مصمودی سے علم حدیث اور فقہ وغیرہ میں فائق ہیں  
 (۲) امام یحییٰ بن مصمودی سے موطا کی روایت میں اغلاط واقع ہوئی ہیں جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا نہیں ہوا  
 (۳) امام یحییٰ بن یحییٰ مصمودی مکمل طور پر موطا کی سماعت امام مالک سے نہ کر سکے کیونکہ جس سال وہ حاضر خدمت ہوئے اسی سال حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ہو گیا تھا، جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تین سال سے زائد عرصہ حضرت امام مالک کے پاس بٹھڑے رہے اور براہ راست تمام روایات کا سماع کیا۔

محمد سلیم نقشبندی قصوری

۳/۵/۱۹۹۶





قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَقْدَلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَكَانَ يَرَى الْإِسْفَارَ  
فِي النَّجْرِ، وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِنَّا نَقُولُ إِذَا  
زَادَ الظِّلُّ عَلَى الْبُتْلِ، فَصَامَ مِثْلُ الشَّيْءِ  
وَزِيَادَةً مِنْ حِينَ تَمَّتِ الشَّمْسُ فَقَدْ  
دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ  
فَإِنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتَّى  
يَصِيرَ الظِّلُّ مِثْلِيَّةً -

۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ  
فِي مَجْرَتِهَا قِيلَ أَنْ تَظْهَرَ -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز عصر کی وقت  
کے بارے ہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور وہ  
نماز فجر اجالے میں پڑھنا بہتر خیال کرتے تھے اور نماز عصر  
کے وقت کے بارے ہمارے قول ہے کہ سایہ اصلی یعنی جو  
زوال کے وقت ہوتا ہے کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک شل  
ہونے سے شروع ہو جاتا ہے اور لیکن امام ابو حنیفہ کے  
نزدیک ہر چیز کا سایہ دو شل ہونے پر نماز عصر کا وقت  
شروع ہوتا ہے -

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ بیشک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرمالتے تھے کہ میرے  
حجرے میں موجود دھوپ ابھی (دیواروں کی طرف) بلند  
نہیں ہوتی تھی -

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶)

عشاء: سفیدی کے غائب ہونے سے نماز مغرب کا وقت ختم اور نماز عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور  
صبح صادق تک باقی رہتا ہے اس وقت میں جب چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں لیکن امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک نماز عشاء  
دامی طور پر تاخیر سے پڑھنا سنت ہے اس سلسلے میں امام صاحب کے دلائل ملاحظہ ہوں وَصَلَّ الْعِشَاءَ آتَمَّا بَيْنَكَ وَ  
بَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ یعنی نماز عشاء تہائی رات تک ادا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء رات کے تہائی حصہ یا اس سے بھی تاخیر سے ادا کی۔ نماز سے فارغ  
ہو کر آپ نے فرمایا: اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں اسی وقت ان کو نماز پڑھایا کرتا اس سلسلے میں اور بھی روایات موجود ہیں  
جمعہ: نماز جمعہ نماز ظہر کے قائم مقام ہے اس کے وقت کی ابتداء اور انتہا بھی وہی ہے جو نماز ظہر کی ہے تعجیل و تاخیر کے  
لحاظ سے اس کا حکم ظہر والا ہے۔ مسئلہ: جن نمازوں میں تاخیر مستحب ہے ان کے لیے اذان بھی تاخیر سے کہنا مستحب ہے اور جن  
نمازوں میں تعجیل مسنون ہے انکی اذان میں بھی تعجیل مسنون ہے۔ مسئلہ: اذان کے اوقات بھی وہی ہیں جو نمازوں کے ہیں۔ وقت سے  
قبل اذان جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب -

(بقیہ حاشیہ)

امام صاحب کے دلائل ملاحظہ ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْفَرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ ثَوَابٍ لِّمَنْ جَاءَ فِيهِ یعنی نماز صبح اچالے میں پڑھو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے، طبرانی کے الفاظ ہیں کُلَّمَا أَتَيْتُمْ بِهَا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ ثَوَابٍ لِّمَنْ جَاءَ فِيهِ یعنی جب تم نماز فجر اچالے میں پڑھو گے تو اس کا ثواب بھی زیادہ ملے گا اور ابن حبان کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فكلما اسفروا تم بالفتح فانه اعظم للاجر - یعنی جب تم نماز فجر اچالے میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

ظہر: نصف النہار یعنی زوال کا وقت ختم ہونے سے نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اصلی سایہ جو زوال کے وقت ہوتا ہے کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک باقی رہتا ہے۔ نماز ظہر کے اختتام کے وقت پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ یہ الفاظ ہیں صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ - یعنی تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ ایک مثل ہو جائے اور جب تمہارا سایہ دو مثل ہو جائے تو نماز عصر ادا کرو۔ امام صاحب کے نزدیک ہر موسم سرما میں نماز ظہر میں تعجل (جلدی پڑھنا) اور موسم گرما میں تاخیر و تبریہ (دیر سے اور ٹھنڈا کر کے پڑھنا) مستحب و مسنون ہے۔ تاخیر و تبریہ کے سلسلے میں امام صاحب کی دلیل یہ حدیث ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَارْجُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ - جب گرمی زیادہ ہو تو تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا نتیجہ ہے عصر: ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے سے نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر موسم میں نماز عصر تاخیر سے ادا کرنا مسنون و مستحب ہے اس مسئلہ پر ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں موجود ہے کہ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سرزمین مدینہ طیبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز عصر اس وقت تاخیر سے پڑھایا کرتے تھے جب تک سورج کی سفید روشنی باقی رہتی۔

مغرب: نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے اور سفیدی کے غروب ہونے پر ختم ہو جاتا ہے سفیدی سے مراد وہ سفیدی ہے جو پوری کیفیت کے ساتھ آسمان کے کناروں پر جنوباً و شمالاً پھیل جاتی ہے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اس قول پر دلیل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ إِذَا وَقَّتِ الْمَغْرِبَ أَخْرَجَ الْأُفُقَ - یعنی نماز مغرب کا آخری وقت افق کے سیاہ ہونے تک ہے۔ سفیدی کے غروب ہونے کے بعد افق پر سیاہی پھلتی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سفیدی پہلے اور سیاہی کا پھیلنا بعد میں ہوتا ہے۔ امام اعظم کے نزدیک ہر موسم میں نماز مغرب میں تعجل مسنون و مستحب ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ ۳۷ پر)

كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، قَدْ عَايَنُوهُ فَأُفَرِّغُ عَلَى يَدَيْهِ،  
 فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ  
 ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ  
 مَسَحَ مِنْ مُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاةِ رُءُوسِهِمَا  
 إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَحْسَنُ وَالْوَضُوءُ ثَلَاثًا  
 ثَلَاثًا أَفْضَلُ وَالْإِثْنَانِ يُجْزِيَانِ وَالْوَاحِدُ  
 إِذَا اسْبَغْتَ تَجْزِي أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ -

جواب دیا ہاں۔ پھر انھوں نے پانی منگوا یا اور اپنے دونوں  
 ہاتھوں پر گرایا ایسے انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ دوسرے  
 دھوئے پھر انھوں نے کُلی کی اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا  
 پھر انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دوسرو  
 مرتبہ دھویا۔ پھر وہ اپنے سر کے آگے والے حصہ سے مسح  
 شروع کر کے دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر  
 ان کو اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا  
 تھا اور بعد میں انھوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے  
 امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حسن ہے تین تین  
 بار وضو افضل، دو بار جائز اور ایک بار بھی کافی ہے  
 جب بہترین طریقے سے کیا جائے اور یہی قول امام اعظم  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

**ف** وضو کا سنون طریقہ: استنجا یا قضاء کی حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہیے اور نہ پیٹھ، قبرستان  
 چاند، سورج، ہوا کے رخ کی طرف منہ کرنا اور سایہ دار درخت کے نیچے قضاء حاجت کے لیے بیٹھنا ممنوع و مکروہ ہے،  
 استنجا کرتے وقت صرف پانی کا استعمال یا صرف ڈھیلے کا استعمال درست ہے لیکن دونوں کا جمع کرنا افضل ہے  
 اور استنجا میں ڈھیلے کے استعمال میں طاق عدد یعنی تین کے عدد کا لحاظ رکھا جائے۔ سوکرا ٹھٹھنے والے کے لیے برتن میں  
 ہاتھ ڈالنے سے قبل دھو لینے چاہئیں۔ بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دایاں ہاتھ دھویا جائے۔ اسی طرح دایاں ہاتھ استعمال  
 کرتے ہوئے بایاں ہاتھ دھویا جائے۔ منہ میں پانی ڈال کر تین بار کُلی کی جائے۔ چہرے کو تین تین بار دھویا جائے  
 دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جائے۔ دایاں ہاتھ پہلے اور بایاں بعد میں۔ پیشانی کے بالوں سے لے کر کھڑکی  
 کے نیچے تک طول کے لحاظ سے اور کان کی ایک نو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک چہرے کی حد ہے۔ تمام سر کا  
 مسح کیا جائے وہ یوں کہ دونوں ہاتھوں کی پھیلیاں پیشانی کے بالوں سے مس کرتے ہوئے نیچے گدی تک لے جائے  
 پھر دونوں ہاتھوں کو سر کے اطراف سے مس کرتے ہوئے پیشانی پر لائے جائیں، ڈاڑھی کا خلال اور کانوں کا مسح  
 بھی سنون ہے، آخر میں پہلے دایاں پاؤں تین بار پھر بایاں تین بار دھویا جائے۔

❖ ❖ ❖



۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
بِالْزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا  
نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَا،  
فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ  
ثُمَّ يَخْدُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ  
فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ تَأْخِيرُ الْعَصْرِ أَفْضَلُ  
عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيلِهَا إِذَا صَلَّيْتُهَا وَالشَّمْسُ  
بَيْنَ صَاءٍ وَنَقِيعَةٍ لَمْ تَدْخُلْهَا صَفَرَةٌ وَ  
بِذَلِكَ جَاءَتْ عَامَةُ الْأَشَارِ، وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ إِنَّمَا  
سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِأَنَّهَا تُعْصَرُ وَتُؤَخَّرُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم  
نماز عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے کہ ”قُبَا“ کی طرف  
کوئی جانے والا وہاں پہنچ کر ان کے پاس واپس بھی آجاتا  
تو سورج اس وقت بلند ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز عصر  
ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ پھر کوئی آدمی بنی عمرو  
بن عوف کے پاس جاتا تو ان کو نماز عصر پڑھتے ہوئے  
پاتا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک  
نماز عصر تاخیر سے ادا کرنا جلدی پڑھنے سے بہتر ہے تو  
نماز عصر ایسے وقت ادا کرو کہ دھوپ زردی کی آمیزش  
سے بالکل ماف ہو اور اس سلسلے میں بہت سی روایات  
وارد ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے  
اور بعض فقہانے ”عصر“ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے  
کہ اس وقت دن کا آخری حصہ اور نماز دن کی آخری نماز  
ہے اس لیے اسے نماز عصر کہا جاتا ہے۔

## ۲۔ بَابُ ابْتِدَاءِ الْوُضُوءِ

### ابتداء وضوء کا بیان

ابو حسن نے عبد اللہ بن زید بن عاصم جو اصحاب  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے، سے سوال کیا کہ کیا  
آپ مجھے علم دے سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وضو کیسے کیا کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ

۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ  
يَحْيَى بْنِ عَمَّارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ الْمَازِي عَنْ  
أَبِيهِ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّكَ أَبَا حَسَنِ  
يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدَ ابْنَ عَاصِمٍ وَ



## ۳۔ بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

### وضو میں دونوں ہاتھ دھونے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنا ہاتھ دھو لے۔ بیشک تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ طریقہ اچھا ہے اور ایسا ہی کرنا چاہیے اور یہ چیز کوئی ضروری نہیں ہے جس کے ترک کرنے سے کوئی شخص گناہ کا رقرار پائے اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيُّ بَأْسٍ بَاتَتْ يَدُهُ . قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ ، وَهَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ وَلَيْسَ مِنَ الْأَمْرِ الْوَاجِبِ الَّذِي إِنْ تَرَكَهُ تَارِكٌ آثَمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

(حاشیہ پچھلے صفحہ کا) ف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعضاء وضو یعنی ہاتھ پاؤں اور چہرے کا ایک بار دھونا فرض، دو بار دھونا جائز اور تین بار دھونا سنت ہے۔ سنت کی اہمیت کے بارے حدیث رسول ہے مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایک سنت زندہ کی اسے سو شہید کا ثواب ملے گا۔

۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَعْرَجِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثَمَرًا لِيَسْتَنْثِرَ .

۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ  
فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمِنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُورِدْ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ يَنْبَغِي  
لِلتَّوَضُّعِ أَنْ يَتَمَضَّضَ وَيَسْتَنْثِرَ يَنْبَغِي  
لَهُ أَيْضًا أَنْ يَسْتَجْمِرَ وَالِاسْتِجْمَارُ  
الِاسْتِنْجَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّدُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ  
خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ  
مَا كَانَ يَعْمَدُ وَآتَهُ تَكْتَبُ لَهُ بِأَحَدِي  
خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةً وَتُمْسِي عَنْهُ بِأَلَا خُرَى  
سَيِّئَةٍ، فَإِنْ سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْإِقَامَةَ فَلَا  
يَسْعُرْ، فَإِنْ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ  
دَاثَرًا قَالُوا: لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ:  
مِنْ أَجْلِ كَثِيرَةِ الْخُطَى .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :  
جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ وہ  
اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے صاف کرے ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص  
وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو استنجا  
کرے اسے چاہیے کہ ڈھیلے کے استعمال میں طاق عدد  
کا لحاظ رکھے ۔ ف

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اسی سے ہم یہ  
دلیل اخذ کرتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کلی  
کرے اور ناک صاف کرے اور اسے یہ بھی چاہیے کہ  
استنجا میں ڈھیلہ استعمال کرے اور یہی قول امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۔

نعم بن عبد اللہ الجمر کا بیان ہے کہ انھوں نے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر وہ نماز کے ارادہ سے  
نکلا پس جب تک وہ اسی قصد میں رہے گا اسے نماز میں  
مصروف ہونے کا ثواب ملے گا اور ایک قدم کے بدلے  
اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم  
کے بدلے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے پس اگر تم میں سے  
کوئی اقامت سنے تو وہ دوڑ کر نہ جائے بیشک تم میں سے  
جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور اسے ثواب بھی زیادہ ملے  
گا، لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابو ہریرہ! اس کی  
وجہ کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب  
دیا زیادہ قدموں کی وجہ سے ۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ كَانَتْ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ لَهُ أَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ بَلَى. وَلَكِنِّي أَحْيَانًا أَمَسْتُ ذَكَرِي فَأَتَوَضَّأُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَضُوءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَفِي ذَلِكَ أَثَرٌ كَثِيرَةٌ.

۱۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ التَّمِيمِيُّ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ أَيْتَوَضَّأُ؟ قَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٍ مِّنْ جَسَدِكَ.

۱۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النُّكَيْتِ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: مَا أَبَا إِلَى مَسِّهِ أَوْ مَسِّتُ أَنْفَى.

۱۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَضُوءٌ.

۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ أَنَّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَضُوءٌ.

۱۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ

کہ وہ پہلے غسل کرتے پھر وضو کرتے رسالہ نے دریافت کیا کہ وضو کے بغیر صرف غسل بچھے کفایت نہیں کرتا؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا ہاں لیکن بعض اوقات میں (بعد از غسل) اپنے ذکر کو چھولتا ہوں تو پھر وضو کر لیتا ہوں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر (شرمگاہ) کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس سلسلے میں بہت سی روایات موجود ہیں۔

قیس بن طلحہ کا بیان ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے دریافت کیا جس نے اپنے ذکر (شرمگاہ) کو چھو لیا وہ وضو کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ (ذکر) بھی تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز کی حالت میں ذکر کے چھونے کے سلسلے میں فرمایا: میں ذکر کے چھونے یا اپنی ناک کے چھونے کے فرق کی پرواہ نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کو چھونے سے وضو لازم نہیں آتا۔

حضرت عمارت بن ابو ذہاب کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ذکر کو چھونے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

حضرت ابو عوام بصری کا بیان ہے کہ ایک شخص نے



## ۴۔ بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْإِسْتِنْبَآءِ

### استنجاء میں پانی کے استعمال کا بیان

حضرت عثمان بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ وہ استنجاء میں اپنی سرگاہ (شرمگاہ) کو پانی سے دھوتے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس سے دلیل اخذ کی ہے دوسری چیز (رُصیدا وغیرہ) کی یہ نسبت استنجاء میں پانی کا استعمال زیادہ بہتر ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَ الْمَاءِ تَحْتَ الشَّجَرِ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اتَّخَذُوا الْإِسْتِنْبَاءَ بِالْمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .

## ۵۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

### شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان

حضرت مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک پکڑا یا کرتا تھا تو ایک دفعہ میں نے کھجلی کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تو نے اپنے ذکر کو چھو لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، انھوں نے کہا: تو اٹھ اور وضو کر۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر وضو کیا اور پھر میں واپس آ گیا۔ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِكُ الْمَصْحَفَ عَلَى سَعْدٍ فَأَخْتَكَلْتُ، فَقَالَ لَعَلَّكَ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقُمْ، فَتَوَضَّأْ، قَالَ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ .

۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ



ذکر کو چھو لیتا ہے ؟ انھوں نے جواب دیا: ذکر کا چھونا اور اپنے سر کا چھونا برابر ہے۔

حضرت عمیر بن سعد النخعی کا بیان ہے کہ میں ایسی مجلس میں موجود تھا جس میں عمار بن یاسر بھی موجود تھے ذکر کو چھونے کا تذکرہ چھڑ جانے پر انھوں نے کہہ وہ تمھارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے اور تمھاری ہتھیلی کے لیے دوسری جگہ بھی ہے۔

حضرت براہ بن قیس کا بیان ہے کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ (شرمگاہ) تمھاری ناک کی طرح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں شرمگاہ یا اپنی ناک اور یا اپنے کان کو چھونا برابر خیال کرتا ہوں۔

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے نماز کی حالت میں اپنے ذکر (شرمگاہ) کو چھو لیا ہے ؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تو نے اسے کاٹ کیوں نہیں دیا؟ پھر فرمایا: تمھارا ذکر (شرمگاہ) تمھارے باقی جسم کی مثل ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا یہ چیز میرے لیے جائز ہے کہ میں نماز کی حالت میں

قَالَ سَأَلْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ كَمَسِّهِ رَأْسَهُ۔

۲۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ وَإِنْ لَكِغَلَّةٌ لَمْ تُضَعَّ غَيْرُهَا۔

۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ تَيْبٍ قَالَ قَالَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فِي مَسِّ الذَّكَرِ مِثْلُ أَنْفِكَ۔

۲۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوسٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَبَا لِي إِتْيَاهُ مَسِسْتُ وَأَنْفَعِي وَادُنِي۔

۲۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو لَدَيْنَةَ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْوَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنِّي مَسِسْتُ ذَكَرِي قَاتَانِي الصَّلَاةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَا قَطَعْتَهُ؟ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ ذَكَرَكَ إِذَا كَسَا ثَرَجَدَكَ۔

۲۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي جَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ،

عطاء بن ابورباح سے سوال کرتے ہوئے کہا اے ابو محمد! ایک شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اگر تو اسے پید خیال کرتا ہے تو اسے کاٹ ڈال! عطاء بن ابورباح نے کہا قسم بخدا! یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے نزدیک ذکر کو چھونے یا اپنی ناک کو چھونے کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کے چھونے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر وہ پید ہے تو اسے کاٹ دو

حضرت ابراہیم النخعی سے نماز میں ذکر چھونے کے بارے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ (ذکر) تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ارقم بن شریل کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں اپنے جسم کو کھجاتا ہوں اور نماز کی حالت میں اپنے ذکر کو چھولتا ہوں؟ تو انھوں نے جواب دیا بلاشبہ وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ہریر بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا جو اپنے

قَالَ، سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَسَّ قُرْجَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ إِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهُ فاقطعه، قَالَ عطاء بن أبي رباح هذا والله قول ابن عباس۔

۱۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ رَجِيَهُ اللَّهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسِّ الذَّكَرِ مَا أَبَا لِي مَسْسُهُ أَوْ ظَرْفُ الْبُحْفَى۔

۱۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجَسًا فاقطعه۔

۲۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ۔

۲۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَرْقَمِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنِّي أَحْكُ جَسَدِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَمْسَسُ ذَكَرِي، فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ۔

۲۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السَّادِّ وَبَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَيْسٍ

انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا

حضرت ابان بن عثمان کا بیان ہے کہ بے شک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی پھر انہوں نے کھانے کی دونوں ہاتھ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا پھر انہوں نے وضو نہ کیا اور نماز ادا کی۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیع العدوی رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے سوال کیا جو وضو کرتا ہے پھر ایسا کھانا کھاتا ہے جو آگ پر تیار کیا گیا ہو تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے گا؟ انہوں نے کہا بیشک میں نے اپنے باپ کو ایسے کرتے دیکھا پھر انہوں نے وضو نہ کیا

حضرت سید بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ خیبر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ وہ صبیاء مقام میں پہنچ گئے۔ یہ مقام خیبر کے بہت قریب ہے پھر انہوں نے (صحابہ کرام) نماز عصر ادا کی۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زادراہ (دوران سفر کھانے کی چیزیں) طلب فرمائیں آپ کی خدمت میں صرف ستوپیش کیے گئے آپ نے انہیں پانی میں گھولنے کا حکم دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نے سو کھائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے کھانے کی اور ہم نے بھی کھانے کی، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَكَلَ لَحْمًا وَخُبْزًا فَتَمَضَّضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوُجْهِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصِيبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيْتَوَضَّأُ مِنْهُ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ أَجِبُ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ۔

۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ ابْنَ نَعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْقَهْبَاءِ وَهِيَ آذُنُ خَيْبَرَ صَلُّوا الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّسَاءِ وَقَالَ كُلُّ رَسُولٍ إِذَا قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضَضَ وَمَضَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔



قَالَ أَيْحَلُّ لِي أَنْ أَمْسَ ذِكْرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ؟  
فَقَالَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ تَجِيسُهُ  
فَاقْطَعْهَا -

۲۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَبِيبِ عَنْ  
عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّارِ دَاوُدَ أَنَّ سُلَيْمَ بْنَ مَسْرُورٍ  
أَكْرَأَ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ -

اپنا ذکر (شرمگاہ) چھو لوں؟ حضرت سعد بن ابی وقاص  
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر تمہارا خیال ہے کہ وہ  
تمہارے جسم کا پلید ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔

حضرت عبید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے شرمگاہ کے چھونے کے سلسلے میں سوال  
کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک  
ٹکڑا ہے۔ ف

## ۶۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

### آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو

حضرت وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا  
میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں  
نے گوشت کھایا پھر وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری  
کی مچھ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا کی اور وضو  
نہ کیا۔

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں  
کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ  
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:  
رَأَيْتُ أَبَا بَكْرَ الصِّدِّيقَ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ  
صَلَّى لَمْ يَتَوَضَّأْ -

۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ  
جَنْبَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ -

۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مَرْبُوعَةَ

ف یہ احادیث، آثار اور روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ مس الذکر (شرمگاہ کے چھونے سے) وضو لازم نہیں آتا  
سراج الامت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے



قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَخَوَّضَ  
الْمَرْأَةُ وَتَعْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ إِثَارِهِ  
وَاحِدًا، إِنْ يَدَا تُ قَبْلَهُ أَوْ يَدَا قَبْلَهَا،  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ عورت  
(اپنے) مرد کے ساتھ ایک برتن میں وضو کرے یا غسل کرے  
کوئی حرج نہیں۔ یہ بات عام ہے کہ عورت مرد سے پہلے  
شروع کرے یا مرد عورت سے قبل اور یہی قول امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

## ۸۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الشُّعَافِ

### نکسیر بھوٹنے سے وضو کرنے کا بیان

۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ رَجَعَهُ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ  
يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ قِبَتِي عَلَى مَا صَلَّيَ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب نکسیر بھوٹتی تو وہ نماز سے  
پھر جاتے وضو کرتے اور کوئی بات نہ کرتے پھر اپنی  
جگہ پر آجاتے اور پڑھتی ہوئی نماز پر بنا کر دیتے۔

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَأَنَّى حُجْرَةً  
أَوْ مَسْكَةً ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَوْتَى بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ قِبَتِي  
عَلَى مَا قَدْ صَلَّيَ.

حضرت عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا  
کہ نماز کی حالت میں ان کی نکسیر بھوٹی۔ وہ اُمّ المؤمنین  
زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سلمہ کے گھر آئے ان کے  
پاس پانی پیش کیا گیا تو انھوں نے وضو کیا پھر اپنی جگہ  
واپس آگئے اور اپنی پڑھتی ہوئی نماز پر بنا کر لی۔ ف

**ف** نکسیر بھوٹنے کے بارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اس سے وضو ناسد ہو جاتا ہے  
نماز کے دوران جس کی نکسیر بھوٹ جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر پیچھے پلٹ جائے گا  
اور وضو کرے گا اگر اس نے گفتگو نہ کی تو واپس آکر اپنی سابقہ نماز پر بناء کرے ورنہ نئے سرے سے نماز شروع کرے گا  
بعد میں سجدہ کرنے کی صورت میں دوبارہ نکسیر بھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے (باقی صفحہ نمبر ۵۰ پر)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا وَضُوءَ  
مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ إِلَيْهَا الْوُضُوءُ  
مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدِيثِ فَأَمَّا مَا دَخَلَ  
مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَوْ  
تَمَسَّسَهُ فَلَا وَضُوءَ فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسی روایت  
سے دلیل اخذ کی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو  
لازم نہیں آتا اور نہ ایسی چیز کے استعمال سے جو آگ پر  
نہیں پکائی گئی بلکہ جسم سے کسی نجس رطوبت پر چڑھا ہونے  
سے وضو لازم آتا ہے گویا کوئی چیز خواہ آگ پر پکائی  
گئی ہو یا نہ پکائی گئی ہو، کے استعمال سے وضو لازم  
نہیں آتا، یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
کا ہے۔ ف

## ۱۔ بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّعَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

### مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا بیان

۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ عَنْ  
أَبِي عُبَيْدٍ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّعُونَ  
جَمِيعًا فِي تَمَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں اجتماعاً  
طور پر (ایک برتن میں) وضو کیا کرتے تھے عہ

ف جمہور محدثین اور فقہاء کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا۔ اس باب  
میں وارد شدہ تمام روایات اور آثار اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ وہ جمہور صحابہ میں سے ابوبکر، عمر، عثمان، علی  
ابن مسعود، ابن عباس، عامر بن ربیع، ابی بن کعب وغیرہ میں اور تابعین میں سے عبیدہ سلمانی، سالم بن عبداللہ  
قاسم بن محمد، امام مالک، امام شافعی، اہل حجاز، ثوری، ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔  
(حاشیہ مؤطا محمد، قدیمی کتب خانہ کراچی)

عہ ابتدائے اسلام میں عام مردوں اور عورتوں کے لیے اجتماعی طور پر ایک برتن میں وضو اور غسل  
کرنا جائز تھا، لیکن آیت حجاب (پہرہ کا حکم) نازل ہونے کے بعد زوجین اور محارم کے لیے یہ حکم باقی رکھا  
گیا اور باقی لوگوں کے لیے ممنوع و حرام قرار دے دیا گیا۔

الرُّعَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ إِنْ أَوْمَأَ  
بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً لَمْ يَرُعِفْ وَإِنْ سَجَدَ  
رُعِفَ أَوْ مَأَ بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً وَاجْتَدَاكَ  
إِنْ كَانَ يَرُعِفُ كُلَّ حَالٍ سَجَدَ وَ أَمَّا إِذَا  
أَدْخَلَ الرَّجُلُ إَصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ فَأَخْرَجَ  
عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ فَهَذَا لَا وَضُوءَ فِيهِ  
لِأَنَّهُ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا فَاطِرٍ وَ إِنْ شَاءَ  
الْوُضُوءُ فِي الدَّمِ مِمَّا سَالَ أَوْ قَطَرَ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

اثر کے مطابق (نکسیر کی حالت میں) واپس پلٹے گا اور  
وضو کرے گا اگر اس نے گفتگو نہیں کی تو اپنی پڑھی ہوئی  
نماز پر بنا کرے گا اور یہی ہمارا قول ہے۔ اگر نماز کی  
حالت میں نکسیر کا خون کثیر مقدار میں بہہ رہا ہو تو اگر خون  
میں اضافہ ہونے کا خوف نہ ہو تو اپنے سر کے اشارے  
سے نماز پڑھے اگر سجدہ کرنے سے پھر نکسیر پھوٹ جائے  
کا امکان ہو تو سجدہ سر کے اشارہ سے کرے اور ایسے  
سجدہ اسے کافی ہوگا اور اگر بہر صورت خون بہتا ہو تو سجدہ  
کرے گا اور جب کوئی شخص اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل  
کرے پھر اسے نکالا اگر اس پر خون کا اثر ہو تو ایسی صورت  
میں وضو لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ بہنے والا اور قطرہ کی  
صورت میں نہیں ہے بہنے والے اور قطرے کی شکل میں  
خون ہو تو وضو لازم آتا ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

## ۹۔ بَابُ الْغَسْلِ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

### بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ وہ اپنا چھوٹا بچہ جو کھانا نہیں کھاتا تھا لیکر بارگاہ  
رسالت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس بچے نے آپ کے  
کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی مٹکوا یا اور کپڑوں  
پر چھڑکا اور آپ نے وہ دھوئے نہیں۔

۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَتِ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهَا  
جَاءَتْ بِابْنِ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلْ الطَّعَامَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقَامَا  
بِمَاءٍ فَتَضَمَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ -



حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جس کی نکیر مھوٹ گئی ہو اور کثرت سے خون بہہ رہا ہو تو وہ کیسے نماز پڑھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے سر کے اشارے سے نماز ادا کرے گا۔

حضرت عبدالرحمن بن الجبر بن عبدالرحمن بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی ایک انگلی یا دو انگلیاں اپنی ناک میں داخل کرتے پھر اسے نکال لیتے اور اگر انگلی پر کوئی خون کا اثر دیکھتے تو اسے صاف کر لیتے پھر نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضو نہ کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں نکیر کے سلسلے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کوئی دلیل اخذ نہیں کرتے اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جب نماز کی حالت میں کسی شخص کی نکیر مھوٹ جائے تو وہ خون صاف کرے اور نئے سرے سے نماز شروع کرے، لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کی روایت کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ ابن عمر اور سعید بن مسیب

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّنَى يَرْعَفُ فَيَكْثُرُ عَلَيْهِ الدَّمُ كَيْفَ يُصَلِّي؟ قَالَ: يُذَوِّيْ أَيْمَانَهُ بِرَأْسِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُجَازِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَأَلَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَدْخُلُ إِصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ أَوْ إِصْبَعِيهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا وَيَنْفِثُ فِي مَنِّ دَمٍ فَيَقْنِطُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَاخِدُ، فَأَمَّا الرَّعَافُ فَإِنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ بِذَلِكَ وَيَرَى إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ أَنْ يَغْسِلَ الدَّمَ وَيَسْتَقْبِلَ الصَّلَاةَ، فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ يَقُولُ بِمَا رَوَى مَالِكٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَبْنِي عَلَى مَا صَلَّيَ إِنَّ لَكُمْ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ قَوْلُنَا، وَأَمَّا إِذَا كَثُرَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۴۹ سے) اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی تو نکالنے پر اس پر خون کا اثر پایا گیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ خون کے بہنے سے وضو فاسد ہوتا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکیر کے پھوٹنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا البتہ نماز کی حالت میں کسی کی نکیر مھوٹنے کی صورت میں وہ شخص واپس پلٹے گا خون صاف کر کے پھر نماز پڑھے گا اگر اس نے ایک رکعت مکمل نہ کی ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا اور اگر ایک رکعت یا زائد نماز پڑھ چکا ہو تو اپنی سابقہ نماز پر بناء کرے گا۔ امام حسن بصری اور ایک قول کے مطابق امام شافعی کے نزدیک بناء درست نہیں ہوگی۔



ابن یسار عن المقداد بن الاسود ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امره ان یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنی من أهله فحدرج منه المذی ماذا علیہ؟ فان عتدی ابنته، واستحیی ان أسأله فقال المقداد: نسأله، فقال اذا وجد أحدک ذلک فلینضج فرجہ ولیتوضأ وضوءاً للصلوة۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ جو شخص اپنی بیوی کے نزدیک جائے تو اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا چیز لازم ہوتی ہے؟ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے نکاح میں ہے اس لیے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص یہ (مذی) دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

### ف

۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَائِدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُكَ يَتَحَدَّرُ مِنِّي مِثْلُ الْخُرَيْزَةِ، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ سے مذی بلور کے دانہ کی طرح خارج ہوتی ہے پس تم میں سے کوئی شخص جب مذی پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے لیے وضو کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْمَذْيِ وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس کی مذی خارج ہو وہ مذی سے ہمہ دھو کرے۔

**ف** جماع کا تصور آتے وقت یا جماع کا ارادہ کرتے وقت اور یا ملاجعت کے وقت شرمگاہ سے سفید اور رقیق (پتلا) جو مادہ خارج ہوتا ہے اسے ”مذی“ کہا جاتا ہے۔ آئمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک مذی کے خروج وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے وضو لازم آتا ہے اور غسل لازم نہیں آتا۔ شرعی مسئلہ یافت کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود دریافت کرنے کی بجائے حضرت مقداد کا انتخاب کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کے عزیز واقارب سے ایسی گفتگو نہیں کرنی چاہیے جس سے ان کو رنج و مذمت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسا رطخ کا جواب بھی کھانا نہ کھاتا ہو کے پیشاب کو نہ دھونے کی اجازت ہے اور رطخ کی کے پیشاب دھونے کا حکم دیا گیا ہے اور دونوں کے پیشاب کا دھونا ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ف

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگو کر ان پر گرا دیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے کہ ہم کپڑے کو دھونے کے ارادے سے اس پر پانی بہاتے ہیں حتیٰ کہ ہم اسے صاف ستھرا کر دیتے ہیں اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ إِذَا كَانَ لَحْمِيًّا كُلُّ الطَّعَامِ وَامْرَأَةٍ يَغْسِلُ الْجَارِيَةَ وَغَسْلُهَا جَمِيعًا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيبُ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا إِنَّا خَذُّنُوعُهُ إِيَّاهُ غَسْلًا حَتَّى تُنْقِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

## ۱۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

### مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ وہ

۳۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا فِي سَالِمٍ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عَبْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْقَيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ

ف اس بات پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ نہ پیتا ہو تو اس کا پیشاب اپنے باپ کی طرح نجس (ملبد) ہے البتہ ایسی بچی یا بچے کے پیشاب کے بارے اختلاف پایا جاتا ہے جو صرف دودھ پر گزارا کرتا ہو۔ امام مالک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک بچی یا بچہ دودھ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو اس کا پیشاب نجس ہے۔

عَلَى السَّبَاعِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيمًا  
إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ لَمْ تَتَحَرَّكَ بِهِ  
النَّاحِيَةُ الْآخَرَى لَمْ يُفْسِدْ ذَلِكَ الْمَاءُ مَا  
وَلَعَفِيهِ مِنْ سَبْعٍ وَلَا مَا وَقَعَفِيهِ مِنْ قَدَرٍ  
إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى مَرِيحٍ أَوْ طَعْمٍ فَإِذَا كَانَ  
حَوْضًا صَغِيرًا إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ  
تَتَحَرَّكَ النَّاحِيَةُ الْآخَرَى فَوَلَعَفِيهِ  
السَّبَاعُ أَوْ وَقَعَفِيهِ الْقَدْرُ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ  
الْأَيُّرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ كَرِهَ أَنْ يُخَيَّرَ وَهَاهُنَا عَنْ ذَلِكَ، وَ  
هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى.

پہلے آتے ہیں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب  
حوض بڑا ہو یعنی اسے ایک طرف سے حرکت دینے  
سے دوسری طرف حرکت نہ کرے تو اس سے درندے  
کے پینے سے یا نجاست کے گرنے سے وہ نجس نہیں  
ہوگا سوائے اس کے کہ اس کی بویا ذائقہ بدل جائے۔  
جب حوض چھوٹا ہو یعنی اسے ایک طرف سے حرکت دینے  
سے دوسری طرف حرکت کرے تو اس سے درندے  
کے پینے یا پلیدی گرنے سے، اس سے وضو نہیں  
کیا جائے گا۔ کیا نہیں دیکھا گیا کہ حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ نے صاحب حوض کے نیلانے کو ناپسندیدہ تصور  
کیا اور آپ نے اسے اس سے روک دیا اور یہ سب  
سب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۲۔ بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

### سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

ف ماء کثیر یا بڑے حوض اور یا جاری پانی سے کوئی درندہ پانی پی لے اور یا اس میں سے اس  
مقدار میں پلیدی گر گئی جس سے پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہوا جو تو وہ نجس نہیں ہوگا۔ ماء کثیر یا حوض عظیم وہ  
ہوتا ہے جس کی ایک جانب حرکت دینے سے دوسری جانب حرکت نہ کرے ساگر ماء قلیل یا چھوٹا حوض ہو اور یا پانی  
جاری نہ ہو تو اس سے درندے کے پینے اور یا پلیدی گرنے سے نجس ہو جائے گا اس پانی سے وضو وغیرہ درست  
نہیں ہوگا۔ ماء قلیل یا چھوٹا حوض وہ ہوتا ہے جس کی ایک جانب حرکت کرنے سے دوسری طرف حرکت کرے یا یوں  
کہہ لیجئے کہ وہ پانی یا حوض وہ درودہ سے کم ہو۔



وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

مقام کو دھو ڈالے اور نماز کے وضو کی مثل وضو کرے۔  
اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے  
حضرت صلت بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت  
سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے اس تری کے بارے  
دریافت کیا جو کوئی (ندی) پائے؟ انھوں نے فرمایا  
اپنے کپڑے کے نیچے پانی سے دھو ڈال اور اس سے  
بے پروا ہو جا۔

۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ  
ذُبَيْدٍ، أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ  
بَلَلٍ يَجِدُهُ فَقَالَ أَنْصُرْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ  
بِالنَّسَاءِ وَالْهَعْنَةُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں جب انسان کو کثرت  
سے یہ حالت پیش آئے اور شیطان شک میں ڈال دے۔  
یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا كَثُرَ  
ذَلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَأَدْخَلَ الشَّيْطَانُ  
عَلَيْهِ فَنِيءَ الشَّكِّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

## ۱۱۔ الوضوء مما يشرّب منه السبأ وتلغ فيه

ایسے پانی سے وضو کرنا بیان جس میں درندوں منہ ڈال کر پیا ہو

حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ سواروں کے ساتھ  
نکلے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی شامل  
تھے حتیٰ کہ انھوں نے ایک حوض پر نزل کیا۔ حضرت  
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے  
دریافت کیا، کیا تمھارے حوض سے درندے پانی  
پیتے ہیں؟ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: اے حوض کے مالک! تو ہمیں یہ نہ بتا کہ  
ہم درندوں سے قبل آتے ہیں اور یہ وہ ہم سے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ بْنِ  
أَبِي بَلْتَعَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عُمَرُ وَبُنُّ  
الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا حَوْضًا، فَقَالَ عُمَرُ  
ابْنُ الْعَاصِ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ  
حَوْضَكَ السَّبَا؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:  
يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرُنَا، فَإِنَّا نَرِدُ



بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ جَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَهُمْ قَدْ صَلَّى  
بِهِمْ سَجْدَةً، فَصَلَّى مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكَعَ  
الَّتِي بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسُ لَهُ ثُمَّ  
قَالَ لَهُمْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے  
سر کا مسح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر  
مسح کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لائے تو اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف لوگوں کو  
نماز پڑھا رہے تھے وہ لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے  
تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز  
پڑھی پھر آپ نے باقی ماندہ رکعت ادا فرمائی۔ آپ کو  
دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے لوگوں کو فرمایا: تم نے بہت خوب کیا۔

۱۔ ”خفین“ خف کی تشبیہ سے اس سے مراد موزہ ہے وہ جوتا نما چڑھے یا ایسے سخت کپڑے کا جوتا ہے  
جس میں پانی سرایت کر سکے جو شخص ”المسح علی الخفین“ کا منکر ہو وہ بدعتی ہے اگر کوئی اسے تسلیم کرے سبب حرج  
کی بجائے پاؤں دھونے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ عزیمت پر عامل ہے اور عند اللہ ماجور ہوگا طہارت یعنی پاؤں کو  
دھونے کے بعد موزے پہننے جائیں گے۔

۲۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ عمرو بن عوف  
میں صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے بعد میں نماز کا وقت ہو گیا ٹوذن نے اذان کی اور اقامت کی تو حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لیے مصلیٰ امامت پکھڑے ہو کر امامت کرانے لگے اسی اثنا میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے صحابہ کرام نے اشارۃً آپ کے تشریف لانے کے سلسلہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ  
عنہ کو بتایا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن پھر  
بھی وہ پیچھے آگئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد فرمایا اے ابوبکر! تم اپنی جگہ کیوں  
نہیں کھڑے رہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن قحافہ میں طاقت نہیں کہ ”اَنْ لَّيْلِي  
بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا لے۔

مسئلہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ فاضل کی نماز مفضول کے پیچھے جائز ہے دراصل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تعلیم امت کے لیے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا قُبِضَ بَنِي قَطُ حَتَّى يُصَلِّيَ خَلْفَ رَجُلٍ صَالِحٍ مِنْ أُمَّتِهِ ترجمہ ہر نبی نے (لغویہ حاشیہ) اگلے صفحہ پر

سَيِّمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَكَمَةَ بْنِ الْأَذْرَقِ عَنْ  
الْمُعَيَّرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقِلِيلَ مِنَ  
الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِمِائِهِ عَطِشْنَا، أَلَسَتْ وَضْأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُورُ مَا وَفَّاءُ، الْحَلَالُ مِثْلُهُ.  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَاءَ الْبَحْرِ  
طَهُورًا كَغَيْرِهِ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال  
کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں تو ہمارے  
پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس پانی سے وضو کریں  
تو چپاس کا شکار ہو جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے  
وضو کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا  
پانی پاک اور اس کا مکرور حلال ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت  
ہماری دلیل ہے کہ سمندر کا پانی دوسرے پانیوں کی طرح  
پاک ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا ہے۔

## ۱۳۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

### موزوں پر مسح کا بیان

حضرت عباد بن زیاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان  
ہے کہ پس میں بھی پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ گیا۔ راوی کا مزید بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے لیے پانی  
ڈالا تو آپ نے اپنا چہرہ انور دھویا پھر آپ نے اپنے  
دونوں ہاتھ نکالنے چاہے لیکن مجھے کی آستینیں تنگ  
ہونے کے سبب نہ نکال سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھے کے نیچے کی طرف سے اپنے ہاتھ نکال لیے

۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ  
بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ  
الْمُعَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ  
تَبُوكَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ بِمَاءٍ، قَالَ:  
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ،  
ثُمَّ ذَهَبَ يَخْرِبُ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ  
مِنْ ضَيْقِ كُنَى جُبَّتِهِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ  
تَحْتِ جُبَّتِهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ

کوئی شخص قضاءِ حاجت کر کے آئے؟ انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میں سے کوئی شخص قضاءِ حاجت کر کے آئے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں پیشاب کیا پھر وضو کیا انہوں نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا پھر جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہیں نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز ادا کی۔

ہشام بن عروہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ وہ اپنے موزوں کے اوپر والے حصوں پر مسح کرتے اور ان کے نیچے والے حصوں پر مسح نہیں کرتے تھے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کچڑی اٹھائی پس اپنے سر کا مسح کیا حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ تمام روایات ہمارے دلائل میں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے اور ہمارے ہاں مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے اور امام مالک بن انس کا بیان ہے کہ مقیم موزوں پر مسح نہ کرے جبکہ یہ تمام آثار جو امام مالک سے روایت ہیں اسے مقیم کے مسح کا ثبوت ملتا ہے اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ مقیم موزوں پر مسح نہ کرے و

۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ بِالسُّوقِ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ دَعَى لِحَتَانِهِ حِينَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى۔

۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ تَرَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَمَسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظُهُورِهِمَا لَا يَمَسَحُ بَطَوْنَهُمَا قَالَ: ثُمَّ يَرَفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمَسَحُ بِرَأْسِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّهُ نَاخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَنَرَى الْمَسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلِيَّهَا لِلْمُسَافِرِ وَقَالَ مَالِكٌ ابْنُ أَنَسٍ لَا يَمَسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَامَةً هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي تَرَوِي مَالِكٌ فِي الْمَسَحِ، إِنَّمَا هِيَ فِي الْمُقِيمِ، ثُمَّ قَالَ لَا يَمَسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

و موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات (بقیہ جلد آگے)



حضرت عبدالرحمن رقیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قبا میں آئے اور پیشاب کیا پھر انھوں نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا۔ انھوں نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر (بھی) مسح کیا پھر انھوں نے نماز ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے وہ اس وقت کوفہ کے امیر مقرر تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اس حالت میں دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مسح کے عمل کو ناپسند کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تم اپنے باپ کے پاس جاؤ تو اس سلسلے میں (ان سے دریافت کر لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد صاحب سے دریافت کرنے کے سلسلے میں بھول گئے حتیٰ کہ جب حضرت سعد آئے تو انھوں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد گرامی سے دریافت کیا تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا، نہیں۔ جب انھوں نے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے دونوں پاک پاؤں موزوں میں داخل کر لو، تو ان پر مسح کرو۔ حضرت عبداللہ نے کہا اگرچہ ہم میں سے

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقْبَىٰ قُبَاءً فَبَالَ ثُمَّ أَقْبَىٰ بَنَاءً فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَتَسْأَلْ عَبْدَ اللَّهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتَّى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ: أَسَأَلْتُ أَبَاكَ فَقَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: إِذَا أَدْخَلْتَ مِرْجَلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا ظَاهِرَتَانِ، فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمَا مِنَ الْغَائِطِ، قَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمَا مِنَ الْغَائِطِ

(لفیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اپنے وصال شریف سے قبل اپنی امت کے صالح آدمی کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔  
(مدارج النبوة، تنویر المسائل، حاشیہ الموطا لا امام محمد ص ۳۹۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)



میں بالکل چھوٹا تھا فل

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے اس روایت سے دلیل اخذ کی ہے کہ بچڑی اور اڑھنی پر مسح نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ شروع شروع میں بچڑی پر مسح جائز تھا بعد میں ترک کیا گیا، اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

وَ اَنَا يَوْمَئِذٍ صَغِيرٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهَذَا اَنَا خُذُّ لَا يُنْسَخُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ بَلَّغْنَا اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ فَتْرِكَ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۱۵۔ بَابُ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

### غسل جنابت کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب غسل جنابت کرتے تو سب سے قبل اپنے دائیں ہاتھ پر پانی گرا کر اسے دھوتے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے، بعد ازاں کلی کرتے، ناک میں پانی ڈالتے اپنا چہرہ دھوتے، اپنی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارتے، اپنا دایاں ہاتھ دھوتے، اپنا بائیں ہاتھ دھوتے، اپنے سر کو دھوتے اور پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہا کر غسل فرمایا کرتے فل

۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ تَضَعَفَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَ أَقْبَضَ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ۔

جراہوں، بچڑی، ٹوپی، برقع، اور اڑھنی اور دستانوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ ان چیزوں کے اتارنے سے کوئی وقت پیش نہیں آتی۔

اسباب وجوب غسل :- جماع، احتلام اور شہوت کے ساتھ منی کے خارج ہونے سے غسل فرض

(لغیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہو جاتا ہے۔

## ۴۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِطَابِ

### پگڑی اور اڑھنی پر مسح کا بیان

۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ  
فَقَالَ لَا حَتَّى يُمَسَّ  
الشَّعْرُ الْمَاءُ۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے  
روایت ملی ہے کہ ان (حضرت جابر) سے پگڑی پر  
مسح کرنے کے سلسلے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے  
جواب دیا کہ پانی کے ساتھ سر کے بالوں کا مسح کیے بغیر  
عمامہ کا مسح نہ کیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ہماری  
دلیل ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی  
قول ہے۔

۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ  
رَأَيْتُ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ تَتَوَضَّأُ وَ  
تَنْزَعُ خِطَامَهَا ثُمَّ تَمْسَحُ بِرَأْسِهَا قَالَ نَافِعٌ

حضرت نافع کا بیان ہے کہ میں نے صفیہ بنت ابی  
عبیدہ کو دیکھا کہ وہ وضو کرتے وقت اپنی اڑھنی اتار کر  
سر کا مسح کیا کرتی تھیں اور نافع نے کہا میں اس زمانہ میں

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) جائز ہے وقت کی ابتداء حدث کے لاحق ہونے سے ہوگی مسح موزوں کے ظاہر یعنی اوپر والے  
حصہ پر کیا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ عقل کے تابع نہیں بلکہ عقل شریعت کے تابع ہے۔ مسح  
کی مقدار تین انگشت ہے اس کی ابتداء پاؤں کی انگلیوں سے کر کے پٹلی کی طرف کھینچ کر لایا جائے گا اگر موزے میں  
تین انگشت کی مقدار یا اس سے زائد مقدار میں مٹھن ہو تو اس پر مسح درست نہیں ہوگا اگر غسل واجب ہو گیا مسح درست  
نہیں ہوگا بلکہ موزے اتار کر مکمل طور پر غسل کرنا ضروری ہے جس چیز سے وضو فاسد ہو جاتا ہے اس سے مسح بھی فاسد  
ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مسح کی مدت مکمل ہونے سے تین انگشت کی مقدار موزہ کے پھٹنے سے پاؤں ظاہر ہو جانے سے یا  
ایک پاؤں موزے سے باہر نکل آنے سے مسح فاسد ہو جاتا ہے (ملخصاً من الہدایہ)

الْجَنَابَةِ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ  
ذَكَرَكَ وَتَعَمَّرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ  
وَلَمْ يَغْتَسِلْ ذَكَرَكَ حَتَّى يَنَامَ فَلَا بَأْسَ  
بِذَلِكَ أَيْضًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
السَّبَّيْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ نَوْمٌ يَنَامُ وَلَا يَمْسُ  
مَاءً فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثُ أَرَفَقُ  
بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى۔

جنابت ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم وضو کرو، اپنا عضو تناسل دھو لو اور سو جاؤ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کسی نے  
وضو نہ کیا اور اپنا آلت تناسل دھوئے بغیر سو گیا تو بھی  
کوئی حرج نہیں

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ کے  
جماع فرماتے پھر بلا غسل سو جاتے جب رات کا آخری حصہ  
ہوتا تو آپ بیدار ہوتے دوبارہ جماع کرتے اور غسل  
کر لیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث  
لوگوں کے لیے بہت آسانی پیدا کرنے والی ہے اور  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔



ف یہ جنابت عام ہے خواہ احتلام کے باعث ہو یا جماع کے نتیجے میں ہو۔ بہتر ہے کہ فی الفور غسل  
کر لیا جائے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو ذکر دھو کر وضو کر لینا چاہیے اور اگر بغیر وضو کے جنابت کی حالت میں  
رات گزار دی تو بھی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ حدیث زیر بحث میں امر وجوب کے لیے نہیں ہے بلکہ  
استحباب کے لیے ہے۔ اس امر کی تائید حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی  
ہے۔ البتہ دوبارہ جماع کرنے سے قبل ذکر کا دھولینا مسنون ہے۔ حالت جنابت میں عورت اپنے  
بچے کو دودھ نہ پلائے بلکہ پہلے غسل کرے پھر دودھ پلائے۔ مسجد میں جنابت لاحق ہونے کی صورت میں  
فوراً تیمم کرنا چاہیے پھر مسجد سے خارج ہونا چاہیے۔





قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ بِهَا  
النُّصْرَةَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ  
عَلَى التَّكْلِيفِ فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْعَامَّةِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام  
امور میں ہم نے دلائل اخذ کرتے ہیں، سوائے آنکھوں  
پر چھینٹے مارنے کے کیونکہ یہ جنابت کے غسل میں لوگوں  
پر سبزی نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک  
اور دیگر فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۶۔ بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

### رات کے وقت مرد کے جنبی ہونیکا بیان

۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ انھیں رات کو

(بقیہ حاشیہ) فرائض غسل: غسل کے تین فرائض ہیں (۱) منہ میں پانی ڈالنا یہ پانی خوب حلق تک پہنچنا چاہیے  
(۲) ناک میں پانی ڈالنا یہ پانی ناک کی سخت بڑی تک پہنچنا چاہیے (۳) تمام جسم پر خوب پانی بہا دینا۔  
غسل کا مسنون طریقہ:۔ پہلے ماتھے دھوئے جائیں پھر سر مرگاہ کو دھویا جائے اور جسم کے جس حصہ پر  
نجاست ہو اسے خوب صاف کیا جائے پھر ماتھے دھو کر تین بار کھل کی جائے کھل کرتے وقت خوب مبالغہ سے کام لینا  
چاہیے کہ پانی حلق تک پہنچ جائے البتہ روزہ کی حالت میں غسل کرتے وقت مبالغہ کی بجائے احتیاط سے کام لیا جائے  
تین بار ناک میں پانی ڈالا جائے اور سخت بڑی تک پانی پہنچنا چاہیے اور اپنے تمام چہرے کو دھونا چاہیے جیسا وضو میں  
دھویا جاتا ہے اور دونوں پاؤں دھوئے جائیں پھر پاؤں کدھے پر پانی بہایا جائے اور بعد میں پاؤں کدھے پر پانی بہایا  
جاتا ہے اور بعد میں تمام جسم پر تین مرتبہ خوب پانی بہایا جائے غسل کرتے وقت جو چیز جسم تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اسکا دور کرنا  
ضروری ہے مثلاً ریشم لکڑی اور ہاتھوں کے ساتھ خشک ہونی والا آٹا وغیرہ تنگ انگوٹھی اور گھڑی کے  
تنگ حصے کو اتارنا یا حرکت دینا بھی لازمی ہے تاکہ نیچے سے جسم خشک نہ رہنے پائے غسل کرتے وقت قبل کی طرف نہ منہ کرنا چاہیے  
اور نہ پیٹھ اور غسل کے دوران گفتگو سے بھی مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔



۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى عِيْدًا لِّلْمُسْلِمِينَ فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِیِّ۔

۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِبٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ۔

۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُدُّهُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا اغْتَسَلَ۔

۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَرُفْتُ النُّحْطَابَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ آيَةُ سَاعَةٍ هَذَا فَقَالَ الرَّجُلُ انْقَلَبْتُ مِنَ الشُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَمَارِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَهَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوَضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْغُسْلُ أَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ يَتَوَجَّهٌ فِي هَذَا إِذَا كَثُرَتْ كَثِيرَةً۔

۶۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ

حضرت ابن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دن ایسا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے، پس تم غسل کرو، جس کے پاس خوشبو ہو اس کا استعمال کرنا مضر (نقصان دہ) نہیں ہے اور تم پر مسراک کرنا لازم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل، غسل جنابت کی مثل ہر بالغ پر ضروری ہے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غسل کیے بغیر نماز جمعہ کے لیے نہ جاتے تھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہوا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں بازار سے واپس آیا تو اذان کی آواز سنی میں نے صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وہی وجہ کہ توجہ دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن غسل افضل ہے، واجب نہیں ہے اس سلسلے میں بہت سے آثار ہیں۔

حضرت انس بن مالک اور حضرت حسن بصری

# ۱۔ بَابُ الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## جمعۃ المبارک کے دن غسل کا بیان

۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر لیا کرے۔

۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن کا غسل ہر بالغ پر ضروری ہے۔

**ف** عیدین کے دن، شب بارات میں، حج کے دن اور جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا مسنون ہے یہ قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ایک قول کے مطابق امام مالک کے نزدیک جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا واجب ہے اس امر میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے یا جمعۃ کی نماز کے لیے؟ بعض آئمہ فرماتے ہیں کہ یہ غسل جمعۃ المبارک کے دن کے لیے ہے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا گیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یوں ہے: **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ** ترجمہ:- بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنا دیا ہے۔

**جمعۃ المبارک کے دن مسنون اعمال:** غسل کرنا، نئے کپڑے پہننا یا نہ نئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔

تیل لگانا، مسواک کرنا اور نماز جمعہ ادا کر نیکی غرض سے گھر سے مسجد میں جلدی جانا، مسنون اعمال ہیں۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں جو بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

۶۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنِ  
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا  
عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَيْ  
الْجُمُعَةُ فَكَدَّ عَابِوْضُوهُ فَيَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ  
أَصْحَابِهِ لَا تَغْتَسِلُ قَالَ الْيَوْمَ يَوْمٌ بَارِدٌ  
فَتَوَضَّأَ.

۶۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنْبَلِيُّ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلَقَمَةُ بْنُ قَبِيْسٍ  
إِذَا سَافَرَ لَمْ يَصِلِ الصُّحَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -  
۶۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ  
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ  
الْفَجْرِ أَجْرًا لَا عَنْ غَسَلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

۶۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
النَّاسُ عَمَّالًا أَنْفُسِهِمْ فَكَانُوا يَرَوْنَ حَوْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ  
بَهِيَا تَهُمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ -

حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ ہم  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے  
ہوئے تھے کہ نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ انھوں نے  
پانی طلب کیا اور وضو کیا۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے  
ان سے سوال کیا کہ کیا تم غسل نہیں کرتے؟ انھوں نے  
جواب دیا کہ آج سردی ہے پس انھوں نے وضو کیا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
علقمہ بن قیس جب سفر کرتے تو دورانِ سفر نماز عید الصبح  
ادا کرتے اور نہ جمعہ کے دن کا غسل کیا کرتے۔

حضرت منصور، مجاہد کے حوالے سے بیان کرتے  
ہیں کہ جس شخص نے طلوعِ فجر کے بعد غسل کیا وہ غسل جمعہ  
البارک کے دن کے لیے کافی ہوگا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے  
کہ لوگ اپنے لیے محنت مزدوری کیا کرتے وہ اسی حالت  
(میلے کپڑوں سے) جمعہ کے لیے آجایا کرتے اور انھیں کہا  
جاتا کہ غسل کر لینا تمھارے لیے بہتر تھا۔

## ۱۸۔ بَابُ الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

### عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ، نماز عید کے لیے جانے سے قبل  
غسل کیا کرتے تھے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر

۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي  
عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَخْدُوَ إِلَى  
الْعِيدِ -

۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنْ



رحمہما اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن وضو کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

❖ ❖

حضرت حماد کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم النخعی سے جمعۃ المبارک کے دن غسل، پچھنوں کے غسل اور عیدین کے غسل کے بارے سوال کیا؟ ابراہیم النخعی نے جواب دیا اگر تو غسل کرے تو بہتر ہے اور اگر ترک کر دے تو تجھ پر گناہ نہیں ہے۔ میں نے ابراہیم النخعی سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمایا جو شخص جمعہ کے لیے جائے غسل کرے یا نہوں نے جواب دیا ہاں یہ بات درست ہے لیکن یہ ضروری چیزوں میں سے نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مثل ہے کہ وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ أَوْ رَجَبْتُمْ خَيْرُ فُرُجٍ كَمَا مَعَالَمُ كَرُوْهُ تَوَكُّواْ بِنَالِيَا كَرُوْهُ لِسِ حَسِ شَخْصِ نَے (معاہ کرتے وقت) گواہ بنالیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ترک کر دیا اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی مثل ہے کہ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ فَمِنْ أَنْتَشَرَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ قَالَ حَمَّادٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَأْتِي الْعِيْدَيْنِ وَمَا يَغْتَسِلُ۔

❖ ❖

عَنْ سَعِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ كِلَاهُمَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔ ۶۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلُ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْغُسْلُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَالَ إِنْ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ وَإِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ فَمَنْ أَشْهَدَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ فَمِنْ أَنْتَشَرَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ قَالَ حَمَّادٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَأْتِي الْعِيْدَيْنِ وَمَا يَغْتَسِلُ۔



۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ حَتَّى إِذَا  
كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْبَحْثِشِ انْقَطَعَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ ایک سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء  
یا ذات البحیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس کی تلاش کے لیے بٹھکے

رفیقہ حاشیہ کنوئیں میں پانی ہے لیکن برآمد کرنے کے لیے ڈول اور رستی میسر نہ ہو، کوئی بیمار ہو پانی شدید سرد ہو  
اور خطرہ ہو کہ پانی استعمال کرنے سے کوئی عضو یا جان ضائع ہو جائے گی پانی کے نزدیک درندہ یا دشمن ہو، سفر کی  
حالت میں پاس کچھ مقدار میں پانی موجود ہے وضو کے لیے استعمال کی صورت میں مسافر یا اس میں مبتلا ہو سکتا ہو۔ ایسا  
علاقہ ہے جہاں پانی قیماً ملتا ہو لیکن فروخت کرنے والا عام قیمت سے مہنگا دیتا ہو۔ نماز جنازہ بالکل تیار ہو اگر وضو  
کرے گا تو شمولیت کی سعادت سے محروم ہو جائے گا اور نماز عیدین تیار ہے اگر وضو کرے گا تو نماز نہیں مل سکے گی  
تو ان تمام صورتوں میں تیمم کیا جائے گا۔

تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں (۱) نیت یعنی طہارت کا قصد و ارادہ کرنا (۲) پاک مٹی پر  
ضرب لگا کر چہرے کا مسح کرنا (۳) دوسری ضرب لگا کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کرنا مسح کے لیے جو چیز رکاوٹ بن  
سکتی ہو اس کا اتارنا ضروری ہے مثلاً انگوٹھی یا گھڑی کا چین وغیرہ۔ ایک بار تیمم کرنے سے متعدد نمازیں پڑھ سکتے ہیں  
تیمم سے قرآن پاک کا چھونا بھی درست ہو جاتا ہے اگر غسل واجب ہو گیا تو مذکورہ صورتوں میں سے کوئی بھی صورت  
ہو تیمم کیا جاسکتا ہے غسل اور نماز کی ادائیگی کے لیے یکساں تیمم ہوتا ہے چونکہ تیمم وضو کا خلیفہ ہے اس لیے جس  
چیز سے وضو فاسد ہو جاتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانی پر قدرت حاصل ہونے سے بھی  
تیمم فاسد ہو جاتا ہے۔

تیمم کس چیز سے کیا جائے: جو چیز جنس زمین سے ہو اس سے تیمم جائز ہے اور جو چیز مٹی کی جنس سے  
نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں ہے اس سلسلے میں فقہاء کرام نے ایک مشہور قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ  
جلادے یا پگھلا دے وہ زمین کی جنس سے نہیں ہے اور جس چیز کو آگ نہ تو جلادے اور نہ ہی پگھلا دے وہ زمین کی جنس سے  
ہے۔ پتھر، سرمہ، اینٹ اور ریت وغیرہ کو آگ نہ جللاتی ہے اور نہ پگھلاتی ہے لہذا ان چیزوں سے تیمم درست ہے  
جنس یعنی گندم وغیرہ کو آگ جلادیتی ہے اور لوہا، پیتل، تانبا وغیرہ کو آگ پگھلا دیتی ہے لہذا یہ سب چیزیں زمین کی  
جنس سے نہیں ہیں لہذا ان سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ  
قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ الْغُسْلُ يَوْمَ الْعِيدِ حَسَنٌ  
وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ .

رضی اللہ عنہ، عید الفطر کے دن نماز کی ادائیگی کے لیے  
جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : عید کے  
دن غسل کرنا بہتر ہے واجب نہیں ہے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔ ف

## ۱۹۔ بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

### پاک مٹی سے تیمم کرنے کا بیان

۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُرْدِ  
نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتَمَتَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ  
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلَّى .

حضرت نافع کا بیان ہے کہ وہ اور عبد اللہ بن  
عمر جرف مقام سے چل کر جب مریدہ مقام میں پہنچے  
تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، اترے پاک مٹی سے  
تیمم کیا، اپنے چہرے اور دونوں کہنیوں سمیت مسح  
کیا پھر نماز پڑھی ۔ ف

ف عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل مسنون ہے یہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
مذہب ہے لیکن بعض آئمہ کے نزدیک غسل واجب ہے اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ یہ غسل نماز عید کے لیے ہوتا  
ہے یا عید کے دن کے لیے ؟ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز عید کے لیے ہوتا ہے جبکہ کچھ آئمہ کے نزدیک  
یہ غسل عید کے دن کے لیے ہوتا ہے ۔

۲ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے امتِ مصطفویٰ پر جو انعامات فرمائے ہیں  
ان میں سے ایک تیمم ہے ۔ تیمم دراصل وضو کا خلیفہ ہے تیمم کا لغوی معنی و مفہوم ”قصد و ارادہ“ کے ہیں اصطلاح شرع  
میں اس کا معنی ”طہارت کی نیت سے پاک مٹی پر ہاتھوں کی ایک ضرب مار کر چہرے اور دوسری ضرب مار کر کہنیوں  
سمیت کلائیوں کو مس کرنا“ کے ہیں ۔

تیمم کے جواز کی صورتیں :- مسافر ہو یا ایک میل یا زیادہ مسافت پر مایا ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حَصْبِرٍ مَا هِيَ يَا ذَلِ  
بَرَكَتُكُمْ يَا اَلْ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَ بَعَثْنَا  
الْبَعِيْرَ اَتَيْتِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعُقْدَ  
تَحْتَهُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يَهَذَا اَنَا خُذْ  
التَّيْمَةَ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَ  
ضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ هُوَ  
قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ ۔

حضرت امید بن حصیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے  
ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چلے تو اس اونٹ کے پیچھے  
سے مار مل گیا جس پر میں سوار تھی ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے تیمم دو ضرب ہے ایک  
چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت دونوں  
ہاتھوں کے لیے ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ کا قول ہے ۔

## ۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ امْرَأَتِهِ اَوْ يَبَاشِرُهَا وَ هِيَ حَائِضٌ

### مرد کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا یا بیان

۳۔ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يَبَاشِرُ  
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ  
لَتَشُدَّ أَنَارُهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا  
إِنْ شَاءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ سوال بھیجا کہ کیا حیض کی  
حالت میں مرد اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے انھوں نے  
جواب دیا کہ عورت اپنی انار کو نیچے سے باندھ لے پھر مرد  
چاہے مباشرت کر سکتا ہے ف

(لغیہ حاشیہ) درحقیقت آپ کا قیام حکم تیمم کے نزول کا بہانا تھا جو امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم انعام خداوندی ہے  
دوسری بات یہ ہے کہ اس سے صدیق اکبر کی عظمت و شان کا اظہار بھی مقصود تھا جس کی گواہی قرآن نے دی ۔  
(حاشیہ صفحہ ۱۸) حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو بالغہ عورت کو ہر مہینے مقام مخصوص سے آتا ہے اس کی مدت کم  
از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے ۔ ان دنوں میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ  
تلاوت قرآن کر سکتی ہے ان دنوں کی نماز معاف ہے اگر روزے ان دنوں میں آجائیں .... (باقی اگلے صفحہ پر)



عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّمَايُمِ وَأَقَامَ النَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ جَلَسْتُ رَسُولُ اللَّهِ وَالنَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاثَبَنِي وَ قَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُمُنِي بِيَدِهِ فِي حَاضِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّيْمُمِ فَتَيَمَّمُوا-

اس مقام پر پانی تھا نہ ان کے پاس تھا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا آپ نے دیکھا کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو اس حالت میں روک لیا کہ اس مقام میں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر محو آرام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی جگہ میں روکا کہ وہاں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ مجھ سے بیدار نہ ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انہوں نے میری کوکھ میں اپنے ہاتھ کے ساتھ گھونسلے مارے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اس لیے میں حرکت نہ کر سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک سوئے رہے اور پانی موجود نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمادی تو لوگوں نے تیمم کیا۔

قال اس روایت کی بناء پر بعض گستاخ قسم کا ذہن رکھنے والے لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر اعتراض کر ڈالا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ پریشان نہ ہوتے بلکہ فوراً فرمادیتے کہ فلاں جگہ پر حضرت عائشہ کا ہمارے اے پکڑ لو، اس اعتراض کا جواب قرآن پاک کے ان جملوں میں موجود ہے کہ اَلَّذِي هُوَ عَلِيمُ الْقُرْآنِ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن سکھا دیا دوسری جگہ ہے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھا دیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ (باقی اگلے صفحہ پر)



قَالَ تَشَدُّ عَلَيْهَا أَمَّا رَهَاقُكُمْ شَانُكَ  
بِأَعْلَاهَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی آزار باندھ  
لے بھراس کے اوپر والے حصے کے ساتھ جو چاہے  
کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ مَا هُوَ أَمْرٌ خَصُّ  
مِنْ هَذَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
يُجْتَنَبُ شِعَارُ الدِّمْرِ وَلَهُ مَا سِوَى  
ذَلِكَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہی امام عظیم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ام المومنین حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی زیادہ خست  
والی روایت ثابت ہے وہ فرماتی ہیں کہ خون کے مقام  
(شرمگاہ) سے پرہیز کیا جائے اس کے علاوہ مرد کا ہے

## ۲۱ بَابُ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْغُسْلُ

دونوں شرمگاہیں ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان

۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ  
وَعَائِشَةَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَسَّ  
الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ  
الْغُسْلُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بے شک حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ جب دو شرمگاہیں  
(مرد اور عورت کی) مل جائیں تو بیشک غسل واجب  
ہو جاتا ہے۔ ف

۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف غسل کے وجوب کے اسباب میں سے ایک ”التقاء الختانین“ ہے یعنی مرد اور عورت کی شرمگاہیں آپس میں مل  
جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جائے گا اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایک یہ بھی ارشاد گرامی ہے اذا التقى الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل أنزل أوله ينزل  
ترجمہ: جب دونوں شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے خواہ انزال ہو یا نہ ہو تو غسل واجب ہو جائے  
گا، یہ آئمہ احناف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ لَابَأْسَ  
بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا -

۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثَّقَفُ  
عَنْهُ عَنِ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسُكَيْمِ بْنِ  
يَسَارٍ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ  
هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا آتَى الطُّهُرَ  
قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ لَا حَاشِي  
تَغْتَسِلُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ  
لَا تَبَاشَرُ حَائِضٌ عِنْدَنَا حَتَّى تَحِلَّ  
لَهَا الصَّلَاةُ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ  
أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسی روایت سے  
ہم نے دلیل پکڑی ہے اس مباشرت میں کوئی حرج  
نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور  
ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
ہم کو ایک قابل اعتماد راوی نے بتایا کہ حضرت سالم  
بن عبد اللہ اور سلیمان بن لیث رضی اللہ عنہ سے ایسی  
حائضہ عورت جسے پاکی حاصل ہو گئی ہو لیکن اس نے  
غسل نہ کیا ہو اسکے ساتھ جماع کے بارے سوال کیا گیا،  
انہوں نے جواب دیا کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی  
جماع درست نہیں ہوگا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم نے دلیل پکڑی ہے ہمارے ہاں جب تک  
حائضہ کے لیے ایک نماز جائزہ یا واجب نہ ہو جائے  
اس کے ساتھ مباشرت کرنا درست نہیں ہے اور یہی  
امام اعظم کا قول ہے -

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت  
کیا کہ بحالت حیض میری بیوی کی کیا چیز میرے لیے جائز ہے؟

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے) تو ان کی قضا کرے گی اس خون کے دوران جماع حرام ہے البتہ ملاحت اور  
بوسہ و کنار جائز ہے - حیض کے انقطاع پر جب تک عورت غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے تو  
اس سے جماع درست نہیں ہوگا -

طبی نقطہ نگاہ سے حیض و نفاس کے خون کے دوران جماع کرنے کے نتیجہ میں انسان ایسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو سکتا  
ہے جس کے سبب بعد میں جماع سے طبیعت بالکل کمزوری اور بے حسی کا احساس دلائے -

قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.  
۸۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي تَا فِعْرُ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَامُ وَهُوَ صَاعِدٌ فَلَا  
يَتَوَضَّأُ.

کوئی شخص لیٹ کر سو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیے  
حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تو پھر وضو  
نہ کیا کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِي الْوُحْشَيْنِ  
جَمِيعًا نَاخِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان  
دونوں روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی  
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ ف

## ۲۳- بَابُ الْمَرَأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

### عورت کو مرد کی طرح خواب میں احتلام ہونیکا بیان

۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بِنِ الْزُّبَيْرِ أَنَّ سَلِيمَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرَأَةُ

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ! عورت  
اگر مرد کی مثل خواب (احتلام ہو جائے) دیکھے کیا وہ بھی

ف احناف کے نزدیک نواقض وضو یہ ہیں (۱) سبیلین سے کسی چیز کا خروج (۲) منہ بھرنے کا آنا (۳) جسم کے ایسے  
حصے سے خون کا خارج ہو کہ بہہ جانا جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو (۴) بے ہوشی کا غلبہ ہو جانا (۵)  
مرد اور عورت کی شرمگاہوں کا بغیر پردے کے آپس میں مل جانا (۶) نیند کا غلبہ ہونا ٹیک لگانے یا لیٹنے کی حالت  
میں، باقی قیام اور قعدہ کی حالت میں نیند کا غلبہ ہو جانا ناقض وضو نہیں ہے۔ جب تک نمازی زمین پر نہ گر جائے  
(۷) رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو فاسد ہو جاتا ہے۔ رکوع و سجدہ والی نماز سے مسرد  
نماز جنازہ کے علاوہ باقی تمام نمازیں ہیں۔

اس مقام پر اس مسئلہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ حیض، نفاس اور غسل وغیرہ کے مسائل بیان کرنا یا سننا معیوب  
چیز نہیں ہے جیسا کہ عوام الناس کا خیال ہے انبیاء و کرام علیہم السلام کی نیند ناقض وضو نہیں ہوتی کیونکہ انکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل  
بیدار رہتا ہے اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے مدارج النبوة، الخصال، الکبری، الشفاء وغیرہ کتب دیکھی جاسکتی ہیں۔



مَوْلَى عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ: أَتَدْرِي مَا مَثَلُكَ يَا أَبَا سَلَمَةَ؟ مَثَلُ الْفَرْدِ وَجَرٍ يَسْمَعُ الدِّيَكَةَ تَصُدُّهُ فَيَصُدُّهُ مَعَهَا إِذَا جَاوَزَ الْخَتَانُ الْخَتَانُ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ كَبِيرٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسِلُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ فَإِنَّ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ لَا يَدْرِي الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَزَعٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ ذَرِبْ هَذَا نَاخِذٌ إِذَا اتَّفَقَ الْخَتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشْفَةُ وَجِبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ غسل کس چیز سے فرض ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا اے ابوسلمہ! کیا تم اپنی مثال سمجھتے ہو؟ تمہاری مثال مرغی کے اس چوڑے کی ہے جو مرغ کی اذان کی آواز سنتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ اذان شروع کر دیتا ہے جب ایک شرمگاہ دوسری سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ محمود بن لبید نے زید بن ثابت سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ زید بن ثابت نے کہا وہ غسل کرے گا۔ محمود بن لبید نے ان سے کہا کہ بے شک حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ غسل واجب نہیں خیال کرتے تھے تو زید بن ثابت نے کہا: انہوں نے وفات سے پہلے رجوع کر لیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم نے دلیل پکڑ لی ہے کہ جب دونوں شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے انزال ہو یا نہ غسل واجب ہو جائے گا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ؟

جو شخص سو جائے کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت زید بن اسلم نے کہا: جب تم میں سے

۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ



قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الذِّئْبُ أَصَابَهَا فَلْتَتَرُكَ الصَّلَاةَ قَدَارَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا اخْلَفْتَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَشْفِرْ بِغُوبٍ فَلْتُصَلِّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا نَاخِذٌ وَتَتَوَضَّأُ لَوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ فَإِنْ سَأَلَ دُمُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

آتا تھا اتنے دن کو شمار کرے ان میں نماز نہ پڑھے جب وہ دن مکمل ہو جائیں تو وہ غسل کرے، اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے اور وہ نماز ادا کرے

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ہم نے دلیل پکڑ لی ہے ایسی (مستحاضہ) عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے دوسری نماز تک اگرچہ اس کا خون بہتا رہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام سہمی کا بیان ہے کہ فقہاء بن حکیم اور زید بن اسلم دونوں نے انھیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ مستحاضہ کے غسل کے بارے دریافت کیا جائے؟ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اسے ایک طہر سے لے کر دوسرے طہر تک غسل کرنا چاہیے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اگر خون بہتا رہے تو وہ اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایام حیض مکمل ہونے پر وہ غسل کرے گی پھر ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی جب پھر اس کے حیض کے دن آجائیں تو نماز پڑھنا چھوڑ دے جب وہ

۸۳ - أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَكَ سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بُقْعَةً بَنَ حَكِيمٍ وَتَمِيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنْ طَهْرٍ إِلَى طَهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ بِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَشْفَرَتْ بِغُوبٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ تَغْتَسِلُ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْدَانِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ حَتَّى تَأْتِيَهَا أَيَّامُ أَقْدَانِهَا فَتَدْرُ الصَّلَاةَ فَإِذَا مَضَتْ اغْتَسَلَتْ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ

ف "مستحاضہ" اس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت مقام مخصوصہ سے بیماری کے سبب خارج ہوتا ہے اخاف کے نزدیک اس کا حکم نکیر مسلسل پیشاب اور بہنے والے زخم کا ہے یعنی اس خون کے دوران عورت کو نماز اور روزہ صاف نہیں ہے بلکہ دونوں کو ادا کرے گی ایک وقت وضو کرے گی ختنی چاہے نمازیں ادا کر سکتی ہے البتہ آئندہ نماز کا وقت شروع ہونے پر نیا وضو کرنا ہوگا -

تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَلْتَّغْتَسِلُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَمْرُ فَلْتَتَغْتَسِلُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اَوَيْتَ لِكَ  
وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةَ قَالَ فَالْتَقَتَ إِلَيْهَا  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
كَرَبْتُ يَمِينِكَ وَمِنْ آيِنَ يَكُونُ الشَّيْبَةُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
آبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ -

غسل کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں  
وہ غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے ام سلیم سے  
فرمایا: تجھ پر نف ہے، کیا عورت کو بھی خواب میں  
احکام ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود  
ہوں مثاہت کہاں سے آئی ہے؟ ف  
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی روایت ہماری  
دلیل ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

## ۲۴۔ بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

### مستحاضہ کا بیان

۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ  
ابْنِ يسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْمَرُ إِلَى الدَّمِ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا  
أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَتَنْظُرُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس  
میں ایک عورت کو حیض کے علاوہ خون آتا رہتا تھا  
اس کے بارے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا  
یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض

ف ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احکام سے  
ان کو محفوظ رکھا ہوا تھا یہ مقام ان کو زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باعث حاصل ہوا۔ علاوہ انہیں اس  
مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ شرعی مسائل یعنی حیض، نفاس اور غسل وغیرہ کے مسائل دریافت کرنے میں شرم  
نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو بیان فرمایا تو ان سے بڑھ کر اور  
کون باجیا ہو سکتا ہے؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا تَطْهَرُ  
الْمَرْأَةُ مَا دَامَتْ تَرَى حُمْرَةً أَوْ صُفْرَةً  
أَوْ كُدْرَةً حَتَّى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے کہ عورت جب  
تک سرخ، نند، یا میٹھے رنگ والے خون کے بعد  
خالص سفید بننے والا پانی نہ دیکھ لے پاک نہیں ہوگی  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
أَنَّهَا بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ  
مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ إِلَى الظُّهْرِ  
فَكَانَتْ تَغِيبُ ذَلِكَ عَنْهُنَّ وَتَقُولُ مَا  
كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا -

حضرت عبداللہ بن ابوبکر اپنی پھوپھی کے حوالے سے  
بیان کرتے ہیں انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ  
کی دختر کے حوالے سے بیان کیا کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ  
عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ جلا کر دیکھتی ہیں کہ انھیں  
حیض سے پاکی حاصل ہوئی ہے؟ وہ ان کے دیکھنے کو  
معیوب خیال کرتی تھیں اور فرماتی تھیں (صحابہ کی عورتیں  
اس طرح نہیں کرتی تھیں۔

## ۲۶- بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ بَعْضَ أَعْضَاءِ الرَّجُلِ وَهِيَ حَائِضٌ

### حیض والی عورت کا مرد کے بعض اعضاء کو دھونے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈیاں بحالت حیض ان کے  
پاؤں دھورتیں اور انھیں مصلیٰ پیش کرتیں۔ ف

۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ كَانَ تَغْتَسِلُ جَوَارِيَهُ رِجْلَيْهِ وَيُعْطِيْنَهُ  
الْخَمْرَةَ وَهِيَ حَائِضَةٌ -

ف اخلاف رحمہم اللہ کے نزدیک حائض عورت سے خدمت حاصل کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی  
حالت حیض میں ان کے پاؤں دھلاتی تھیں اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حالت حیض میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنکھی کر دیا کرتی تھیں اور یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے۔ لفظ حائض اور حامل خواہ گرائمر کے لحاظ سے  
مذکر کے صیغے ہیں چونکہ یہ صفت عورتوں کی ہے اس لیے ان کا اطلاق ہمیشہ عورتوں پر ہوتا ہے۔



تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتٍ صَلَوةٍ وَ تَصَلَّى  
حَتَّى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْآخِرُ مَا دَامَتْ  
تَرَى الدَّمَ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ وَ الْأَرِثَمَةُ مِنْ فَقَهَايُنَا۔

دن (حیض کے دن) پورے ہو جائیں وہ ایک بار غسل  
کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز ادا کرے  
گی حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے یہ سلسلہ  
اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ خون (بیجا  
کا خون) بہتا رہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے  
دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَغْتَسِلَ  
إِلَّا غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے  
بیان کرتے ہیں کہ مستحاضہ عورت پر صرف ایک غسل ہے  
اور پھر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

## ۲۵۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَدْرِي الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

### عورت جب زرد یا مٹیالا رنگ کا خون دیکھے، کا بیان

۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ  
أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةٍ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ  
يُبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدِّمَاجِ فِيهَا الْكُرْسِيُّ  
فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَيَقُولُ لَا تَجْلُنَ  
حَتَّى تَرَيْنَ الْقِصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ  
الظُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ جو اُمّ المؤمنین  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عورتیں ڈبہ میں حیض کے  
زرد خون سے آلودہ روٹی رکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجتیں۔ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتیں جب تک تم برآمد ہونے والا سفید  
رنگ کا پانی نہ دیکھ لو جلدی سے کام نہ لو (یعنی نماز کے  
سلسلے میں) وہ حیض سے پاکی ہونا مراد لیتی تھیں۔ ف

ف سرخ، زرد اور مٹیالا رنگ کا خون حیض کی علامت ہے۔ جب تک ان تینوں رنگوں کا خون ختم نہیں ہو  
جاتا تب تک عورت حیض سے پاک نہیں ہو سکتی۔



غسل یا جھوٹے پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ عورت جنبی یا حائضہ ہو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ ایک برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ غسل کرنے میں دونوں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ایسے گویا جنبی عورت کے غسل کا بچا ہوا پانی ہو۔ اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

الْمَرْأَةُ وَغُسِلَ بِهَا وَسُورُهَا وَإِنْ كَانَتْ جَنْبًا  
أَوْ حَائِضًا بَلَغَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ  
إِنَاءٍ وَاحِدٍ لَيْسَتْ نَارُ عَاتِ الْغُسْلِ جَمِيعًا  
فَهِيَ فَضْلُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ الْجَنْبِ وَ  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

## ۲۸۔ بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابیطحمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حمیدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حمیدہ نے انھیں اپنی خالہ کبشہ کے حوالے سے بتایا کہ ابوققارہ رضی اللہ عنہ نے ان سے وضو کے لیے پانی طلب کیا وہ ایک برتن میں پانی لے کر آئیں اسی اثنا میں ایک بلی پانی پینے کے لیے آئی چنانچہ انھوں نے اس کے سامنے پانی کا برتن جھکا دیا جس سے بلی نے پانی پی لیا۔ ابوققارہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس پر ابوققارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی پیئیں بے کیونکہ یہ گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ف

۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً حَمِيدَةَ ابْنَةَ عُبَيْدِ  
ابْنِ رِفَاعَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ خَالَتِهَا كَبِشَةَ ابْنَةِ  
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَمَرَهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا  
فَجَاءَتْ هَذِهِ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْبَحَ  
لَهَا إِبْنَاءٌ فَشَرِبَتْ كَبِشَةُ قَدْرًا لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ  
الْعَجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَجَسَّسٍ أَتَّهَمَ مِنْ  
الظُّلُوفِينَ عَلَيْكُمْ وَالظُّلُوفَاتِ.

ف بلی ایک زندہ جانور ہے عقل تو چاہتی ہے کہ اس کا جھوٹا نجس (پید) ہو لیکن ایسے نہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا  
کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۸- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ  
أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ  
میں حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سر مبارک میں لنگھی کر دیا کرتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ بِذَلِكَ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ  
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں  
کوئی حرج نہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
ہے۔

## ۲۴- بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ بِسُورِ الْمِرْدَاةِ

عورت کے چھوٹے پانی سے مرد کے غسل کرنے یا وضو کرنے کا بیان

۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ حَدَّثَنَا فِعْرٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَدَبَّاسٍ يَأْنِ يَغْتَسِلُ  
الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ  
تَكُنْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا -

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مرد عورت کے وضو  
کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اس میں کوئی حرج  
نہیں ہے جب کہ وہ عورت جنابت یا حیض والی  
نہ ہو۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ بِفَضْلِ وَضُوءِ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت کے

ف احناف کثر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کے وضو یا غسل یا چھوٹے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل  
سکتا ہے۔ عورت خواہ جنبی ہو یا حائضہ۔ کیونکہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن میں جنابت کا غسل کر لیا کرتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ الْمُؤَذِّنُ  
يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ  
نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ  
مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا  
فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ .

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں  
یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ  
کے پاس ایک مؤذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے  
لیے حاضر ہوا اس نے آپ کو سوتے ہوئے پایا مؤذن  
نے کہا ” الصلوة خیر من النوم “ نماز نیند سے بہتر  
ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم  
دیا کہ ان الفاظ کو صبح کی اذان میں شامل کر دو۔

۹۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُكْتَبُ فِي النِّدَاءِ  
ثَلَاثًا وَيَتَشَقَّدُ ثَلَاثًا وَكَانَ أَحْيَانًا  
إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلَى أَثَرِهَا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اذان میں تین بار اللہ اکبر  
تین تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ - اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللّٰهِ اور بعض اوقات حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد حَتَّى

(ہمیشہ گزشتہ صفحہ سے پیوستہ)

لوگوں کو نماز کی دعوت دینا ہے اذان نماز نچگانہ اور جعۃ المبارک کے لیے کسی جاتی ہے اس کے الفاظ واضح ہیں  
جنہیں ہر مسلمان جانتا ہے اذان کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے مؤذن با وضو اور قبلہ رخ ہو کر اذان کہے۔ مؤذن  
کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان کہے گا مؤذن کے لیے اوقات نماز اور ان کے مسائل کے بارے علم ہونا ضروری ہے  
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہتے وقت دائیں طرف اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف اپنا چہرہ پھیرے گا۔ اذان کا جواب دینا  
مسنون ہے جواب کے وقت سامعین بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن کہے۔ البتہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ  
کہتے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے۔ صبح کی اذان میں حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے  
الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔

تثویب کا مطلب ہے اذان کے بعد اور اقامت سے قبل لوگوں کو نماز کی طرف بلانا۔ تثویب کے الفاظ  
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ میں شروع شروع میں تثویب صرف صبح کی نماز کے لیے تھی کیونکہ وہ سونے اور  
غفلت کا وقت ہوتا ہے لیکن بعد میں لوگوں کی کابلی اور سستی کے نتیجے میں تمام نمازوں کے لیے کہی جانے لگی۔  
زمانہ حال میں مسلمانوں کی اکثریت تثویب ان الفاظ ” الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ  
کے ساتھ کہتی ہے جس کے جواز میں کوئی اہام نہیں ہے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ  
يُسَوَّيَا بِفَضْلِ سُورِ الْهَرَّةِ  
وَعَيْدُكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بلی کے  
جھوٹے پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے  
البتہ غیر جھوٹے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک زیادہ  
بہتر ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے

## ۲۹۔ بَابُ الْأَذَانِ وَالتَّثْوِيْبِ

### اذان اور تثویب کا بیان

۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
بِالْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
سَمِعْتُمُ التَّادَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان  
سنو پس تم بھی ویسے ہی کہنے جاؤ جیسے مؤذن کہتا ہے ف

(بقیہ حاشیہ) کیونکہ اس کا شمار گھریلو جانوروں میں سے ہوتا ہے البتہ اس کی کراہت باقی ہے یعنی بلی کا جھوٹا پاک  
اور مکروہ ہے۔ ہر ایک کی عبارت ہے ”سورہ ہرہ طہر“ یعنی بلی کا جھوٹا پاک اور مکروہ ہے بلی کے جھوٹے پانی  
سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو جائز ہے، ان کے بے شمار دلائل ہیں ان میں سے ایک یہ ہے  
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلهما اور بے شک  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا۔

ایک روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں کنت اتوضأ أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من انا واحد  
وقد أصابت الهرقة منه قبل ذلك کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ایسے برتن سے وضو  
کر لیا کرتے تھے جس سے اس سے پہلے بلی پانی پی لیا کرتی۔ بلی کے نجس نہ ہونے پر حضرت عائشہ صدیقہ کی یہ روایت  
دلیل ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انها ليست بنجس انها لبعض اهل البيت بیشک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہے کیونکہ وہ گھریلو جانوروں کی طرح ہے۔

ف (حاشیہ صفحہ ۸۱) لفظ ”اذان“ کا لغوی معنی مطلق اعلان کرنا ہے اور شرعی معنی الفاظ مخصوصہ کے ساتھ  
(جاری ہے)

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

حتیٰ کہ صف تک پہنچ جائے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبُقَيْعِ فَاسْرَعَ الْمَشَى.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بقیع میں اقامت کی آواز سنی تو پھرتیز رفتاری سے چلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسی تیز رفتاری میں کوئی حرج نہیں جس سے اپنے آپ کو تکلیف نہ ہو۔

۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَمِيُّ أَنَّ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَعْزِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَنْ عَدَا أَوْ مَرَّ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ غَيْرَهُ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يَعْلَمَهُ ثُمَّ مَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَجَعَ غَايِمًا.

حضرت سمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے انھوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت یا دوپہر کے وقت مسجد کی طرف اس قصد سے آتا ہے کہ وہ کوئی نیکی (قرآن) سیکھ لے یا اسے سکھائے پھر وہ اپنے اسی گھر میں واپس آ گیا جس سے نکلا تھا وہ اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرنے والے کی مثل ہوتا ہے جو مال غنیمت کے ساتھ پلٹا۔

۳- بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَكَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ

مؤذن کے اقامت شروع کرتے وقت کسی شخص کے نماز پڑھنے کا بیان

۹۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بِنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمَ الْإِقَامَةِ فَقَامُوا يُصَلُّونَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ لوگوں نے اقامت سنی تو انھوں نے نماز رستیں پڑھنا شروع کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ -

علیٰ خیر العمل ایک بار کہا کرتے -

قَالَ مُحَمَّدٌ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ  
يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَدَأِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَجْرِ اَوْ  
مِنَ الْبَدَأِ وَلَا يَجِبُ اَنْ يُزَادَ فِي الْبَدَأِ  
مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صبح کی  
اذان سے فارغ ہو کر الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے الفاظ  
کہنے چاہئیں۔ جو کلمات اذان میں شامل نہ ہوں ان کا  
اضافہ کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

### ۳۔ بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

#### نماز کے لیے جانے اور مساجد کے فضائل کا بیان

۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبْتَ  
بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعُونَ وَأَتُوهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ  
فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا دِمَافَاتِكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ  
فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ -  
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَعْجَلَنَّ بِرُكُوعٍ وَلَا  
إِفْتِتَاحٍ حَتَّى تَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَتَقُومَ رَفِيقَهُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب  
نماز کے لیے اقامت کی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ  
اور تم اطمینان کے ساتھ آؤ جتنی نماز تمہیں مل جائے  
پڑھ لو اور جو فوت ہو چکی ہو اسے مکمل کرو۔ تم میں سے  
جب کوئی نماز کا قصد کرتا ہے وہ نماز میں ہی ہوتا ہے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رکوع  
اور تکبیر تحریمہ کے لیے ہرگز کسی کو جلدی نہیں کرنی چاہیے

ف نماز کے لیے دوڑ کر آنا مکروہ ہے بلکہ آرام اور اطمینان سے جانا چاہیے تیزی سے جانے کی صورت میں  
گرچہ جسمانی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جب گھر سے باجماعت نماز ادا کرنے کے قصد سے نمازی چلے گا تو خواہ جماعت  
نہ بھی ملے اسے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ انما الاعمال  
بالنیات کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ آرام اور سکون سے مسجد میں جانے کی صورت میں جتنی جماعت  
سے نماز مل گئی وہ پڑھ لے اور باقی ماندہ اکیلا پڑھ لے تو اس کو جماعت کا ثواب مل جائے گا۔



۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ  
ابْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْقَاسِمِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي  
خُطْبَتِهِ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَأَعْدُوا الصُّفُوفَ  
وَحَاذُوا بِالنَّكَيبِ فَإِنَّ إِعْتِدَالَ الصُّفُوفِ  
مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يُكْبَرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ  
رَجَالٌ قَدْ وَكَلَهُمْ يَتَسَوَّيَةِ الصُّفُوفِ  
فِي خَيْرُ وَنَهَ أَنْ قَدْ اسْتَوَتْ فَيُكْبَرُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ يَتَّبِعِي لِلْقَوْمِ إِذَا قَالَ  
الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ أَنْ يَقُومُوا إِلَى  
الصَّلَاةِ فَيُصَفُّوْا وَيُسَوُّوا الصُّفُوفَ وَ  
يُحَاذُوا بَيْنَ النَّكَيبِ فَإِذَا قَامَ الْمُؤَذِّنُ  
الصَّلَاةَ كَبَّرَ الْإِمَامَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت مالک بن ابی عامر انصاری کا بیان ہے  
کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ  
میں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب نماز کے لیے اقامت  
کئی جائے تو تم صفیں برابر کرو اور کندھے کے ساتھ  
کندھا لا کر کھڑے ہو جاؤ اس لیے صفوں کو سیدھا  
کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے آپ اس وقت تک تکبیر تحریمہ  
نہیں کہا کرتے تھے جب تک وہ لوگ آکر آپ کو  
صفوں کے درست ہونے کی اطلاع نہیں دیتے تھے جو  
صفوں کو سیدھا کرنے کے لیے آپ نے مقرر کر رکھے تھے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے  
لیے بہتر یہ ہے کہ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو  
نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں، صفیں درست اور سیدھی  
کر لیں اور کندھے سے کندھا لا کر کھڑے ہو جائیں جب  
مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے  
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

### ۳۳۔ بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

### نماز شروع کرنے کا بیان

۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(حاشیہ گذشتہ سے پیوستہ) نمازی حضرات کھڑے ہو جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا کہ  
جب اقامت کہنے والا قَامَتِ الصَّلَاةُ پر پہنچتا تو آپ دولت کردہ سے مسجد میں جلوہ افروز ہو جاتے اور صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہو جاتے۔

فَقَالَ أَصَلَا تَانِ مَعًا .

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ إِذَا أُقِيمَتِ  
الصَّلَاةُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا  
غَيْرَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ خَاصَّةً فَإِنَّهُ لَا  
بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَخَذَ  
النُّؤُودَ فِي الْإِقَامَةِ وَكَذَلِكَ يَنْبَغِي وَ  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

کیا دو نمازیں ایک ساتھ ؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : جب  
نماز کھڑی ہو جائے تو اسوائے صبح کی سنتوں کے کسی  
شخص کا نوافل پڑھنا مکروہ ہے ۔ فجر کی سنتیں پڑھی  
جاسکتی ہیں اگرچہ مؤذن نے اقامت کہنا شروع کر دی  
ہو اور یہی مناسب و بہتر ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

## ۳۲۔ بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

### صف برابر کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم  
دیتے جب لوگ آپ کے پاس آکر صفیں برابر ہو جانے  
کی اطلاع دیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے ۔

۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِجَلِّ تَسْوِيَةِ  
الصُّفُوفِ فَإِذَا جَاءَ وَهُوَ فَخْبِرُودَةٌ بِتَسْوِيَتِهَا  
كَتَبَ بَعْدُ .

۱۔ اگر کوئی نمازی اقامت شروع کرنے سے قبل سنتیں وغیرہ پڑھ رہا ہو تو وہ جلدی سے مکمل کر کے جماعت میں شامل  
ہو جائے اگر سنت شروع کرتے ہی اقامت کہی گئی تو سنتوں کو چھوڑ کر فرائض کی جماعت میں شامل ہو جائے البتہ صبح کی  
سنتیں اقامت پڑھی جانے کے باوجود بھی ادا کی جاسکتی ہیں جبکہ یقین ہو کہ ان کی تکمیل کے بعد جماعت کے کسی بھی  
حصہ میں شرکت ممکن ہو سکے گی اگر تکمیل کی صورت میں جماعت میں شرکت ممکن نہ ہو تو سنتوں کو چھوڑ دیا جائے اور فرائض  
کی جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتوں کو طوعِ آفتاب کے بعد ادا کر لیا جائے چونکہ صبح کی سنتیں باقی سنن کے  
مقابل میں زیادہ مؤکدہ ہیں اس لیے اقامت کے بعد انکی ادائیگی کی اجازت ہے ۔

۲۔ اقامت بیٹھ کر سننا سنون ہے اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جانا یا امام کا مصلیٰ امامت پر بیٹھنا  
غلافِ سنت ہے جب اقامت کہنے والی علی الفلاح یا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ پہنچے تو ( جاری ہے )

۱۰۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ  
حَدَّ وَتَكْبِيرَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ  
الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا ذُو ذَلِكِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع  
کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے  
اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ  
اٹھایا کرتے۔

۱۰۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّهُ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ أَمْرًا  
أَنْ تُكْبِرَ كُلَّمَا حَفِضْنَا وَرَفَعْنَا

وہب بن کيسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہمیں نماز میں تکبیر کہنے  
کی تعلیم دیا کرتے تھے وہ ہم کو حکم دیتے تھے کہ جب  
ہم جھکیں یا بلند ہوں تکبیر کہیں۔

۱۰۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي ابْنِ شِهَابٍ  
بِالزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ  
أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہمیشہ ایسی رہی کہ  
جب اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہا کرتے حتیٰ کہ آپ  
بارگاہ الہی میں پہنچ گئے۔

۱۰۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم کو نماز پڑھایا کرتے

(بقیہ حاشیہ) نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے چنانچہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجاہد کا بیان نقل فرماتے ہیں کہ وہ  
فرماتے ہیں صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَاتِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ یعنی میں نے حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات سے رفع یدین کا ثبوت ملتا ہے حالانکہ وہ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے  
جس سے واضح ہوتا ہے کہ رفع یدین کے اثبات والی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت  
دلیل ہے کہ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيَ أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمْ أَذْنَابُ خَيْلٍ  
مَتَمِّسِي أُسْكَوُ الصَّافَةَ (مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۶) امام مسلم، نور محمد، کراچی (ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف  
لائے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں قبیلہ شمس کے گھوڑوں کے دم کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں، تم سکون کیساتھ  
نماز پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا عمل رفع یدین یہ تھا۔



سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكَبَيْهِ  
وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے  
تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے جب  
رکوع کے لیے تکبیر کہتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے  
اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ  
اٹھاتے پھر سمیع اللہ لمن حمده اور پھر ربنا  
لک الحمد کہتے

**ف** تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا مسنون ہے محدثین نے اس کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک ہے  
کہ نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھا کر ذات باری تعالیٰ کے علاوہ الوہیت و معبودیت کی نفی کا اعلان کرنا اور تکبیر تحریمہ  
یعنی اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اثبات کرنا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنی ہاتھ کہاں تک اٹھانے چاہیے؟ اس سلسلے میں  
حق بات یہ ہے کہ کانوں کی نو تک ہاتھ اٹھانا مسنون ہے اس مسئلہ کے اثبات میں سلسلے میں کثیر دلائل ہیں جن میں  
سے چند یہ ہیں

- (۱) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهَيْمًا أُذُنَيْهِ (مسلم شریف جلد اول ص ۱۶۸) ترجمہ بیشک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔
- (۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ  
كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِأُذُنَيْهِ (دارقطنی جلد اول صفحہ ۳۱۱) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی نو تک بلند کرتے۔  
ان روایات سے معلوم ہوا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا مسنون ہے جن روایات سے کندھوں تک  
رفع یدین کا ذکر ہے دراصل وہ کسی غدر پر محمول ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کا مسئلہ دورِ حاضر میں شدید نزاع  
کا شکار ہے اس سلسلے میں امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف یہ ہے کہ رکوع سے قبل اور رکوع سے کھڑے ہوتے وقت رفع  
یدین خلاف سنت ہے جبکہ دیگر امام رفع یدین کے قائل ہیں خصوصاً دورِ حاضر کے غیر مقلد حضرات کا اصرار ہے کہ رکوع سے  
قبل اور رکوع سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین مسنون ہے۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر کی روایات ہیں (رضی اللہ  
عنہ)۔ حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے خلاف ہے یعنی وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ (جاری ہے)

۱۰۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَنَادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّخَعِيِّ قَالَ رَفَعَهُ يَدَيْتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى -

۱۰۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِدْرِهِمَ أَخْبَرَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُدَّةَ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ النَّخَعِيِّ قَالَ عَمْرُو وَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا ذَكَرَ وَإِذَا قَرَأَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ مَا أَدْرِي لَعَلَّكَ لَمْ يَرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هَذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ بَنُ مَسْعُودٍ وَأَصْحَابُهُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ حِينَ يُكَبِّرُونَ -

۱۰۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ أَدْنَاهُ فِي الْأَوَّلِ تَكْبِيرًا إِفْتِتَاحَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذَلِكَ -

۱۰۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ كَلْبٍ الْجَرُمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

حضرت حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں اپنے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

حسین بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں اور عمرو بن مرہ حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے عمرو نے کہا کہ علقمہ بن وائل نے اپنے والد صاحب کے حوالے سے ہمیں بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر کہی (تکبیر تحریمہ) جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید انھوں نے صرف اسی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی کو محفوظ کر لیا (یاد رکھا) انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں کو بھلا دیا میں نے یہ بات ان میں سے کسی سے نہیں سنی وہ سب کے سب صرف تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

حضرت عبد العزیز بن حکیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت نماز میں کانوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے اس کے علاوہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

عام بن کلب جرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اجاب میں سے تھے انھوں (عام کے باپ) نے

أَبَاهُ رِيَّةً كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَكَثُرَ كَلِمًا  
خَفَضَ وَمَرَّ قَعًا ثُمَّ إِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَا أَشَبِّهَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ نِيَّ نَعِيمُ الْجَمِمْ  
وَأَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِي أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةً كَانَ  
يُصَلِّي بِهِمْ فَكَثُرَ كَلِمًا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ  
أَبُو جَعْفَرٍ وَكَانَ يَدْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ  
يُكَبِّرُ وَيَفْتَحُ الصَّلَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ الشَّيْخُ أَنَّ يَكْبِرُ الرَّجُلُ  
فِي صَلَاتِهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَكَلِمًا رَفَعَ وَإِذَا  
انْحَطَّ لِلشُّجُودِ كَثُرَ وَإِذَا انْحَطَّ لِلشُّجُودِ  
الثَّانِي كَثُرَ فَمَا مَرَّ قَعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ  
فَاتَّهَ يَدْفَعُ الْيَدَيْنِ حَذْوًا لَذَنْبَيْنِ  
فِي ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا  
يَرْفَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ  
وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
وَفِي ذَلِكَ أَثَارٌ كَثِيرَةٌ -

۱۰۵- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ  
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَدْرِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ مِنَ الصَّلَاةِ  
الْمَكْرُوبَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى  
ذَلِكَ -

جب وہ جھکتے یا اٹھتے تکبیر کہا کرتے مگر جب نماز  
سے فراغت حاصل کرتے کہا کرتے: قسم بخدا! میری  
نماز تمہاری نماز کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہہ ہے۔

ابو جعفر قاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ  
جب جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے۔ ابو جعفر رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے وقت  
اور نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا  
کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنت  
یہ ہے کہ جب کوئی اپنی نماز میں جھکے اور جب بلند ہو  
تکبیر کہے اور جب سجدہ کے لیے جھکے تکبیر کہے اور جب  
دوسرے سجدے کے لیے جھکے تکبیر کہے لیکن رفع یدین  
(ہاتھ اٹھانا) نماز میں ایک بار ہے وہ یوں ہے کہ صرف  
نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے  
برابر اٹھائے، یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے اس (ایک مرتبہ رفع یدین کر نیکی) مسئلہ میں  
بہت سے آثار موجود ہیں۔

حضرت عاصم بن کلیب جرمی رضی اللہ عنہ اپنے  
باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:  
میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ  
وہ فرض نماز میں صرف پہلی تکبیر (تکبیر تحریمیہ) میں اپنے  
دونوں ہاتھ اٹھاتے اس کے علاوہ اپنے ہاتھ نہ  
اٹھاتے۔



۱۱۲- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أُسْتِيلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ مَعَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّيَ أَحَدُكُمْ مَعَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا امام کے ساتھ مقتدی قراءت کرے گا؟ انھوں نے جواب دیا: جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو امام کی قراءت ہی اس کے لیے کافی ہوگی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی امام کے ساتھ قراءت نہیں کرتے تھے۔

۱۱۳- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رُكْعَةً لَحْدَيْقًا فِيهَا يَأْمُرُ الْقَدَّانِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

وسب بن کیسان رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی تو اس نے کوئی نماز نہ پڑھی مگر جبکہ امام کے پیچھے ہو۔

۱۱۴- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي الْعَلَاءِ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحَرَقَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَوةً

حضرت ابوسائب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے یعنی نامکمل ہے۔ ابوسائب نے کہا اے ابوسریہ!

(بقیہ حاشیہ) إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَلْسِنُوا جب قرآن مجید پڑھا جائے تو تم اسے سنو اور خاموشی اختیار کرو۔ قرآن کا پڑھنا سنت ہے اور سنا واجب ہے جب امام کے ساتھ مقتدی بھی پڑھے گا تو واجب کا ترک لازم آئے گا جو درست نہیں ہے لہذا امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرے گا اور اس سلسلے میں کثیر احادیث مبارکہ بھی بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَفَقِئْهُ أَوْ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةٌ جس کا امام ہو تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہوگی۔

معلوم ہوا کہ مقتدی خلف الامام بالکل قراءت نہیں کرے گا البتہ منفرد اور امام کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب اور مطلق قراءت فرض ہے۔ منفرد اور امام کے لیے فرضوں کی آفری رکعات میں سورت کا پڑھنا سنت ہے اور اس کے علاوہ ان میں بالکل قراءت نہیں کی جائے گی۔

کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمیہ کے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے، اس کے علاوہ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے۔

كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ كَانَتْ يَرْكَعُ يَدَيْهِ فِي الْكَبِيرَةِ  
الْأُولَى الَّتِي يُفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا  
فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ -

۱۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَصِينٌ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَتْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ  
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ -

## ۳۳ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

### نماز میں امام کے پیچھے قراءت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے قرائت کے بعد فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرائت کی ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی کہتا ہوں کہ قرائت کرنے میں مجھے الجھن کیوں ہوتی ہے؟ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو انھوں نے جہری نمازوں میں قرائت کرنا ترک کر دیا۔

۱۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ  
كَثْمَةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا  
فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ مَنِ  
أَحَدٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ  
إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا مَعَ الْقُرْآنِ فَأَنْتَ هِيَ النَّاسُ  
عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيمَا جَهْرًا مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ -

**ف** نمازوں کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں (۱) جہری یعنی جن نمازوں میں امام بلند آواز سے قرائت کرتا ہے وہ مغرب عشاء اور فجر کی نماز ہے ان تین نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قرائت کرنا واجب ہے (۲) سہری یعنی وہ نمازیں جن میں امام بلند آواز سے قرائت نہیں کرتا بلکہ سہری قرائت کرتا ہے وہ نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ہیں۔ نمازِ سہری ہو یا جہری ہو مقتدی امام کے پیچھے قرائت نہیں کرے گا یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اس مسئلہ کے اثبات میں قرآن و حدیث میں دلائل موجود ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے (جباری ہے)

فِيمَا جُهِرَ فِيهِ وَلَا فِيمَا لَمْ يُجْهَرَ  
بِذَلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْأَشَارِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

تیچھے کوئی قرأت نہیں ہے خواہ وہ نماز جہری (جس  
نماز میں بلند آواز سے امام قرأت کرتا ہے) ہو یا سری  
(وہ نماز جس میں امام پست آواز سے قرأت کرتا ہے)  
ہو اس سلسلے میں بہت سے آثار آئے ہیں اور یہی امام عظیم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے  
تیچھے نماز ادا کرے اس کے لیے امام کی قرأت  
کافی ہوگی۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے  
تیچھے قرأت کرنے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو انھوں  
نے جواب میں کہا: تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام  
کے تیچھے نماز پڑھے، بلاشبہ امام کی قرأت اس کی  
قرأت ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام  
کے تیچھے نماز ادا کرتا ہے پس بے شک امام کی قرأت  
اس کی قرأت ہے۔

✽ ✽ ✽

✽ ✽

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت سالم بن عبد اللہ نے کہا: حضرت عبد اللہ

۱۱۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
ابْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ  
الْإِمَامِ كَفَّتُهُ قِرَاءَتُهُ -

۱۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ تَكْفِيكَ  
قِرَاءَتَهُ الْإِمَامِ -

۱۱۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَاشِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ  
ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَ

۱۱۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَلْ بَنُ  
الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَ الْإِمَامُ قِرَاءَةً

۱۱۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الْعَدَنِيُّ  
حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَبُو



لَمْ يَقْرَأَ فِيهَا بِنَا بَعْدَ الْبَتَارِ فَهِيَ خَدَا جُرْهُ  
 خَدَا جُرْهُ هُوَ خَدَا جُرْ غَيْرَتَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا  
 أَبَاهُ يَرَّةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَأَى الْإِمَامَ  
 قَالَ فَقَمَرٌ ذَرَعِي وَقَالَ يَا فَارِسِي رَقَرَأُ  
 بِهَا فِي نَفْسِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 قَسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ  
 فَتِصْفَاهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا  
 سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمْرًا أَيْقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 يَقُولُ اللَّهُ حَمْدِي فِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللَّهُ أَشْنَى عَلَيَّ  
 عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لَكَ يَا مَالِكُ يَقُولُ  
 اللَّهُ مَجْدِي فِي عَبْدِي بِتَوَرُّ الْعَبْدِ إِلَيْكَ  
 تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ فَهَذِهِ أَدِيَّةُ بَيْنِي  
 وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ  
 الْعَبْدُ أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ  
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ  
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهُوَ لَا لِعَبْدِي  
 وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ ابو ہریرہ  
 نے میرا بازو مقہام کر کہا: اے فارسی! تم سورۃ فاتحہ  
 اپنے دل میں پڑھ لیا کہ وہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا: نماز (میں سورۃ فاتحہ) کے دو حصے کیے گئے ہیں ایک  
 حصہ میرا ہے اور دوسرا میرے بندے کا۔ اور میرے  
 بندے کے لیے وہ چیز ہے جو اس نے مانگی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (سورۃ فاتحہ) پڑھو،  
 جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تمام تعریفیں  
 اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) کہتا  
 ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری  
 تعریف کی جب بندہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہتا ہے تو  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان  
 کی، جب بندہ مَا لَكَ يَا مَالِكُ کہتا ہے تو اللہ  
 تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان  
 کی، جب بندہ وَإِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ  
 کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے بندے  
 اور میرے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ چیز  
 ہے جو اس نے طلب کی اور جب بندہ کہتا ہے أَهْدِنَا  
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ط اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے) یہ تمام آیات میرے بندے کے لیے ہیں اور  
 وہ چیز بھی میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے  
 طلب کی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام کے

وَسَيَكْفِيكَ الْإِمَامُ۔

۱۲۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَأَنْ أَعْمَى عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

۱۲۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَاطِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ أُتِيَهُ۔

۱۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَاطِيلُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَاسِثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ ابْنِ الْهَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَعَمَرَهُ الَّذِي يَلِيهِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ لِمَنْ عَمُرْتَنِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنْ قَرَأَ تَكَلَّمَ لَهُ قِرَاءَةً۔

۱۲۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو دُوْدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِيُّ بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَذِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فَيْءِ جَمْرَةٍ۔

۱۲۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو دُوْدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

امام کی قراءت ہی تمھارے لیے کافی ہوگی۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت کرنے سے مجھے یہ چیز زیادہ پسند ہے کہ آگ کی انگاری چالوں۔

حضرت منصور کا بیان ہے کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے سب سے قبل امام کے پیچھے قراءت کی وہ متہم کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت کی، اس کے ساتھ والے مقتدی نے اسے چوک ماری جب اس نے نماز مکمل کر لی تو دریافت کیا کہ تو نے مجھے چوک کیوں ماری؟ اس نے جواب دیا، تمھارے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تمھارا قراءت کرنا پسند سمجھا، گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لی تو آپ نے فرمایا: پس جس کا امام ہو، امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہوتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے کا بیان ہے میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس کے منہ میں آگ کی انگاری ہو۔

حضرت محمد بن عجلان کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش امام کے پیچھے قراءت کرنے والے

عَمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلَفَ الْإِمَامَ قَالَ فَسَأَلْتُ  
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنْ تَرَكَتَ فَقَدْ تَرَكَهُ نَاسٌ  
يُضَدُّ بِهَمْ وَرَأَتْ قَرَأَتْ فَقَدْ  
قَرَأَتْ نَاسٌ يُقْتَدَى بِهَمْ وَكَانَ  
الْقَاسِمُ مِنْ لَا يَقْرَأُ۔

بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے  
تھے۔ حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد  
اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا اگر تو ترک کرے  
تو ایسے لوگ موجود ہیں (صحابہ کرام) جنھوں نے اسے  
چھوڑا اور ان کی اتباع کی جاتی ہے اور اگر تو قرات  
کرتے تو ایسے لوگ (صحابہ کرام) بھی موجود ہیں جنھوں نے  
قرأت کی اور ان کی اتباع کی جاتی ہے اور حضرت  
قاسم بن محمد کا تعلق ایسے لوگوں سے تھا جو امام کے  
پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ  
سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ  
خَلَفَ الْإِمَامَ قَالَ أَنْصِتْ فَإِنَّ فِي  
الصَّلَاةِ شُغْلًا سَيَكْفِيكَ ذَلِكَ  
الْإِمَامُ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرات خلف الامام  
(امام کے پیچھے قرات کرنے) کے بارے میں سوال کیا گیا  
تو انھوں نے جواب دیا تم خاموشی اختیار کرو۔ اس  
لیے نماز میں کیسوئی ہوتی ہے تمہیں امام کی قرات  
کافی ہوگی۔

۱۲۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ  
صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ  
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَبِيصٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ  
لَا يَقْرَأُ خَلَفَ الْإِمَامَ فَيَمَّا يُجْهَرُ فِيهِ وَيَمَّا يَخْفَا  
فِيهِ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَلَا فِي الْآخِرَيْنِ وَإِذَا صَلَّى  
وَحْدَهُ قَدَا فِي الْأَوَّلَيْنِ بِمَا تَحَرَّ الْكِتَابُ وَسُورَةٌ  
وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْآخِرَيْنِ شَيْئًا۔

حضرت علقمہ بن قیس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے  
تھے نہ جہری نمازوں میں نہ سہری نمازوں میں، نہ پہلی  
دور کعتوں میں نہ آخری دور کعتوں میں۔ اور جب وہ  
ایکے نماز پڑھتے تو پہلی دور کعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری  
کوئی سورت پڑھتے اور آخری دور کعتوں میں بالکل کوئی  
چیز نہ پڑھتے۔

۱۲۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الشَّوَرِظِيُّ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ أَنْصِتْ لِلْقِدَاءِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم قرات کے سلسلے میں  
خاموشی اختیار کرو اس لیے نماز میں کیسوئی ہونی چاہیے



رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

مقتدی اپنی فوت شدہ نماز کے پہلے حصے کو ادا کرتا ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرنے کیلئے آتے تو جب لوگوں کو دیکھتے کہ انہوں نے اپنے رکوع سے سر اٹھالیا ہے تو ان کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جاتے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اسی روایت سے ہم نے دلیل پکڑ لی ہے کہ مقتدی لوگوں کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے اور اسے رکعت شمار نہ کرتے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کو پاتے کہ وہ کچھ نماز پڑھ چکا ہے تو ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے اگر امام قیام کی حالت میں ہوتا تو اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور اگر وہ قعدہ کی کیفیت میں ہوتا تو اس کے ساتھ بیٹھ جاتے حتیٰ کہ امام اپنی نماز مکمل کر لیتا آپ نماز کے کسی رکن میں امام کی مخالفت نہ کرتے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ کا قول ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس شخص نے رکوع پالیا بے شک اس نے نماز پالی ۔

❖ ❖

۱۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ رَفَعُوا مِنْ رُكْعَتِهِمْ سَجَدَ مَعَهُمْ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَنَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَعْتَدُ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

۱۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى بَعْضَ الصَّلَاةِ صَلَّى مَعَهُ مَا أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ كَانَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا قَعَدَ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ لَا يُخَالِفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ ۔

قَالَ كَيْتَ فِي قِمَالِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجْرًا۔

۱۲۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو دُوَيْبٍ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ وَبْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ۔

کے منہ میں پتھر ہوتا۔

حضرت موسیٰ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے دادا جان حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں (زید بن حارث) نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، اس کی نماز نہیں ہے۔

## ۳۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يُسَبِّقُ بَعْضَ الصَّلَاةِ

### مُسَبِّقُ شَخْصِ كِي نَسَا ز كَا بِيَان

۱۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعَلِّقُ فِيهَا بِالنِّقَاطِ فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدَّأَ لِنَفْسِهِ فِيهَا يُقْضَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جب امام کیساتھ کچھ ایسی نماز فوت ہو جاتی جس میں بلند آواز سے تراویح کی جاتی ہے تو جب امام سلام پھیر لیتا تو عبداللہ بن عمر کھڑے ہوتے، فوت شدہ نماز خود قرأت کے ساتھ ادا کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ يَقْضَى أَوَّلَ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس لیے اس صورت میں

ف مقتدی مسبق جتنی نماز جماعت سے پائے پڑھ لے اور باقی ماندہ نماز کھڑے ہو کر مکمل کر لے۔ اگر مسبق رکوع میں شامل ہو تو جس رکعت کا رکوع ہو گا اسے اس نے پالیا۔ اگر وہ سجدہ میں شامل ہو تو اس کی رکعت شمار نہیں ہوگی البتہ مقتدی کھڑے ہو کر جو نماز پڑھے گا اس کی ابتداء شاء یعنی سبحانک اللہم.... سے کریگا۔ رکوع میں نسبت سے رکعت شمار ہو جائے گی اس پر یہ حدیث دلیل ہے مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ یعنی جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔

بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ سُورَةِ -

پڑھا کرتے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ إِنْ تَقَرَّرَ فِي الْغَرِيبَةِ

فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ  
وَسُورَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ وَإِنْ لَمْ تُقَدْ فِيهِمَا أَجْزَالُ  
وَلَا أَنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا أَجْزَالُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم فرضوں  
کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی اور  
سورت اور آخری رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھو، یہ  
سنت ہے آخری رکعتوں میں اگر بالکل قرأت نہ کی تو  
تھارے لیے جائز ہے اور اگر صرف ان میں سبحان اللہ  
سبحان اللہ پڑھا تو بھی جائز ہے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے فرائض کی پہلی دو رکعت میں منفرد اور امام کے لیے سورہ فاتحہ کیا ہوگی؟  
آیت یاتین چھوٹی آیات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ سورہ فاتحہ کے وجوب پر یہ حدیث دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“ یعنی سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی اور ایک بڑی  
آیت یاتین چھوٹی آیات کے وجوب ہونے پر قرآن کی یہ نص ہے کہ قَا قُرْءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی جہاں سے تم  
کو قرآن آسان معلوم ہو اسے پڑھ لیا کرو۔ مذکورہ نمازوں کی آخری رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور  
کوئی سورت بالکل نہیں پڑھی جائے گی، آخری رکعات میں سورت فاتحہ کا پڑھنا مسنون ہے واجب نہیں ہے  
یہ حکم منفرد اور امام کے لیے ہے ورنہ مقتدی تو امام کے پیچھے ثناء کے علاوہ بالکل قرأت نہیں کرے گا کیونکہ حدیث  
صحیح میں امام کی قرأت کو مقتدیوں کی قرأت قرار دیا گیا ہے۔

فجر کی دونوں رکعتوں میں منفرد اور امام لازماً سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملائے گا۔ یہ  
توفرائض کے سلسلے میں گفتگو تھی۔ سنن اور نوافل کی تمام رکعات میں سورت فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت  
کا ملنا بھی لازمی ہے۔

منفرد ایک رکعت میں فاتحہ کے علاوہ جتنی چاہے سورتیں پڑھ سکتا ہے لیکن امام کو مقتدیوں کی حالت مد نظر  
رکھ کر قرأت کرنی چاہیے اور اسے طویل قرأت سے اجتناب کرنا چاہیے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : اس  
روایت سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے ۔

۱۳۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَاتَتْكَ  
الرُّكْعَةُ قَاتَتْكَ السُّجْدَةُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے : جب  
مختار رکوع فوت ہو جائے تو مختار سجدہ فوت ہو  
جائے گا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ سَجَدَ السُّجْدَ تَبَيَّنَ  
مَعَ الْإِمَامِ لَا يُعْتَدُ بِهِمَا فَإِذَا اسْلَمَ الْإِمَامُ  
قَضَى رُكْعَةً تَامَةً بِسَجْدَتَيْهَا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : جس نے  
امام کے ساتھ دو سجدے کیے انھیں رکعت شمار نہ کیا  
جائے جب امام سلام پھیرے تو وہ اپنے دونوں سجدوں  
والی رکعت مکمل کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے ۔

## ۳۲- بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّورَةَ الْوَاحِدَةَ مِنَ الْفَرِيضَةِ

### فرضوں کی ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھنے کا بیان

۱۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا  
مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ  
وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أَحْيَانًا  
يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ فِي  
صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ  
الْوَحِيدَتَيْنِ وَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ  
الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب ظہر اور عصر کی نماز  
اکیلے پڑھتے تو چاروں رکعت میں قنات کرتے،  
ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن کی دوسری کوئی  
سورت پڑھتے، اور بعض اوقات فرضوں کی  
ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھا کرتے،  
اور مغرب کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں بھی  
ایسے ہی سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ قَامَتُوْا فَاَتَتْهُ مَنْ وَاَفَقَ تَامِيْنُهُ  
تَامِيْنِ الْمَلَاِيْكَةِ غَيْرَ اَنَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَتْ  
فَقَالَ اِنَّ شَهَابٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمِيْنٌ -

فرشتوں کے آمین کے ساتھ مل گیا اس کے سابقہ تمام  
گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں  
کہ ابنِ شہاب نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
آمین فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ اَنَا خُذْ يَنْبَغِي  
اِذَا قَدَرَ الْاِمَامُ مِنْ اَمْرِ الْكِتَابِ اَنْ يُّوَقِّنَ الْاِمَامُ  
وَيُوَقِّنَ مَنْ خَلْفَهُ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِذَلِكَ  
خَامًا اَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ يُوَقِّنُ مَنْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل پکڑتے ہیں بہتر یہ ہے کہ جب امام سورۃ  
فاتحہ مکمل کرے تو امام اور مقتدی آمین کہیں اور آمین  
کہتے وقت آواز بلند نہ کی جائے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ

ف سورۃ فاتحہ کے اختتام پر منفرد، امام اور مقتدی آمین کہتے ہیں اسی وقت اللہ کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں  
جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق و مطابق ہو جاتی ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں چونکہ فرشتوں  
کی آمین کو ہم نہیں سنتے گو یا وہ پشت آواز سے کہتے ہیں لہذا ان کے ساتھ مطابقت کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ  
منفرد، امام اور مقتدی بھی پشت آواز سے آمین کہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔  
دوسری بات یہ ہے کہ نمازی جب آمین کہتا ہے تو آسمان اور زمین کے فرشتے سن کر آمین کہتے ہیں۔ زمین والے  
فرشتے خواہ مشرق و مغرب میں رہنے والے ہوں یا جنوب و شمال میں قیام پذیر ہوں سب سنتے ہیں ایسے زمین و آسمان  
کے مابین بعد دور ہونے کے باوجود آسمان والے فرشتے بھی سنتے ہیں۔ گو یا فرشتوں کو من جانب اللہ آمین کی سماعت  
کی قوت حاصل ہے تو بلاشبہ سید المرسلین کو بطریق اولیٰ فرشتوں سے زیادہ قوت سماعت حاصل ہے اس لیے بلا خوف  
تردید کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے احوال و اعمال سے واقف ہیں اور جو خوش بخت لوگ  
آپ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔  
آقا و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے سنتے ہیں۔

آمین پشت کہنے کے سلسلے میں حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا عمل بھی دلیل ہے کہ یہ  
دونوں بزرگ تسمیہ، تَعُوْذ اور آمین پشت آواز سے کہا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں علقمہ بن وائل اپنے باپ کے حوالے سے  
بیان کرتے ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ غَيْرَ الْمُغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ  
قَالَ اَمِيْنٌ وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ بَنِي ثَكْرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سُوْرَةِ فَاتِحَةٍ يُّرْتَلُ (غیر المغضوب  
علیہم ولا الضالین پر پہنچتے تو آپ پشت آواز سے فرماتے آمین (حاشیہ موطا امام محمد۔ قدیمی کتب خانہ۔ کراچی)

## ۳۷۔ بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ ذَلِكَ

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے اور اس کے استحباب کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَبُو سَهْلٍ  
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَإِنَّهُ  
كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ  
دَارِ أَبِي جَهْمٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي  
الصَّلَاةِ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ حَسَنٌ  
مَا لَمْ يَجْهَرِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ -

حضرت ابوسہیل رضی اللہ عنہ اپنے والد (مالک بن عامر) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز میں بلند آواز سے قراءت کیا کرتے تھے اور وہ (مالک بن عامر) ابو جہم کے گھر کے پاس ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قیامت سن لیا کرتے تھے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جہری نماز (جس نماز میں امام بلند آواز سے قراءت کرتا ہے) میں بلند آواز سے قراءت کرنا بہتر و افضل ہے لیکن کوئی شخص بشکلف اپنی آواز بلند نہ کرے۔

## ۳۸۔ بَابُ أَمِينٍ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آمین کہنے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے جس کا آمین کہنا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

ف جہری نمازوں یعنی مغرب، عشاء اور فجر میں منفرد کو اختیار حاصل ہے کہ اگر چاہے تو بلند آواز سے قراءت کہے اگر چاہے تو پست آواز سے، لیکن سری یعنی ظہر اور عصر کی نمازوں میں پست قراءت کرنا واجب اور ضروری ہے۔



وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا شَأَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِى كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا  
أَمْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ  
وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتْ الرُّكْعَةُ  
الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ  
وَلَوْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالْسَّجْدَتَانِ تَرْغِيحٌ  
لِلشَّيْطَانِ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

پھر سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے ف

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے  
کسی شخص کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے یاد نہ ہے  
کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے کھڑا  
ہو جانا چاہیے ایک رکعت اور پڑھ لے۔ سلام سے  
قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے اگر یہ رکعت جو پڑھی یا پڑی  
ہوگی تو دو سجدوں کے ساتھ مل کر شفع بن جائے گا اور اگر  
یہ چوتھی ہوگی تو شیطان کے لیے ذلت و خواری کا باعث ہوگی  
حضرت ابن یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف فرض میں تاخیر ہو جائے یا واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے مثلاً دعائے قنوت یا سورت فاتحہ  
یا پہلا فقرہ چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو آخری فقرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف  
سلام پھیرنے کے بعد کیا جاتا ہے یہ تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے  
نزدیک سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کیا جائے گا سجدہ سہو کے بعد دوبارہ مکمل تشہد سجدہ درود اور ادعیہ پڑھا جائے گا  
اگر امام بھول جائے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اگر مقتدی بھول جائے تو نہ امام پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے  
اور نہ مقتدی پر۔ چوتھی رکعت کے بعد اگر نمازی بھول کر یا پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو گیا اگر سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ جائے  
تو واپس قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہو جائے گی اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی فرض نماز نوافل میں تبدیل ہو جائے گی اگر چوتھی رکعت کے بعد فقرہ بیٹھنے کے بعد  
پانچویں رکعت کی طرف نمازی کھڑا ہوا تو اگر سجدہ کرنے سے قبل یاد آ جائے تو واپس آ جائے اور سجدہ سہو کر نیسے نماز مکمل ہو جائیگی  
اور اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو پھر چھٹی رکعت بھی ساتھ ملا لے چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گے  
علمہ فرض میں تاخیر کرنے یا واجب چھوڑنے کی صورت میں نماز کا اعادہ ضروری ہے (کتب عامہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو کے متعلق کئی توجیہات بیان کی جاسکتی ہیں پہلی تو یہ کہ آپ بھولے نہیں  
بلکہ بھلائے گئے ہیں اور دوسری یہ کہ بشری تقاضا کے تحت آپ سے سہو واقع ہوئی تاکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ  
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا منظر امت کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

حَلَفَ الْإِمَامُ وَلَا يُؤْمِنُ إِلَّا مَامُ  
 رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ نَفَرَا يَا : صَرْفِ مُقَدِّمِ آمِينَ كَيْفَ إِمَامُ  
 آمِينَ نَفَرَا كَيْفَ .

## ۳۹۔ بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں بھول جانے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ، کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں سے  
 کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان  
 آجاتا ہے اور اسے بھلاتا ہے حتیٰ کہ مفتدی کو یاد نہیں  
 رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے پس جب تم میں سے  
 کسی شخص کو یہ صورتحال پیش آجائے تو وہ بیٹھ کر دو  
 سجدے کرے ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي  
 سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
 أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ  
 فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا  
 وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ  
 وَهُوَ جَالِسٌ .

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا حضرت  
 ذوالبیدین رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ  
 کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں ؟ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ان امور میں سے کچھ بھی نہیں ہے ۔  
 ذوالبیدین نے دوبارہ عرض کیا : ان دونوں امور میں سے  
 کوئی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف  
 متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالبیدین سچ کہتے ہیں ؟ لوگوں  
 نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ! تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے باقی ماندہ اپنی نماز مکمل کی ۔ آپ نے سلام پھیر

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
 الْحَصَنِ عَنْ أَبِي سُبْيَانَ مَوْلَى أَبِي إِسْحَقَ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَاكِعَتَيْنِ  
 فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ كُلُّ ذَلِكَ  
 لَمْ يَكُنْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَانَ  
 بَعْضُ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ  
 فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

أَتَلَتْ صَوِيَّ أَمَّا زَيْدٌ فَإِنَّ كَذِبَ ذِيكَ وَكَانَ  
مَا بَقِيَ كَلِمَةً وَاسْتَقْبَلَ صَدْرَتَهُ وَكَانَ  
يَتَنَاقَشُ بِذِيكَ بِشَيْءٍ مَقْصُودٍ عَلَى الْكُثْرَةِ  
وَأَيُّهُ وَكَانَ يَمُضِي عَلَى يَمِينٍ فَإِنَّ  
إِنْ قَعَرَ ذِيكَ وَكَانَ يَنْبُذُ فِيهِمَا يَدِي  
مِنَ الشَّهْوَةِ لِيَذِي يَدَهُ خُرُوعُهُ شَبَّهَ  
وَفِي ذِيكَ كَثِيرٌ كَثِيرٌ

تخت کو سب سے زیادہ تنگ کر دیا۔ اور سے  
معلوم نہ ہو کہ اس سے تین رخت پر ہی جو رہا کر  
نکد سے ہیں جو کہ اس کو توڑ کر کر کے کر کے  
سے نازد کر کے در سے تر کرت سے رہا  
موت تو دینے کو ت غائب پر اس کر کے در کر کے  
کس جانب کا یقین نہ تھا جو تو کس پر اس پر ہوگا  
سے بخت و اس میں اس کو ہو کہ یقین سے اس پر  
تنگ کر کے اس کے در میں سے میں بہت  
سے تار کو ہر ہیں۔

۱۴۲- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّ النَّسَّ بْنَ مَرْيَمَ صَوِيَّ بِهِمْ فِي سَفَرٍ كَانَ  
مَعَهُ فِيهِ قَصِي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَنَّى  
لِلْقَبْرِ مَرَّكَتَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَجَعَهُ ثُمَّ  
كَتَفَ قَصِي صَلَاتَهُ سَجْدَتَيْنِ فَإِنَّ  
لَا أَدْرِي أَقْبَلَ الشَّلِيمَ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت نس بن مریہ نے وہاں کو ایک سفر میں  
پڑھاں میں بھی لوگوں میں ت میں تھا انھوں نے وہاں کو  
دو رخت پڑھاں میں پھر قیام کے لیے کھڑے ہو گئے منہ  
میں سے اس سے کہن نہ کہ تو حضرت نس داپس  
گئے پھر جب انھوں نے اپنی نماز مکمل کر دی تو دو سجدے کیے  
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے  
معلوم نہیں رہا کہ حضرت نس نے سلام پھیرنے سے قبل  
دو سجدے کیے تھے یا بعد میں۔

۴- يَابُ الْعَبَثِ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ تَسْوِيَةٍ

نماز میں کنکریاں ہٹانے انھیں برابر کرنے اور اس کے مکروہ ہونیکا بیان

۱۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِي  
قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ



عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ ابْنِ بَحْيَةَ أَنَّهُ  
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى  
صَلَوَتَهُ وَتَخَذْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ  
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ  
ثُمَّ سَلَّمَ.

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَفِيفُ ابْنُ  
عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ السَّهْمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
الْعَاصِ وَكَعْبًا عَنِ الَّذِي يَشْكُكُمْ مَلَى  
ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا قَالَ فِكَلَاهُمَا قَالَا فَلْيَقُمْ  
وَلْيُصَلِّ رُكْعَةً أُخْرَى قَارِئًا ثُمَّ يَسْجُدُ  
سَجْدَتَيْنِ إِذَا صَلَّى.

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النَّسِيَانِ  
قَالَ يَتَوَخَّى أَحَدُكُمْ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ  
نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا إِذَا سَاءَ  
لِلْقِيَامِ وَتَغَيَّرَتْ حَالُهُ عَنِ الْقُعُودِ وَجَبَتْ  
عَلَيْهِ لِذَلِكَ سَجْدَةٌ تَا السُّهُرِ وَكُلُّ سُهُوٍ  
وَجَبَتْ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادٍ أَوْ تَقْصَانِ  
فَسَجْدَةٌ تَا السُّهُرِ فِيهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ أَدْخَلَ  
عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ الشَّكَّ فِي صَلَوَتِهِ فَلَمْ يَدْرَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز  
پڑھائی پھر آپ بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی  
کھڑے ہو گئے جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ہم  
آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر  
کہہ کر دو سجدے کیے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سلام پھیرا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت  
کعب احبار رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے  
سوال کیا جسے شک پڑا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا  
چار؟ ان دونوں نے جواب دیا: وہ کھڑا ہو کر ایک  
رکعت اور پڑھ لے۔ جب نماز مکمل کر لے تو دو سجدے  
کرے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نماز میں بھول  
جانے کے بارے سوال کیا جاتا تو وہ جواب میں کہہ  
کرتے کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز بھول جانے  
کا گمان ہو جائے تو وہ تھری (غور و فکر) کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی قیام کے لیے کھڑا  
جائے اور اس کے قعدہ کی حالت تبدیل ہو جائے تو اس  
وجہ سے اس پر دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں جو بھی  
بھول ہو خواہ نماز میں کمی کی ہو یا زیادتی کی ہو تو سلام  
پھیرنے کے بعد دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں۔

ایک بار کنکریوں کو (عمل قلیل سے) برابر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کنکریوں کا برابر نہ کرنا افضل ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بِأَسْ بِتَسْوِيَّتِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَتَرَكُهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۴۱۔ بَابُ التَّشْهَدِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں تشہد کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشہد پڑھتے وقت یہ کلمات پڑھتیں التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ السَّالِكَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ تمام جہانی، مالی اور لسانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے غیب کی جنوں نے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی نازل ہوں

۱۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَشَهَّدُ فَتَقُولُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ السَّالِكَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

سَوَى الْحَصَى تَسْوِيَةً خَفِيفَةً وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ  
كُنْتُ يَوْمَ مَا أَصَلَّى وَابْنُ عُمَرَ وَمَا أَيْ قَالَتْ  
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي فَخَايَ فَغَمَزَنِي .

کرنے کا قصد کرے تو عمل قلیل سے کنکریاں برابر کر  
لیتے اور حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا : میں ایک  
دن نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر میرے  
پیچھے تھے میں نے ان کی طرف منہ کر کے دیکھا تو  
انہوں نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھ دیا اور مجھے  
چوک لگائی ۔ ف

۱۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمَةَ  
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ  
فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَاَنِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَسَ فِي  
الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنِي عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنِي وَ  
قَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا دَأْشًا رِيًّا صَبِيحًا لَتِي  
تَلِي الْأَيْدِيَّاهُمَا وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى  
فَخِذِهِ الْيُسْرَى .

حضرت علی بن عبدالرحمن المعادی رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ نماز کی حالت میں کنکریوں سے کھیتے ہوئے  
مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا جب  
میں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے (اس سے)  
منع کیا اور فرمایا : تم ایسا کر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کیا کرتے تھے ۔ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے ؟ انہوں نے کہا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو  
اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی  
کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور  
اپنی بائیں پھیلی اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِضِيعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ - فَأَمَّا تَسْوِيَةُ الْحَصَى فَلَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے ہم دلیل اخذ کرتے  
ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

ف مکروہات نماز میں سے بلا ضرورت نمازی کا سجدہ گاہ سے کنکریاں دُور کرنا ہے البتہ ضرورت کے تحت ایک یا  
کنکریاں دور کی جاسکتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایک بار کنکریاں دور کرنے  
کی اجازت دی تھی لیکن ان کا ترک کرنا افضل ہے اور دوبار مکروہ ہے تین یا زائد بار صاف کرنا عمل کثیر کے زمرہ  
میں آتا ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔



الْقَدَرَاتُ بِسْمِ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

۱۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَتَشَهَّدُ قِيْقُولُ بِسْمِ  
اللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلَّهِ وَ  
الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ هَذَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ  
الْأُولَيَيْنِ وَيَدْعُو بِمَا بَدَأَ بِهِ إِذَا  
قَضَى تَشَهُدَهُ فَإِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ  
يَتَشَهَّدُ كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ يَقْدِمُ التَّشَهُدَ  
ثُمَّ يَدْعُو بِمَا بَدَأَ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ  
يُسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى  
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
عَنْ يَمِينٍ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ  
سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ يَسَارِهِ رَدَّ عَلَيْهِ -

دینے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور  
برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں  
پر سلامتی ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا  
ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے  
اور اس کے رسول ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تشہد کے وقت یہ الفاظ پڑھتے  
اللہ کے نام سے شروع۔ تمام حسامی، مالی اور لسانی عبادتیں  
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے غیب کی خبریں دینے والے  
نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں  
نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو  
میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی  
معبود نہیں ہے اور میں نے اس بات کی بھی گواہی دی کہ  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ کلمات  
پہلی دو رکعت کے بعد پڑھا کرتے جب تشہد مکمل کر لیتے  
تو جو چاہتے دعا پڑھتے جب نماز کے آخر میں قنوت کرتے  
تو اسی طرح تشہد پڑھتے ہاں تشہد پہلے پڑھ لیتے اور بعد  
میں جو چاہتے دعا پڑھتے۔ جب آپ سلام پھیرنے کا قصد  
کرتے تو کہتے اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ  
پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل  
ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی اللہ  
تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ پھر آپ دائیں  
طرف سلام پھیرتے (السَّلَامُ عَلَیْکُمْ) پھر بائیں طرف سلام کا  
جواب دیتے اور پھر اگر کوئی بائیں طرف شخص ہوتا تو سلام

## تم پر سلامتی ہو

۱۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ النَّازِرِ أَنَّ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى  
الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ وَيَقُولُ قَوْلَا  
التَّحِيَّاتِ بِلَهَ الذَّاكِرَاتِ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتِ

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو  
برسر منبر تشہد کی تعلیم دیتے ہوئے یوں سنا: حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو تمام جسمانی، مالی  
اور لسانی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے غیب کی خبریں

**ف** امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلا فقرہ واجب اور اس میں تشہد پڑھنا مسنون ہے اور دوسرا فقرہ  
فرض ہے اور اس میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ تشہد کے بارے مختلف روایات ہیں اور ہر روایت کے الفاظ مختلف ہیں  
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل پیرا ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت  
کئی لحاظ سے افضل و ارجح ہے۔

(۱) اس میں لفظ الصلوات اور الطیبات سے قبل ”واو“ ہے جو واؤ قسم کی طرح تاکید و تحقیق پر دلالت کرتی ہے  
(۲) اس کی تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑ کر بیان کی اور اس کی تعلیم دی۔  
(۳) اس روایت میں لفظ ”السلام“ پر الف لام استغراق کا موجود ہے جبکہ ابن عباس کی روایت میں الف لام لفظ سلام پر ہے  
تشہد میں ”السلام علیک ایہا النبی“ کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب اور  
نداء کے الفاظ سے پکارنا درست ہے دوسرے الفاظ میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کی عبارت بھی اسی طرح کی ہے  
جس سے اس کے جواز پر زبردست دلیل ماخوذ ہوتی ہے اگر کلمات نداء کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا منع ہوتا تو نماز  
میں بھی منع ہوتا کیونکہ قانون اپنی تمام جزئیات پر حادی ہوتا ہے یعنی جو چیز ایک جگہ پر جائز ہو وہ دوسرے مقام پر بھی  
جائز ہوتی ہے اور جو چیز ایک جگہ میں ناجائز ہو دوسری جگہ میں بھی ناجائز ہوتی ہے۔

تشہد کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ  
وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى  
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ جب  
تم میں سے کوئی نماز میں قعدہ کرے تو یوں کہے التحیات لله والصلوات والطیبات الخ  
(ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۱۵، نور محمد کراچی)

## ۲۲۔ بَابُ السُّنَّةِ فِي السَّجْدَةِ

### سنون طریقے پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى  
الَّذِي يَضَعُ جَبْهَتَهُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ  
فِي بَرْدٍ شَدِيدٍ وَإِنَّهُ لِيُخْرِجُ كَفَّيْهِ  
مِنْ بُرْنِسِهِ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى  
الْحَصَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے جس پیر پر  
آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھتے تو اسی پر اپنی پیشانی  
رکھتے۔ حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ شدید سردی کے  
موسم میں ہمیں نے ان کو دیکھا اپنے دونوں ہاتھ اپنے  
بجٹے سے نکال کر کنکریوں پر رکھا کرتے تھے۔

۱۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ  
بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ إِذَا مَافَى  
جَبْهَتَهُ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ فَإِنَّ الْيَدَيْنِ  
تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی  
پیشانی زمین پر رکھے اسے چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ بھی  
زمین پر رکھے جب وہ اپنی پیشانی اٹھائے تو اسے چاہیے  
کہ اپنے ہاتھ بھی زمین سے اٹھائے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی  
چہرے کی طرح سجدہ کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذْ يَتْبَغِي لِلرَّجُلِ  
إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں نمازی شخص کو چاہیے

ف احناف کے نزدیک سجدہ سنون کی کیفیت یہ ہے کہ دونوں پاؤں، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور پیشانی  
کو زمین پر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھے ان اعضاء میں سے اگر کوئی عضو بلا غرض زمین سے اٹھا رہا ہو تو سجدہ نہیں ہوگا  
ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا چاہیے سجدے میں بازو پہلوؤں سے اور ران پیٹ سے دور ہونے چاہئیں  
اس کیفیت میں تین یا پانچ یا سات بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھے۔ البتہ عورت سجدہ کرے گی یعنی  
اپنے دائیں اور بازوؤں کو خوب ملا کر سجدہ کرے۔



کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس جس تشہد کا ذکر ہوا سب اچھی ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود کی تشہد جیسی نہیں۔ ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ یہی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی و ثابت ہے اور ہمارے اکثر فقہاء اسی پر عامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہا کرتے السلام علی اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم لوگ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے اور لیکن تم یہاں کہا کرو: تمام جہانی اور مہلی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی نازل ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد میں کسی حرف کے اضافہ کرنے یا اس سے کسی حرف کے کم کرنے کو مکروہ و ناپسند تصور کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ التَّشَهُدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَكِنَّ يَشْبَهُ تَشَهُدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَنَا تَشَهُدٌ كَلَامُهُ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَلُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبِيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ أَنْ يُزَادَ فِيهِ أَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ.

۱۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْعَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَبَاهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ  
قَالَ فَقَعَلْتُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّتْرِ فَتَهَايَ  
أَبِي فَقَالَ إِنَّمَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا سُنَّةُ  
الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَشِي  
رِجْلَكَ الْيُسْرَى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبُهُذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ  
أَنَسٍ يَأْخُذُ بِذَلِكَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ  
الْأُولَيَيْنِ وَآمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَإِنَّهُ  
كَانَ يَقُولُ يَقْضَى الرَّجُلُ بِأَلْيَتَيْنِ إِلَى  
الْأَرْضِ وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ إِلَى الْجَانِبِ  
الْأَيْمَنِ۔

۱۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ  
ابْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُفَيْرَةَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى عَقَبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ  
فِي الصَّلَاةِ قَدْ كَرِهَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُهُ  
مُنْذُ اشْتُكَيْتُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبُهُذَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي  
أَنْ يَجْلِسَ عَلَى عَقَبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ  
وَلَكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوسِهِ فِي صَلَاتِهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد صاحب کو  
نماز کی حالت میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں بھی  
ویسے بیٹھ گیا اور میں اس زمانہ میں بالکل کم سن تھا میرے  
باپ نے مجھے منع کیا اور فرمایا: یہ طریقہ نماز کی سنتوں  
میں سے نہیں ہے لیکن نماز کی سنت تو یہ ہے کہ تم  
اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو چپالو  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ دو رکعتوں  
والے قعدہ میں غل کرنے کے لیے اسی روایت سے دلیل  
اخذ کرتے ہیں اور لیکن چار رکعتوں کے بعد والے قعدہ کے  
بارے فرماتے ہیں کہ نمازی اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف  
نکالے گا اور اپنی سرین پر بیٹھے گا۔

حضرت مغیرہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں  
دونوں سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے ہوئے  
دیکھا تو میں نے ان سے اس بارے ذکر کیا تو انھوں نے  
فرمایا: جس وقت سے میں بیمار ہوا ہوں ایسا کرتا ہوں  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے نمازی کے لیے یہ مناسب  
نہیں ہے کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے اور

(بقیہ حاشیہ پہلے صفحہ نمبر ۱۱۴) احکام میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے البتہ عورت دونوں پاؤں ایک جانب  
نکال کر سرین پر بیٹھے گی۔

کہ جب وہ اپنی پیشانی سجدہ کے لیے رکھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھے اور اپنی انگلیوں کو جمع کر کے قبلہ کی طرف کرے اور انھیں کھولے نہ اور جب وہ اپنا سر اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اس کے ساتھ اٹھائے اور جس شخص کے لیے سردی نقصان دہ ہو اگر وہ اپنی چادر یا کپڑے کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھے تو اس میں کوئی ضرر نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

بِحَدِّ آءِ اُذُنَيْهِ وَيَجْمَعُ اصَابِعَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَفْتَحُهَا فَإِذَا رَفَعَهَا رَأْسَهُ رَفَعَهُمَا مَعَ ذَلِكَ فَأَمَّا مَنْ أَصَابَهُ بَرْدٌ يُؤْذِي وَيَجْعَلُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ أَوْ ثَوْبٍ فَلَا بَأْسَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ ۔

## ۴۳۔ بَابُ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں بیٹھنے کا بیان

حضرت عبد بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک پہلو میں بیٹھ کر ایک شخص نے نماز پڑھی جب وہ بیٹھا اس نے اپنے پاؤں پیٹ لیے اور چار زانو ہو کر بیٹھ گیا ۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص کے اس عمل کو ناپسند کیا ۔ اس شخص نے آپ سے عرض کیا آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں بیماری کا شکار ہوں ف

۱۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ صَلَّى إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ تَرْتِيَةً ثَلَاثِيَةً يَجْلِسُهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ كَمَا لِي أَشْتَكِي ۔

ف نمازی کے لیے دونوں سجدوں کے درمیان ، پہلے قعدہ اور آخری قعدہ میں بیٹھنے کی کیفیت یوں ہونی چاہیے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور اگر کوئی شخص بیمار ہو تو وہ دونوں پاؤں ایک جانب نکال کر سر پر بیٹھ سکتا ہے کیونکہ مجبوری کے باعث ( جاری ہے )



وَبَاءُ مَنْ وَعَظَهَا شَدِيدٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يَصَلُّونَ فِي سُبُحَتِهِمْ قَعُودًا فَقَالَ صَلَوَةُ الْقَاعِدِ عَلَى نِصْفِ صَلَوَةِ الْقَائِمِ.

۱۵۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنِ فَصَلَّى صَلَوَةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ إِلَّا مَا رُلِيَوتَ بِهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعًا فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا سَمَّيْنَا ذَلِكَ الْحَمْدَ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا أَجْمَعِينَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ صَلَوَةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا لِّلْمُطَوِّعِ مِثْلُ نِصْفِ صَلَوَةِ الْقَائِمِ قَائِمًا قَائِمًا مَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا صَلَّى إِلَّا مَا رَجُلًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ فَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهُ.

۱۵۸- قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّيْخِ السَّيْتِي عَنْ جَابِرِ

بیماری نے غلبہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور لوگ اس وقت بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے پھر آپ گھوڑے سے نیچے گر گئے جس سبب سے آپ کے دائیں پہلو کو کچھ خراش آگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی تو ہم نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے متعین کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب وہ کھڑا نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل پکڑتے ہیں بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں آدھا ثواب ملتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی کہ ”جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب کے سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔“ اس ارشاد کی ناسخ روایت بھی آئی ہے۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ

یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۴۴۔ بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

### بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

زوجہ رسول، اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل بیٹھ کر ادا کرتے کبھی نہیں دیکھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انتقال سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر ادا کی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر قنوت فرماتے حتیٰ کہ سورت لمبی سے لمبی معلوم ہوتی ف

۱۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ تَرْجُمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَبَعْدَ السُّورَةِ وَيُتْلِيهَا حَتَّى تَكُونَ أَهْلُ مَنْ أَهْلًا مِنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اسے کھڑا ہو کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔

۱۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سرزمین مدینہ طیبہ میں آئے تو ہم پر شدید ہلک

۱۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ نَأْتَا

ف نماز میں قیام فرض ہے بلا غدر بیٹھ کر نماز فرض ادا کرنا درست نہیں ہاں غدر کے سبب جائز ہے غدر کے باعث امام بیٹھ کر بھی نماز پڑھا سکتا ہے لیکن مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے حضرت انس بن مالک والی روایت مسلم شریف کی اس روایت کے ساتھ منسوخ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔

سابقہ گفتگو تو فرض کے بارے تھی اگر کوئی شخص نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے تو وہ ادا ہو جائیں گے لیکن نصف ثواب ملے گا یعنی نوافل کھڑے ہو کر پڑھنے سے مکمل ثواب ملتا ہے اور بیٹھ کر پڑھنے سے نصف ثواب ملتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بِئْتِ ابْنُ طَالِبٍ تَحَدَّثُ أَتَتْهَا ذَهَبَتْ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ  
فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَخَاطِبَةً ابْنَتَهُ تَسْتُرُكَ بِثَوْبٍ  
قَالَ فَسَلَّمْتُ وَذَلِكَ صُحْبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِي  
بِئْتِ ابْنُ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي عَقَدْتَا  
كَرْعًا مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى كُنَانِي رَكَعَاتٍ مُتَحِفًا  
فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ  
ابْنُ أُمِّی أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتَهُ فَلَنْ أَبْنِي  
هَبِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِي -

صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غسل کر رہے تھے اور آپ کی  
صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے  
پردہ کیے ہوئے تھیں۔ اُمّ ہانی کہتی ہیں کہ میں نے  
سلام کیا وہ چاشت کا وقت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا میں  
امّ ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اے اُمّ ہانی! خوش آمدید! جب آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے  
اور ایک کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی جب  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ  
عنہ ایسے شخص کو قتل کرنے کا قصد رکھتے جسے میں نے  
پناہ دے رکھی ہے یعنی ابن ہبیرہ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: اے امّ ہانی! جسے تم نے پناہ دی  
ہم نے بھی اسے پناہ دی۔

حضرت محمد بن زید تیمی اپنی والدہ کے حوالے سے  
بیان کرتے ہیں انھوں نے نزوحہ رسول حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز  
ادا کر سکتی ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے  
جواب دیا اوڑھنی اور کمرتا اتنا لبا ہو کہ عورت کے دونوں  
پاؤں کے اوپر کے حصے کو چھپا دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان تمام روایات  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی شخص ایک کپڑے  
کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز ادا کرے تو جائز ہے اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۶۳۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ أَخْبَرَ فِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ  
التَّمِيمِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَتَتْهَا سَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ نَزَّوَجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ  
قَالَتْ فِي النِّجْمَارِ وَالذَّارِعِ السَّابِعِ الَّذِي يُغَيِّبُ  
ظَهْرَ كَدَمَيْهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَاخِذٌ فَإِذَا  
صَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ قَاحِدٍ تَوَشَّعَ بِهِ تَوَشُّعًا  
جَانِبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -



ابن یزید الجعفی عن عامر الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتُومُّ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا فَآخَذَ النَّاسُ بِهَذَا۔  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی شخص ہرگز بیٹھ کر لوگوں کو نماز نہ پڑھائے۔ لوگوں نے عمل کرنے کے لیے اسی روایت سے دلیل پکڑی ہے۔

## ۴۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

### ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

- ۱۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي الدَّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا أَرَاةٌ۔  
 حضرت عبید اللہ خولانی کا بیان ہے زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک کرتا اورادرھنی میں نماز پڑھ لیا کرتی تھیں اور ان پر چادر نہیں ہوتی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔  
 ۱۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَأَلُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ أَوْ لَكُمْ ثَوْبَانِ۔  
 حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں آپ ۱۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي الدَّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا أَرَاةٌ۔  
 حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں آپ

ف نماز کی شرائط میں سے ایک ”ستر عورت“ ہے جب یہ شرط کسی بھی طریقہ سے پائی جائے تو نماز درست ہوگی۔ مرد کی عورت ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جبکہ خواتین کی عورت ٹانھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ہے۔  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، عمل، جہور صحابہ کرام کے قول اور ان کے عمل سے ثابت ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہے جبکہ ستر عورت کی شرط پائی جائے اگر ایک کپڑے سے ”ستر عورت“ نہ ہوتی ہو تو اگر دوسرے کپڑے پاس ہیں تو ان کا استعمال ضروری ہے اور اگر کوئی اور کپڑا موجود نہ ہو تو ضرورت کے تحت نماز جائز ہو جائے گی۔

۱۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهُنَّ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ -

۱۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ كَعْبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَأَرْمُقَنَّ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدَتْ عَتَمَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُوَيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّكَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَدْتَرَ -

۱۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ لَهُ صَلَوةٌ بِالْأَيْلِ يَغْلِبُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً -

۱۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ حَصِينٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ مِنْ حَرِّهِ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ مِنْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلَوةِ الظُّهْرِ كَانَتْ لَهُ بِفَتْهُ شَيْءٌ -

۱۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے اور ان کو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے -

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گمان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد دیکھوں تو میں نے دہلیز یا خیمہ کے ساتھ تکیہ لگا لیا۔ وہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے اور دو رکعت مختصر ادا کیں پھر دو لمبی رکعتیں ادا کیں پھر ان سے کم لمبی دو رکعت ادا کیں پھر پہلی سے بھی کم لمبی دو رکعت ادا کیں اور پھر ان کو وتر بنایا -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص جو رات کو نماز ادا کرتا ہے اور اس پر نیند نے غلبہ حاصل کر لیا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے نماز کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ قرار پائے گی -

حضرت عبد الرحمن الاعرج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا پڑھا جانے والا کوئی وظیفہ فوت ہو جائے اگر اس نے زوال کے وقت تک ظہر کی نماز سے قبل پڑھ لیا گویا اس کی کوئی چیز فوت نہیں ہوئی -

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: حضرت

## ۴۶۔ بَابُ صَلَوةِ اللَّيْلِ

### نمازِ تہجد کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ تہجد ادا کرنے کے بارے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح طلوع ہو جانے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ پڑھی ہوئی نماز طاق بن جائے

۱۶۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ قَالَ مَثْنِي مَثْنِي فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُصْبِحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْتِرُكَ مَا قَدْ صَلَّى۔

**ف** کتب حدیث میں نمازِ تہجد کے سلسلے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ نمازِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر تک ہے نمازِ عشاء کے بعد اس نماز کے لیے فقہاء نے سونا لازمی قرار دیا ہے نمازِ تہجد کی نیت کر کے کوئی شخص سو جاتا ہے تو اس پر نیند کا غلبہ ہوتا حتیٰ کہ صبح طلوع ہو گئی تو اسے اللہ تعالیٰ نمازِ تہجد کا ثواب عطا فرما دے گا کتب حدیث میں نمازِ تہجد کی رکعات کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں کسی روایت میں سات، کسی میں نو، کسی میں گیارہ اور کسی میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے سات والی کا مطلب ہے کہ چار نوافل تہجد کے ہیں تین وتر ہیں۔ نو والی کا مطلب ہے کہ چھ نوافل تہجد اور تین وتر ہیں گیارہ والی کا مطلب ہے آٹھ رکعت نوافل تہجد اور تین وتر ہیں اور تیرہ والی کا مطلب ہے کہ آٹھ نوافل اور تین وتر ہیں اور دو فجر کی سنت ہیں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یعنی اگر وقت زیادہ ہو تو آٹھ رکعات نمازِ تہجد پڑھی جائے اور اگر وقت کم ہو تو دو یا چار بھی پڑھی جاسکتی ہیں جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اسے چاہیے کہ وہ عشاء کے وتر تہجد تک مؤخر کرے اور نمازِ تہجد کے بعد انھیں ادا کرے ایک رکعت کے ساتھ وتر بنانے یا طاق بنانے کا مطلب ہے کہ ان نوافل کو طاق عدد بنایا جاتا ہے نہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رکعت وتر ادا کرے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے کہ "لَعَنَ عَالِشَہ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَہٗ رَکْعَۃً مِنْہَا الْوُتْرُ وَرَکْعَتَا النِّجْرِ" (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۶۲ مجتبیٰ دہلی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد تیرہ رکعت پڑھتے جن میں تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی بھی ہوتیں۔



فَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنِي بِمِدَّةِ الْيُمْنِي فَقَتَلَهَا ثُمَّ  
قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ  
حِينَ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى  
الصُّبْحَ -

بھی کیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو  
میں کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں  
ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے  
میرا کان پکڑا اور اسے ملنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز ادا کی یعنی  
چھ بار پھر آپ نے ایک رکعت سے وتر بنایا بعد ازاں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے حتیٰ کہ جب مؤذن  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پھر کھڑے ہوئے  
اور بھی سی دو رکعت ادا کیں پھر آپ نکلے اور صبح کی  
نماز ادا کی۔

قَالَ مُعْتَدُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنِي  
مَثْنِي وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ صَلَاةُ اللَّيْلِ اِنْ  
شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ  
اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَاِنْ شِئْتَ  
مَا شِئْتَ بِتَكْبِيرَةٍ وَاحِدَةٍ وَاَفْضَلُ ذَلِكَ  
اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَاَمَّا الْوُتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ  
اَبِي حَنِيفَةَ فِيهِ وَاحِدًا وَالْوُتْرُ ثَلَاثٌ لَا  
يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز  
تہجد ہمارے نزدیک دو دو رکعت ہے اور امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز تہجد اگر تم چاہو دو  
دو رکعت پڑھ سکتے ہو اور اگر چاہو تو چار چار رکعت پڑھ  
سکتے ہو اگر چاہو چھ رکعت اور اگر چاہو تو آٹھ رکعت  
پڑھ سکتے ہو اور یا جتنی چاہو ایک تکبیر تحریمہ کے ساتھ  
پڑھ سکتے ہو اور بہتر چار چار رکعت ہے وتر کے سلسلے  
میں ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جیسا  
قول ہے اور وتر تین رکعت ہیں ان کے درمیان سلام  
کے ساتھ فصل نہ کی جائے۔

## ۴۔ بَابُ الْحَدِيثِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں وضو ٹوٹنے کا بیان

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۱۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ

كُلَّ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ  
مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيقظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ وَيَتْلُو  
هَذِهِ الْآيَةَ وَأَمَرَ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَصْطَبِرْ  
عَيْنَهَا الزَّيْسُ أَلَيْسَ بِرَأْفٍ نَحْنُ نَرَىٰ ذَكَ  
الْعَاقِبَةَ لِلتَّقْوَىٰ

۱۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بِنْتُ  
سُلَيْمَانَ الْوَالِيَّةِ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَاتَ جَدُّهُ  
مَيْمُونَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ  
خَالَتُهُ قَالَ فَاصْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ  
فَاصْجَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا قَالَ فَتَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ  
قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ جَلَسَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ  
وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْعَشْرِ الْآيَاتِ الْحَكِيمِ  
مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقٍ  
فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ  
يُصَلِّيُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ  
مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي

عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کو جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا نماز  
پڑھتے اور جب رات کا آفری حصہ ہوتا تو اپنے گھروالوں  
کو بیدار کر دیتے اور یہ آیت تلاوت کرتے وَأَمَرَ  
أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ  
رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ اور آپ  
اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم کریں اور اسی پر صبر کریں ہم رزق  
کے بارے میں تم سے سوال نہیں کریں گے تم کو رزق ہم  
مہیا کرتے ہیں اور اچھا انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔  
حضرت مخزومہ بن سلمان کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت  
کریب نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
نے بتایا کہ انھوں نے زوجہ رسول اللہ حضرت میمونہ رضی اللہ  
عنها جو ان کی خالہ ہیں کے پاس ایک رات بٹھڑے رہے  
حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں بستر کے عرض  
میں لیٹا رہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے  
اہل خانہ بستر کے طول کی طرف لیٹے ہوئے تھے جب  
نصف رات یا اس سے کچھ وقت قبل کا یا بعد کا ہوگا، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نیند کے  
باعث اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے ملنے لگے۔ پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آخری دس  
آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹکی ہوئے  
ایک مشک کی طرف لپکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس سے بہترین وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے  
ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ  
میں بھی بیدار ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل میں

## ۴۸۔ یَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ وَمَا يُسْتَجَبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فضیلتِ قرآن اور ذکرِ الہی کے مستجب ہونے کا بیان

۱۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا  
مِّنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدُّ هَا  
فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ الرَّجُلُ يَقْلِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا  
لَتَعْدَلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے ایک شخص کو ایک رات میں بار بار سورۃ  
اخلاص (قل ہوا اللہ احد) پڑھتے ہوئے سنا جب  
صبح ہوئی تو انھوں (حضرت ابوسعید خدری) نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا وہ آدمی اس سورۃ کو ہر پہلی  
نظر کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
بیشک یہ سورہ (فضیلت کے لحاظ سے) مثل (تہائی)  
قرآن کے برابر ہے۔

۱۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
يَقُولُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَّانْ أَذْكُرُ اللَّهَ  
مِنْ بَكْرَةٍ إِلَى اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْمَلَ  
عَلَى حَيَاةِ الْخَيْلِ مِنْ بَكْرَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا  
انھوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا صبح سے لے کر شام تک ذکرِ الہی میں مصروف  
ہونا مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں صبح سے  
شام تک گھوڑے کی پشت پر (بغرض جہاد)  
سوار رہوں۔

ف قرآن کریم وہ واحد آسمانی کتاب ہے جو ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ  
نے اپنے ذکرِ کرم میں لی ہے اس کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اس کی تعلیم دینے والے کو خیر الناس  
قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ مصطفوی ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۲)  
تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (جاری ہے)



عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ  
أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَيْنَ امْكُثُوا فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَى جُلْدِهِ  
أَثَرُ الْمَاءِ فَدَعَانِي -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مِنْ سَبْقِهِ  
حَدَّثَ فِي صَلَاةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَلَا  
يَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَبْنِي عَلَى مَا صَلَّى وَأَفْضَلُ  
لَكَ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيَتَوَضَّأُ وَيَسْتَقْبِلَ صَلَاتَهُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز میں تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم رک جاؤ، آپ تشریف لیگیئے پھر واپس تشریف لائے اس وقت آپ کے جسم مبارک پر پانی کا اثر موجود تھا پھر آپ نے نماز ادا فرمائی۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کو نماز کی حالت میں حدیث لاحق ہو جائے اگر وہ واپس پلٹ جائے گفتگو نہ کرے اور وضو کر کے سابقہ نماز پر بناء کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور افضل و بہتر یہ ہے کہ گفتگو کرے وضو کرے اور نئے سرے سے نماز ادا کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ف نماز کے دوران حدت لاحق ہونے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں نماز پلٹے اور وضو کرے اگر اس گفتگو نہیں کی تو سابقہ نماز پربتاً کر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و گرامی ہے کہ مَنْ قَاءَ أَوْ رَعَا امْدَى فِي صَلَوةٍ فَلْيَنْصِرْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلَيْسَ عَنْ صَلَوةٍ مَا لَمْ يَنْكَلِهِ يَعْنِي جِس نے نماز کی حالت میں سے کی یا اس کی تک پھوٹی یا اس کی مزی خارج ہوئی تو وہ پلٹے وضو کرے جب تک اس نے گفتگو نہ کی ہو اپنی (سابقہ) نماز پر بنا کرے نئے سرے سے نماز شروع کرے تو یہ افضل ہے اگر وضو کرتے وقت اس نے گفتگو کا ارتکاب کر لیا تو پھر لازماً نماز نے سرے سے پڑھے گا منفرد ہو تو اگر چاہے تو وضو کرنے کے بعد سابقہ جگہ پر آکر بنا کرے اگر چاہے تو دوسری جگہ بھی نماز ادا کر سکتا ہے اگر مقتدی ہے تو وضو کرنے کے بعد اگر جگہ خالی ہو تو سابقہ جگہ پر آجائے اور اگر امام ہو تو پھر تے وقت اشارے سے کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دے اور خود وضو کرنے کے بعد نماز میں شامل جائے (برایہ صفحہ ۱۰۸ جلد اول)

جائے (ہدایہ صفحہ ۱۰۸ جلد اول)  
اگر نمازی نے تصور کیا کہ اسے حدیث لاحق ہو گیا ہے مسجد کے صحن میں اسے یاد آ گیا کہ یہ تو محض گمان اور  
حقیقت میں منونہیں ٹوٹا تھا تو وہ واپس آ کر اپنی سابقہ نماز پر بنا کرے (ہدایہ)

۱۷۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي  
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ  
الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنِ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا  
وَرَأَى أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوتِ قرآن  
کرنے والے کی مثال باندھے ہوئے اونٹ کی سی ہے  
اگر وہ باندھا رہے تو رکا رہتا ہے اور اگر اسے چھوڑ  
دیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔

## ۴۹- يَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي

### نمازی کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي  
عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَدَرَدَ  
عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَجَعَهُ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ  
إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا  
يَتَكَلَّمُ وَلَيْسَ بِبَدِيءٍ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس  
گزرے جو نماز میں مصروف تھا آپ نے اے سلام  
کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ اس کی طرف لوٹے اور فرمایا جب تم میں  
سے کسی شخص کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے وہ گفتگو  
نہ کرے بلکہ اے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ کے اشارے  
سے جواب دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبُهُذَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي  
لِلْمُصَلِّي أَنْ يُرَدَّ السَّلَامَ عَلَى إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ  
وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی روایت  
سے ہم نے دلیل اخذ کرتے ہیں جب ایک شخص امام  
کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو

و السلام علیکم کہنا مسلمانوں کا امتیازی نشان ہے لیکن حالت نماز، وضو، تلاوتِ قرآن، ورد و وظائف،  
درود و سلام، دینی گفتگو، علوم اسلامیہ کی تدریس اور کھانا کھاتے وقت سلام کہنا ممنوع ہے اگر ان مواقع پر کسی نے  
سلام کہہ دیا تو جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ذَكَرَ اللَّهُ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ذکرِ  
الہی ہر حالت میں افضل و اعلیٰ ہے

حَالٍ۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ سے پیوستہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے واضح ہوا کہ سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے مکمل قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی اپنی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع دی تو آپ نے اسے طلب فرمایا اور اس سورۃ کے تعین کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس صحابی نے جواب دیا کہ چونکہ اس سورت میں توحید باری تعالیٰ کا ذکر ہے اس لیے مجھے پسند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے اس کا یقین کیا ہر بار توبہ محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

ذکرِ الہی جہاد سے اس لیے افضل ہے کہ جہاد میں شجاعت و بہادری کا منظر پیش کرنے کے باعث شیطان جھک سکتا ہے اور مجاہد تکیہ اور غرور کا شکار ہو سکتا ہے لیکن ذکرِ الہی میں ایسا نہیں ہے کتب احادیث اور تفسیر سلف سے بے شمار اذکار منقول ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ افضل الذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ذکرِ الہی سے دلوں کو سکون و اطمینان اور ذہن کو جلاء حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَظُمَتِ الْقُلُوبُ خَيْرًا ذِکْرُ اللَّهِ سے قلوب کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے ذکر صرف اللہ ذکرِ الہی نہیں ہے بلکہ یہ وسیع ترین مفہوم کا حامل ہے تلاوتِ قرآن ذکر ہے، نماز ذکرِ الہی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذکرِ الہی ہے نعتِ مصطفیٰ ذکرِ الہی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا ذکرِ الہی ہے اور اولیاء و صالحین کا تذکرہ بھی ذکرِ الہی ہے۔

ذکرِ اللہ حسن علیٰ کُلِّ حال ذکرِ الہی عبادت ہے تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے تخلیق فرمایا، حتیٰ اگر اس لیے انسان کو چاہیے ہمہ وقت اور ہمہ حال ذکرِ الہی میں مشغول و مصروف رہے تاکہ تخلیق کا مقصد پورا ہو سکے، حتیٰ اگر جماع، جنابت اور بیت الخلاء استعمال کرتے وقت بھی دل میں ذکرِ الہی کا سلسلہ جاری رکھے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکرِ الہی میں مصروف رہا کرتے تھے۔



## ۵۲۔ بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۱۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْرُجُ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

۱۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ذَاتُهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ثُمَّ إِذَا زَالَتْ قَارَنَهَا ثُمَّ إِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ قَارَنَهَا قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ۔

حضرت عبداللہ صناہجی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سورج شیطان کے سینک کے ساتھ طلوع ہوتا ہے جب سورج بلند ہوتا ہے تو وہ دور ہو جاتا ہے جب سورج نصف النہار پر آتا ہے پھر شیطان کے ساتھ مل جاتا ہے۔ نصف النہار کے بعد سورج پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ف اوقات نکلنے یعنی طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب کے وقت نماز ادا کرنا یا سجدہ ثلاث کرنا مکروہ ہے کیونکہ ان اوقات میں شیطان اپنے سینک کو سورج سے ملا دیتا ہے جس سے اسکی عبادت کمرنگی مشابہت لازم آتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ایسے ہی فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا منع ہے البتہ فوت شدہ نماز پڑھی جاسکتی ہے ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا بھی مکروہ ہے ہاں اگر میت کی تجہیز و تکفین کی تکمیل ہی ان اوقات میں ہوئی تو نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی عسرا کی جاسکتی ہے (الہدایہ)

وَلَا يَتَّبِعُنِي أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ آيَةِ حَقِيقَةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ -  
اور اگر دو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کریں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

### بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کا بیان

۱۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلَّهَ الدَّوْلِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَنِيئِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ قَالَ أَحْسِنُ إِلَى عَتَمِكَ وَ أَطِيبُ مَرَايحَهَا وَصَلِّ فِي نَاحِيَّتِهَا فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ -  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنی بکریوں سے اچھا سلوک کرو ان کے بیٹھنے کی جگہ صاف ستھری رکھا کرو اور اس کے ایک کونے میں نماز پڑھ لیا کرو اس لیے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہیں۔ ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں خواہ اس جگہ ان کی مینگیاں اور بول و براز ہو۔ اس لیے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ف مطلب یہ ہے کہ جس حویلی میں بکریاں وغیرہ بیٹھتی ہوں وہاں ایک صاف کونے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا جس جگہ پر بکریوں نے پیشاب، مینگیاں کی ہیں خشک ہو جانے کے بعد وہ جگہ صاف کر کے پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ آفتاب کی حرارت کے نتیجے میں پیشاب والی جگہ خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے دہاں بلا کر اس پر نماز جائز ہے البتہ وہاں سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ -

موسم گرما میں ریف

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا فَإِذَا خُذْتُ نَبْرًا بِصَلَاةِ

الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ وَنُصَلِّيَ فِي الشِّتَاءِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-  
اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں گرمیوں کے  
موسم میں ہم نماز ظہر ٹھنڈا کر کے پڑھتے ہیں اور موسم سرما  
میں زوال شمس کے بعد پڑھتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

## ۵۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنْسِي الصَّلَاةَ أَوْ تَقَوُّتَهُ عَنْ وَقْتِهَا

### نماز بھول جانے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس  
ہوئے تو رات کے وقت غارِ سفر ہوئے یہاں تک کہ  
جب رات کا آخری سفری حصہ ہوا تو آپ ایک مقام  
پر رُکے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صبح کی  
نماز کے وقت ہمیں جگا دینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جِئْنَا فَقَالَ مَنْ خَبِرَ أُسْرَى حَتَّى إِذَا كَانَ  
مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَدَسَ وَكَانَ لِبَلَالٍ إِكْلًا لَنَا  
الْقُبْحَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ بَلَالٌ مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ اسْتَدَّ  
إِلَى أَحْلَتِهِ وَهُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ فَقَلَبَتْهُ

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موسم گرما میں نماز ظہر تاخیر سے اور موسم سرما میں تعجیل سے  
پڑھنا افضل ہے ان کی اس مسئلہ میں یہ حدیث مبارکہ دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابجدوا بالظہر ایک اور روایت میں آتا ہے کہ مؤذن کئی بار اجازت کے قصد  
سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اُسے ”ابجد“ تو ٹھنڈا کر فرماتے رہے۔ موسم گرما  
میں ظہر کی نماز تاخیر سے اور ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی توجیہ بھی اس حدیث میں مذکور ہے یعنی گرمی دراصل جہنم  
کے گرم سانس کا نتیجہ ہے۔



۱۸۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنًا مَعَ طُلُوعِهَا وَيَغْرِبُ مَعَ غُرُوبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تم طلوع آفتاب کے وقت اور اس کے غروب کے وقت نماز نہ پڑھو اس لیے شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنے سیگوں کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے غروب کے وقت وہ اپنے سیگوں کو غروب کرتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا كَلَّمَهُ نَاخِدٌ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَيْرُهُ عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ان تمام روایات سے ہم یہ دلیل اخذ کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک خواہ جمعہ کا دن ہو یا دوسرا مسعودی میں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۳۵- بَابُ الصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

### شدید گرمی کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۱۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَّتْ إِلَى رَبِّهَا حَرًّا وَجَلَّ فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِتَفْسِيْنِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شدید گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اس گرمی کی شدت جہنم کی گرمی کے سبب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم نے اللہ تعالیٰ حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت دے دی۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور دوسرا

سَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفَعُ وَتَبْيَضُ وَنِصْفُ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ وَحِينَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ حَتَّى تَغِيبَ إِلَّا عَصَرَ يَوْمِهِ فَإِنَّهُ يُصَلِّيْهَا وَإِنْ اخْمَرَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَهُوَ كَوَلُّ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

جن میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یعنی طلوع آفتاب کے وقت حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے نصف النہار کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج زرد ہو جائے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے سوائے اس دن کے عصر کی نماز کے کیونکہ نماز عصر پڑھی جائے گی خواہ آفتاب زردی پکڑ چکا ہو اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پالی گویا اس نے وہ نماز پالی اور جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت پالی گویا اس نے مکمل نماز پالی فی

۱۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسْلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ الْأَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى قَوْلُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا۔

❖ ❖ ❖

فَمَنْ أَدْرَكَهُ یعنی غروب آفتاب سے قبل کسی نے ایک رکعت پڑھ لی اور باقی رکعات غروب کے وقت میں تو نماز بلا کمال بہت درست ہو گئی۔ کیونکہ اس کی ابتداء بھی ناقص وقت میں ہوئی اور تکمیل بھی ناقص وقت میں لیکن عادتاً ایسی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ دوسری نمازوں کی بہ نسبت نماز عصر کی تاکید بھی زیادہ وارد ہوئی ہے جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے کہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى۔ اگر طلوع آفتاب سے قبل کسی نے ایک رکعت پڑھ لی اور دوسری عین طلوع کے وقت توا حائف کے نزدیک نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ کیونکہ نماز فجر کامل وقت میں شروع ہوئی تھی اور ناقص وقت میں مکمل ہو رہی ہے اس لیے یہ فاسد ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ پڑھنا ہوگی۔

❖ ❖ ❖

عَيْنَا هَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ الرُّكْبِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَغَزَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَلَالُ فَقَالَ يَلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الْيَمَانِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا قِبَعَتُورًا وَاحِلَهُمْ فَأَقْتَادُوهَا شَيْئًا ثُمَّ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالٍ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِينَ قَضَى الصَّلَاةَ مِنْ نَسِيٍّ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرَنِي -

جس وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا بیدار ہوئے پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر صبح کا انتظار کرنے لگے حتیٰ کہ ان پر نیند نے غلبہ حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال اور دوسرے سواروں میں سے کوئی بیدار نہ ہوا حتیٰ کہ طلوع آفتاب کی شعاں ان پر پڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے بیدار ہوئے اور فرمایا اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی آپ لوگوں کی طرح نیند آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم کو چ کر دو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کجاوے کس لیے اور کچھ مقدار میں سفر کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز صبح پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز بھول جائے جب اسے یاد آجائے وہ پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے یاد کرنے کے لیے تم نماز قائم کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل کرتے ہیں۔ سوائے ان اوقات کے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُوا لَأَنْ يَذْكُرَهَا فِي السَّاعَةِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف اس سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۱۔ اوقات ثلاثہ یعنی طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب کے علاوہ کسی بھی وقت میں فوت شدہ نماز یاد آنے پر فوراً پڑھ لینی چاہیے کیونکہ نماز عصر اور فجر کے بعد بھی قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے ۲۔ سونے والے مقام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منحوس تصور کرتے ہوئے فوراً کوچ کرنا حکم فرمایا تھا ۳۔ چند افراد کی نماز قضا ہو جائے تو وہ اقامت کہہ کر جماعت سے ادا کر سکتے ہیں۔



قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَهَذَا رُخْصَةٌ  
وَالصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : یہ بہتر اور  
رخصت ہے اور نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔

۱۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ  
بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ إِنْ  
أَفْضَلَ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا صَلَاةَ  
الْجَمَاعَةِ۔

حضرت بسیر بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا : بہترین  
نماز وہ ہے جو تم گھروں میں پڑھتے ہو سوائے جماعت  
کی نماز کے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ كُلُّ  
حَسَنٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور سب طریقے  
صحیح ہیں۔

۱۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَافْضِلْ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ  
بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : باجماعت نماز  
پڑھنے سے اکیلے نماز پڑھنے کی بہ نسبت سترائیس  
درجے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۴ سے آگے) ان میں سے ایک باجماعت نماز ادا کرنا ہے اکیلے نماز پڑھنے کی  
بہ نسبت جماعت سے پڑھنے کے باعث سترائیس نمازوں کا زائد ثواب ملتا ہے۔ جماعت کے  
سلسلے میں قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ تاکید کی گئی ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ یعنی تم  
باجماعت نماز ادا کرو۔

مذکورہ مسئلہ تو فرض نماز کے بارے میں تھا۔ سنن اور نوافل نماز گھر میں ادا کرنا سنت رسول ہے  
اس مسئلہ کی تائید و تاکید میں وہ حدیث پیش کی جاسکتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ تم اپنے  
گھروں کو قبرستان نہ بناؤ گھر میں نوافل وغیرہ ادا کرنے سے دو فوائد حاصل ہوں گے ایک تو یہ کہ گھر  
میں نزولِ برکات الہی کا سبب ہوگا اور دوسرا یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت  
پر عمل ہو جائے گا۔

# ۵۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُبْطَرَةِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ

## بارش کی رات نماز اور جماعت کی فضیلت کا بیان

۱۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ قَالَتْ فَتَمَّ قَالَتْ لَا صَلَاةَ فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةً ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ لَا صَلَاةَ فِي الرَّحَالِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شدید سرد اور ٹھنڈی ہوا والی رات میں سفر کے دوران اذان کسی پھریوں اعلان کیا اَلَا صَلَّوْا فِي الرَّحَالِ اے لوگو! تم اپنی اپنی راتوں گاہ میں نماز پڑھو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈی اور بارش والی رات مؤذن کو یوں اعلان کرنے کا حکم فرماتے اَلَا صَلَّوْا فِي الرَّحَالِ خبردار لوگو! تم اپنی اپنی راتوں گاہ میں نماز ادا کر لو

**ف** جمہور فقہاء کے نزدیک بارش یا آندھی وغیرہ کے وقت گھر میں نماز ادا کرنا جائز ہے اگر کوئی مسجد میں جا کر جماعت نماز ادا کرنے کا عادی ہے تو مذکورہ رکاوٹ کے باعث گھر میں نماز ادا کرنے کے باوجود اسے مسجد اور جماعت کا ثواب مل جائے گا اگر آندھی یا بارش کے باوجود مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ عزیمت پر عمل کرتا ہے اور وہ بہت زیادہ اجر و ثواب کا حق دار ہوگا۔

نماز یا جماعت ادا کرنے کے مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف پایا جاتا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت فرض میں ہے ان کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے جس میں تارکین جماعت کے گھر جلانے کا ذکر ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز یا جماعت فرض کفایہ ہے یعنی ایک محلہ یا گاؤں کے چند افراد یا جماعت نماز پڑھ لیں تو سب کے سب بری الذمہ ہو جائیں گے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں بیان کیا گیا کہ کسی مقام یا گاؤں میں چند افراد ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو وہ شیطان سے مرعوب و مغلوب ہونے کے نتیجے میں ایسا کرتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے ان دونوں کی دلیل وہ روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن ہدی کی تعلیم دی (جاری ہے)

۱۹۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ  
قَصَرَ الصَّلَاةَ -

۱۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ  
مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْحَلِيفَةِ -

۱۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
الْزُهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
خَرَجَ إِلَى رَيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ  
۱۹۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ كَانَ  
يَسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا خَرَجَ الْمَسَافِرُ أَتَتْهُ الصَّلَاةُ  
إِلَّا أَنْ يُرِيدَ مُسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَرَكُومًا يَسِيرُ  
الْبَدِيلَ وَمَشَى الْأَقْدَامَ فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ قَصَرَ  
الصَّلَاةَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ قَصْرِهِ وَيَجْعَلُ الْيَوْمَ  
خَلْفَ ظَهْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب خیبر کی طرف نکلتے  
تو نماز میں قصر کرتے -

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا  
عمروہ کے قصد سے نکلتے تو ذی الحلیفہ میں نماز  
قصر ادا فرماتے -

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مقام ریم  
کی طرف نکلتے تو اپنے اس سفر میں قصر نماز ادا فرماتے  
حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
”برید“ کا سفر کرتے تو نماز قصر نہ پڑھتے -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب  
مسافر (اپنے گھر سے) نکلتے تو مکمل نماز ادا کرے گا  
مگر جب کہ مکمل تین دن کا سفر ہو جو اونٹ یا پیدل  
چلنے کا ہو جب مسافر اپنے سفر کا قصد کرے اور گھر  
سے نکل پڑے اور گھر پس پشت ہو جائیں تو قصر نماز  
پڑھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۵- بَابُ الْمَسَافِرِ يَدْخُلُ الْبَصْرَ أَوْ غَيْرَهُ مَتَى يَتِمُّ الصَّلَاةُ

مسافر شہر وغیرہ میں داخل ہو کر مکمل نماز پڑھے گا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۱۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ



## ۵۶۔ بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

### سفر میں قصر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: سفر اور حضر میں (شروع شروع میں) دو دو رکعت نماز فرض کی گئی پھر حضر کی نماز میں اضافہ کیا گیا اور سفر کی نماز باقی رکھی گئی۔ ف

۱۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُتِبَتْ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ۔

**ف** قصر الصلوة کا مطلب یہ ہے کہ شرعی جواز کی بناء پر نماز میں کمی کر کے ادا کرنا، یعنی چار رکعت والے فرائض کو دو رکعت میں تبدیل کر دینا۔ قصر صرف چار رکعت والے فرائض یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں ہو سکتی ہے نوافل اور سنن میں قصر کرنا درست نہیں۔ قصر مسافت میں آئمہ کا اختلاف پایا جاتا ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مسافت قصر دو دن کی مسافت ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسافت قصر تین دن کی مسافت ہے امام صاحب کی دلیل یہ حدیث پاک ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَسَافَرْنَا مَرَّةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ كَبَّ شَكٌّ نَبِيٍّ پاك صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرے۔ تین دن کے سفر کی مسافت ۵۲ میل یا ستادون میل (۵۶) بنتی ہے اور اعشاری نظام کے لحاظ سے ۸۶/۱۳۸ میل پڑھتی ہے امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک کسی مقام میں مسافر چار دن تک قیام کرنے کا قصد کرے گا تو مسافر متصور ہوگا اور وہ قصر نماز ادا کرے گا اگر چار یا پانچ سے زائد قیام کا قصد کرے گا تو وہ مقیم بن جائے گا اور مکمل نماز ادا کرے گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر مسافر پندرہ دن یا زائد دنوں کے قیام کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ مقیم بن جائے گا اور مکمل نماز ادا کرے گا۔

آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک جب مسافت شرعی کے قصد سے شہر یا محلہ یا گاؤں کی حدود سے نکل جائے تو قصر شروع کر دے گا جب تک محلہ یا گاؤں میں داخل حدود نہ ہوگا قصر کرتا رہے گا قصر چونکہ انعام باری تعالیٰ لہذا اس کا تارک گناہ کار ہوگا۔

قَالَ يَقْصُرُ وَإِنْ تَمَادَى بِهِ ذَلِكَ شَهْرًا -

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرَى قَصْرَ الصَّلَاةِ إِذَا  
دَخَلَ السَّافِرُ مِصْرًا أَوْ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنْ  
عَزَمَ عَلَى الْمَقَامِ إِلَّا أَنْ يَعْزِمَ عَلَى الْمَقَامِ  
خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَإِذَا عَزَمَ عَلَى  
ذَلِكَ أَتَتْ الصَّلَاةُ -

۱۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ الْحَرِثِ أَنَّهُ  
قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ أَجَمَعَ عَلَى  
إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ قَلِيَّتِ الصَّلَاةُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا يَقْصُرُ  
السَّافِرُ حَتَّى يُجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ  
يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ -

۱۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى  
لِنَفْسِهِ رَكَعَتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ  
الْإِمَامُ مُقِيمًا وَالرَّجُلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

یا مکمل نماز پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ  
قصر کرے گا خواہ ایسے ایک مہینہ بھی گزر جائے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب  
کوئی مسافر کسی شہر میں داخل ہو جائے جب تک وہ  
پندرہ دن یا زائد مدت کے قیام کا قصد نہ کرے وہ قصر  
پڑھتا رہے گا۔ جب اس نے پندرہ دن یا زائد کے  
قیام کا قصد کر لیا تو مکمل نماز ادا کرے گا۔

حضرت عطاء الخراسانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس  
شخص نے چار دن قیام کا قصد کیا وہ مکمل نماز  
ادا کرے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم  
عمل پیرا ہونے کے لیے اس روایت سے دلیل اخذ  
نہیں کرتے مسافر جب تک پندرہ دن قیام کا قصد نہ  
کر لے قصر کرتا رہے گا اور یہی حضرت عبداللہ بن عمر  
سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کا  
قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کی اقتداء میں نماز  
پڑھتے تو (حالت سفر) چار رکعت پڑھتے اور جب  
ایکے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب امام مقیم  
اور مقتدی مسافر ہو اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ کا قول  
ہے۔

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں مسافر کی نماز پڑھنا ہوں گا جب تک میں مقیم ہونے کا قصد نہ کر لوں خواہ اس تردد میں مجھے بارہ دن گزر جائیں۔

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ أَصَلِّيْ صَلَوةَ الْمَسَافِرِ مَا لَمْ أُجِبْ مَكْتًا وَإِنْ حَبَسَنِيْ ذَلِكَ اثْنَتَى عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب سرزمین مکہ میں تشریف لاتے تو وہ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر اہل مکہ کو فرماتے : تم اپنی نماز مکمل کر لو بیشک ہم مسافر لوگ ہیں۔

۱۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ كَانَتْ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ اكْمِلُوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں دس دن تک قیام پذیر رہتے تو نماز قصر ادا کرتے مگر جب لوگوں میں شامل ہو کر نماز ادا کرتے تو مکمل نماز ادا فرماتے۔

۱۹۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَتْ يُقِيمُ بِمَكَّةَ عَشْرَ فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهُ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایسے مسافر کے بارے میں سوال کیا جسے (شہر سے) نکلنے کا تردد ہو وہ کہتا ہے میں آج نکلوں گا یا کل نکلوں گا ایسے بہت سے دن گزر گئے کیا وہ قصر کرے گا؟

۱۹۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّكَ سَأَلَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسَافِرِ إِذَا كَانَ لَا يُدْرِي مَتَى يَخْرُجُ يَقُولُ أَخْرُجْ الْيَوْمَ بَلْ أَخْرُجْ غَدًا بَلِ السَّاعَةَ فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِي عَلَيْهِ لَيْلٌ كَثِيرَةٌ يَقْصُرُ أَمَّا مَا يَصْنَعُ

**ف** مسافر خواہ کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو جائے جب تک پندرہ دن یا پندرہ دنوں سے زائد کے قیام کی نیت نہیں کریگا نماز قصر پڑھے گا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار دن یا اس سے زائد دنوں کے قیام کی نیت کی تو مسافر مقیم بن جائے گا اور مکمل نماز ادا کرے گا اگر مسافر امامت کر لے تو وہ نماز کے آغاز میں لوگوں کو بتا دے کہ ہم لوگ مسافر ہیں اس لیے قصر کریں گے اور تم اپنی باقی ماندہ نماز مکمل کر لینا اگر مسافر مقتدی کی حیثیت سے نماز ادا کرے گا تو مکمل پڑھے گا تا کہ امام کی مخالفت لازم نہ آئے جو جائز نہیں ہے۔



ابن عمرؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ  
وَالْعِشَاءِ۔

۲۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ  
عُمَرَ حِينَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي  
السَّفَرِ مَا رَأَى حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ۔

۲۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ  
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي سَفَرٍ إِلَى تَبُوكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْجَمْعُ  
بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ أَنْ تَوَخَّذَ الْأُولَى مِنْهُمَا فَتُصَلَّى  
فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَتُعْجَلَ الثَّانِيَةُ فَتُصَلَّى فِي  
أَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَغْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ صَلَّى  
الْمَغْرِبَ حِينَ أَتَى الصَّلَاةَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ  
الشَّفَقُ خَلَفَ مَا رَوَى مَالِكٌ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سفر جلدی شروع کرنے کا قصد فرماتے تو نماز مغرب اور  
عشاء کو جمع فرما لیتے۔ ف

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں جب نماز مغرب  
اور عشاء کو جمع کرتے سفر میں مصروف رہتے تھے کہ  
شفق غروب ہو جاتی۔

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر تبوک میں  
نمازِ ظہر اور عصر کو جمع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں دونوں نمازوں کو جمع  
کرنے کی صورت یوں ہوگی پہلی نماز کو مؤخر کر کے  
اس کے آخری وقت میں ادا کیا جائے اور دوسری نماز  
کو جلدی کر کے اس کے اول وقت میں پڑھا جائے  
ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ نے نماز مغرب کو آخری وقت میں شفق کے غروب  
ہونے سے قبل ادا کیا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی  
روایت اس کے برعکس ہے۔

ف جن روایات سے ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا ذکر ہے اس سے مراد جمع حقیقی نہیں بلکہ جمع صوری ہے یعنی ایک نماز کو  
اس کے آخری وقت میں ادا کیا اور دوسری کو اس کے اول وقت میں ادا کیا تو اس طرح ہر دو نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا ہوئیں  
تو یہ جائز ہے ورنہ ایام حج کے علاوہ ایک وقت میں دو نمازیں جمع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا کہ نماز اپنے مقررہ وقت پر فرض ہوئی تو ہر نماز کو اس کے سنون اور مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیے  
علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط بھی اس مسئلہ کی تائید کرتا ہے۔

## ۵۸۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

### سفری نماز میں قراءت کا بیان

۲۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالعَشْرِ السُّورِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ يَرُدُّهُنَّ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُورَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوَهُمَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں صبح کی نماز میں اول مفصل کی دس سورتوں میں سے ہر رکعت میں ایک سورت پڑھتے ہیں

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حالتِ سفر صبح کی نماز میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور ان کی مثل کوئی سورت پڑھی جائے گی۔

## ۵۹۔ بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

### سفر اور بارش کی صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنا کا بیان

۲۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

ف قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ قَاطِرٌ وَمَا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی جہاں سے بھی تمہیں قرآن آسان معلوم ہو ہے پڑھ لو، مطلب یہ ہے کہ مسافر ہو یا مقیم ہو فجر کی نماز ہو یا کوئی اور نماز ہو جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکیں میں ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں معوذتین یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا کرتے تھے اگر کسی نے سفر کی حالت میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وغیرہ سورتیں پڑھیں تو جائز ہے۔

اللہ علیہ وسلم یصلیٰ علی راحلتہ فی السفر حیثما توجهت بہ قال وکان عبد اللہ ابن عمر یضعہ ذلک۔

ہوتا اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔ ف

۲۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَعِيدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ أَسِيرَ مَعَهُ وَأَتَحَدَّثُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا خَشِيتُ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ فَتَزَلْتُ فَأَذْكُرْتُ ثُمَّ ذَكَيْتُ فَلَحِقْتُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَزَلْتُ فَأَذْكُرْتُ وَخَشِيتُ أَنْ أُصِيبَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَدِّرُ

حضرت ابوبکر بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے میں ان (حضرت عبداللہ بن عمر) کے ساتھ چل رہا تھا اور گفتگو کر رہا تھا حتیٰ کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ فجر طلوع ہو جائے گی میں ان کے پیچھے ہو گیا اور ایک مقام پر اترا اور نماز وتر پڑھی اور سوار ہو کر ان (حضرت عبداللہ) سے مل گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہاں گئے تھے؟ میں نے جواب دیا اے ابو عبد الرحمن! میں سواری سے اترا اور وتر پڑھے کیونکہ مجھے صبح طلوع ہونے کا اندیشہ ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کیا تمہارے لیے

**ف** سواری (جائزہ) پر سفر کی حالت میں نماز ادا کرنا جائز ہے نماز سے مراد سنت اور نوافل ہے بانی زہ اور فرائض کا سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے نوافل کی ادائیگی کے وقت سواری کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جس طرف سفر مقصود ہو اس کی طرف منہ کر کے خواہ قبلہ رخ نہ بھی ہو درست ہے اگر سواری شروع ہو کہ وہ دوبارہ سوار نہیں ہونے دے گی یا اس کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو تو عذر کی بناء پر فرض نماز اور وتر بھی سواری پر ادا کرنا جائز ہے ورنہ نہیں کشتی پر نماز جائز ہے لیکن ابتداء کے وقت یعنی نماز شروع کرنے کے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے بعد میں پانی کے الٹ پلٹ نے کشتی کا رخ قبلہ سے بدل ڈالنا کوئی حرج نہیں ہے گاڑی پر نماز ادا کرنا درست نہیں ہے گاڑی کو کشتی پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ کشتی کا تعلق زمین سے نہیں بلکہ پانی سے ہوتا ہے اگر کشتی کنارے پر کھڑی ہے تو اس سے اتر کر کنارے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ہوگی چونکہ گاڑی کا تعلق زمین کے ساتھ ہے اور یہ ہر سٹیشن پر رکتی بھی ہے اس لیے اتر کر نماز ادا کرنا ہوگا اگرچہ اتر کر نماز ادا کرنے کا موقع نہ مل سکے تو وقتی طور پر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے بعد میں اس کا اعادہ کر لے (بہار شریعت)



۲۰۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جُمِعَ الْأُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ  
وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطِيرِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب امراء اسلام بارش کے  
موقعہ پر دونوں نمازوں کو جمع کرتے تو وہ بھی ان کے  
ساتھ دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا إِلَّا تَجْمَعُ  
بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ إِلَّا الظُّهْرَ وَ  
الْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم عمل پر  
ہونے کے لیے اس روایت سے دلیل اخذ نہیں کرتے  
دونمازوں کو جمع کرنا درست نہیں ہے سوائے ظہر اور  
عصر کی نماز میدانِ عرفات میں اور مغرب و عشاء کو  
مزدلفہ میں جمع کرنے کے۔ یہی امام ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
أَنَّهُ كَتَبَ فِي الْأَخَافِ يَنْهَاهُ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ  
الصَّلَوَتَيْنِ وَيُخَيِّرُهُمَا أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ  
فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيرَةٌ مِّنَ الْكِبَائِرِ أَخْبَرَنَا  
بِذَلِكَ الثَّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ  
مُكْحَوْلٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ  
روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
اپنی سلطنت کے کونے کونے میں خطوط ارسال فرمائے  
جن کے ذریعے آپ نے لوگوں کو دو نمازیں جمع کرنے  
سے منع فرمایا اور لوگوں کو خبردار کیا کہ ایک وقت میں  
دونمازوں کا جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے  
اور یہ روایت ہمیں علماء بن حارث اور مکحول ایسے ثقہ راویوں  
کے ذریعے پہنچی ہے۔

## ۲۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي السَّفَرِ

حالتِ سفر چارپائے پر نماز پڑھنے کا بیان

۲۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سفر سواری کا منہ جھکے ہوئے

ادا فرماتے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حالت سفر میں دو رکعت سے زائد فرض نہ پڑھتے ان سے قبل نفلی نماز کا اضافہ فرماتے اور نہ اس کے بعد میں اتمام رات سواری میں نوافل پڑھنے میں گزار دیتے خواہ سواری کا منہ کس طرف بھی ہوتا رات کے آفری جسے میں حقوڑی دیر کے لیے زمین پر اترتے تو ترپڑھتے اگر آپ رات کے وقت کسی مقام پر قیام فرماتے تو تمام رات نوافل میں گزار دیتے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ سے لے کر مدینہ طیبہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ اپنی سواری پر مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے تمام نمازیں ادا کرتے رہے۔ رکوع اور سجود اپنے سر کے اشارے کے ساتھ داکرتے تھے اور سجدے کے لیے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے البتہ وتر اور فرض سواری سے اتر کر ادا کرتے تھے میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز ادا کرتے تھے ادا اپنے سر کے اشارے سے رکوع اور سجود ادا فرماتے اور سجود کے لیے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی سواری کی پشت پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا اور اپنی پیشانی کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے لیکن رکوع اور سجود اپنے سر کے اشارے سے کرتے تھے اور

۲۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ فِي السَّفَرِ عَلَى التَّكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَيُحْيِي اللَّيْلَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ أَيْسَمًا كَانَ وَجْهَهُ وَيَنْزِلُ قَبِيلَ الْفَجْرِ فَيُؤْتِرُ بِالْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ لَيْلَةً فِي مَنْزِلٍ أَحْيَى اللَّيْلَ۔

۲۱۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا عَلَى بَعِيرِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَيُؤْمِي بِرَأْسِهِ أَيْسَمًا وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَالْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يُؤْمِي بِرَأْسِهِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَوَّجَتْ وَلَا يَضُمُّ جَبْهَتَهُ وَلَكِنْ يُشِيرُ لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ بِرَأْسِهِ فَإِذَا نَزَلَ أَوْتَرَ۔

عَلَى الْبَعِيرِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ نمونہ عمل نہیں ہے  
میں نے جواب دیا کیوں نہیں قسم بخدا! نمونہ عمل ہے انھوں  
(حضرت عبداللہ بن عمر) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اونٹ پر نماز وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے گدھے  
پر سوار ہو کر ایک سفر میں نماز پڑھ رہے ہیں جبکہ  
سواری کا منہ قبلہ شریف کی طرف نہیں تھا اور آپ رکوع  
اور سجود اپنے سر کے اشارے سے کرتے تھے اور  
اپنا چہرہ کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں فرض نماز کے ساتھ  
نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے فرضی نماز سے قبل اور نہ  
اس کے بعد میں سوائے رات کی نماز (وتر و نفل) کے  
کبھی اسے سواری سے اتر کر پڑھ لیتے اور کبھی سواری  
پر اور سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسافر  
نفلی نماز سواری پر ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں  
سواری کا منہ جس طرف بھی ہو سجدے میں رکوع کی نسبت  
زیادہ جھکے لیکن وتر اور فرضی نماز زمین پر پڑھی جائے  
اور اس سلسلے میں بہت سے آثار آئے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن  
رضی اللہ عنہما نفلی نماز اپنی سواری پر ادا فرماتے اور سواری  
کا منہ جس طرف بھی ہوتا لیکن وتر اور فرض اتر کر زمین

۲۰۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي سَفَرٍ يُصَلِّي  
عَلَى حِمَارِهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ  
يَرْكَعُ وَيُسْجُدُ أَيَّمَا يَرَأِيهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَهُ  
وَجْهَهُ عَلَى شَيْءٍ -

۲۰۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلَاةِ  
الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ التَّطَوُّعَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا  
إِلَّا مِنْ جَوْرِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي نَائِلًا  
عَلَى الْأَرْضِ وَعَلَى بَعِيرِهِ أَيُّمَا تَوَجَّهَ بِهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٌ يَأْتِ يُصَلِّي الْمَسَافِرُ  
عَلَى دَابَّتِهِمْ تَطَوُّعًا أَيَّمَا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ  
يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَمَّا الْوُتْرُ  
وَالْمَكْتُوبَةُ فَإِنَّهُمَا تَصْلِيَانِ عَلَى الْأَرْضِ  
وَبِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَشَاءُ -

۲۰۹- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَدِيقَةَ عَنْ  
حَصِينٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي  
التَّطَوُّعَ عَلَى مَا جَلَسَ عَلَيْهِ أَيُّمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ  
فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ وَالْوُتْرُ نَزَلَ فَصَلَّى -



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصَلَةٍ  
وَاحِدَةٍ إِذَا ذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَوةٍ فِي آخِرِ وَقْتِهَا  
يَخَافُ أَنْ يَدَّأِيَ لِأَنَّ ذَلِكَ أَنْ يَخْرُجَ وَقْتُ هَذِهِ  
الثَّانِيَةِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَلْيَبْدَأْ بِهَذِهِ الثَّانِيَةِ  
حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يُصَلِّيَ الْأُولَى بَعْدَ ذَلِكَ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں سوائے ایک صورت کے وہ  
یہ ہے کہ کسی ایسے وقت میں فوت شدہ نماز یاد آجائے  
اگر فوت شدہ پڑھے گا تو وقتی نماز تنگی وقت کے باعث  
فوت ہو جائے گی تو اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ وہ وقتی  
نماز پڑھ لے اور فوت شدہ نماز بعد میں پڑھ لے اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہما اللہ  
کا قول ہے۔

## ۲۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فِي بَيْتِهِ تُحْرِمُ دَارَ الصَّلَاةِ

نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کیساتھ پڑھتے کا بیان

۲۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدَّيْلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ  
مُحَبِّ بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد محسن کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (محسن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ تھے نماز کے لیے اذان کہی گئی اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جبکہ ایک شخص (محسن) اپنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۶ کا) فوت شدہ نماز یاد آگئی تو وہ جماعت سے فراغت کے بعد پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر  
باقی ماندہ ادا کرے گا۔ تین چیزوں سے ترتیب باطل ہو جاتی ہے ۱۔ نسیان یعنی بھول جانے سے یعنی پہلی فوت شدہ  
نماز یاد نہیں تو دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز جائز ہو جائے گی ۲۔ تنگی وقت یعنی اگر سابقہ فوت شدہ نماز  
ادا کرے گا تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو ترتیب باطل ہو جائے گی پہلے وقتی نماز ادا کی جائے گی اور بعد میں  
دوسری فوت شدہ نماز۔ ۳۔ کہ فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا زائد ہو جائے اگر کسی نے وقتی نماز ادا کر لی  
بے پھر فوت شدہ نماز یاد آگئی تو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کے بعد اگر وقت باقی ہے تو وقتی نماز کا اعادہ  
کیا جائے گا (المدایہ)

وتر سواری سے اتر کر ادا کرتے۔

۲۱۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ تَطْرُقًا يُؤْمِي إِيْمَاءً وَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيُؤْمِي وَيُنْزِلُ لِمَا كَتُوبَ وَالتَّوْتِرَ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نسی نماز پڑھایا کرتے سواری کا منہ خواہ کس طرف بھی ہوتا اور نماز اشار سے ادا فرماتے اور جب سجدہ پڑھتے تو اشارے سے سجدہ ادا کر لیتے وتر اور فرض ادا کرنے کے لیے سواری سے اتر پڑھتے۔

۲۱۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ مَاءٍ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ صَلَّى التَّطَوُّعَ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يُؤْتِرَ نَزَلَ فَإِذَا تَوَتَّرَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری کا منہ خواہ کس طرف بھی ہوتا تو آپ نفل نماز اپنی سواری پر پڑھ لیا کرتے اور جب وتر ادا کرنے ہوتے تو سواری سے اتر کر ادا کرتے۔

## ۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَذْكُرُ أَنَّ عَلَيْهِ صَلَوةً فَأَيْتَهُ

### نماز کی ادائیگی کی حالت میں فوت شدہ نماز یاد آجانی کا بیان

۲۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً مِنْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ صَلَاتَهُ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُصَلِّ بَعْدَهَا الصَّلَاةَ الْآخِرَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے جس شخص کو فوت شدہ نماز امام کی اقتداء میں پڑھتے ہوئے یاد آجائے جب امام سلام پھیرے وہ پہلے اپنی فوت شدہ نماز ادا کرے بعد میں باقی ماندہ نماز ادا کرے۔

ف نمازوں میں ترتیب ضروری ہے اگر کسی کے ذمہ فوت شدہ نماز ہے تو جب تک اسے ادا نہ کیا جائے آگے والی نماز کا پڑھنا جائز نہیں ہوگا اگر کوئی شخص جماعت سے نماز ادا کر رہا ہو اور اسی دوران اسے (جاری ہے)

جماعت کا ثواب ملے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت اور حضرت عبداللہ بن عمر کے قول سے دیں اخذ کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز مغرب اور صبح کی نماز امام کے ساتھ دوبارہ نہ پڑھی جائے۔ مغرب کی اس لیے کہ وہ تین رکعت ہے اور نوافل تین رکعت نہیں ہو سکتے۔ اور صبح کی اس لیے کہ صبح کی نماز کے بعد نوافل نہیں ہوتے اور ایسے ہی ہمارے نزدیک نماز عصر کیونکہ وہ نماز مغرب اور نماز صبح کے قائم مقام ہے اور یہی اہم عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمْنَا خُذُوا وَنَاخِذُوا  
بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا أَنْ لَا نُعِيدَ صَلَاةَ  
الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِأَنَّ الْمَغْرِبَ وَتَرَكْنَا  
يَنْبَغِي أَنْ يُصَلَّى التَّطَوُّعُ وَتَرَكْنَا وَلَا صَلَاةَ  
تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَكَذَلِكَ الْعَصْرُ عِنْدَنَا  
هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

### ۳۳۔ یَابُ الرَّجُلِ تَخْضِرُ الصَّلَاةَ وَالطَّعَامُ بَابُهُمَا يَبْدَأُ

نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو پہلے کیا کیا جائے؟ کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو وہ اپنے گھر میں امام کی قراءت کی آواز سنتے تو وہ کھانا کھانے میں عجلت سے کام نہ لیتے حتیٰ کہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لیتے ف۔

۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ يُقَرَّبُ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ  
الْإِمَامِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَلَا يَعْجَلُ عَنْ طَعَامِهِ  
حَتَّى يَقْضَى مِنْهُ حَاجَتَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس میں

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَرَى بِهَذَا أَبًا سَأَوْ نُحِبُّ

ف اگر کھانا تیار ہو اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھایا جائے گا پھر نماز پڑھی جائے گی اگر کھانا ترک کر کے نماز میں مصروف ہو جائے تو یہ کراہت سے خالی نہیں ہوگا کیونکہ نماز میں نمازی کی توجہ کھانے کی طرف مائل رہے گی اور کیسویٰ حاصل نہیں ہوگی۔



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَالرَّجُلُ فِی  
مَجْلِسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ  
رَجُلًا مُّسْلِمًا قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ قَدْ كُنْتُ  
صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ  
اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ ۔

۲۱۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ یَقُولُ مَنْ صَلَّی صَلَاةَ الْمَغْرِبِ اَوِ الصُّبْحِ  
ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا فَلَا یُعِیدُ لَهُمَا غَیْرَ مَا قَدْ  
صَلَّاهُمَا ۔

۲۱۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَفِیْتُ بْنُ  
عَمْرِو الشَّاهِدِیُّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ اَنَّ  
سَالَا أَبَا اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیَّ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ  
ثُمَّ اِنِّیْ الْمَسْجِدَ فَاَجِدُ الْاِمَامَ یُصَلِّیْ اَقَامَ صَلَّی  
مَعَهُ قَالَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهُ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ  
فَلَہٗ مِثْلُ سَهْمٍ جَمِیعٍ اَوْ سَهْمٍ جَمِیعٍ ۔

جگہ پر بیٹھا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تجھے لوگوں کے ساتھ نماز  
پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟  
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ لیکن میں اپنے  
گھر میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم (مسجد میں) آ جاؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز  
پڑھا کر وخواہ تم نے گھر میں نماز پڑھ لی ہو۔ ف

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جس شخص نے  
مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لی ہو اور پھر انھیں جماعت  
کے ساتھ پائے تو دوبارہ ان کا اعادہ نہ کرے۔  
حضرت عقیف بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ قبیلہ بنی اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے  
حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ  
میں نماز پڑھ چکا تھا پھر میں مسجد میں آئیں جبکہ امام لوگوں  
کو نماز پڑھا رہا ہو کیا میں دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہوں؟  
انھوں نے جواب دیا ہاں تم امام کے ساتھ نماز پڑھو جس  
شخص نے ایسا کیا اسے جماعت کی مثل ثواب ملے گا یا

ف اگر کوئی شخص انفرادی طور پر نماز ادا کر چکا ہو پھر اسے جماعت مل جائے تو وہ جماعت میں شامل ہو سکتا  
ہے۔ ثنولیت کی صورت میں یہ جماعت سے دوبارہ پڑھی جانے والی نماز نفل ہو جائے گی۔ فرض کی ادائیگی کے بعد  
دو نمازوں کی جماعت میں ثنولیت کی جاسکتی ہے ایک نماز ظہر ہے دوسری نماز عشاء ہے باقی تینوں عصر، مغرب اور فجر میں  
ثنولیت درست نہیں ہوگی عصر کی نماز میں اس لیے کہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا درست نہیں ہے مغرب کی نماز میں ثنولیت  
اس لیے جائز نہیں کہ اس کی تین رکعت ہیں اور نوافل تین رکعت نہیں ہو سکتے اور فجر کی نماز میں اس لیے ثنولیت درست  
نہیں کہ فجر کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں۔

۲۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي زَيْدٍ عَنْ  
ابْنِ عَمْرِو قَالَ وَالَّذِي يَفُوتُهُ لَحْدٌ كَأَنَّ  
وَدَّ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کی نماز  
عصروں ہو گئی گویا اس کے اہل خانہ اور مال و متاع  
سب کچھ تباہ ہو گیا ہو۔

## ۶۵- يَابُ وَقْتُ الْجُمُعَةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الطَّيِّبِ وَالذِّهَانِ

نماز جمعہ کے وقت، خوشبو اور تیل کے استعمال کے استحباب کا بیان

۲۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي عَمْرِو بْنِ  
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى طَائِفَةً يَغْتَابِلُ  
ابْنِ أَبِي كَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُصَدِّحُ رَأْيَ جَدِّهِ  
السَّجْدِ الْغَرَبِيِّ فَإِذَا غَشَى الطَّائِفَةَ كُلُّهَا  
ظُلُّ الْجَدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى لَقْدُوفِ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَرَجَّعَ فَتَقِيلُ قَائِلَةً  
الضَّحَاءِ۔  
حضرت ابوسہیل بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد  
مالک کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی  
کی منہلی دیوار کے پاس جمعۃ المبارک کے دن حضرت  
عقیل بن ابی طالب کے لیے ایک بوریا بچھا ہو دیکھا کرتا  
تھا جب دیوار کا سایہ بوریے پر مکمل خور ہو چھا جاتا تو حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لیے  
برآمد ہوتے پھر تم واپس پٹختے تو چاشت کے بعد  
قبولہ کرتے۔ ف

۲۲۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ نَافِعُ أَنَّ  
ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يَرُدُّ رَأْيَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَهُوَ  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے لیے خوشبو اور تیل

ف نماز جمعہ کا وقت :- چونکہ نماز جمعہ نماز ظہر کا خلیفہ ہے اس کا وقت بھی نماز ظہر والا ہے۔ نماز ظہر کا وقت  
زوال کے بعد سے لے کر سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک باقی رہتا ہے اس وقت کے دوران  
نماز جمعہ ادا کی جاسکتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں تاخیر سے پڑھنا اور موسم سرما میں تعجل سے پڑھنا مسنون ہے۔  
نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت نئے کپڑے پہننا یا دھلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا، تیل لگانا، سرمہ لگانا، خوشبو لگانا، غسل  
کرنا اور اول وقت میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے آنا مسنون ہے۔

أَنْ لَا تَذَرُوا تِلْكَ السَّاعَةَ .  
کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ہم اس وقت کھانے کیلئے  
رکنے کو اچھا نہیں سمجھتے ۔

## ۶۴۔ فَضْلِ الْعَصْرِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

### نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ الشَّيْبِ  
ابْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَصُومُ  
الْمُنْكَدِرَ بَيْنَ عِبَادَةِ اللَّهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ  
الْعَصْرِ .  
قَالَ مَعَهُ : وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا صَلَاةَ  
تَطَوُّعًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ شَرُّ أَيْ حَنِيفَةٍ  
رَحِمَهُ اللَّهُ .  
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ  
آپ نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے ہیں منکدر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ کو ڈانٹ رہے تھے ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم ہیں اخذ کرتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد نفلی نماز  
جائز نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
کا قول ہے ۔

ف نماز عصر کا ذکر قرآن پاک میں خصوصیت سے یہ لکھا ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ  
الْوُسْطَىٰ عِنْدَ تَمَازُؤِهَا بِحُفَاطَتِكُمْ وَالْمَحْصُوفَ صَلَاةَ وَسْطَىٰ عِنْدَ تَمَازُؤِهَا بِحُفَاطَتِكُمْ وَالْمَحْصُوفَ صَلَاةَ وَسْطَىٰ عِنْدَ تَمَازُؤِهَا بِحُفَاطَتِكُمْ  
اور نماز عصر کے وقت فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے  
کہ تم نے میرے بندوں کو کیا پایا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز میں تھے اور جب  
ہم ان کے پاس سے آئے تو اس وقت بھی نماز میں مصروف تھے ۔  
اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز فجر اور نماز عصر پڑھی تو اسے اللہ تعالیٰ  
کبھی دوزخ میں داخل نہیں کرے گا (مسلم شریف)  
نماز عصر کے بعد نوافل ادا کرنا جائز نہیں ہے البتہ نوافل شدہ نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ فوت شدہ نماز اوقات ثلاثہ  
یعنی غروب آفتاب صبح آفتاب اور نصف النہار کے علاوہ جب بھی پڑھی جائے جائز ہے ۔



حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب تک آپ نماز جمعہ کے خطبہ کے لیے تشریف نہ لاتے لوگ نماز نفل میں مصروف رہتے جب آپ تشریف لاتے اور منبر پر صوبہ فرما ہوتے تو مؤذن اذان کہتا۔ حضرت ثعلبہ نے فرمایا ہم علمی و فقیہی گفتگو میں محو رہتے حتیٰ کہ جب مؤذن خاموشی اختیار کر لیتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے تو ہم خاموشی اختیار کر لیتے اور کوئی شخص بھی ہم میں سے بات چیت نہ کرتا۔

حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امام کا خروج نماز کو موقوف کرتا ہے اور خطبہ کی ابتداء گفتگو کو موقوف کر دیتی ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عام طور پر اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو تم سنو اور خاموشی اختیار کرو کیونکہ اب خاموش رہنے والا جو آواز نہ سن رہا ہو کو بھی آواز سن کر خاموشی اختیار کرنے والے کی مثل ثواب ملتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اپنے کسی ساتھی کو امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے کے بارے کہنا بھی بیہودہ و لغو گفتگو کا حصہ ہوگا۔

۲۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُمْ كَانُوا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يُخْرِجَ عُمَرُ فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَنَّا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ مِنَّا۔

۲۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خُرُوجُهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ۔

۲۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّغَرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ فَلَمَّا يَدْعُو ذَلِكَ إِذَا كُتِبَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فَاسْتَمِعُوا وَانْصَتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصِبِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ مَا لِلشَّامِعِ الْمُنْصِتِ۔

۲۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتُمْ لِمَا حَبَلَكُمُ انْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

البقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۲ کا) اور درود و سلام پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیے خطبہ جمعہ فرض ہے اس لیے اسے نہایت خاموشی اور توجہ سے سنا جائے دخول مسجد کے بعد بالعموم اور دوران خطبہ بالخصوص خاموشی اختیار کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے۔

استعمال کیے بغیر نہ جاتے مگر جب کہ آپ حالت احرام میں ہوتے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ کی تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور تیسری اذان جس کا اضافہ کیا گیا وہ پہلی اذان ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مَدَّ هُنَّ مُتَطَيِّبَاتٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ مُحَرِّمًا۔

۲۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَرَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ الْإِدَاءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا كَلَّمَ نَاخِذُ وَالْإِدَاءُ الثَّالِثُ الَّذِي نَزَّيْدَا هُوَ الْإِدَاءُ الْأَوَّلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۲۲۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَكَاسْتِحْبَابُ مِنَ الصَّلَاةِ

### نماز جمعہ میں قراءت اور خاموشی کے استحباب کا بیان

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صفاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے نعمان بن بشیر سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے؟ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہل آتک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے ف۔

۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ السَّامِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ الصَّخَّالَةَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ آتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

ف نماز جمعہ میں سورۃ فاتحہ کے بعد جو بھی سورۃ امام پڑھے گا درست ہے لیکن ایک رکعت میں مسنون یہ ہے کہ سورۃ جمعہ کی آخری آیات کی قراءت کرے کیونکہ ان آیات میں نماز جمعہ کے متعلق مضمون بیان کیا گیا ہے اور دوسری رکعت میں ہل آتک حدیث الغاشیہ پڑھی جائے۔ نماز جمعہ کے لیے اول وقت میں مسجد میں جانا باعث اجر و ثواب ہے مسجد میں پہنچنے کے بعد نوافل ورد و فرائض (جاری ہے)

اجازت دے دی ہے راوی کا بیان ہے کہ پھر میں  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شریک  
ہوا جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھبراؤ کیا گیا تھا  
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نماز عید سے فراغت حاصل  
کی تو خطبہ ارشاد فرمایا:

۲۳۲- أَحْبَبْتُكَ مَا لَكَ أَحَبُّكَ ابْنُ شَهَابٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن

**ف** عید کا لفظ عود سے بنا ہے جس کا معنی ہے ”بار بار آنا“ چونکہ عید کا دن بھی سال بعد بار بار آتا ہے اس  
لیے اسے ”عید“ کہا جاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں  
لوگوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انھوں نے سال میں دو دن ایسے متعین کر رکھے ہیں کہ ان میں کھیل و کود کا مظاہرہ کرتے ہیں  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہ دو دن چھوڑ کر دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اپنانے کی تعلیم دی۔  
عید الفطر رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے کے شکرانے میں منائی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ سنت ابراہیمی کے  
شکرانے میں منائی جاتی ہے۔ عید الفطر یکم شوال اور عید الاضحیٰ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے عید کی  
دو رکعت ہیں نماز عید واجب ہے یہ نماز ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز جمعہ فرض ہے۔ نماز عید کا  
وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال کا وقت شروع ہونے تک ہے۔ عیدین کے دن نماز عید سے  
قبل یہ امور سنون ہیں، غسل کرنا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں ادا کرنا نئے کپڑے یا دھوئے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا  
یتل لگانا، سرمہ لگانا، نماز عید ادا کرنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا، نماز کے لیے عید گاہ میں جلدی آنا، عید الفطر کے دن  
نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز استعمال کرنا، نماز عید الفطر کے دن آہستہ تکبیریں کہتے ہوئے مسجد کی طرف جانا اور عید الاضحیٰ  
کے موقع پر مسجد کی طرف آتے وقت بلند آواز سے تکبیریں کہنا۔

نماز عید کا طریقہ کاریوں سے کہ سب سے پہلے نیت باندھ کر کھڑا ہو جائے شہر پر سے پھر تین زائد تکبیریں  
کہی جائیں ہر تکبیر پر رفع یدین کیا جائے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں بعد میں مقتدی خاموش رہے گا امام  
سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے گا رکوع و سجود کے بعد حسب معمول دوسری رکعت پڑھی جائے البتہ رکوع جانے سے قبل  
تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی باقی نماز حسب معمول ادا کی جائے گی نماز کے اختتام پر امام لوگوں کو دو خطبے دے گا جو نماز عید  
کی اہمیت و فضیلت اور دیگر امور پر مشتمل ہوں۔



۲۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَأَى فِي قَيْصِيهِ دَمًا  
وَالْإِمَامُ عَلَى الْيَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَزَعَرُ  
قَيْصِيصُهُ فَوَضَعَهُ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
(قاسم بن محمد) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں  
نے (قاسم بن محمد) نے اپنی قمیص پر خون کا دھبہ اس  
وقت دیکھا جبکہ امام منبر پر خطبہ جمعہ دے رہا تھا۔  
انھوں (قاسم بن محمد) نے اپنی قمیص اتار کر رکھ دی۔

## ۶۔ بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَأَمْرِ الْخُطْبَةِ

### عیدین کی نماز اور خطبہ کے حکم کا بیان

۲۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي  
عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ  
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ  
فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ زَهِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَاهُمَا يَوْمَ فِطْرِكُمُ  
مِنْ صِيَاكُمْ وَالْآخِرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ  
لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ  
فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا  
عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ  
يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ  
يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ ثُمَّ  
شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ مُحْصَوٌّ  
فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ  
غلام حضرت ابوعبید نے فرمایا: میں امیر المومنین فاروق  
اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا آپ  
نماز عید سے فارغ ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے  
دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ  
سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن تمھارے لیے روزہ  
موقوف کرنے کا دن ہے اور دوسرا الیادان ہے  
میں تم اپنی قرانیوں کا گوشت کھاتے ہو انھوں  
کہا میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے  
نماز عید میں شریک ہوا جب انھوں نے نماز عید  
فراغت حاصل کی، خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا  
تمھارے لیے آج کے دن دو عیدیں جمع کر دی گئی  
وہا توں میں رہنے والوں میں سے کوئی شخص اگر  
انتظار کو پسند کرتا ہے تو وہ انتظار کرے اور اگر  
پلٹنا چاہتا ہے تو پلٹ سکتا ہے بیشک میں نے اس

قول ہے۔

## ۶۹۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

### عیدین کی نماز میں قراءت کا بیان

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ سَعِيدٍ  
الْمَدَنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا ذَرٍّ  
الْكَلْبِيِّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَاتٍ وَ  
الْقُرْآنِ الْعَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشَقُ الْقَمَرُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ذر اللیثی  
رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ میں کن سورتوں کی قرات  
کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم سورہ ”قی“ اور سورہ ”قمر“ کی قرات فرماتے تھے

## ۷۰۔ بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

### عیدین کی تکبیروں کا بیان

۲۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ شَهِدْتُ  
الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الْأُولَى ثَلَاثَةً  
تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ بِخَمْسٍ  
تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کے ساتھ شریک ہوا انھوں نے (حضرت ابو ہریرہ) نے  
پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور

**ف** عیدین کی دو رکعت ہیں۔ حسبِ معمول ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی  
ہے کیونکہ قرآن پاک میں فَاخْرُجُوا مَا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ کا حکم عام ہے البتہ پہلی رکعت میں سورت قی اور  
دوسری رکعت میں سورہ قمر پڑھنا سنت ہے۔

خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھ لیتے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ایسے کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جمعہ کے سلسلے میں دیہاتی لوگوں کو اس لیے رخصت دی تھی وہ شہری باشندے نہیں تھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ  
وَذِكْرَانَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَصْنَعَانِ  
ذَلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ وَ  
إِسْمًا رَخَّصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِأَهْلِ الْعَالِيَةِ  
لَا تَهْمُ كَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْبُصَيْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۲۸۔ بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ

### نماز عید سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے نوافل پڑھتے تھے اور نہ اس کے بعد

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد رقاہ بن محمد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رقاہ بن محمد سے قبل چار رکعت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں اور اس کے بعد اگر تم چاہو تو نماز پڑھو اور اگر چاہو تو نہ پڑھو اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
وَلَا بَعْدَهَا۔

۲۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ  
أَنْ يَتَعَدَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا صَلَاةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ  
فَمَا بَعْدَهَا فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَإِنْ شِئْتَ  
لَمْ تُصَلِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

ف عیدین کے دن طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے قبل گھر میں یا عید گاہ میں نوافل ادا کرنا ممنوع و مکروہ ہے نماز کے بعد عید گاہ میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے لیکن گھر میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں



# ۱۔ باب قیامِ شہرِ رمضان و ما فیہ من الفضل

## رمضان کے مہینے میں نماز تراویح اور اسکی فضیلت کا بیان

۲۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَأْسٌ ثُمَّ كَثُرُوا مِنْ الْقَائِلَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوا اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ أَوِ التَّوَابِعَةَ فَكَثُرُوا فَكَلِمَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَهَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا رَقِيَّ خَشِيتُ أَنْ يُهْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر آئندہ رات بہت زیادہ شامل ہوئے پھر تیسری یا چوتھی رات مزید کثرت سے لوگ آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے وہ سارا کچھ دیکھ لیا جو تم نے گزشتہ رات کیا میں تمہارے پاس صرف اس خوف سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو چلے اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔ ف

ف معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تشریف لا کر صرف تین بار نماز تراویح ادا فرمائی۔ بعد میں فرضیت کے خوف سے آپ مسجد میں تشریف نہیں لائے اس سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کا ہر عمل بارگاہِ ایزدی میں اتنا پسندیدہ ہے کہ اسی پسندیدگی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرض فرمادیتا ہے حج وغیرہ کے تمام ارکان مقبولانِ بارگاہِ الہی کے اعمال کا انتخاب کیا گیا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز تراویح کی تعداد ۲۰ ہے ان کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے جسے حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا ہے کہ ”کان الناس یقومون فی زمان عمرو بن الخطاب فی رمضان ثلاث وعشرین رکعة“ (موطا امام مالک) یعنی حضرت عمر کے زمانہ میں لوگ تیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے تین رکعت و تراویح ہیں رکعت نماز تراویح۔

دور رسالت اور دور صدیقی میں نماز تراویح باجماعت نہیں پڑھی جاتی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جاری ہے)

دوسری رکعت میں بھی قراوت سے پہلے پانچ  
تکبیریں کہیں ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عیدین کی  
نماز میں تکبیروں کے سلسلے میں لوگوں کا اختلاف پایا جاتا  
ہے جو طریقہ بھی تم اختیار کرو وہ اچھا ہے اور ہمارے ہاں  
بہترین طریقہ وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه سے مروی ہے وہ نماز عید میں کل نو تکبیریں کہیں  
کرتے تھے پانچ تکبیریں پہلی رکعت میں بمخ تکبیر تحریمہ  
اور رکوع کی تکبیر کے اور قراوت کے متصل پہلی رکعت  
میں تکبیروں کے بعد قراوت کرتے اور دوسری رکعت  
میں قراوت تکبیروں سے مقدم کرتے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي  
التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَآخَذَتْ بِهِ قَوْمٌ  
حَسَنٌ وَآخِضَلُ ذَلِكَ عِنْدَنَا مَا رَوَى  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْبِتُ فِي كُلِّ  
عِيدٍ تِسْعًا خَمْسًا وَآمَرَ بَعَا فِيهِمْ تَكْبِيرَةً  
الْاِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيرَتَا التَّكْوِيمِ وَيُؤَالِي  
بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الْاُولَى  
وَيُعَدُّ قُرْآنَ الشَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ آيِ  
حَنِيفَةٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔



**ف** امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں جائیں گی اور دوسری میں پانچ۔ یہ  
حدیث امام شافعی کی دلیل ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں تین تکبیریں  
شاء کے بعد اور تین ہی دوسری رکعت میں قراوت کے بعد کہیں جائیں گی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ حدیث  
ہے کہ سَنَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحْزِيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكْبِرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْبِرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶ مجتہائی دہلی)  
ترجمہ: حضرت سعید بن عاص کا بیان ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر میں کتنی تکبیریں پڑھا کرتے تھے؟ تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم چار تکبیریں جنازوں پر پڑھا کرتے تھے۔  
یعنی ہر رکعت میں چار تکبیریں پہلی رکعت میں ایک تکبیر تحریمہ کی اور تین زائدہ اور دوسری میں ایک تکبیر رکوع  
کی اور تین زائدہ ہوتی تھیں۔

۲۳۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
 أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 يُرْغِبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ  
 أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ  
 إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَعَدَّى مِنْ  
 ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو شَهَابٍ فَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ  
 كَانَ الْأَمْرُ فِي خِلَافَةٍ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا  
 مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ-

۲۴۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو شَهَابٍ  
 عَنْ عُرْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
 لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْثَارُهُمْ  
 مَتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ  
 الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا ظَنَنْتِي  
 أَنْ يَجْمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ  
 لَكَانَ أَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَيَجْمَعُهُمْ عَلَى  
 أَبِي بَكْرٍ كَغَيْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً  
 أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيَّتِهِمْ  
 فَقَالَ تَعَمَّتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي  
 يَتَأَمُّونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ  
 فِيهَا يُرِيدُ أَحَدُ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ  
 يَقُومُونَ أَوَّلَهُ-

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قیام رمضان (نماز  
 تراویح) کی ترغیب دیتے لیکن زور دے کر نہ کہتے اور  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے ایمان  
 کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا  
 اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور  
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے  
 تشریف لے گئے لیکن یہ طریقہ آج بھی موجود ہے۔  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت  
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی  
 یہی سلسلہ جاری رہا۔

حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری رضی اللہ عنہما کا بیان  
 ہے کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان  
 کی ایک رات میں نکلے اس وقت لوگ علیحدہ علیحدہ نماز  
 پڑھ رہے تھے ایک آدمی کہیں کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے  
 اور چند آدمی کہیں کھڑے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
 عنہ نے فرمایا قسم بخدا! میں گمان کرتا ہوں کہ اگر تم  
 لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا تو کتنا اچھا ہو  
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کا پختہ قصد فرمایا  
 اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء  
 میں جمع کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رمضان کی ایک  
 دوسری رات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ  
 نکلا لوگ اس وقت اپنے قاری (حضرت ابی بن کعب)  
 کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔



۲۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ  
عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرَهُ عَلَى إِحْدَى  
عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ  
عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَطُولِهَا ثُمَّ يُصَلِّي  
أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَ  
طُولِهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ فَقَالَ يَا  
عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي -

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نماز رمضان کے مہینے میں کیسی تھی؟ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رمضان اور غیر رمضان میں صرف گیارہ رکعت کا اضافہ فرماتے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت پڑھتے تھے تم ان کی عمدگی  
اور طول کے بارے نہ پوچھو پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے  
ان کی خوبصورتی اور طول کے بارے نہ پوچھو پھر آپ تین  
رکعت ادا فرماتے۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا  
یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے  
سے قبل سو جاتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹ کا) اس کا اہتمام کیا اور یہ سلسلہ آج تک مسلمانوں میں جاری ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
نماز تراویح میں نمازیوں کو دیکھ کر ان الفاظ کے ساتھ خوشی کا اظہار فرمایا: "نعم البدعة هذه" یعنی یہ بدعت بہت  
اچھی ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا جہالت ہے۔  
نماز تراویح کا نام، باجماعت اہتمام، وقت کا انتخاب اور رکعت کی تعداد کا تعین وغیرہ ایسے امور ہیں جو حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے اخذ کیے گئے ہیں علیحدہ بسنتی و سنتہ خلفاء الراشدین۔ یعنی  
متمحارے لیے میرا طریقہ اور خلفائے راشدین کا طریقہ بہترین عمل ہے۔  
نماز تراویح کی فضیلت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے واضح ہو جاتی ہے "من قام  
رمضان ایمانا واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه" یعنی جس شخص نے ثواب کی نیت سے رمضان میں  
قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ علاوہ انہی ہر رکعت کے بدلے اللہ تعالیٰ رمضان کی برکت  
عظمت کے باعث ایک فرض کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ رمضان کا مہینہ شہرہ  
ہوتے ہی مسلمان کے ثواب میں اضافہ کر دیا جاتا ہے فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر اور نفل کا ثواب فرض کے  
کر دیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

### ۳۔ باب فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَمْرًا كَعَتَى الْفَجْرِ

#### صبح کی نماز باجماعت پڑھنے اور فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان

۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَّاهُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَتْمَةَ  
فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عُمَرَ عَدَّ إِلَى السُّوْقِ  
وَكَانَ مَنَزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ  
فَمَرَّ عُمَرُ عَلَى أُقْرِ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ  
بَاتَ يُصَلِّيُ فَعَلِمْتَهُ عَيْنًا هُ فَقَالَ عُمَرُ  
لَا أَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ  
أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً -

حضرت ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز  
میں حضرت سلیمان بن ابی حاتمہ کو نہ پایا صبح ہوئی تو حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے اور حضرت  
سلیمان بن ابی حاتمہ رضی اللہ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے  
درمیان تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت  
سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہ کے  
پاس سے گزرے تو (ان) سے فرمایا: میں نے حضرت  
سلیمان رضی اللہ عنہ کو نماز صبح میں نہیں دیکھا؟ ان کی  
والدہ نے جواب دیا وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے تو انکو  
نیند آگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات  
بھر نماز پڑھنے سے صبح کی نماز میں شامل ہونا میرے  
نزدیک زیادہ اچھا ہے - ف

ف نماز بیگانہ میں سے ایک نماز فجر ہے اس کی فضیلت کے سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں -  
۱۔ حضرت عمارہ بن نعیمہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ان یلج  
النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبها“ جس شخص نے عصر اور فجر کی نماز ادا کی وہ ہرگز نہ جہنم  
میں داخل نہیں ہوگا -

جس نماز سے لوگ غفلت کی نیند سوجھتے ہیں وہ اس کے افضل ہے جسے وہ ابتداءً قائم کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ نفل نماز باجماعت ادا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے اور مسلمان اسے اچھا تصور کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے اور جس کو لوگ بُرا تصور کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا كَلَهُ نَاخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِمَا يَرِ لَانَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ وَمَا أَوْكُهُ حَسَنًا وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مَرَأَةُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ قَبِيحٌ۔

## ۲۔ بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ

### صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے ف

۲۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنَتُ فِي الصُّبْحِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

ف حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف رمضان کے مہینے میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ روزوں کی آخری رکعت میں قنوت کے بعد اور رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھی جائے گی اگر دعائے قنوت بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہو جائیگی اگر اسے عمدًا چھوڑ دیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔



فَقُلْتُ يَفْصِلُ بَيْنَ صَلَاتِهِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
وَأَيُّ فَصْلٍ أَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ۔

رضی اللہ عنہ نے اس کے لیٹنے کی وجہ دریافت فرمائی  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا  
وہ اپنی نماز کے درمیان فصل کرتا ہے حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم کے علاوہ  
کون سی فصل افضل ہو سکتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ  
کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے۔

## ۴۔ بَابُ طُولِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ التَّخْفِيفِ

### نماز میں طویل اور مختصر قراءت کرنے کا بیان

۲۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ  
فَقَالَتْ يَا بَنِي لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ  
السُّورَةُ أَتَّهَى لِأَخْرَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت  
ام فضل رضی اللہ عنہا نے ان سے سورہ والمرسلات  
کی قرأت سنی۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
اے میرے پیارے بیٹے! تمہاری اس سورت کی  
قرأت نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی  
یاد تازہ کر دی ہے کیونکہ یہ وہ آخری سورت ہے جسکی  
قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں کی

ف سب نمازوں میں سورت فاتحہ کے علاوہ جو بھی سورت پڑھنے کے لیے تجویز کی جائے جائز ہے لیکن مسنون  
یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوسط مفصل اور مغرب میں مختصر مفصل پڑھی جائیں (جاری ہیں)

۱۔ اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان سے خاموشی اختیار کر لیتا اور صبح کا وقت شروع ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے قبل ہلکی سی دو رکعت پڑھ لیتے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ صبح کی نماز سے قبل دو مختصر رکعت پڑھی جائیں۔

۲۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا اسْكَنَتِ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ .  
قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبُهُذَا إِنَّا خُذْنَا الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يُخَفِّقَانِ .

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے صبح کی دو سنت پڑھیں اور بیٹ گیا حضرت عبداللہ بن عمر

۲۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ رَجُلًا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ نَافِعٌ

۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من صلی الدردین دخل الجنة یعنی جس شخص نے عشاء اور فجر کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔  
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، من صلی صلوٰۃ الصبح فرمہو فی ذمۃ اللہ یعنی جس نے

صبح کی نماز ادا کی وہ حفاظت ربانی میں ہو جاتا ہے۔  
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ اور جس شخص نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی گویا اس نے تمام رات نماز میں گزاری (مشکوٰۃ ص ۶۲ مجتہائی دہلی) صبح کے فرائض سے پہلے دو سنت، سنت مؤکدہ اور قریب الواجب ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہمیشہ پڑھیں۔ ان کے پڑھنے کی فضیلت کے سلسلے میں حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے وہ بارہ ہیں چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے قبل (مشکوٰۃ ص ۱۰۳ مجتہائی دہلی) صبح کی سنت کسی غدر کی بناء پر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد اور زوال کے وقت سے قبل پڑھی جاسکتی ہیں ان سنتوں کے علاوہ اور سنتوں کی قضا نہیں ہوتی بہترین ہے کہ نوافل اور سنن گھر میں پڑھی جائیں کیونکہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا اسی لیے آپ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

## ۵۔ یَابُ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ وَتُرْصَلُوةِ النَّهَارِ

نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں، کا بیان

۲۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَوةُ الْمَغْرِبِ وَتُرْصَلُوةُ النَّهَارِ -

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مغرب کی نماز گویا دن کی نماز کے وتر ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَيَتَّبِعِي لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وَتُرْصَلُوةُ النَّهَارِ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ تَكُونُ وَتُرْصَلُوةُ اللَّيْلِ مِثْلَهَا لَا يَفْصَلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيمٍ كَمَا لَا يَفْصَلُ فِي الْمَغْرِبِ بِتَسْلِيمٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص کے خیال میں نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں تو اسے چاہیے کہ جب رات کے وتر ادا کرے درمیان میں سلام کے ذریعے فصل نہ کرے جیسے دن کے وتروں یعنی مغرب کی نماز میں سلام کے ساتھ فصل نہیں کی جاتی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی زبردست دلیل ہے - یعنی جس طرح مغرب کی تین رکعت کو دن کے وتر کہا جاتا ہے اور ایک رکعت کو جدا کر کے نہیں پڑھا جاتا - بالکل اسی طرح رات کے بھی تین وتر ہیں اور ان میں بھی فصل و جدائی نہیں ہے دن اور رات کے وتروں کے درمیان صرف اتنا فرق ہے کہ رات کے وتر واجب ہیں اور دن کے وتر یعنی مغرب کی تین رکعت فرض ہیں -



۲۳۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ  
فِي الْمَغْرِبِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ الْعَامَّةُ عَلَى أَنَّ الْقِرَاءَةَ تُخَفَّفُ  
فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يُقْرَأُ فِيهَا بِقِصَارِ الْمَفْصَلِ  
وَلَدَى أَنَّ هَذَا كَانَ شَيْئًا فَتَرِكَ أَوْلَعَهُ كَانَ  
يُقْرَأُ بَعْضُ السُّورَةِ ثُمَّ يُرْكَعُ -

۲۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ النَّاسَ  
فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ  
إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ -

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ "الطور"  
کی قرات کرتے ہوئے سنا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عام فقہاء  
کا خیال ہے نماز مغرب میں مختصر قرات کی جائے۔ نماز  
مغرب میں قصار مفصل پڑھی جائیں اور ہمارا خیال ہے کہ  
یہ شروع شروع میں پڑھی جاتی تھیں پھر ترک کر دی گئیں  
شاید سورتوں کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہوگا پھر رکوع کیا جاتا ہوگا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص  
لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر قرات کرے کیونکہ  
لوگوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب  
اکیلا پڑھے تو جتنی چاہے لمبی قرات کر سکتا ہے۔

بیقرہ حاشیہ ص ۲۵) سورہ حجرات سے برج تک طویل مفصل برج سے لمین الدین تک واسطہ مفصل اولمین سے آخر قرآن تک قضا  
مفصل میں۔ وتر کی نماز میں پہلی رکعت سج اسم رکب لعلی دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا  
مسنون ہے نماز جمعہ اور عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سج اسم اور دوسری رکعت میں قل اٹلک پڑھنا مسنون ہے۔  
(بہار شریعت جلد نمبر ۴ ص ۸۱، ۸۲)

قرأت کے وقت امام کو مقتدیوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی ٹھکی قرات  
کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ بوڑھے اور کمزور مقتدیوں کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنے ہاں اگر منفرد ہو تو اسے اختیار  
ہے خواہ لمبی قرات کرے یا مختصر۔ منفرد اگر طاقت رکھتا ہو تو ایک رکعت میں پورا قرآن بھی پڑھ سکتا ہے۔  
ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا تو دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد الحمد سے شروع کیا جائے پہلی رکعت دو  
رکعت کی نسبت لمبی ہونی چاہیے الثا قرآن پڑھنا یعنی پہلی رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھی اور دوسری میں سورۃ کوثر پڑھی  
کہ ہو تو معاف ہے اور اگر عمدا ہو تو سخت گناہ ہے۔

اور آسمان ابرا اور تھا ان کو صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو انھوں نے ایک رکعت وتر پڑھ لیا پھر انھوں نے رکھا کہ اہل درہ ہو گئے اور رات ہونا واضح ہو گیا تو انھوں نے ایک رکعت مزید پڑھ کر اپنی نماز کو شفع بنایا پھر وہ دودو رکعت نماز ادا کرتے رہے اور جب صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہماری یہ رائے ہرگز نہیں ہے کہ وتر سے فراغت کے بعد ایک رکعت ساتھ شامل کر کے شفع بنایا جائے لیکن وتر مکمل کرنے کے بعد جتنی چاہے کوئی نفلی نماز پڑھ سکتا ہے ۲ اور وتر میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے اور یہی امام منظم البوصیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمَ فَرَأَى عَلَيْهِ كَيْدًا فَشَفَعَ بِسُجْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ سَجْدَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يُشْفَعَ إِلَى الْوُتْرِ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنْ صَلَاةِ الْوُتْرِ وَلِلَّيْلَةِ يُصَلِّي بَعْدَ وَتْرِهِ مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وَتْرَهُ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

## ،۔ بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الدَّائِبَةِ

### سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

حضرت سعید بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر پڑھتے تھے۔ ف

۲۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ عَلَى مَا جَلَسَ عَلَيْهِ۔

**ف** سواری پر نماز نوافل ادا کرنا جائز ہے لیکن واجبات کا وقت فرائض کی ادائیگی کے وقت کے بعد شروع ہوتا ہے نوافل وغیرہ سواری پر پڑھے جاسکتے ہیں لیکن وتروں اور فرائض کی ادائیگی کے وقت سواری سے اتنا ضروری ہے کہ اگر سواری شروع ہو کہ وہ اترنے کے بعد دوبارہ سوار نہیں ہونے دیگی تو سواری پر ہی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

## ۴۔ باب الوتر

### نماز وتر کا بیان

۲۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي مُرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ قَالَ فَكُنْتُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامُ فَإِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى وَتَرٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کس طرح پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ انہوں نے دوبارہ سوال کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر خاموشی اختیار کر لی اور تیسری بار سوال کرنے پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ میں کیسے کرتا ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے بتائیں چنانچہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ لیتا ہوں تو اس کے بعد میں پانچ رکعت نماز پڑھتا ہوں اور پھر سوجھتا ہوں اگر پھر رات کو بیدار ہو جاؤں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور اگر مجھے صبح ہو جائے تو صرف وتر پڑھ لیتا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک رات سرزمین مکہ مکرمہ میں تھے

۲۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يَمْكَةً وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةً۔

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں اور یہ نماز واجب ہے اس نماز کی پہلی رکعت میں سجدہ اسم رکب و الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا سنون ہے اس وقت عشاء کی نماز ہے اس کا محل نماز عشاء کے فرائض کے بعد سے لیکن صبح کا ذب تک ہوتا ہے نماز وتر انفرادی طور پر پڑھی جاتی ہے البتہ رمضان المبارک کے مہینہ میں باجماعت پڑھی جاتی ہے جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو تو اس کے لیے بہتر ہے کہ نماز وتر کو صبح تک مؤخر کرے۔



۲۵۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاكَ يَقُولُ إِنِّي لَأُؤْتِرُ بَعْدَ  
الْفَجْرِ -

۲۵۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا  
أُبَالِي لَوْ أَقْبَسْتُ الصُّبْحَ وَأَنَا أُؤْتِرُ -

۲۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ  
ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقِدَا ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ  
لِخَادِمِهِمُ انْظُرْ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ وَقَدْ  
ذَهَبَ بَصَرُكَ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ  
قَدْ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ فَقَامَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ -

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں  
نے اپنے والدِ گرامی (تاسم بن محمد) کو یوں فرماتے ہوئے  
سنا: بے شک میں نمازِ فجر کے بعد وتر پڑھتا ہوں  
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے :  
مجھے کوئی پروا نہیں کہ صبح کی اقامت کی جائے اور میں  
اس وتر پڑھنے میں مصروف ہوں -

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے  
ہوتے جب بیدار ہوتے تو اپنے خادم سے فرماتے تم  
دیکھو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں ؟ اس وقت حضرت عبداللہ  
بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹائی نتم ہو چکی تھی خادم جاتا  
پھر آکر عرض کرتا بیشک لوگ صبح کی نماز سے فارغ ہو  
چکے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر  
وتر پڑھتے اور پھر صبح کی نماز ادا کرتے -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۰ کا) اور جسے امید ہو کہ وہ آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا اسے چاہیے کہ رات کے آخری حصہ میں  
وتر پڑھے اس لیے کہ رات کے آخری حصہ میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور افضل ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکر  
صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بھی دلیل ہے کہ نماز وتر کا وقت صبح صادق سے قبل تک ہے حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کا معمول رات کے اول وقت میں وتر پڑھنے کا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں  
وتر پڑھا کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو مخاطب کرتے ہوئے  
فرمایا: تم احتیاط پر عمل پیرا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم اجتہاد پر عمل کرتے ہو -

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ وتر رات کے اول وقت، وسط اور آخری حصہ میں پڑھے جاسکتے ہیں طلوعِ فجر کے  
وقت میں وتر کی نماز کے فوت ہو جانے کی صورت میں پڑھی جائے گی کیونکہ وتر واجب میں ترتیب کے قاعدہ کے مطابق  
فجر کی نماز سے قبل ان کا پڑھنا ضروری ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ وَ  
جَاءَ غَيْرُهُ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَأْسِهِ  
تَطَوُّعًا مَا بَدَأَ لَهُ فَإِذَا بَلَغَ الْوُثْرَ نَزَلَ فَأَذْكَرَ  
عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ آدِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک تویہ  
حدیث ہے اور اس کے برعکس حدیث بھی موجود ہے  
ہمارے نزدیک پسندیدہ اہل یہ ہے کہ نوافل جتنے بھی  
کوئی چاہے اپنی سواری پر پڑھ سکتا ہے اور جب وتر  
ادا کرنے ہوں تو سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرے یہی  
عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول  
ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۸۔ باب تاخیر الوثر

### وتر دیر سے پڑھنے کا بیان

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَيْثَةَ  
يَقُولُ إِنِّي لَذُو ثُرٍّ وَأَنَا أَسْمَعُ الْإِقَامَةَ أَوْ  
بَعْدَ الْقَجْرِ يَشْكُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ آتَى ذَلِكَ  
قَالَ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو  
یوں کہتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں جبکہ  
اقامت (صبح کی) آواز سن رہا ہوں یا فجر کے بعد۔  
عبدالرحمن بن قاسم کو شک ہے کہ انھوں نے ان میں سے  
کون سی بات کہی رف

ف یہ تمام آثار ضعف پر محمول کیے جائیں گے کیونکہ ان کے مقابل حدیث صحیح موجود ہے کہ وتر کا وقت صبح  
صادق تک ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مَنْ  
خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعُ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُؤْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ  
صَلَاةُ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱ مجتبیٰ دہلی) جسے اس بات کا خوف ہو کہ وہ  
رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو اسے چاہیے کہ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ لے۔ (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا  
نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتِ عَنَّا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَلَا تَرَى أَنَّ يُسَلِّمَ  
بَيْنَهُمَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت عبداللہ  
بن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے  
دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارے خیال میں ان دونوں کے  
درمیان سلام پھیرنا صحیح نہیں ہے۔

۲۵۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ  
صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثَمَّ ثَلَاثَ  
رُكْعَاتٍ تَطَوُّعًا قُلْتُ رُكْعَاتِ الْوُتْرِ وَرُكْعَاتِ الْفَجْرِ

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء اور نماز صبح کے درمیان تیرہ  
رکعت پڑھا کرتے تھے ان میں آٹھ رکعت نفل، تین  
رکعت وتر اور دو رکعت صبح کی سنت۔

۲۵۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّابٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّخِيفِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
أَنَّهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ تَرَكَتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ وَ  
وَلَا أَنْ لِي حُتْدُ النِّعَمِ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس کے عوض  
سُرخ اونٹ بھی دیے جائیں تو وتر کی تین رکعت  
ترک کرنا میں پسند نہیں کروں گا۔

۲۶۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ  
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ  
۲۶۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْمَكْفُوفُ عَنْ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر مغرب کی  
نماز کی طرح تین رکعت ہیں۔

الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ  
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الْوُتْرُ ثَلَاثُ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر  
تین رکعت ہیں جس طرح نماز مغرب کی تین رکعت ہیں۔

۲۶۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
الْوُتْرُ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر نماز مغرب  
کی طرح ہیں۔

۲۶۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا  
أَجْنَأَتْ رُكْعَةً وَاحِدَةً قَطُّ۔

حضرت حصین بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک  
رکعت وتر ہرگز جائز نہیں ہے۔



حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا  
کرتے تھے تو آپ ایک دن صبح کی نماز کے لیے نکلے  
اس وقت مؤذن صبح کی نماز کی اقامت کہہ رہا تھا آپ  
نے مؤذن کو خاموشی کرا دیا پھر نماز وتر ادا کی اور پھر  
بعد میں نماز صبح پڑھائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک پسندیدہ امر یہ ہے کہ طلوع فجر سے قبل وتر پڑھیے  
جائیں اور طلوع فجر تک انھیں مؤخر نہ کیا جائے اگر وتر ادا  
کرنے سے قبل فجر طلوع ہو جائے تو پہلے وتر پڑھے  
جائیں اور قصد ایسے نہ کیا جائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ يُؤَمِّرُ  
يَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا لِلصُّبْحِ فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ  
الصَّلَاةَ فَأَسْكَنَهُ حَتَّى أَوْتَرْتُهُ صَلَّى  
بِهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُؤْتَرَ  
قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَلَا يُؤَخَّرَهُ إِلَى طُلُوعِ  
الْفَجْرِ فَإِنْ طَلَعَ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَرَ فَلْيُؤْتَرَ  
وَلَا يَتَعَمَّدُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۹۔ بَابُ السَّلَامِ فِي الْوُتْرِ

### نماز وتر میں سلام پھیرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی دو رکعت اور ایک رکعت  
کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے اور بعد میں اپنے بعض  
امور کے سلسلہ میں حکم دیا کرتے تھے

۲۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَ  
الرَّكْعَةِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ۔

ف ان آثار سے واضح ہو جاتا ہے کہ نماز وتر ایک رکعت نہیں بلکہ تین رکعات ہیں یہی صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے عمل سے ثابت ہے  
حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ سبب بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر تین رکعات  
ہوتے تھے اور آپ دو رکعت کے بعد نہیں بلکہ تیسری اور آخری رکعت کے بعد دو السلام علیکم کہہا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ  
لَا يَرَى فِيهَا سَجْدَةً -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ کا قول  
ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس  
(سورۃ میں) سجدہ نہیں ہے۔

۲۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِهِمُ التَّجْمَةَ فَسَجَدَ فِيهَا ثُمَّ  
قَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ أُخْرَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو اس میں  
سورہ "النجم" کی قرأت کی اور آپ پھر کھڑے ہوئے  
تو کسی دوسری سورۃ کی قرأت کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ  
لَا يَرَى فِيهَا سَجْدَةً -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور حضرت امام مالک  
بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں سجدہ نہیں ہے۔

۲۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ  
كَجْلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ سُورَةَ  
الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّ  
هَذِهِ السُّورَةُ فَضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مصر کے  
ایک شخص نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
سورہ حج کی تلاوت کی تو آپ نے اس میں دو سجدے کیے  
اور مزید فرمایا: اس سورۃ کو دو سجدوں کے ذریعے  
فضیلت دی گئی ہے۔

۲۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

(بقیہ ماثیہ صفحہ ۴۲، اکا) واجب ہو جائے گا۔ اگر کسی ایسے شخص نے آیت سجدہ تلاوت کی جو شامل جماعت نہیں تھا تو جماعت میں شامل  
لوگوں پر سجدہ واجب ہو جائیگا لیکن وہ نماز میں سجدہ تلاوت نہیں کریں گے، بلکہ فراغت کے بعد کریں گے۔ اگر کسی نے ایک  
مجلس میں ایک سجدہ بار بار تلاوت کی تو ایک ہی سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ اگر کسی نے ایک مجلس میں آیت سجدہ تلاوت  
کی اور سجدہ تلاوت کر لیا پھر دوبارہ آیت سجدہ تلاوت کی تو اسے دوبارہ سجدہ تلاوت کرنا ہوگا۔ نماز میں یا خارج نماز میں  
دوسری آیات پڑھ لینا اور آیات سجدہ کو ترک کر دینا مکروہ ہے البتہ آیات سجدہ کو پڑھ لینا اور دوسری آیات کو چھوڑ دینا  
مکروہ و ممنوع نہیں ہے (الہدایہ)

۲۶۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي  
حَنَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مَسْعُودٍ أَهْوَنُ مَا يَكُونُ الْوُتْرُ ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ  
حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز وتر کی کم از کم تعداد  
تین رکعات ہیں۔

۲۶۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ زُمَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْلَمُ  
فِي رُكْعَتَي الْوُتْرِ۔  
حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت میں سلام  
نہیں پھرتے تھے۔

## ۸۔ بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

### قرآن کے سجود کا بیان

۲۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ  
مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ  
فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ  
فِيهَا۔  
حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو انھوں  
نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کی قراءت کی۔ تو اس میں  
انھوں نے سجدہ کیا جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا۔

ف قرآن پاک میں کل چودہ سجدہ تلاوت ہیں وہ چودہ مقامات ہیں سورہ اعراف، سورہ رعد، النحل، بنی اسرائیل  
مریم، سورہ حج کا پہلا رکوع، سورہ النمل، الم تنزیل، ص، حم السجدہ، النجم، اذالسماء اور اقرآن ہے۔ ان  
سورتوں میں آیت سجدہ تلاوت کرنے کی وجہ سے سجدہ، تلاوت کرنے والے پر اور سامع پر واجب ہو جاتا ہے اگر امام نے  
آیت سجدہ تلاوت کی تو مقتدیوں پر سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ اوقات مکروہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب  
اول نصف النہار کے وقت مکروہ ہے اور اگر کسی مقتدی نے آیت سجدہ پڑھ لی تو سجدہ تلاوت نہ امام پر واجب ہوگا اور نہ  
مقتدی پر اگر امام نے آیت سجدہ تلاوت کی تو نماز سے خارج کسی آدمی نے سن لی تو سامع پر سجدہ تلاوت (جاری ہے)



سَنَّةٌ

۲۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْخُلُ أَحَدًا  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۲۴۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّكَ قَالَ كَانَ يَعْلَمُ  
النَّارَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كَانَ  
أَنْ يُخَسِّفَ بِهِ خَيْرًا لِلَّهِقَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ  
الْمُصَلِّيِّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْرِ مَا  
اسْتَطَاعَ وَلَا يُقَاتِلْهُ فَإِنْ قَاتَلَهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ  
عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مِنْ قِتَالِهِ إِيَّاهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ

چالیس دن کہا یا چالیس مہینے کہا اور یا چالیس سال کہا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی

کے حوالے سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا

ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو نہ گزرنے دے اگر گزرنے

والا نہ رکے تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے

والے کو معلوم ہوتا تو اس کا اس پر کتنا گناہ ہے تو زمین

میں دھنس جانا اُسے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوتا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی شخص کا

نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے جب کوئی آگے

سے گزرنے کا قصد کرے تو اسے اپنی طاقت کے مطابق

رودے کے لیکن اس سے جھگڑا نہ کرے کیونکہ جھگڑتے سے جو

**ف** نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے کوئی بھی چیز یعنی انسان حیوان، چرند اور پرند وغیرہ نماز کے سامنے سے  
گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکو کیونکہ وہ شیطان  
ہے ایک اور روایت میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو گزرنے کا گناہ معلوم ہو جائے تو وہ چالیس تک رکاوٹ ہے۔  
راوی کا بیان ہے کہ چالیس سے مراد چالیس سال ہیں اور ایک روایت میں تو صراحت چالیس سال کا ذکر موجود ہے بہر حال نمازی  
کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے جس سے ہر صاحب ایمان کو بچنا ضروری ہے۔

نمازی کو حفظاً ما تقدم کے مشہور اصول کے مطابق اپنے سامنے ستر رکھ لینا چاہیے تاکہ آگے سے گزرنے والا گناہگار نہ ہو۔  
ستر کم از کم ایک ہاتھ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہونا چاہیے منفرد ستر اپنے سامنے رکھے  
گا اگر باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو ستر امام کے سامنے رکھا جائے گا اگر مقتدیوں کے سامنے ستر نہ بھی ہو تو کوئی حرج  
نہیں ستر کے آگے سے گزرنے والا بالکل گناہگار نہیں ہوگا اور اگر کسی کو ستر میسر نہ آ سکے تو وہ زمین پر بیکر کھینچ دے  
وہ ستر کا کام دے گی۔ (بہار شریعت)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَرَاهُ  
سَجَدَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ رَوَى هَذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ  
عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَذِي فِي سُورَةِ الْحَجِّ  
إِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً الْأُولَى وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا  
کہ انھوں نے سورہ حج میں دو سجدے کیے -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت  
عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی  
راے میں سورہ حج میں صرف ایک سجدہ ہے اور وہ پہلا  
ہے اور اسی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی عام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

## ۸۱۔ بَابُ الْبَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

### نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام  
ابو نصر کا بیان ہے کہ حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ  
نے بتایا کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے انھیں (ابو نصر کو)  
ابو جہیم انصاری کے پاس بھیجا تاکہ ان (ابو جہیم) سے  
پوچھا جائے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں  
کیا سنا ہے؟ ابو جہیم انصاری نے کہا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازی کے آگے سے  
گزرنے والے کو اگر معلوم ہوتا کہ اس پر اس گزرنے  
کتنا گناہ ہے تو چالیس تک رکے رہنا اس کے  
نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوتا  
کا کہنا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۰۔ مَا لَكَ حَدَّثَنَا سَالِحُ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى  
عُمَرَ أَنَّ يُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ  
خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَمْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَهْمٍ  
الْأَنْصَارِيِّ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي  
الْمَاءِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ يَعْلَمُ الْمَاءُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي  
مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ  
أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يُمَرَّ بَيْنَ  
يَدَيْهِ قَالَ لَأَذِي بِي قَالَ أَرْبَعِينَ  
يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا اَتَطَوُّعُ وَهُوَ حَسَنٌ وَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ نفسی  
نماز اور مستحب ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

كَيْسٌ يَوَاجِبُ۔

## ۳۸۔ بَابُ الْإِنْفِتَالِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز سے فراغت کے بعد منہ پھیرنے کا بیان

حضرت محمد بن یحییٰ بن جان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے واسع بن جان رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے  
ہوئے سنا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا جبکہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی پشت قبلہ کی طرف کر کے  
بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز سے فارغ ہوا میں اپنی  
بائیں طرف سے ان کی طرف پھرا۔ حضرت عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمھیں اپنی دائیں طرف سے  
پھرنے کے کس چیز نے روکا؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے  
آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف پھر گیا حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بالکل درست کیا کچھ لوگوں

۲۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ  
أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ  
قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ مُسْنِدًا ظَهَرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا  
قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ  
شَقِي الْأَيْسَرِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُنْصَرِفَ  
عَلَى يَمِينِكَ قُلْتُ رَأَيْتُكَ وَانْصَرَفْتُ  
إِلَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ  
فَإِنَّ قَائِلًا يَقُولُ انْصَرَفْتُ عَلَى يَمِينِكَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸، اکا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں تشریف فرما تھے میں بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا  
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا دخول مسجد کے بعد تمھیں کس چیز نے تہتہ المسجہ کی نماز سے روکا؟  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ اور صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے جن اوقات میں نماز مکروہ ہے یعنی طلوع آفتاب، استواء آفتاب  
غروب آفتاب، طلوع فجر کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تہتہ المسجہ کے نوافل پڑھنا درست نہیں جب کوئی شخص مسجد حرام میں  
داخل ہو تہتہ المسجہ کے نوافل سے قبل طواف بیت اللہ کرے مگر کوئی شخص مسجد نبوی میں داخل ہو تو بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ  
سلام پیش کرنے سے قبل تہتہ المسجہ کی نماز ادا کرے۔



نقصان ہو سکتا ہے وہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ ہو سکتا ہے ہمیں ابو سعید خدری کے علاوہ کسی اور سے جھگڑے والی روایت معلوم نہیں ہوئی۔ عام فقہاء کی رائے بھی اس کے برعکس ہے لیکن جھگڑے کے سلسلہ میں صحیح مذہب ہم نے بیان کر دیا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے کسی بھی چیز کے گزرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مِنْ مَمَرٍ هَذَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى قِتَالَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَكَيَسَتْ الْعَامَّةُ عَلَيْهَا وَلَكِنَّهَا عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۳۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ مِّنْ مَا بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۸۲۔ بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ دُخُولِهِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت نوافل کے استحباب کا بیان

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔

۳۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الدُّمَاقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الدُّمَاقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّكَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

ف دُخُولِ الْمَسْجِدِ فِي وَقْتِ تَعْظِيمِ الْمَسْجِدِ كَمَا جَاءَتْ فِي جَنَابِ تَرْكِ كَرْنَا كَرُوهُ تَنْزِيهِ هِيَ هِيَ حَضْرَتِ ابْنِ قَتَادَةَ السَّكَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا بَيَّانُ هِيَ كَمَا فِي الْمَسْجِدِ فِي دُخُولِهِ جَارِي هِيَ

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۸۴۔ بَابُ صَلَاةِ الْمَغْضَى عَلَيْهِ

### بے ہوشی کے عالم میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغِيِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَلَمْ  
يَقْضِ الصَّلَاةَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر  
انھیں افاقہ ہو گیا تو انھوں نے نماز قضا نہ کی ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب ایک دن اور رات کے  
نائد عرصہ کسی پر بے ہوشی طاری رہی ہو لیکن جب کسی پر  
ایک دن اور رات یا اس سے کم عرصہ بے ہوشی طاری  
رہے تو وہ اپنی (فوت شدہ) نماز قضا کرے گا۔ ہمیں  
علماء بنی یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ ان پر چار  
نمازوں تک بے ہوشی طاری رہی پھر افاقہ ہو گیا تو انھوں  
نے اپنی نمازیں قضا کیں حضرت ابو معشر المدنی رضی اللہ عنہ نے  
اپنے احباب میں سے کسی کے ذریعے اس کی خبر دی۔

۲۷۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَا خُذُوا إِذَا أُغِيِيَ  
عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ يَوْمٍ وَكَيْلَةٍ وَأَمَّا إِذَا  
أُغِيِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَكَيْلَةً أَوْ أَقَلَّ قَضَى  
صَلَاتَهُ بَلَّغْنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ  
أُغِيِيَ عَلَيْهِ أَرْبَعُ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَفَاقَ  
فَقَضَاهَا أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو مَعْشَرٍ  
الْمَدِينِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ۔

ف اگر کسی شخص پر ایک رات دن سے زیادہ وقت بے ہوشی طاری رہی تو بعد میں افاقہ ہونے کی صورت  
میں اس پر نماز کی قضاء لازم نہیں آئے گی۔ اگر ایک رات و دن سے کم یا تین چار نمازوں تک بے ہوشی  
رہی تو نماز کی قضاء لازم ہوگی۔ ایسے ہی کوئی شخص ایک یا دو نمازیں بے ہوشی میں گزار دیتا ہے تو ان نمازوں کی  
قضا ضروری ہوگی۔ پانچ نمازوں یا پانچ نمازوں سے کم مدت بے ہوشی طاری رہی تو ان نمازوں کی قضاء  
لازم ہوگی۔ کیونکہ القلیل کا معدوم کے مشور قاعدہ کے مطابق اس بے ہوشی کو کالعدم تصور کیا  
جائے گا۔

فَإِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ اِنْصَرَفْ حَيْثُ أَحَبَبْتَ  
عَلَى يَمِينِكَ أَوْ يَسَارِكَ وَيَقُولُ نَاسٌ إِذَا  
قَعَدْتُ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ  
الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدَسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَّا فَرَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ -

خیال ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد صرف دائیں طرف  
منہ پھیرنا چاہیے جب تم نماز سے فراغت حاصل کرو تو  
تم اپنی دائیں طرف بھی پھر سکتے ہو اور بائیں طرف بھی  
اور اسی طرح کچھ لوگوں کا زماں ہے کہ قضاے حاجت کے  
وقت قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے اور نہ بیت المقدس  
کی طرف نہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت کرتے ہوئے  
دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور بیت المقدس  
کی طرف تھا ف۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
نَاخُذُ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى آيٍ شَقِيَّةٍ  
أَحَبَّ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِالْخَلَاءِ مِنْ  
الْخَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتَ الْمَقْدَسِ إِنَّمَا يَكْرَهُ  
أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِذَلِكَ الْقِبْلَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے  
ہیں کہ جو شخص اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے تو وہ جس  
طرف چاہے پھر سکتا ہے بیت الخلاء میں، قضاے  
حاجت اور پیشاب کرتے وقت بیت المقدس کی طرف  
منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ قضاے حاجت کے  
وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے اور یہی امام اعظم

**ف** امام کا فراغت نماز کے بعد دائیں جانب یا بائیں جانب یا نمازیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا منہ کر کے سیدھا آگے کو  
منہ کر کے دعا مانگنا خلاف سنت ہے منقرض بھی فراغت نماز کے بعد دائیں طرف یا بائیں جانب منہ کر سکتا ہے۔  
بیت الخلاء میں بیٹھتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ قبلہ شریف کی جانب نہ منہ ہو اور نہ پشت ہو۔ علاوہ  
ازیں راستے میں بیٹھ کر یا قبرستان کی طرف منہ کر کے یا سورج یا چاند کی طرف منہ کر کے یا جس جانب سے ہوا آ رہی  
ہو اور یا لوگوں کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع ہے احترام قبلہ کے سلسلہ میں ایک مشہور ترین روایت ہے، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں ایک امام مسجد نے قبلہ کی طرف منہ کر کے محسوس کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو معلوم ہوا تو عدم احترام قبلہ کے سبب اسے امامت سے معزول فرما دیا۔



رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۸۶۔ بَابُ التَّحَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

### مسجد میں تھوکنے وغیرہ کی کراہت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرج دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نمازی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامنے تھو کے یا اپنی دائیں جانب تھو کے بلکہ اسے اپنے بائیں پاؤں کے پیچھے تھوکنا چاہیے۔

۲۷۹۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا فَعْرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قَبْلَكَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَبْلَكَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَبْصُقَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ شِمَالِهِ۔

ف۔ نمازی کے لیے اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بلا قدر مسجد میں تھوکنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اس شرط سے بائیں جانب تھوکنے کی اجازت ہے کہ تھوک کو دیا دیا جائے چونکہ عصر حاضر میں مساجد کے فرش پختہ ہوئے ہیں تھوک کا دبانہ مشکل ہے اس لیے مسجد میں ہر جانب تھوکنا ممنوع ہے البتہ ضرورت کے تحت اپنی قمیص یا دوسرا کپڑا وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے حالت نماز ہو یا غیر نماز قبلہ کی جانب ہر صورت تھوکنا منع ہے سید المرسلین علیہم السلام نے صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار کو اپنے دستِ اقدس سے صاف فرمایا تھا۔ ہمارے لیے مسجد میں تھوکنا کیے جائز ہو سکتا ہے۔

## ۸۵۔ بَابُ صَلَوةِ الْمَرِيضِ

### بیمار کی نماز کا بیان

۲۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيضُ  
السُّجُودَ أَوْ فِي بَرَأْسِهِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی بیمار  
سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے سر کے اشارے  
سے (رکوع اور) سجدہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَلَا يَنْبَغِي  
لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى عَوْجٍ وَلَا شَيْءٌ يَرْفَعُ رَأْسَهُ  
وَيَحْمِلُ سُجُودَهُ أَحْقَصَ مِنْ رُكُوعِهِ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیمار کے لیے جائز نہیں ہے  
کہ وہ کسی ٹکڑی پر سجدہ کرے اور کسی چیز کو چہرے کی  
طرف اٹھانا بھی جائز نہیں ہے بیمار اپنے سجدے میں

**ف** مریض اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی قوت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ سے ادا کرے رکوع اور سجدہ کرنے میں  
واضح فرق رکھے اگر اسے رکوع اور سجدہ کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کرے۔ رکوع  
کی نسبت سجدہ کا اشارہ پست کرے اگر بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ کر سکتا ہو تو لیٹ کر ادا کرے اور رکوع و سجدہ اشارے  
کرتے اگر رکوع اشارہ سے کرنے کی بھی سمیت نہ ہو تو نماز مؤخر کر دے دل یا آنکھ کے اشارہ سے نماز ادا کرنا درست  
نہیں ہے۔ اگر مریض کو قیام پر توقیر حاصل ہے لیکن رکوع اور سجدہ پر نہیں تو وہ بیٹھ کر رکوع اور سجدہ اشارے سے  
کرے نماز مکمل کرے۔ مریض نے کچھ نماز تو قیام کر کے پڑھی پھر اسے قیام پر قدرت نہ رہی تو باقی بیٹھ کر رکوع اور سجدہ  
یا عدم طاقت کی بناء پر رکوع اور سجدہ اشارے سے کر کے نماز مکمل کی تو درست ہے اگر مریض نے کچھ نماز اشارے  
سے پڑھی پھر رکوع اور سجدہ پر قدرت حاصل ہو گئی تو نماز نئے سرے سے پڑھے گا بغیر کسی شرعی عذر کے بیٹھ کر  
نماز پڑھنا جائز ہے نماز کو استخالی نہیں اور بعض فقہاء کے نزدیک اس کی نماز سرے ہوگی ہی نہیں کشتی میں کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے  
البتہ کھڑے ہو کر ادا کرنا افضل بہتر ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نہیں ہوگی جو مریض پانچ نمازوں یا ان  
کم ہل بیوٹ رات وہ فوت شد نمازوں کی قضا کر گیا اور جو پانچ نمازوں کا زیادہ بے بیوٹ رات وہ فوت شد نمازوں کی قضا لازم نہیں ہے۔

دِيكَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا  
النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ أَتَاهُمْ رَجُلٌ  
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَدْ أُتِيَ عَلَيْهِ الْبَيْلَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ  
أَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْبَيْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ  
وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى  
الْكَعْبَةِ -

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک  
دفعہ (قباء میں) لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے  
پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم پر (آج) رات کو قرآن نازل ہوا جس میں قبلہ  
کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے انھوں نے اپنے  
چہرے قبلہ کی طرف کر لیے جبکہ وہ شام کی طرف اپنے  
چہرے کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ کعبۃ اللہ کی  
طرف پھر گئے ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ فِيمَنْ أَخْطَا  
الْبَيْلَةَ حَتَّى صَلَّى رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلَيْهِ  
أَنَّهُ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ الْبَيْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ إِلَى الْبَيْلَةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ایسے شخص کے بارے جو غیر  
قبلہ رخ بھول کر نماز پڑھ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس نے

(القبیہ حاشیہ ص ۱۸۲ کا) پہنے ہوئے کپڑے نجس نہیں ہوتے۔ حائضہ عورت کے پسینے وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر خون  
وغیرہ کپڑوں کو لگ جائے نجس ہو جائیں گے ورنہ نہیں۔

ف سابقہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائی کفار نے آپ پر اعتراض کیا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ  
کے رسول صادق ہو تو تمہارا قبلہ بیت المقدس کی بجائے ”کعبۃ اللہ“ ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بھی تحویل قبلہ کا قصد فرمایا تو عین نماز کی حالت میں آپ پر آیت کریمہ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ  
نازل ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز بیت اللہ کی جانب اپنا چہرہ انور پھیر لیا اور ساتھ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین نے بھی ایسا ہی کیا۔ گویا کچھ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف چہرہ انور کر کے پڑھی،  
اور کچھ نماز بیت اللہ کی طرف۔ اور جس مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا اس کا نام مسجد ذوقبلیتین ہے یہ نماز عصر کی تھی۔  
حضور کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک شخص نے دوسرے مقام پر نماز ادا کرنے والے بنو عارثہ کو بھی  
تحویل قبلہ کی اطلاع دی تو وہ بھی قبلہ کی طرف پھر گئے اس مختصر گفتگو سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص تحری کے بعد غلط سمت منہ کر کے نماز ادا کرے  
تو دوران نماز سے یاد آ جائے کہ یہ غلط سمت ہے اور وہ درست سمت کی طرف اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو دونوں  
سمتوں والی نماز درست ہو جائے گی۔



## ۸۔ بابُ الْجَنْبِ وَالْحَائِضِ يَعْرِقَانِ فِي تَوْبِ

جنبی اور حائضہ کا پسینہ کپڑے کو نتر کر دے، کا بیان

۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَفْعُ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَعْرِقُ فِي التَّوْبِ وَهُوَ  
جَنْبٌ ثُمَّ يَصِلُ فِيهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِمَا سَمِعْنَا  
بِهِ مَا لَمْ يُصِيبِ التَّوْبَ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ وَ  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پسینہ حالتِ جنابت کپڑے  
کو لگ جاتا وہ اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیتے تھے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ حالتِ جنابت  
میں پسینہ اگر کپڑوں کو لگ جائے اٹھنی کپڑوں میں نماز  
پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر منی وغیرہ کپڑے  
کو لگ جائے تو پھر اسی کپڑے سے نماز درست نہیں  
ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۸۸۔ بابُ بَدَا أَمْرِ الْقُبْلَةِ مَا لَسِيخٍ قَبْلَ قِبْلَةِ بَيْتِ الْمَقْدَسِ

تحويل قبلہ اور بیت المقدس کی منسوخی کے حکم کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ف جنابت نجاست حکمی ہے حقیقی نہیں اس لیے حالتِ جنابت میں پہنے ہوئے کپڑے پاک ہیں اور ان میں نماز  
پڑھنا جائز ہے خواہ پسینہ سے بھیگ گئے ہوں۔ حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ  
رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں میں جماعت  
فرماتے ان میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب دیا ہاں۔ تو معلوم ہوا کہ حالتِ جنابت (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ نَرَى أَنَّ  
مَنْ عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِي خَلَفَ عَمْدَ  
فَعَلِيٍّ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ كَمَا أَعَادَهَا عَمْرُ  
لِأَنَّ الْإِمَامَ إِذَا قَسَدَتْ صَلَاتُهُ قَسَدَتْ  
صَلَاةُ مَنْ خَلَفَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ جو شخص ایسے  
(جنبی) امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو جب اس کو اس کا  
علم ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے جس طرح حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا کیونکہ جب امام  
کی نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کے پیچھے پڑھنے والوں  
کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

## ۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ أَوْ يَفْرَأُ فِي رُكُوعِهِ

کسی شخص کا صف سے دور رکوع کرنا یا رکوع میں قرائت کرنا بیان

۲۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّهُ قَالَ  
دَخَلَ تَارِيقُ بْنُ ثَابِتٍ خَوْجَةَ النَّاسِ رُكُوعًا  
فَرَكَعَهُ ثُمَّ دَبَّ حَتَّى وَصَلَ الصَّفَّ -

حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو  
انہوں نے لوگوں کو رکوع کی حالت میں پایا۔ حضرت زید  
وہیں سے رکوع میں چلے گئے پھر آہستہ آہستہ چل کر صف  
میں شامل ہو گئے ف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۶ کا) کہ نماز کی شرائط میں سے ایک با وضو ہونا اور جنابت سے پاک ہونا ہے جب شرط مفقود ہو گئی تو  
مشروط بھی مفقود ہو گیا لہذا لامحالہ نماز کا اعادہ ضروری ہوگا۔

ف وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے کہ اس وقت امام رکوع میں جا چکا ہے تو وہ  
صف سے دور ہی رکوع میں چلا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ زمین کے ساتھ پاؤں مٹس کرتے ہوئے صف میں شامل جماعت  
ہو جاتا ہے تو یہ جائز ہے لیکن بہتر و افضل یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ آکر ابتداً شامل ہو جائے جتنی نماز مل جائے  
پڑھ لے باقی ماندہ نماز اکیلا ہو کر پڑھ لے رکوع اور سجود میں تسبیحات یعنی علی الترتیب سبحان ربی العظیم (جاری ہے)

ایک رکعت یا دو رکعت نماز پڑھ لی تو اسے علم ہوا میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ قبلہ کی طرف پھر جائے اور باقی ماندہ نماز ادا کرے اور سابقہ نماز کو شمار کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فَيُصَلِّي مَا بَقِيَ وَيَعْتَدُ بِمَا مَضَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ۔

## ۸۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ جَنْبٍ أَوْ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

جنبی آدمی کا یا بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھانے کا بیان

۲۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحُ ثُمَّ مَكَبَ إِلَى الْجُرُفِ ثُمَّ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ رَأَى فِي ثَوْبِهِ إِحْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدْ اِحْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَلَقَدْ سَلَّطَ عَلَى الْإِحْتِلَامِ مِنْهُ وَلَيْتُ أَمَرَ النَّاسِ ثُمَّ غَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

حضرت اسماعیل بن ابی حکیم کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کو نماز پڑھائی پھر آپ مقام ”جرف“ کی طرف روانہ ہو گئے سورج طلوع ہونے کے بعد انھوں نے اپنے کپڑے پر احتلام (منی) کے اثرات دیکھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے احتلام ہو گیا جبکہ مجھے اس کا علم تک نہیں ہوا جس وقت سے مجھے خلیفہ بنایا گیا ہے میری ہی حال ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا دھویا اس پر پانی بہایا اور خود بھی غسل کیا پھر آپ نے طلوع آفتاب کے بعد صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی۔

ف اگر ہو جنابت یا بے وضو کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھاوی، وقت گزرنے کے بعد جنابت یا بے وضو ہونے کا علم ہوا تو غسل جنابت اور وضو کرنے کے بعد نماز کا اعادہ کیا جائے گا اور ایسے امام پر لازم ہے کہ وہ مقتدیوں کو نماز کے اعادہ کے سلسلہ میں اطلاع کرے ورنہ سب کا گناہ اسی پر ہوگا اعادہ کی وجہ یہ ہے (مبارک ہے)



## ۹۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّيْءَ

کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان

۲۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الزُّمَرِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ  
أُمَامَةً بَنَتْ ذَيْتَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلِإِخِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَهَا وَإِذَا  
قَامَ حَمَلَهَا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی زینب اور حضرت  
ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ کو نماز کی  
حالت میں اٹھایا کرتے تھے جب سجدہ کرتے اے  
بٹھا دیتے اور جب قیام کے لیے اٹھتے تو اے  
اٹھا لیتے ف

## ۹۲۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَوْ قَائِمَةٌ

نمازی کے آگے کسی عورت کے سونے یا کھڑی ہو کر بیان

۲۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَكْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
حَضْرَتِ امِّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
عَنْهَا كَابِيَانُ بَعَثَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَـ

فعل قلیل سے نمازی کسی چیز کو اٹھا سکتا ہے لیکن عمل کثیر سے ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے نماز فاسد ہو  
جاتی ہے نماز کے ایک رکن میں نماز کے منافی کسی فعل کے از نکاب کر لینے کو عمل قلیل کہا جاتا ہے اگر وہ عمل ایک  
رکن میں تین یا تین سے زائد بار کیا جائے تو عمل کثیر ہو جائیگا عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جبکہ عمل کثیر سے ٹوٹ  
جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی شریعت مطہرہ میں خود مختار ہے آپ تو حسین کریمین کے لیے بھی  
اپنے سجدے کو لمبا فرمادیتے تھے ایسے ہی سرکار اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی اور اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہما  
کو نماز کے دوران کندھوں پر سوار کر لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا يَجْزِي وَ أَحَبُّ إِلَيْنَا  
أَنْ لَا يُرَكَمَ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جائز  
ہے لیکن ہمارے نزدیک بہترین عمل یہ ہے کہ صف  
میں پہنچ کر رکوع کیا جائے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۲۸۴ - قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْبَارَكُ بْنُ قُصَالَةَ  
عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكَعَ دُونَ  
الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى وَصَلَ الصَّفَّ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ  
ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا  
تَعُدْ -

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صف سے دور رکوع  
کیا پھر حل کر صف میں شامل ہو گئے جب انھوں نے  
اپنی نماز مکمل کر لی تو اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مختار ہے شوق میں اضافہ  
فرمائے لیکن اسنہ ایسا نہ کرنا -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا اتَّقُولُ وَهُوَ يَجْزِي وَ  
أَحَبُّ إِلَيْنَا لَا يَفْعَلْ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم بھی ایسا  
ہی کہتے ہیں وہ جائز ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ  
ہے کہ ایسا نہ کیا جائے -

۲۸۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَبِيَّ وَعَنْ لُبْسِ  
الْمَعْصَفِ وَعَنْ تَحَنُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْتُ تَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ  
فِي الرُّكُوعِ وَالتَّجُودِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے کپڑے، زرد کپڑے پہنتے  
سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن  
پڑھنے سے منع فرمایا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ رکوع اور سجود  
میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

❖ ❖ ❖

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۱۸۷ اکام اور سبحان ربی الاعلیٰ طاق کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھی جائیں ان تسبیحات کی بجائے تلاوت  
کلام نہ صرف خلاف سنت ہے بلکہ مکروہ ہے

مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

## ۹۳۔ بَابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ

### نماز خوف کا بیان

۲۸۸۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ فَإِنْ يَتَقَدَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعَى جِبِ نَمَازِ خَوْفِ كَ بَارِئِ

**ف** دشمن کے ساتھ جنگ کا مسئلہ پیش آجائے تو بھی ہر نماز کو اپنے اپنے وقت میں باجماعت پڑھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ صلوٰۃ خوف کے ادا کرنے کے کئی طریقے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) تمام مجاہدین ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں کہ مجاہدین کے دو گروہ بنائے جائیں ایک نماز میں شامل ہو اور دوسرا دشمن کا مقابلہ کرے امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے اور دوسرا گروہ نماز ادا کرنے کے لیے آجائے امام صاحب دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے پھر تشہد کے بعد امام صاحب سلام پھیر دیں گے اور دونوں گروہ اپنی باقی ماندہ رکعت مکمل کریں گے پہلی جماعت دوسری رکعت بطور لاحق ادا کرے گی۔ اور دوسری جماعت بطور سبق ادا کرے گی۔ (۲) پہلا طریقہ تو اس صورت میں تھا کہ مجاہدین ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا قصد کریں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مجاہدین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک گروہ امام کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے جبکہ دوسرا دشمن کے مقابلے اور دفاع میں رہے نماز مکمل کر کے پہلا گروہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے اور دوسرا اپنے لیے امام کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے (۳) اگر دشمن کے مقابلے میں مجاہدین کم ہوں یا مقابلہ گھمسان کا ہو تو پھر بھی نماز معاف نہیں ہے بلکہ ایسے موقع پر انفرادی طور پر جسطرح بھی ادا ہو سکے سواری یا پیدل خواہ منہ قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو بہر حال نماز ادا کریں۔

**فائدہ:** پہلے طریقے میں امام ایک رکعت نماز فجر اور عصر کی صورت میں پڑھائے گا مغرب کی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک رکعت پڑھائے گا جب مجاہدین مسافر نہ ہوں تو ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں امام پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے اور دوسری گروہ کو۔ باقی ماندہ دو دو رکعت پہلا گروہ لاحق اور دوسرا سبق جیسی نماز ادا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں قبلہ کی جانب ہوتے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو مجھے مٹھوں تک لگاتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے میں پھر بچھا لیتی۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے ف

عَوِفٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي الْقِبْلَةِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبِضْتُ رِجْلَيْ دَاخِمًا بِسَطْلَتِهَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مرد نماز پڑھ رہا ہو جبکہ اس کے سامنے یا اس کے پہلو میں عورت سو رہی ہو یا کھڑی اور یا بیٹھی اور یا اس کے پہلو میں نماز پڑھ رہی ہو لیکن وہ مرد کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہی ہو جبکہ دونوں کی نماز ایک ہو یا دونوں ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو عورت کی نماز مکروہ ہوگی لیکن اس صورت میں

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ نَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً أَوْ قَاعِدَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَآلِي جَنْبِهِ أَوْ تُصَلِّيَ إِذَا كَانَتْ تُصَلِّيُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِمَا يَكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَذَا فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ يُصَلِّيَانِ مَعَ إِمَامٍ وَاحِدٍ فَإِنْ كَانَتْ كَذَلِكَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

**ف** حالت نماز میں مرد کی دائیں طرف یا بائیں طرف یا آگے یا پیچھے کچھ فاصلے پر عورت ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی عورت جب مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو چند شرائط کی بنیاد پر مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ شرائط یہ ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی وطی کے قابل ہو خواہ بالغ ہو یا نابالغ یا بوجھل ہو (۲) مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ نہ ہو (۳) رکوع اور سجود والی نماز ہو (۴) تکبیر تحریمہ میں دونوں کی نماز مشترک ہو یعنی عورت نے مرد کی اقتداء کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اقتداء کی ہو (۵) ادا کے لحاظ سے دونوں کی نماز مشترک یعنی عورت مرد کی اقتداء میں نماز میں مصروف ہو یا دونوں کسی اور امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوں (۶) مرد اور عورت دونوں کا منہ ایک ہی جہت ہو، یعنی اندھیرے میں مرد کا منہ ایک طرف اور عورت کا دوسری طرف تو نماز فاسد نہیں ہوگی (۷) عورت عاقلہ ہو اور اگر مجنونہ برابر کھڑی ہو گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۸) امام صاحب نے مرد کے ساتھ عورت کی امامت کی نیت کر لی ہو (۹) ایک رکن ادا کرنے کی مقدار دونوں محاذی رہے ہوں (۱۰) دونوں نماز ادا کرنے کا طریقہ جانتے ہوں اور (۱۱) مرد عاقل و بالغ ہو۔

(بہار شریعت)

## ۹۳۔ بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں وایاں ہاتھ بائیں پر رکھنے کا بیان

۲۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا أَحَدَهُمَا يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى ذِئَابِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يَشِيءُ ذَلِكَ۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ان میں سے ہر ایک نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔ حضرت ابو حازم (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوعاً بیان کرتے تھے

قَالَ مُحَمَّدٌ يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ أَنْ يَضَعَ بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُسْرَى عَلَى رُفْعِ الْيُسْرَى تَحْتَ الشُّرَّةِ وَيَرْمِي بِبَصَرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نمازی کے لیے مناسب یہ ہے کہ جب وہ نماز میں کھڑا ہو اپنے دائیں ہاتھ کے باطن کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر اپنی ناف کے نیچے رکھے اور اپنی نظر اپنی سجدہ گاہ پر رکھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

**ف** تبکیر تحریر کے بعد نمازی اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے اس طرح رکھے گا کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت اور جوڑ پر آجائے یہی وہ طریقہ ہے جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو تعلیم دیا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں یہ الفاظ موجود ہیں تَحْتَ الشُّرَّةِ وَضَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیتے۔

الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ  
سَجْدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ  
سَجْدَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا  
لَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَّقِمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ  
مَعَهُ سَجْدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ  
صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ  
مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِذُنُوبِهِمْ  
سَجْدَةً سَجْدَةً بَعْدَ انْصِرَافِ الْإِمَامِ  
فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ  
قَدْ صَلَّوْا سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفًا  
هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا رَّجُلًا عَلَى  
أَقْدَامِهِمْ أَوْ مُرَكَّبًا نَاسْتَقِيلَ الْقَبِيلَةَ  
أَوْ غَيْرِ مُسْتَقِيلِهَا قَالَ نَافِعٌ وَلَا أَمْرَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا حَدَّثَنِي عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ  
أَنَسٍ لَا يَأْخُذُ بِهِ -

سوال کیا جاتا تو فرماتے : امام اپنے ساتھ لوگوں کے  
ایک گروہ کو لے کر ایک رکعت پڑھائے اور دوسرا گروہ  
دشمن کے مقابل کھڑا رہے اور نماز نہ پڑھے جب امام  
کے ساتھ وہ گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو پیچھے ہٹ  
کر اس گروہ کی جگہ آجائے جو نماز نہیں پڑھ رہے تھے  
اور سلام نہ پھیریں وہ گروہ آگے بڑھے جس نے نماز ادا  
نہیں کی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت نماز ادا کرے  
پھر امام نماز سے فارغ ہو جائے گا اور دونوں گروہوں کی ایک  
ایک رکعت ہوگئی پھر بعد میں ہر گروہ اپنے طور پر ایک  
ایک رکعت امام کے فارغ ہونے کے بعد پڑھ لے۔  
ایسے ہر گروہ کی دو رکعت ہو جائیں گی اگر خوف شدید ہو  
تو مسلمان (عجاہدین) چلتے ہوئے، کھڑے ہوئے  
یا سواری پر قبلہ کا رخ ہو یا نہ نماز ادا کریں۔ سنت انس  
راوی حدیث، رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ روایت  
سنت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے  
بیان نہیں کی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
سے بیان کیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور امام مالک  
رحمۃ اللہ علیہ اس روایت سے عمل کے لیے دلیل  
اخذ نہیں کرتے تھے۔



۲۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَعِيمُ ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُجِيبُ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ  
أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ  
أَخْبَرَهُ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ  
أَمِيرُ النَّدَاةِ فِي التَّوَمْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ  
أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّا نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ  
ابْنِ عَبَّادَةَ فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ  
عنہ کی راکش گاہ پر صوبہ فرما ہوئے اس موقع پر ابونعمان  
بشیر بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ہمارے رسالت میں  
عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود و تشریف پڑھنے  
کا حکم دیا ہے تو ہم آپ کی کس طرح درود عرض کریں؟ روکی  
فرماتے ہیں کہ اس سوال پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم  
خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کاش ہم سوال کرتے

(حاشیہ گذشتہ صفحہ ۱۹۲ کا) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا بہتر ہے کتنی افسوس ناک بات ہے اگر سہی بات  
علماء اہل سنت کہہ دیں تو ان پر کفر و شرک کے فتوے کی بارش کر دی جاتی ہے لیکن اپنے گھر کے علماء جو چاہیں کہہ دیں  
تو مواخذہ نہیں ہوتا مولانا محمد زکریا صاحب نے بالکل حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے دو ٹوک الفاظ میں بیان  
فرمایا جس سے قطعاً انکار نہیں کیا جاسکتا ہر مسلمان نماز میں یہ الفاظ ”اٰیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ“ پڑھتا  
ہے جسے کوئی بھی بدعت و شرک نہیں کہتا حالانکہ اُیُّہا حرف نداء ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کلمات کی تعلیم رسول  
رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی۔ اگر حرف نداء کے ساتھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا ناجائز  
ہوتا تو آپ قطعاً اس کی تعلیم نہ فرماتے۔ جس سے معلوم ہوا کہ علماء اہل سنت اور عوام اہلسنت، محافل میلاد  
جلسہائے عوام، جمعۃ المبارک کے اجتماع، اذان سے قبل، اذان کے بعد، مشکلات و مصائب کے وقت بطور  
استغاثہ یا رسول اللہ یا بطور ہدیہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہیں یہ جائز و روا ہے۔

مولانا محمد زکریا صاحب نے اپنی تالیف ”فضائل درود“ کو فضائل اعمال کا حصہ بنایا تھا اور یہ کتاب  
پاک و ہند میں مسلسل شائع ہوتی رہی لیکن تبلیغی کار فرماؤں سے جب درود و سلام کے سلسلے میں مذکورہ حوالہ  
کے ساتھ سلسلہ سوالات کا شروع ہوا تو انھوں نے اس مقالہ کو کتاب سے خارج کر دیا۔ اب ان لوگوں نے  
مقالہ مذکورہ کو کتاب سے خارج کر کے نہ صرف مؤلف کی روح کو اذیت دی ہے بلکہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ بھی بے مروتی کا ثبوت دیا۔

❖ ❖ ❖

## ۹۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا بیان

۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّمَارِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيْكَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ہم آپ پر درود شریف کیسے عرض کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰرْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰرْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد میں برکت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی بیشک تو صاحب حمد اور بزرگی والا ہے۔ ف

ف ایک روایت میں واضح طور ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ سوال نماز میں درود شریف پڑھنے کے سلسلے میں کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود براہیہ پڑھنے کی تعلیم و تلقین فرمائی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خارج نماز میں جو چاہیں درود پڑھ سکتے ہیں چونکہ قرآن پاک میں صلوا اور سلموا کے الفاظ تبارک ہے میں کہ صلوة اور سلام دونوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا چاہیے۔ درود براہیہ میں صرف درود ہے سلام نہیں ہے لہذا درود براہیہ پڑھنے سے آیت پر عمل نہیں ہو سکتا اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے مشہور دیوبندی عالم مولوی محمد زکریا صاحب نے اپنے مقالہ فضائل درود میں لکھا ہے کہ میرے نزدیک صلوة اور سلام دونوں کو جمع کر کے پائیں (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
فَكَانَ لَا يَدْرِي فِي الْأَسْتِسْقَاءِ صَلَوةً وَأَمَّا  
فِي قَوْلِنَا فَإِنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ  
ذَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ يَحْوِلُ رَدَّ آدَاءٍ فَيَجْعَلُ  
الْيَمِينَ عَلَى الْيُسْرَى وَالْيُسْرَى عَلَى الْيَمِينِ وَلَا يَفْعَلُ  
ذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا الْإِمَامُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء  
لیے نماز نہیں (صرف دعا) ہے لیکن اس سے  
میں ہمارا قول یہ ہے کہ امام لوگوں کو دو رکعت نماز  
پڑھائے پھر دعا کرتے اور اپنی چادر پھیرتے چادر اس  
طرح پھیرے کہ اس کا دایاں حصہ بائیں طرف اور دایاں  
حصہ دائیں طرف آجائے۔ چادر صرف امام پھیرے

## ۹۔ یَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھنے کا بیان

۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّدُ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ قَالَ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

(ماہنامہ صفحہ نمبر ۱۹۶ کا) نماز استسقاء کے مختلف طریقے کتب احادیث میں موجود ہیں قحط سالی کے وقت طلب بارش  
کے لیے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا فرمائے اور دعا فرمائی اور بعد میں چادر پٹی  
اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف طلب بارش کے لیے دعا فرمائی ہے چنانچہ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَصَلِيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاعَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ  
كَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَ كَاهِ كِي طَرَفِ نِكَلِ تَوَافٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ طَلَبِ بَارِشِ كِي دَعَا كِي اَوْر قِبْلَه رِخ رِخ رِخ  
ہوئے آپ نے اپنی چادر پٹی (مشکوٰۃ باب الاستسقاء فصل دوم)

جمہور آئمہ کے نزدیک طلب بارش کیلئے نماز بھی ہے اور دعا بھی جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک صرف دعا ہے نماز نہیں  
طلب بارش کیلئے دعا کرنی ہو یا نماز پڑھنی ہو ہر صورت میں عاجزی و انکساری کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کلمات دہرا  
جائیں بعد میں صرف امام صاحب اپنی چادر پٹی کرے یعنی اوپر والے حصے کو پیچھے اور نیچے والے کو اوپر گھومتے رہے۔



أَبُو النَّعْمَانِ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ  
عَلَيْكَ قَالَ قَعَمَتِ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمْتِنَا إِنَّا لَمْ  
نَسْأَلْهُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
بَارِكٌ فَخِيٌّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي  
الْعَالَمِينَ إِنَّكَ خَبِيرٌ مَجِيدٌ وَ  
السَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ -

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یوں کہو اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی  
اِبْرٰهیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهیمَ  
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ اِنَّکَ خَبیرٌ مَّجیدٌ  
اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ محمد پر درود  
بمیں جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اولادِ  
ابراہیم پر درود بھیجا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور  
اولادِ محمد پر برکت فرما جس طرح تو نے تمام جہانوں میں  
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی۔ بے شک  
تو حمد والا اور بزرگی والا ہے اور سلام کے بارے  
میں جانتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر طریقے  
سے درود شریف پڑھنا اچھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هَذَا حَسَنٌ

## ۹۶۔ بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

### بارش طلب کرنے کا بیان

۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ سَمِعَ  
عَبْدَ بْنَ تَيْمِيمٍ الْمَازِنِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ تَيْمِيَّةَ الْمَازِنِي يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ  
رِجْلَيْهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ -

حضرت عباد بن تمیم المازنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ کو  
یوں کہتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ  
کی طرف نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء  
پڑھی اور اپنی چادر پھیری جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
چہرہ اور قبلہ کی طرف تھا ف۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدَ  
مُسْجِدًا تَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ  
وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَمَّا بَعْدُ إِذَا مَا أَلَّتِ  
الشَّمْسُ فَسَأَلَ أَيُّوَابُ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِي  
هَذِهِ السَّاعَةِ فَأُحِبُّ أَنْ يَتَّعِدَنِي فِيهَا  
عَمَلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَقْضُلُ بَيْنَهُنَّ  
بِسَلَامٍ فَقَالَ لَا أَخْبِرْنَا بِذَلِكَ بَكِيرُ بْنُ  
عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَ الشَّعْبِيِّ  
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ -

حتی کہ آپ گھر واپس تشریف لے آتے پھر آپ (گھر  
میں) دو رکعت ادا فرماتے ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفسی  
نماز ہے جو مستحب بھی ہے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل اور زوال آفتاب  
کے بعد پڑھتے۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چار رکعت کے بارے  
دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان  
کے دروازے اس وقت کھول دیے جاتے ہیں اس  
بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل ان کی طرف چڑھ جائے  
صحابی نے عرض کیا کیا ان (چار رکعت) کے درمیان  
سلام کے ساتھ فصل کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا نہیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے  
ہیں کہ یہ روایت بکیر بن عامر البجلی، ابراہیم، شعبی اور  
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ہم  
تک پہنچی ہے۔

✽ ✽ ✽

ف فرلٹن کی ادائیگی میں جو نفل پورا ہو جاتے ہیں ان کو سنن و نوافل سے مکمل کیا جائے گا۔ اس  
لیے فرلٹن و واجبات کے ساتھ ساتھ سنن و نوافل کو بھی نہایت ہی اہتمام سے ادا کرنا چاہیے۔ سنن و نوافل  
کا اپنے گھر میں ادا کرنا سنن ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی  
طریقہ کار تھا۔ طلوع فجر کے بعد، نماز عصر کے بعد، طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور استوائے آفتاب  
کے اوقات کے علاوہ جب چاہیں نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ان پانچ اوقات میں ادا کرنا کراہت  
سے خالی نہیں ہے۔ نماز پنجگانہ میں پڑھے جانے والے نوافل جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضاء  
نہیں ہوتی۔

کوئی شخص نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہتے ہیں۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ  
 اے اللہ تو اس پر رحم فرما اے اللہ تو اسے بخش دے اے اللہ تو اس پر مہربانی فرما اور اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر مسجد میں دوسری جگہ بیٹھ کر نماز کے انتظار کے لیے بیٹھ جائے تو جب تک وہ نماز سے فارغ نہیں ہو گا اے نماز میں مصروف رہنے کا ثواب ملتا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ فَإِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ

## ۹۸۔ بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

### فرض پڑھنے کے بعد نوافل پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل دو رکعت پڑھتے۔ دو ظہر کی نماز کے بعد، دو رکعت نمازِ مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد پڑھتے اور نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں نماز ادا فرماتا۔

۲۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا فَاذِلُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَاذِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيُ بَعْدَ

ف ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور بدترین جگہ بازار ہے مطلب یہ ہے کہ مسجد اس لیے بہترین جگہ ہے کہ ذکرِ جن کے لیے ہے اور بازار اس لیے برا مقام قرار دیا گیا ہے کہ وہ ذکرِ شیطان کا مقام ہے مسجد میں نماز کے انتظار کے لیے بیٹھنے والے کو بھی نماز میں مصروف ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص نماز سے فراغت کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے یا اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ کے فرشتے اس کے لیے مسلسل بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے اللہ کی معصوم مخلوق ہے ان کی دعا کی قبولیت بر قسم کے شک و شبہ سے بلند و بالا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کی یقینی طور پر بخشش ہو جاتی ہے۔



# باب الرجل یجرتوبہ والمرأۃ تجرد ذلیہا فیلعلق بہ قدر ما کرہ من ذلک

نپاک جگہ سے مرد یا عورت کے کپڑے کو نجاست لگ جائے کہ بیان

۲۹۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ  
ابْنِ عَامِرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ  
ابْنِ الْحَارِثِ الثَّيْمِيِّ عَنْ أُقْرُو كَيْدٍ ابْنِ إِهْيَمَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ  
رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي  
امْرَأَةٌ أَطِيلُ ذُرِّيَّ وَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُ مَا بَعْدَهُ -  
حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن کی ام ولد کا بیان ہے  
کہ انھوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
سے دریافت کیا کہ میں عورت ہوں میں اپنا دامن لٹکا کر  
ایسی جگہ سے چلتی ہوں کہ وہ جگہ نجس ہے؟ حضرت  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: اس کے بعد والی جگہ اسے پاک  
کر دیتی ہے ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَلْعَلُ  
بِالدَّلِيلِ قَدْ رُفِيَ كَوْنُ أَكْثَرِ مِنْ قَدْ رِ الدَّرْهِمِ  
الْكَبِيرِ الْمِثْقَالُ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا يَصْلِيَنَّ  
فِيهِ حَتَّى يَفْسِلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر درہم  
کا اندازہ کپڑے کے دامن کو نجاست لگ جائے تو اس  
میں کوئی حرج نہیں اور اگر درہم سے کثیر ہو جائے تو  
کپڑا دھوئے بغیر ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اور یہی امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جیسی ایک اور روایت ہے کہ قبیلہ بنو اشمل کی ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں عرض  
کیا کہ ہمارے بطن سے جو راستہ مسجد کو جاتا ہے اس میں بارش کا نجس پانی جمع ہو جاتا ہے تو ہم کیا کریں؟ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس پانی کے بعد پاک راستہ بھی ہے تو عورت نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ تو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پاک راستہ اس پیدری کو دور کر دیتا ہے۔  
زمین پر کپڑے گھسیٹنے کی احادیث مبارکہ میں بڑی مذمت آئی ہے لیکن یہ سند صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعلیٰ درجے  
کے پردہ کے اہتمام کی وجہ سے تھا ہر حال نجاست کے سلسلہ میں فقہی مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک درہم کی مقدار سے زائد  
نجاست کپڑے کو لگ جائے تو اس کا دھونا فرض ہے اگر ایک درہم کا اندازہ ہو تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر ایک  
درہم سے کم مقدار میں ہو تو اس کا دھونا افضل ہے۔

# ۹۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَمَسُّ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

حالت جنابت اور بغیر وضو کے کسی شخص کا قرآن کو چھونے کا بیان

۳۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذْمٍ قَالَ إِنْ  
فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعْمُرُونَ حَذْمٌ لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا۔

۲۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّهُ نَأْخُذُ بِهِ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا فِي خُصْلَةٍ

وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ

كُلِّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم  
کی طرف تحریر فرمایا اس میں موجود تھا کہ صرف پاک شخص  
قرآن کو چھو سکتا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے: صرف پاک آدمی  
سجدہ کر سکتا ہے اور قرآن پڑھ سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام

روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے لیکن اسی امر میں ہمتیاء

ہے وہ یہ کہ بغیر وضو قرآن پاک کی تلاوت کی جا

سکتی ہے (چھوٹا درست نہیں) مگر جب کہ کوئی

شخص جنبی ہو۔

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے نام عرضیہ میں تحریر فرمایا تھا "لا یمس القرآن الا

طاهر یعنی قرآن کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے اور قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے لا یمسہ الا المطہرون

یعنی قرآن کو صرف پاک و صاف لوگ ہی چھو سکتے ہیں ان دلائل سے معلوم ہوا کہ حالت جنابت یا بغیر وضو کے قرآن کو

چھونا سخت منع ہے البتہ جب قرآن کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو جنبی اور بے وضو آدمی بطور حفاظت پکڑ سکتا ہے

علاوہ ازیں کپڑے کے ساتھ بھی پکڑ سکتے ہیں بے وضو شخص زبان پڑھ سکتا ہے لیکن جنبی جس طرح چھو نہیں سکتا

اسی طرح اسے زبان سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔

کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہا کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسے فرمایا۔

أَنْ أَقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى  
فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى فَأُقْتَلَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ ثَلَاثًا أَشْهَدُ لِلَّهِ -

## ۱۰۳۔ بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً

### شہادت کی موت کا بیان

حضرت جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں شدید تکلیف میں پایا آپ نے انھیں بلند آواز سے پکارا وہ جواب نہ دے سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو الزبیر! اللہ تعالیٰ اپنے غل پر غالب ہے۔ عورتوں کی چیخ و پکار بند ہوئی اور انھوں نے رونا شروع کر دیا۔ ابن عتیق عورتوں کو خاموش کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں اپنی حالت پر چھوڑ دو جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وجوب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وفات پانا متوفی کی بیٹی نے کہا قسم بخدا مجھے امید ہے کہ تم شہید ہو کیونکہ تم نے اپنا سامان ہموار کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۳۔۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ  
ابْنُ عَتِيْقٍ عَنْ عَتِيْقِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْقٍ  
وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْقٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَمُودُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلِبَ فَصَاحَ بِهِ  
فَكَرَّمُ يُجِيبُهُ فَاسْتَرْجَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَلِبْنَا عَلَيْكَ  
يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَهَكُنَّ  
فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْقٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعُهُنَّ فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْكِينَ بَاكِئَةً  
قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا  
مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لَأَرْجُو  
أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَضَيْتَ



# ۱۱۔ بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

## جہاد کی فضیلت کا بیان

۴۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ دَعَا  
أَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
كُنْتُ أَضَائِعَهُ أَفَاقِيَتِ الَّذِي لَا يَقْتُلُ مِنْ جَنَابِهِ  
قَدْ صَدَّقَ حَتَّى يَذْجِبَ

۴۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ دَعَا  
أَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي كُنْتُ يَذْجِبُ كُنْتُ دَعَا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے  
میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسے مزرے در اور  
جہاد کرنے والے کی ہے جو نہ مزرے سے اکتا ہے اور نہ  
نار سے تھکتا ہے حتیٰ کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی ذات کی قسم جس کے  
قبضہ قسمت میں میری جان ہے مجھے یہ بات بہت پسند ہے

**ف** اسام کی بنیاد پر پانچ چیزوں پر مشتمل تھی ہے ۱۔ توحید ماری تعالیٰ اور رسالت محمدی کی گواہی دینا (۲) نماز  
قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور (۵) بیت الشکاک حج کرنا۔ جہاد خواہ  
ارکانِ فہم میں سے نہیں ہے لیکن اس کی اہمیت کسی طرح بھی ان سے کم نہیں ہے اسلام کا تحفظ جہاد اور جذبہ جہاد  
کے سبب ہوتا ہے جہاد ہے تو اسلام ہے مہین میں مذکورہ حدیث کے علاوہ اور بھی بے شمار احادیث موجود ہیں جنہیں  
فضیلت جہاد کے سلسلہ میں سولہ امام مالک میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال تلکفل اللہ لمن جاهد فی سبیلہ لا ینزعہ من بیتہ الا الجہاد فی سبیلہ  
وتصدق کلماتہ ان یدخلہ الجنۃ او یرقہ الی صلوٰۃ الذی خرج منه مع ما نال من اجر  
او غنیمۃ۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
جو شخص صرف اللہ کی رضا کے لیے اور کلمہ حق کی تصدیق کے لیے گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کا خاص  
بن جاتا ہے اسے جنت میں داخل کرے گا یا وہ گھر کی طرف مال غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي وَجَدَ عُصْفَرَ  
شَوْلٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ  
فَقَفَرَهُ وَقَالَ الشَّهْدَاءُ مَخْمَسَةُ الْمَبْطُوتِ  
شَهِيدًا وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ وَمَا حَبُ  
الْقَدَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ  
النَّاسُ مَا فِي التَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لُحِقَ كُلُّهُمْ  
يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا  
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّمَجُّدِ لَا سَبَقُوا  
إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ  
لَا تَوَهَّمُوا وَلَا وَحَبُوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ ایک شخص (راستہ میں)  
چل رہا تھا اس نے راستے میں کانٹوں کی چھڑی پائی تو اس  
نے اسے دُور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اسے عزت دی اور اسے  
بخش دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید کی  
پانچ اقسام ہیں (۱) ہیضہ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے  
(۲) طاعون سے فوت ہونے والا شہید ہے (۳) پانی میں ڈوب  
مر جانے والا شہید ہے (۴) جود یوار کے نیچے دب  
کر فوت ہو جائے شہید ہے اور (۵) اللہ کی راہ میں  
قتل ہونے والا شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑا  
ہونے کے اجر و ثواب کا علم ہو جاتا تو وہ اس ٹل کو صرف  
قرعہ اندازی کے باعث کر پاتے اگر لوگوں کو مسجد میں  
پہلے آنے کے ثواب کا علم ہوتا تو وہ ایک دوسرے پر  
سبقت کی کوشش کرتے اور اگر انھیں عشاء اور صبح  
کی نماز کے اجر و ثواب کا علم ہوتا تو وہ ان دونوں کو ادا کرنے  
کے لیے ضرور آتے خواہ انھیں گھٹنوں کے بل چل کر نہ پاڑے۔

## ۲۔ أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

### ۱۔ بَابُ الْمَرَأَةِ تَغْسِلُ نَزْوَجَهَا

#### عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(یعنی حاشیہ صفحہ ۲۰۴ کا) شہادت کے وقت شہید کو بالکل تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے شہید  
کو شہادت کے وقت کانٹا لگنے کے برابر بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

فلذات ذواتہ فانی کی نیت کے مطابق اس کا ثواب  
مستحق فدا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیر  
کو شدت تصور کرتے ہو تو لوگوں نے عمر میں کیا شہید  
کی رہ میں رہے جانے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانے کے علاوہ  
شہادت کی سات اقسام ہیں (۱) طاعون کی مرض کے  
نتیجے میں مرنے والا شہید ہے (۲) پانی میں غرق ہونے  
والا شہید ہے (۳) غوریہ کی مرض میں مرنے والا شہید  
(۴) آگ میں جل کر مرنے والا شہید (۵) دیوار کے پتھے  
دب کر مرنے والا شہید ہے (۶) وضع حمل کے وقت  
فوت ہونے والی عورت شہید ہے اور (۷) ہیضہ کی  
بیماری میں ہلاک ہونے والا شہید ہے۔

جَهَادَاتُ قَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ مِمَّا صَحَّ عَنْهُ عَنِ  
سَلَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَدْ أَذَقَهُ أَهْرَافَ عَمَى  
قَدْ بَرَّيْنِيهِ وَمَا تَعْدُونَ شَهَادَةَ قَاتِلِ  
الْكُفْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ مِمَّا  
عَنِ مَرْثَدٍ شَهَادَةُ سَبْعٍ نَحْتِ فِي سَبْعِينَ  
شَهَادَةً ————— الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ  
الْمَغْرِبِيُّ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ  
وَصَاحِبُ الْغَيْرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ  
تَحْتَ الْهَذْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرَاةُ كَمُوتِ بَعْضِهِ  
شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ.

**ف** دونوں روایات میں تطبیق یہ ہے کہ پانچ والی روایت حصر کے لیے نہیں ہے لہذا ایک روایت پانچ اور دوسری  
میں سات اقسام بیان کر دیے ہیں کوئی تضاد نہیں ہے۔ دونوں روایات میں شہید بھی کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ یعنی  
ان کو شہید کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا شہید شرعی وہ ہے جسے مشرک لوگ قتل کر دیں یا جنگ کے میدان میں پایا  
گیا اور اس کے جسم پر زخم وغیرہ کے اثرات موجود ہوں اور یا مسلمان ظلماً قتل کر دیں اس کے قتل کے سبب دیت  
لازم نہ آتی ہو ایسے شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا لیکن کفن دے کر نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور جس شخص کو اہل حرب  
یا باغی لوگوں نے یا ڈاکوؤں نے قتل کیا تو اسے بھی غسل نہیں دیا جائیگا (مدیر جلد اول صفحہ ۱۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)  
شہید بھی کو غسل دیا جائے گا، کفن دیا جائے گا اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی شہید کو قرآن میں زندہ قرار دیا گیا ہے  
گویا وہ اپنی فانی زندگی دے کر غیر فانی زندگی حاصل کر لیتا ہے عارضی زندگی دے کر مستقل زندگی لے لیتا ہے چنانچہ  
قرآن کے الفاظ یہ ہیں وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ تَلْشَعُونَ  
زمرہ: ”جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں تم انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں  
رکھتے“ اور قرآن پاک میں ایک جگہ شہید کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں من جانب اللہ ان کو باقاعدہ رزق  
(جاری ہے)

دیا جاتا ہے اور وہ رزق کھاتے ہیں۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ  
أَنْ تَغْسِلَ الْمَرْأَةُ رُؤُوسَهَا إِذَا تَوَرَّجَتْ وَلَا  
تَغْسِلَ عَلَى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَا وَضُوءًا  
إِلَّا أَنْ يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ السَّمَاءِ  
فَيَغْسِلُهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت اگر اپنے  
متونی شوہر کو غسل دے تو کوئی حرج نہیں اور غسل دینے  
والے پہلے ضروری ہے اور وضو البتہ اگر پانی کے چھینٹے  
وغیرہ کہیں پڑ جائیں تو اسے دھو ڈالے۔

## ۲۔ بَابُ مَا يُكْفَنُ بِهِ الْمَيِّتُ

### میت کو کفن دینے کا بیان

۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّكَ  
قَالَ الْمَيِّتُ يُقْتَصُّ وَيُتَوَرَّرُ وَيُكْفَى  
بِالْحَوْبِ الثَّالِثِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا حَوْبٌ  
وَاحِدٌ كَفَّنَ فِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: میت کو قمیص پہنائی جائے، چادر پہنائی جائے  
اور ایک تیسرے کپڑے میں لپیٹ کر کفن دیا جائے اور  
اگر کوئی اور کپڑا میر نہ ہو تو ایک کپڑے میں لے کر کفن  
دیا جائے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۶ کا) غسل دہندہ نمازی، پرہیزگار اور امانت دار ہونا چاہیے اگر غسل کے دوران کوئی خوش کن چیز  
دیکھے تو اجاب سے بیان کر سکتا ہے اور اگر کوئی پریشان کن چیز ظہور میں آئے تو اسے ہرگز بیان نہ کرے کیونکہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور برائیوں بیان نہ کرو۔ غسل دینے کا زیادہ حق دار  
قربی رشتہ دار ہے اور دوسرے لوگ بھی معاونت کر سکتے ہیں۔ غسل کے پانی میں بری وغیرہ کے پتے ڈال کر گرم کر لیا  
جائے اور صابن وغیرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ف کفن کی تین اقسام ہیں (۱) سنت (۲) کفایت (۳) ضرورت

مرد کے لیے سنت میں کپڑے ہیں (۱) قمیص، (۲) لفافہ (۳) ازار (چادر)

عورت کے لیے مسنون پانچ کپڑے ہیں (۱) قمیص (۲) لفافہ (۳) ازار (۴) سینہ بند (۵) اور طہنی کفن

کفایت مرد کے لیے کم از کم دو کپڑے ہیں یعنی لفافہ اور ازار اور اس سے کم مکروہ ہے اور عورت کیلئے (جہاڑی ہے)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ السُّرْعَةَ  
بِهَا أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ الْإِبْطَالِ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک میت کو  
جلدی لے جانا تاخیر سے لے جانے سے بہتر ہے اور  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۳۰۵- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءُ مَهْلِكٌ  
جَدًّا وَابْنُ عُمَرَ -

حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے چلتے۔ خلفائے راشدین  
اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا عمل بھی حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کے عمل کی مثل تھا -

۳۰۶- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُدَيْرٍ  
أَنَّكَ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَدِّمُ النَّاسَ  
أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ -

حضرت ربیع بن عبداللہ بن ہدیہ رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو  
دیکھا کہ وہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے  
آگے چلنے کے لیے لوگوں کو تلقین کر رہے تھے -

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَشْيُ أَمَامَهَا حَسَنٌ وَ  
الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میت  
کے آگے چلنا اچھا ہے اور اس کے پیچھے چلنا افضل  
ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

❖ ❖ ❖

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۰ کا) چالیس قدم ہو جائیگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص چالیس قدم تک جنازہ  
کو کندھا دیتا ہے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ایک روایت ہے کہ جو میت کے چار پائیوں کو کندھا دے  
اللہ تعالیٰ یقینی طور پر اس کی مغفرت فرما دیتا ہے جنازہ تیار ہو جائے تو فوراً نماز جنازہ پڑھ کر اس کی تدفین کا انتظام کرنا چاہیے  
تاخیر سے بالکل کام نہ لیا جائے جنازہ لے جاتے وقت اس کے آگے چلنا بھی جائز ہے لیکن پیچھے چلنا افضل ہے آگے چلنے کی  
صورت میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ دیکھنے والا محسوس کرے کہ وہ جنازہ میں شریک نہیں ہے جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا  
مکروہ ہے جنازہ تیز رفتار میں لے جانا چاہیے لیکن اتنا تیز نہ ہو کہ میت کو جھٹکے لگیں لوگ جب جنازہ قبر پر لے جائیں اسے  
زمین پر رکھنے سے قبل زمین پر بیٹھنا مکروہ ہے -



حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارے نزدیک تمبند لفافے کی طرح استعمال کیا جائے گا بجائے اس کے کہ اسے زندہ لوگوں کی طرح پہنایا جائے ہمارے نزدیک میت کے کفن میں دو کپڑوں سے بھی کم کرنا پسندیدہ نہیں ہے مگر ضرورت کے تحت اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خُذُ الْإِزَارَ بِجَعْلٍ لِفَافَةٍ مِثْلُ الشَّوْبِ الْآخِرِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ يُؤْزَرَ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يُنْقَصَ الْكَمِيَّتُ فِي كَفْنِهِ مِنْ شَوْبَيْنِ إِلَّا مِنْ صُرْدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۳۔ بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشْيِ مَعَهَا

### جنازے کو اٹھانے اور اس کے ساتھ چلنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے (اگر) وہ اچھا ہوگا تو تم اسے اس کے مقام پر جلدی پہنچا دو گے یا بُرے ہوگا تو تم اسے اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ فَإِنَّهَا هُوَ خَيْرٌ تَقْدِمُ مَوْتَهُ أَوْ شَرُّ تَلْقَاؤُهُ عَنْ رَقَائِكُمْ۔

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۲۰۷ کا (کفن کافی تین کپڑے ہیں (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اور دھنی اس سے کم کراہت سے خالی نہیں ہے) اور کفن ضرورت مرد اور عورت دونوں کیلئے کم از کم اتنا ہو کہ تمام جسم چھپ جائے (المذیہ جلد اول صفحہ ۱۵۹ اداویہ) ف جنازہ کو کندھا دینا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو کندھا دیا تھا سنت یہ ہے کہ میت کو چار آدمی اٹھائیں کسی عذر کی بناء پر دو آدمی بھی اٹھالیں تو جائز ہے۔ میت کو کندھ دینے کا سنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے آگے والے بائیں پاؤں کو اپنے دائیں کندھے پر رکھے۔ پھر اسی طرح پیچھے والے پاؤں کو کندھے پر رکھا جائے بعد ازاں میت کے آگے والے دائیں پاؤں کو بائیں کندھے پر رکھا جائے اور پھر اسی طرح پیچھے والے پاؤں کو کندھے پر رکھا جائے ہر پایا اٹھاتے وقت کم از کم دس قدم چلا جائے تو چار پاؤں کی مقدار (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ لَا تَرَى الْقِيَامُ  
لِلْجَنَازَةِ كَانَ هَذَا شَيْئًا فَتَرَكَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہماری رائے یہ ہے کہ جنازہ  
دیکھ کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے یہ بات شروع شروع میں  
تھی بعد میں متروک ہو گئی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

## ۶۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالْدُّعَاءِ

### نماز جنازہ اور دعاء کا بیان

۳۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَاهُ رِيَّةً كَيْفَ يُصَلَّى عَلَى  
الْجَنَازَةِ فَقَالَ إِنَّا لَعَمْرِي اللَّهُ أُخْبِرُكَ أَتْبَعُهَا  
مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وَضَعْتَ كَبْرَتُكَ فَحَمِدْتَ اللَّهَ  
وَصَلَّيْتَ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ قُلْتَ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ  
وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَأَبْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا  
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُكَ وَأَنَّكَ  
أَعْلَمُ بِهِمْ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ  
وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اللَّهُمَّ لَا  
تَحْرِمْ مِنَّا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ -

حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نماز جنازہ کیسے پڑھی جاتی  
ہے ؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا!  
میں تمہیں بتاتا ہوں میں جنازے کے ساتھ اس کے گھر  
سے لے کر چلتا ہوں جب اسے رکھ دیا جاتا ہے تو میں  
تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا  
ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں  
پھر میں کہتا ہوں اے اللہ! وہ تیرا بندہ ہے تیرے  
بندے کا بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے وہ گواہی دیتا  
تھا کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رسول ہیں اور  
تو اس (میت) کے بارے خوب جانتا ہے اگر وہ نیک  
تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما اور اگر وہ برا تھا تو اس  
سے درگزر و عفو فرما ۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے ثواب

## ۴۔ بَابُ الْمَيِّتِ لَا يُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ مُجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهِ

جنازے کے ساتھ آگ یا دھونی لیجانے کی ممانعت کا بیان

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُبَيْرِيُّ أَنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يُتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ مُجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهِ۔  
حضرت سعید بن ابی سعید المقبری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میت کے ساتھ آگ لے جانے اور دھونی لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ فل

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے تھے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۵۔ بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَافِعِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَوِّذِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور بعد میں بیٹھ جاتے تھے۔

فَلَفَقَاءُ كَرَامٍ نَصْرًا فَرَمَا يَافِي كَرَمٍ كَيْسًا آگ لے جانا منع ہے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ کے علاوہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ آگ لیکر نہ جانا (موطا امام مالک)  
فَلَجَنَازَهُ دِيكْرًا كَرَامًا نَصْرًا فَرَمَا يَافِي كَرَمٍ كَيْسًا آگ لے جانا منع ہے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ کے علاوہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ آگ لیکر نہ جانا (موطا امام مالک)  
شامل ہونا چاہتا ہے تو وہ کھڑا ہو سکتا ہے اور جنازے میں شامل ہو جائے (حاشیہ موطا امام محمد)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ يُسَلِّمُ عَنْ  
تَيْمِيْنٍ وَيَسَادَةٍ وَيُسَمِعُ مَنْ يَلِيْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دائیں طرف اور بائیں طرف  
اتنی آواز سے سلام پھیرا جائے کہ قریب والے لوگ  
سن لیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد اور نماز فجر  
کے بعد نماز جنازہ پڑھ لیا کرتے تھے جبکہ یہ دونوں نمازیں  
اپنے اپنے وقت میں پڑھی جاتیں۔

۳۱۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ  
الضُّحَى إِذَا صَلَّيْنَا لَوْ قَتِيَهُمَا-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ان اوقات میں نماز جنازہ  
پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ طلوع آفتاب اور غروب  
آفتاب کے باعث سورج کا رنگ زرد نہ پڑ گیا ہو اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ  
بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي تَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ  
مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْتَابِ الشَّمْسُ بِصَفَرَةٍ  
لِلْمَغِيبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ-

## ۱۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

### مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ مسجد میں پڑھا گیا

۳۱۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ عَلَى عَمٍّ إِلَّا فِي  
الْمَسْجِدِ-

ف نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ سرزمین مدینہ طیبہ میں جنازہ گاہ مسجد سے علیحدہ بنائی گئی تھی جہاں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو جنازہ  
مسجد میں پڑھا گیا تو یہ غدر پر محمول کیا جائے گا۔ یعنی کسی غدر اور مجبوری کے سبب نماز جنازہ مسجد میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدًا وَبِهَذَا أَنَا خُذُ لَا قِرَاءَةً  
عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ -

۳۱۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ  
أَبْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتَّى  
يُسْمِعَ مَنْ يَلِيهِ -

محروم نہ کرنا اور تو اس کے بعد ہمیں امتحان میں نہ ڈالنا  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہے  
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو اتنی  
بلند آواز سے سلام پھیرتے کہ ان کے ساتھ والے لوگ  
سن لیتے۔

**ف** نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اہل محلہ یا گاؤں میں سے چند افراد پڑھ لیں تو تمام بری الذمہ ہو جائیں گے ورنہ  
سب گنہگار قرار پائیں گے مسلمانوں کا امیر جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس کے بعد حسب مراتب  
میت کے درثناء۔ اگر درثناء کی اجازت کے بغیر جنازہ پڑھا گیا تو وہ دوبارہ پڑھ سکتے ہیں البتہ تدفین کے بعد نہیں  
پڑھ سکتے۔ بعد ازاں محلہ کا امام مسجد جنازہ پڑھانے کا حق دار ہے۔ اگر درثناء ابتداء امام مسجد کو نماز جنازہ پڑھانے کی  
اجازت دے دیں تو بھی جائز ہے۔

نماز جنازہ پڑھانے کا مسنون طریقہ یوں ہے کہ لوگ امام کے پیچھے طاق عدد صفیں بنا کر نماز جنازہ کی نیت  
کر کے کھڑے ہو جائیں نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھی جائے گی دوسری تکبیر کے  
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے گا تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کی جائے اگر  
میت بالغ ہو تو یہ دعا اللہم اغفر لیحییٰنا و میتنا الخ پڑھی جائے اگر نابالغ ہو تو اللہم اجعلہ لنا الخ  
اور اگر بڑی ہو تو اللہم اجعلہا لنا الخ پڑھی جائے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے پہلی تکبیر کے علاوہ  
رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ سلام پھیرتے ہی صفیں توڑ دی جائیں گی۔ نماز جنازہ میں ثناء، درود اور دعائیں  
بلند آواز سے نہیں پڑھی جائیں گی۔ نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہوتی۔ مرد کی نماز جنازہ ہو تو امام اس کے سر کے مقابل  
کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو امام جنازے کے وسط میں کھڑا ہوگا۔ نماز جنازہ کے اختتام پر تمام شرکاء  
میت کے لیے خصوصی دعا کریں کیونکہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ جب نماز جنازہ پڑھ لو تو میت کے لیے خصوصی دعا  
کرو۔ نماز جنازہ میں اگر کوئی شخص کچھ تکبیریں کہی جائے کے بعد شامل ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی  
تکبیریں پوری کرے۔

۳۱۴۔ اَخْبَرَنَا مَا لِكُ اَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَصِلُ الرَّجُلُ عَلَى جَنَادَةِ  
اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ بغیر وضو  
کے کوئی شخص نماز جنازہ نہ پڑھے۔ ف

١- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَيْتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

۳۱۵۔ اَخْبَرَنَا مَلِكٌ وَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف اگر کسی کا وضو نہ ہو جبکہ نماز جنازہ بالکل تیار ہے اگر وضو کرنے جائیگا تو شامل نہ ہو سکے گا تو وہ فوراً تیمم کر کے جنازہ میں شامل ہو جائے۔ ایسے نماز عیدین کے موقع پر بھی ہے کہ اگر وضو کر کے نماز میں شامل ہونے کی اُمید نہ ہی ہو تو تیمم کر کے نماز میں شمولیت کی جاسکتی ہے۔ نماز جنازہ اور نماز عیدین کا خلیفہ نہیں ہے اس لیے ان دونوں کیلئے ضرورت کے تحت تیمم جائز ہے جبکہ باقی نمازوں کا خلیفہ ہے یعنی ان کو بطور قضا پڑھا جاسکتا ہے لہذا ان کے لیے تیمم جائز نہیں ہے۔



حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور ایسے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہم تک پہنچی ہے۔ مدنیہ طیبہ میں جنازہ گاہ مسجد سے باہر تھی یہودی جگہ تھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُصَلِّي عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَوْصِيهِ الْجَنَازَةَ بِالْمَدِينَةِ خَارِجَ مَقَرِّ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فِيهِ۔

۱۔ بَابُ يُحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ أَوْ يَحْطِطُهُ وَيَغْسِلُهُ هَلْ يَنْقُصُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ

میت کو اٹھانے، اسے خوشبو لگانے یا غسل دینے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی میت کو خوشبو لگائی اور اسے اٹھایا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے وضو کیے بغیر انھوں نے نماز پڑھی

۳۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَطَّ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے جنازہ کو اٹھایا، خوشبو لگائی، کفن دیا اور یا غسل دیا اس پر وضو نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً وَلَا مَنْ حَطَّ مَيِّتًا أَوْ كَفَّنَهُ أَوْ غَسَلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

ف وہ امور جن سے وضو فاسد ہو جاتا ہے، کا ذکر وضو کے بیان میں گزر چکا ہے، ان میں یہ امور نہیں ہیں۔ اس لیے میت کو غسل دینے، اسے خوشبو لگانے، اٹھانے، کفن دینے اور دفن کرنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا۔

۳۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنْفِيٍّ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ مَسْكِينَةَ مَرَضَتْ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ  
النَّسَائِكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَأَذِّنُوا  
بِهَا قَالَ فَأَنَّى يَجْنِازُهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ  
تُؤْذِنُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِاللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِأَلَدِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَّا مَرَّكُمْ أَنْ تُؤْذِنُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا أَوْ نَوْقِظَكَ  
قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى  
عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ التَّكْبِيرُ  
عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَلَا يَنْبَغِي  
أَنْ يُصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَدْ صَلَّيَ عَلَيْهَا وَ  
لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا  
كَغَيْرِهِ لَا يَرَى أَنَّ صَلَاةً عَلَى النَّجَاشِيِّ  
بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ مَاتَ بِالْحَيْشَةِ فَصَلَاةٌ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہو گئی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے سلسلے میں عرض  
کیا گیا راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مسکینوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے  
بارے پوچھتے بھی رہتے تھے۔ راوی کا کہنا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ بڑھی مورت  
فوت ہو جائے تم مجھے اطلاع دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں  
کہ اس مسکینہ کا جنازہ رات کے وقت لایا گیا۔ صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رات کے وقت آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو اطلاع دینا اچھا نہ سمجھا۔ جب صبح ہوئی تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تم کو نہیں کہا  
تھا کہ مجھے اطلاع دینا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم  
اجمعین نے عرض کیا حضور! رات کے وقت آپ کو  
نکالنا اور آپ کو بیدار کرنا ہم نے اچھا نہ سمجھا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حتیٰ کہ لوگوں نے اس مسکینہ کی  
قبر پر صف بندی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار  
تکبیروں کے ساتھ قبر پر نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات  
ہیں جس میت پر نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہو اس پر دوبارہ  
نہ پڑھی جائے اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دوسروں کی طرح تصور نہیں کرنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سرزمین مدینہ طیبہ میں نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى النَجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَدَّجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے بارے اسی دن بتا دیا تھا جس دن وہ فوت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لے کر جنازہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

ف امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز میں شاذ حبشہ نجاشی کا واقعہ پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً (۱) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس لیے اس سے استدلال قائم کرنا درست نہیں (۲) یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرب و بعد برابر ہیں گویا نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا۔

میت کو اگر نماز جنازہ کے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کے پھنسنے سے قبل قبر پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں تین دن کے بعد اور سردیوں کے موسم میں ایک دن کے بعد میت پھٹ جاتی ہے۔

فَلْيَكْبَرُ أَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ کے الفاظ امام اعظم ابو حنیفہ کے موقف کی تائید و حمایت میں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں صرف چار تکبیرات کہتے تھے۔

اگرچہ رات کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھ لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

لیکن اس کو بنیاد بناتے ہوئے کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رات کی تاریکی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا اور تکلیف دینا عظمت و شان کے خلاف تصور کیا اس لیے خود جنازہ پڑھ لیا اس بات کو بنیاد بنا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خائن و غیور معاذ اللہ کہنا جہالت، بغض و عناد اور اللہ و رسول سے دشمنی کا نتیجہ ہے صحابہ کرام ہی وہ جماعت تھے جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسب فیض کیا ان کی عظمت و شان کے بارے بشار آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ موجود ہیں قرآن نے ان نفوس قدسیہ کی عظمت و فضیلت ان الفاظ رضی اللہ عنہم و رضوانہ سے بیان کی جبکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں امعابی کا انجوم بایہذا اقتدیتم او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔



يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ  
لِابْنِ عَمْرٍ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ قَدْ نَسِيَ  
أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ  
لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا -

فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو  
معاف فرمائے انھوں نے جھوٹ نہیں کہا وہ بھول گئے  
ہیں یا ان سے غلطی واقع ہوئی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا گزرا ایک جنازے پر ہوا جس پر آہ و بکا کی جا  
رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ میت  
پر رو رہے ہیں جبکہ میت کو قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ام المؤمنین  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہماری دلیل ہے اور  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا تَأْخُذُ وَهْوُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ -

## ۱۲۔ بَابُ الْقَبْرِ يَتَّخِذُ مَسْجِدًا أَوْ يَصِلُ إِلَيْهِ أَوْ يَتَوَسَّدُ

قبر کو سجدہ گاہ بنانے یا اس کی طرف نماز پڑھنے یا اسے تکیہ بنانے کا بیان

۳۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِذْ تَخَذَ قُبُورَ  
أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود  
کو ہلاک کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام  
کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

ف پہلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا (غیر اللہ کو)۔ لیکن امت محمدیہ کے لیے یہ سجدہ قطعی طور پر حرام ہے بعض  
روایات میں آتا ہے کہ ایک اونٹ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا سر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں  
مبارکوں پر رکھ دیا یہ دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم زیادہ حق دار ہیں اگر آپ  
اجازت دیں تو ہم بھی سجدہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا میری شریعت میں سجدہ حرام ہے اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ جائز  
ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ ان روایات کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ کسی پیر کو یا ولی اور  
نبی کی قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے اگر کسی نے اپنی جہالت کی وجہ سے کیا تو اسے چاہیے کہ اُنہو الیسا نہ کرے (جاری ہے)

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً وَ  
طَهْرًا فَلَيْسَتْ كَغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

جبکہ وہ جہش میں فوت ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نماز بركت و طہارت کے لیے مٹھی عام لوگوں کی نمازوں  
جیسی نہیں تھی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے۔

## ۱۱۔ بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَاءِ الْحَيِّ

زندوں کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہونے کا بیان

۳۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى  
مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَاءِ أَحْيَاءِ  
عَلَيْهِ -

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے  
مردوں پر نہ رویا کرو اس لیے کہ میت کو اہل خانہ کے  
رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

۳۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ؓ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ  
لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ

حضرت عمرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان ہے  
کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے  
بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ زندوں کے رونے کے باعث میت کو عذاب  
دیا جاتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

ف کیا زندوں کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہوتا ہے؟ اس میں کئی اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ  
یہ روایت اپنے ظاہر پر دال ہے کہ اہل خانہ کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہوتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ  
غیر مسلم کو عذاب ہوتا ہے مسلمان کے متعلق یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے  
اسکی تصدیق ہوتی ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر میت نے رونے کی وصیت کی ہو تو اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے  
اسے عذاب دیا جاتا ہے ورنہ نہیں تیسرا قول زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر اس نے وصیت نہیں کی تو اہل خانہ کے رونے یا  
بے صبری کی سزا اسے دی جانا خلاف عقل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

# ۱۔ بَابُ زَكَاةِ الْمَالِ

## مال کی زکوٰۃ کا بیان

۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
أَخِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَا تَكُنْ  
كَأَنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا تَكُنْ  
كَأَنَّكَ لَا تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ

فل زکوٰۃ کا معنی و مفہوم: زکوٰۃ:۔ زکیٰ نیز کی سے باب تفعیل کا خلاف قیاس مصدر ہے۔ اس کا معنی بڑھنا، پاک کرنا ہے اور اصطلاحی اور فقہی لحاظ سے زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو اصل مال سے کسی فقیر وغیرہ کو دینے کیلئے علیحدہ کیا جاتا ہے۔

فرضیت زکوٰۃ کی حکمت :- اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ پیدا فرمائے (۱) امراء اور (۲) غرباء۔ امراء پہ زکوٰۃ واجب فرمادی تاکہ مال و متاع تمام لوگوں میں گردش کرتا رہے ان میں سخاوت کا جذبہ پیدا ہوا اور ساتھ ساتھ غرباء کا بھی گزراوقات بہتار ہے۔

تاریخ فرضیت زکوٰۃ: زکوٰۃ کب فرض ہوئی اس بارے میں متعدد اقوال ہیں (۱) ہجرت سے قبل واجب ہوئی تھی۔ (۲) سرزمین مدنیہ طیبہ میں ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی تھی۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں پہلے قول کو قابل اعتقاد قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت :- قرآن و حدیث میں عبادات میں سے نماز کے بعد جس کو زیادہ بطور تاکید بیان کیا ہے وہ زکوٰۃ ہے عام طور پر نماز اور روزہ ، حج اور زکوٰۃ کی ترتیب سے عوام الناس میں عبادات کی اصطلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے بعد متصل ہونا چاہیے نہ کہ سب سے آخر میں۔ (جاری ہے)



۳۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتَوَسَّدُ  
عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بَشَرٌ يَعْنِي  
الْقُبُورَ ۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ  
روایت ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے تکبیر  
لگالیا کرتے تھے اور اس پر لیٹ جاتے تھے چتر  
بشیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یعنی قبروں پر۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) اور اگر کسی نے دانستہ طور پر کہا تو گویا اس نے کفر کا ارتکاب ہے اسے تجدید ایمان کرنا چاہیے اور  
توبہ کرنی چاہیے اور اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ اولیاء صالحین اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات پر جانا حرام  
اور شرک ہے ان مقامات پر جا کر آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے فاتحہ خوانی کرنا جائز ہے مسلمانوں کی قبور پر فاتحہ خوانی  
کے سلسلے میں جانا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شہداء احد کی قبور پر تشریف لے جاتے تھے۔ قبر  
کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا یا اس پر بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ صاحب قبر کی عظمت کے خلاف ہے ایک روایت میں  
ہے کہ ایک شخص قبر پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرماتے ہوئے فرمایا لا تؤذ  
صاحب القبر یعنی تو صاحب قبر کو اذیت نہ دے۔ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا یا اس کے اوپر بیٹھنا ممنوع ہے  
اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے مجددین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی مشہور کتاب "حرمت  
سجدہ تعظیم" کا مطالعہ فرمائیں۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۲۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

ان چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ  
صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ مِنَ التَّوْبَرِ صَدَقَةٌ  
وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ دُونِ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے لیکن الکی چیز میں مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چیز کو بھی زمین اگاتی ہے خواہ وہ کثیر ہو یا قلیل اس میں عشر بے بشرط لیکر اے چشمہ (نہر) یا بارش سے سیراب کیا گیا ہو اور اگر زمین ڈول وغیرہ سے سیراب ہوتی ہو تو اس میں نصف عشر ہوگا اور

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ  
يَأْخُذُ بِذَلِكَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
فِيمَا أَخْرَجَتْ الْأَرْضُ مِنَ الْعَشْرِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ  
إِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ سَيْحًا أَوْ تَسْقِيهَا السَّمَاءُ وَإِنْ  
كَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرَبٍ أَوْ دَلِيَّةٍ فَنِصْفُ عَشْرِ  
وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ

ف پانچ وسق سے کم کھجوروں، پانچ اوقیہ یعنی دو سو درہم سے کم چاندی میں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ زمین کی پیداوار میں دیگر آئمہ نصاب کا تعین کرتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غلہ، پھل اور سبزیوں وغیرہ میں خواہ کثیر ہوں یا قلیل زکوٰۃ (عشر) واجب ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ زمین جو چیز بھی اگائے اس پر زکوٰۃ ہے۔

عَنْهُ كَانَ يَقُولُ هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ فَتَنْ كَانَ عَلَيْهِ  
دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتَّى تَحْصُلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوا  
مِنْهَا الزَّكَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ  
دَيْنٌ وَلَهُ مَالٌ فَلْيَدْفَعْ دَيْنَهُ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ  
بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَفِيهِ زَكَاةٌ  
فَبِذَلِكَ مَا تَمْتَدُّ زَكَاةُ أَوْ عَشْرُونَ مِثْقَالًا ذَهَبًا  
فَصَاعِدًا أَوْ إِنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ  
بَعْدَ مَا يُدْفَعُ مِنْ مَالِهِ الدَّيْنُ فَلَيْسَتْ فِيهِ  
الزَّكَاةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۳۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
حُصَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ  
لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ  
فَقَالَ لَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

یہ مہینہ رجب ہوتا ہے زکوٰۃ کا مہینہ ہے جس پر قرض ہو  
اسے چاہیے کہ اپنا قرض ادا کر دے حتیٰ کہ بھٹا مال باقی  
بچ جائے اور اس سے تم زکوٰۃ نکال دو

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص پر قرض ہو اور اس  
کے پاس مال موجود ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے مال سے قرض  
ادا کرے۔ قرض کی ادائیگی کے بعد اگر اتنا مال بچ جائے  
جس پر زکوٰۃ ہوتی ہے تو اس سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔  
وہ دو سو درہم یا بیس مثقل سونا ہے اور یا اس مقدار سے  
زائد سونا ہو اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس سے کم  
مقدار میں سونا باقی بچا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔  
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نیرید بن خنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت  
سلیمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے  
سوال کیا جس کے پاس مال ہو اور اسی مال کی مقدار اس  
پر قرض ہے کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ انھوں نے  
(حضرت سلیمان بن یسار) نے کہا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۲۱ کا) ارکانِ خمسہ والی حدیث اور دیگر احادیث میں نماز کے بعد زکوٰۃ کو بیان کیا گیا ہے جس سے  
حج اور روزہ کی نسبت اس کی اہمیت و افادیت واضح ہو جاتی ہے۔  
ف مال زکوٰۃ کی شرح :- وجوب زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون  
تولے چاندی اور یا کوئی اور چیز ہو جو ان دونوں میں سے کسی کی مالیت کی ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے اور کسی کے  
قرض بھی نہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اگر اس پر قرض ہو اگر قرض کی ادائیگی کے بعد نصاب کے مطابق رقم باقی  
رہی تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔



حضرت محمد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے  
حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے اپنے مکاتیب غلام  
کے بارے دریافت کیا جس نے انھوں نے بھاری مال  
وصول کر کے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ محمد بن عقبہ نے  
پوچھا کہ کیا اس مال پر زکوٰۃ ہے۔ قاسم بن محمد رضی اللہ  
عنہ نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسے مال سے  
زکوٰۃ وصول نہیں کرتے تھے جس پر سال نہ گزرا ہو۔ حضرت  
قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضرت ابوبکر صدیق لوگوں کو وظائف  
عنایت فرماتے تو ان سے پوچھ لیتے کیا تیرے پاس اتنا مال  
ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ اگر وہ ہاں میں جواب  
دیتا تو اس کے وظیفے سے آپ زکوٰۃ کاٹ لیتے اور اگر  
وہ نفی میں جواب دیتا تو اسے مکمل طور پر وظیفہ عنایت  
فرما دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

حضرت عائشہ بنت قدام بن مظعون رضی اللہ عنہا  
اپنے والد (قدام) کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ انھوں  
(قدام بن مظعون) نے کہا جب میں حضرت عثمان بن  
عفان رضی اللہ عنہ سے اپنا وظیفہ حاصل کرتا تھا تو مجھ  
سے پوچھ لیتے تھے کہ کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے

مِکَاتِیْبَ لَہٗ قَاطِعَہٗ بِمَالٍ عَظِیْمٍ قَالَ قُلْتُ ہَلْ  
فِیْہِ زَکَوةٌ قَالَ النَّاسِمُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَانَ لَا یَاْخُذُ  
مِنْ مَّالٍ صَدَقَہٗ حَتّٰی یَحْوِلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ قَالَ  
النَّاسِمُ وَکَانَ اَبُو بَکْرٍ اِذَا اَعْطٰی النَّاسَ اَعْطٰیہِم  
یَسْأَلُ الرَّجُلَ ہَلْ عِنْدَکَ مِنْ مَّالٍ قَدْ  
وَجَبَتْ فِیْہِ الزَّکَوةُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ  
مِنْ عَطَاِیْہِ زَکَوةً ذٰلِکَ السَّالِ وَرَاٰ قَالَ  
لَا سَلَمَ اِلَیْہِ عَطَاَیْہِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرِیْہُذَا اَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
اَبِی حَنِیْفَہٗ رَحِمَہُ اللہ۔

۳۲۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِي عَنْ رُوْبِنٍ حَسَنِ  
عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ بِنِ مَظْعُوْنٍ عَنْ اَبِیْہَا  
قَالَ کُنْتُ اِذَا قَبِضْتُ عَطَاِیْ مِنْ عُثْمَانَ  
ابْنِ عَفَّانَ سَاَلْتِیْ ہَلْ عِنْدَکَ مَالٌ وَجَبَ  
عَلَیْکَ فِیْہِ الزَّکَوةُ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ

ف کسی شخص کے پاس شرعی نصاب کے مطابق دولت ہو لیکن وہ سب دولت بطور قرض وصول کی ہوئی ہے اس  
دولت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین کا بھی یہی طریقہ کار تھا کہ قرض کے علاوہ کوئی  
شخص صاحب زکوٰۃ ہوتا اس سے زکوٰۃ وصول کرتے تھے ورنہ نہیں۔

یہی ابراہیم نخعی اور مجاہد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

### ۳۔ بَابُ الْمَالِ مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

#### مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

۳۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ  
الْحَوْلُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكْتَسِبَ مَالًا فَيَجْعَلَهُ  
إِلَى مَالٍ عِنْدَهُ مِمَّا يُزَكَّى فَإِذَا وَجِبَتْ الزَّكَاةُ  
فِي الْأَوَّلِ زَكَّى الثَّانِي مَعَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَلَا بُرَاهِيْمَا النَّخَعِي رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک مال  
پر سال نہ گزر جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے اس مسئلہ کے۔ وہ  
یہ کہ جو نیا مال حاصل ہو اسے ایسے مال کے ساتھ جمع کر لیا  
جس سے زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو پھر جب پہلے مال میں  
زکوٰۃ واجب ہوگی تو اس کے ساتھ دوسرے مال کی بھی  
زکوٰۃ دینا ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی  
رحمہما اللہ کا قول ہے۔

### ۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ

#### جس شخص کے پاس مال قرض ہو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْبَةَ  
فَ شَرَعِي نَصَابُ كَيْ مَطْلُوقِ جَبْ دَوْلَتِ جَمْعُ هُوَ جَائِزٌ أَوْ اسْ بِرِ سَالٍ كُنْزُ جَائِزُ زَكَاةٌ وَاجِبٌ هُوَ جَائِزٌ هُوَ۔ زَكَاةٌ كِي اَدَا  
كِي لِي كُوْنِي مِهِيْنَةُ مَتَعِيْنَ نَهِيْنَ هُوَ جَمْعُ مِهِيْنَةٍ كِي تَارِيخُ كُوْنُ نَصَابُ بِرِ سَالٍ كَمَلُ هُوَ جَائِزُ كَا زَكَاةٌ وَاجِبٌ هُوَ جَائِزُ كِي سَالٍ  
كُنْزُ نَهِيْنَ سِي قَبْلُ كُوْنِي اِيْنِي مَالُ كِي زَكَاةٌ كَمَالُ دِيْتَا هُوَ اَدَا هُوَ جَائِزُ كِي۔

إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِيَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَّحَرِيْبُلًا  
فَلَا تَكُونَ فِي مَالِهَا زَكَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ - سولے نامالغ یتیموں کے۔ اور ان کے مال میں بھی  
زکوٰۃ نہیں ہوتی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ الْعُشْرِ

### عُشْرُ کا بیان

۳۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ  
كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبِطِ مِنَ الْحَنْظَلَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ  
الْعُشْرِ يُرِيدُ أَنْ يَكْثُرَ الْحَصْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ  
وَيَأْخُذُ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ الْعُشْرَ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں زمین والے  
لوگوں کی گندم اور زیتون سے نصف عشر (بسیواں حصہ)  
وصول کرتے اور اگر وہ لوگ اپنی اجناس مدینہ میں لے  
آتے تو آپ ان کا نصف عشر معاف کر دیتے اور باقی اجناس  
سے عشر (دسواں حصہ) وصول کرتے یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذمی لوگوں  
کی بر قسم کی اجناس سے جن سے تجارت کی جاسکتی  
ہو سال میں ایک مرتبہ نصف عشر (بسیواں حصہ) وصول  
کیا جائے گا اور اہل حرب لوگ جب امن لیکر دارالاسلام  
میں داخل ہو جائیں تو ان کی بر جنس سے عشر وصول کیا  
جائے گا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّا  
اُخْتَلَفُوا فِيهِ لِلتِّجَارَةِ مِنْ قُطْنِيَّةٍ أَوْ غَيْرِ  
قُطْنِيَّةٍ نِصْفَ الْعُشْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَمِنْ أَهْلِ  
الْحَرْبِ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ الْإِسْلَامِ بِأَمَانٍ  
الْعُشْرُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَكَذَلِكَ أَمْرُ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ وَكَأَنَّهُ بَنَ مَالِكٍ

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فیما سفت السماء العشر یعنی جس کھیت کو آسمان  
سیراب کرے اس میں عشر ہے لصاب مقرر کیے بغیر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین کی ہر پیداوار  
میں عشر ہے بارانی زمین یعنی جسے آسمان سیراب کرے کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں وغیرہ کی مدد سے  
سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔



عَنْ جَسٍ پَرِ زکوٰۃ واجب ہوئی ہے اگر میں ہوں میں جواب  
عَطَاۡتِ زَكُوٰةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّا دَقَعَ اِلَيَّ عَطَاۡتِ۔ دے دیتا تو آپ رضی اللہ عنہ میرے دھپے سے کوئی  
کر لیتے اور اگر نفی میں جواب دیتا تو میرا وظیفہ (سب کا  
سب) مجھے دے دیتے۔

## ۵۔ بَابُ زَكُوٰةِ الْحُلِيِّ

### زیور کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے  
باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کی یمیم لڑکیوں کی کفالت  
کرتی تھیں، ان کے پاس زیور تھا حضرت عائشہ اس زیور  
سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں

۳۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلِي  
بَنَاتٍ أَعْيَاهَا يَتَامَى فِي حَجَرٍ هَالِهَةٍ حَلَى  
فَلَا تَخْرُجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكُوٰةُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی لڑکیوں اور لونڈیوں  
زیور پہناتے تو ان کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو امیر

۳۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ  
عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ فَلَا يَخْرُجُ  
مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكُوٰةُ۔

اور موتیوں کے زیوروں میں بالکل زکوٰۃ نہیں ہوتی  
لیکن اگر سونے یا چاندی کا زیور ہو تو اس میں زکوٰۃ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حَلَى جَوْهَرٍ  
وَلَوْ فَلَيسَتْ فِيهِ الزَّكُوٰةُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ  
أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حَلَى ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبِهِ الزَّكُوٰةُ

**ف** جو زیورات موتیوں اور جواہرات وغیرہ کے ہوں ان پر زکوٰۃ بالکل واجب نہیں ہوتی اور جو زیورات  
یا چاندی کے ہوں ان پر زکوٰۃ ہوگی۔ اگر قیمتی بچوں کی ملکیت میں دولت ہو، اس میں زکوٰۃ واجب نہیں  
ہوگی۔ ہاں اگر کسی نے اس دولت کو تجارت میں لگایا ہو اور تجارت میں لگانے والا ان کے مال سے  
زکوٰۃ نکال سکتا ہے۔

عَنْهُ كَانَ يُؤْتِي بِنَعِيمٍ كَثِيرٍ مِّنْ تَعَمُّرِ الْجَزِيرَةِ  
قَالَ مَالِكٌ أَسَاءَةُ تُوْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ فِي  
جَزَائِهِمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ أَنَّ تُوْخَذَ الْجَزِيرَةُ  
مِنَ الْمُجْرِمِينَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُنْكَرَ نِسَاؤُهُمْ وَلَا  
تُوْكَلَ ذَبَابُ حُفَّتِهِمْ وَكَذَلِكَ بَلَغَتَا عَيْنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ عُمَرُ الْجَزِيرَةَ  
عَلَى أَهْلِ سَوَادِ الْكُوفَةِ عَلَى الْمُغْسِرِ اثْنَا عَشَرَ  
دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسْطِ أَرْبَعَةَ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا  
وَعَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةَ دَرَبَعِينَ دِرْهَمًا وَأَمَّا  
مَا ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّ عُمَرَ  
ابْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا أَخَذَ الْإِبِلَ فِي جَزِيرَةِ عِلْمَانَا  
إِلَّا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُ أَضَعَفَتْ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ  
فَجَعَلَ ذَلِكَ جَزَائِهِمْ فَأَخَذَ مِنْ إِبِلِهِمْ دَرَبَعِينَ  
دِرْهَمًا وَغَنَمِهِمْ

پاس بطور جزیرہ کثیر تعداد میں اونٹ آتے تھے، حضرت  
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ اونٹ بطور  
جزیرہ وصول کیے جاتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجوسوں  
سے جزیرہ سنت ہے۔ ان کی عورتوں سے نکاح کرنا  
درست نہیں اور نہ ان کے ہاتھ سے ذبح شدہ جانوروں  
کا کھانا صحیح ہے ایسے ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف سے روایت پہنچی ہے۔ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ میں سے مسکین لوگوں پر بارہ  
درہم، متوسط لوگوں پر چوبیس درہم اور مالداروں پر اڑتالیس  
درہم جزیرہ مقرر فرمایا تھا۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے  
صرف اونٹوں کا ذکر کیا ہے ہماری معلومات کے مطابق  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی تغلب کے علاوہ  
کسی سے بطور جزیرہ اونٹ نہیں لیے۔ آپ رضی اللہ عنہ  
نے ان پر دو گنا جزیرہ مقرر کر دیا تھا جسے پورا کرنے کے  
لیے ان کے اونٹ گائے اور بکریاں وصول کرتے تھے۔

## ۸۔ بَابُ زَكَاةِ الرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْبَرَازِينِ

### غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ کا بیان

۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
صَدَقَةِ الْبَرَازِينِ فَقَالَ أَوْ فِي الْخَيْلِ  
صَدَقَةٌ

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
سے گھوڑے کی زکوٰۃ کے بارے سوال کیا؟ انھوں  
نے جواب دیا: کیا گھوڑے میں بھی زکوٰۃ ہے؟

حِينَ بَعَثَهُمَا عَلَى عُسُورِ الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت زیاد بن حدریا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنا کو حکم دیا جب انھیں کوفہ اور بصرہ سے زکوٰۃ وصول  
کرنے کے لیے بھیجا تھا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

## ۱۔ بَابُ الْجَزِيَةِ

### جزیہ کا بیان

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول  
کیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوسیوں سے  
اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بربر کے  
مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا -

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام  
حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کے پاس چاندی  
ہوتی ان پر چالیس درہم اور جن کے پاس سونا ہوتا ان  
پر چار دینار جزیہ مقرر کیا - علاوہ ازیں مسلمانوں کی ضروریات  
پورا کرنا اور تین دن تک مہمان نوازی بھی -

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ  
الْبَحْرَيْنِ الْجَزِيَّةَ وَأَنَّ عُمَرَ أَخَذَهَا مِنْ  
مَجُوسِ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ  
مِنَ الْبَرْبَرِ -

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ  
أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجَزِيَّةَ  
عَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَعَلَى أَهْلِ  
الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرٍ وَمَعَ ذَلِكَ أَرْتَمَ  
الْمُسْلِمِينَ وَضِيَاقَةً ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ ابْنُ  
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

**ف** جزیہ سے مراد وہ ٹیکس ہے جو غیر مسلموں سے ان کے تحفظ کے سبب قبول کیا جاتا ہے امیر المؤمنینؑ کو  
اختیار حاصل ہے جتنا مناسب سمجھے حالات کے مطابق جزیہ نافذ کر سکتا ہے -



وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ۔

نزدیک شد قلیل ہو یا کثیر اس میں عشر ہے اور ہم تک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت پہنچی ہے کہ آپ  
نے شہد میں عشر مقرر فرمایا تھا۔

حضرت سلیمان بن لیسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ شام کے باشندوں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ  
عنہ سے کہا کہ آپ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ  
وصول کریں۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے  
انکار کر دیا پھر انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے ان کو جواب لکھا اگر وہ لوگ خوشی سے زکوٰۃ  
دیتے ہیں تو تم ان سے وصول کرو اور انھیں لوگوں پر تقسیم  
کر دو یعنی ان لوگوں کے فقراء اور غلاموں میں تقسیم کر دو۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
مسئلہ میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ مسلمان کے گھوڑے  
اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے البتہ صدقہ فطر ضرور ہے۔

۳۳۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِابْنِ عَبِيدَةَ  
ابْنِ الْجَرَّاحِ مُحَمَّدٌ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقَتَا صَدَقَةٍ  
قَالِي ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ  
عُمَرُ إِنَّ أَحَبُّوًا فَخَذُوا مِنْهُمْ وَارْدُ دَهَا عَلَيْهِمْ  
يَعْنِي عَلَى فَقَرَاءِئِهِمْ وَارْدُ رَقِيقَتِهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْلُ فِي هَذَا الْقَوْلِ الْأَوَّلُ  
وَلَيْسَ فِي قَدْرِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي عَبْدِهِ  
إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔

## ۹۔ بَابُ الزَّكَاةِ

### کان کا بیان

حضرت ربیعہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث المذنی رضی اللہ عنہ کو فروع علاقہ  
میں ایک کان عنایت فرمائی اس کان سے زکوٰۃ (خمس) کے علاوہ  
آج تک کوئی چیز وصول نہیں کی۔

۳۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبَلَدِي ابْنِ الْحَارِثِ الْمَذَنِيِّ  
مَعَايِنَ مِنْ مَعَاوِنِ الْقَبِيلَةِ وَهُوَ مِنْ تَأْجِيَةِ الْفُرْعِ  
فَبَلَكَ الْمَعَايِنَ إِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ۔

ف دینہ سے مراد وہ قیمتی چیز ہے جو زمین میں کفار کی دفن کی ہوئی ہو جیسے ان کے درہم و دنیا وغیرہ (جاری ہے)

۳۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

دِينَارٍ عَنْ سَيْفَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَالِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدٍ وَلَا فِي قَرْصَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ

صَدَقَةٌ سَائِمَةٌ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ سَائِمَةٍ وَأَمَّا فِي

قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةٌ

يُطْلَبُ لَسْلُهَا فِيهَا الزَّكَاةُ إِنْ شِئْتَ فِي كُلِّ

قَرْصٍ دِينَارٌ وَإِنْ شِئْتَ فَالْقِيَمَةُ ثُمَّ فِي كُلِّ

مِائَتِي دُرْهَمٍ خُمُسَةٌ دَرَاهِمٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ

التَّخِجِي -

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ

إِلَى بَنِي لَدِيٍّ أَخَذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْعَسَلِ

صَدَقَةٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلَى مَا

وَصَفْتُ لَكَ وَأَمَّا الْعَسَلُ فَفِيهِ الْعَشْرُ إِذَا

أَصَبَتْ مِنْهُ الشَّيْءُ الْكَبِيرُ خُمُسَةٌ فِرَاقٍ فَصَلَدًا

وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي قَلِيلٍ وَكَثِيرٍ الْعَشْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر

اپنے غلام اور اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ گھوڑے میں زکوٰۃ

نہیں ہے وہ چر کر گزارا کرنے والا ہو یا نہ نہ حضرت

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب گھوڑا

سال کا اکثر چر کر گزارا کرتا اور اس سے افزائش نسل بھی

مقصود ہو تو اس میں زکوٰۃ ہے اگر تم چاہو تو ہر گھوڑے

کے عوض ایک دینار بطور زکوٰۃ ادا کر دو اور اگر چاہو تو

قیمت لگا کر اڑھائی فیصد درہم کے حساب سے رقم ادا

کر دو اور یہی حضرت ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد

کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں لکھا کہ گھوڑے اور شہدے

زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گھوڑے کا

حکم ہم نے تمہیں بیان کر دیا ہے لیکن شہد جب پانچ

فرق کی مقدار تک پہنچ جائے یا اس سے زائد ہو جائے

تو اس میں عشر ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ف جو گھوڑا یا غلام اپنی خدمت گاری کے لیے ہو اس کی زکوٰۃ نہیں اگر (غلاموں، خواہ دور حاضر میں نہیں ہیں) گھوڑوں اور گدھوں کو بطور تجارت رکھا ہوا ہے ان کی قیمت لگا کر اڑھائی روپے فی صد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی۔ شہد خواہ کم ہو یا زیادہ تعین کیے بغیر اس پر عشر ہے کیونکہ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد پر عشر مقرر فرمایا (واللہ تعالیٰ اعلم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْدِرَ مَعَادُ.

کچھ نہیں سنار البتہ واپس (بارگاہ رسالت میں) جا کر اس بارے میں سنو گا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے آنے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تیس گائے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تعداد تیس ہو جائے تو ان میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہوگی۔ اتالیس تک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہوگی اور جب تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ان میں دو سالہ بچھڑی یا بچھڑا دینا ہوگا اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُمَا إِنَّا خَذُّ كَيْسٍ فِي أَقْلٍ  
مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ زَكْوَةٌ فَإِذَا كَانَتْ  
ثَلَاثِينَ فَفِيهَا تَبِيْعَةٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ وَالْجَبِيْعُ  
الْجَذْعُ الْحَوْرِيُّ إِلَى أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ  
أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسَيَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ -

## ۱۱۔ بَابُ الْكَنْزِ

### کنز (دینے) کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کنز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: کنز وہ مال ہوتا ہے

۳۳۹۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ  
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْكَنْزِ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ  
الَّذِي لَا تُؤَدِّي زَكْوَتَهُ -

ف وجوب زکوٰۃ کے لیے کم از کم تیس گائے ہیں۔ تیس سے کم گائے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی تیس سے اتالیس تک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی دی جائے گی۔ چالیس سے انسٹھ تک دو سالہ بچھڑی یا بچھڑا۔ ساٹھ سے انترت تک دو سالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے، ستر سے اتالیس تک ایک دو سالہ بچھڑی اور ایک ایک سالہ۔ اسی سے نوے تک دو دو سالہ دو بچھڑیاں، نوے سے ننانوے تک ایک سالہ تین بچھڑیاں یا بچھڑے اور جب تعداد ایک سو ہو جائے، ایک سالہ دو بچھڑیاں اور ایک دو سالہ بچھڑی زکوٰۃ دینی ہوگی۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّرْكَائِزِ الْخُمْسُ  
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا التَّرْكَائِزُ قَالَ أُنْمَالُ الَّذِينَ  
خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فِي هَذِهِ الْمَعَادِينِ بَقِيَّتُهَا الْخُمْسُ  
وَهُوَ قَوْلُ آدَمَ حَنِيفَةً رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ قُلُوبِهِمْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مشہور  
حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
کان میں خمس ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ دو رکاز،  
(کان) کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: وہ دولت جو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے زمین  
میں پیدا فرمادی جس دن زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ وہ  
کانیں ہیں ان میں خمس ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ

### گائے کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو  
بین کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ تمیں گائے بچہ سے ایک  
سال کا بچہ یا بچھڑی اور چالیس گائے میں سے دو سال  
بچھڑا یا بچھڑی وصول کرنے کا حکم دیا اس تعداد سے کم  
سے کسی نے زکوٰۃ پیش کی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ  
عنہ نے اس سے وصول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا  
اس بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ قَيْسٍ  
عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ  
يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً كَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ  
أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً فَإِنِ يَمَادُونَ ذَلِكَ فَآبَى  
أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمَّا أَسْمَعُ فِيهِ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُرَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۱ کا) اور کان سے مراد وہ چیز ہے جو قدرتی طور پر زمین میں موجود تھی اور اسے دریافت کر لیا گیا مثلاً سونا اور  
چاندی وغیرہ۔ دینیہ اور کان دونوں میں خمس (یا پنچواں حصہ) بطور زکوٰۃ وصول کیا جائے گا اس کے علاوہ کوئی اور ٹیکس وغیرہ  
بالکل وصول نہیں کیا جائے گا خمس کے وصول کے لیے سال گزرنا ضروری نہیں۔

إِلَى الْغَنِيِّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَالْغَانِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا كَانَ كَمَا عَنْهَا غَنَى يَقْدَرُ بِنَاهُ عَلَى الْغَدْوِ كَمَا يُسْتَحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَكَذَلِكَ الْغَارِ مُرَانُ كَانَ عِنْدَهُ وَخَاً يَدَيْنِهِ وَفَضْلٌ تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ كَمَا يُسْتَحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

صدقہ دیا گیا تو اس نے اپنے پڑوسی کے گھر بھیج دیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ مجاہد فی سبیل اللہ کے پاس اگر اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے دولت ہو تو اسے صدقہ لینا بہتر نہیں ہے اس طرح اگر مقروض کے قرضہ ادا کرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ کی مقدار مال پہنچ جاتا ہے تو اسے بھی صدقہ لینا اچھا نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

### ۱۳۔ بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

#### صدقہ فطر کا بیان

۳۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْبَغِي بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تَجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِثَمَانِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید الفطر کے دن سے دو یا تین دن قبل جس عامل کے پاس صدقہ فطر جمع کیا جاتا اسے اس صدقہ فطر بھیج دیا کرتے تھے۔

فَالْمَصْرَفُ: اسلای نقطہ نظر سے مصارف زکوٰۃ یہ ہیں (۱) مسکین، (۲) فقیر (۳) مسافر (۴) مقروض (۵) اور مجاہد فی سبیل اللہ مال زکوٰۃ ان سب میں تقسیم کر دیا جائے یا ایک کو دے دیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں۔ (نوٹ) مسکین وہ ہوتا ہے جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس ایک وقت کا کھانا موجود ہو اور بعض فقہاء نے اس کا عکس کیا کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو زکوٰۃ دینا منع ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) سید زکوٰۃ چونکہ ایک طرح کی میل کبیل ہے اس لیے سادات کرام کو اس کا دینا انکی شایان شان نہیں ہے (۲) کافر کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ اسلام کے اصول صرف مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں (۳) غنی چونکہ وہ خود صاحب نصاب ہونے کے سبب زکوٰۃ دینے کا حق دار ہے۔  
فَالْصَّدَقَةُ الْفِطْرُ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صدقہ فطر کا وجوب کا سبب عید الفطر کا دن (جاری ہے)

جس سے زکوٰۃ ندادا کی جائے ف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس شخص کے پاس مال ہو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، قیامت کے دن وہ مال ایک زبر پلہاں کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں پر دروسیاہ نشان ہوں گے وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا حتیٰ کہ اس پر مذبح حاصل کر لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔

۳۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ وَلَمْ يُثَوِّدْ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُجَاعًا أَقْدَرَ لَهُ زَيْبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَسْكِنَهُ، فَيَقُولُ أَنَا كُنْزُكَ۔

## ۱۲۔ بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لیے صدقہ جائز ہے؟

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف پانچ اہل ثروت صدقہ لے سکتے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) غافل زکوٰۃ (زکوٰۃ وصول کرنے والا) (۳) مقروض (۴) وہ آدمی جو قیمہ کسی غریب سے وصول کر لے اور (۵) وہ آدمی جس کا ہمسایہ مسکین ہو اسے

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِخَمْسَةٍ إِلَّا لِحَمْسَةٍ: لِفَاغٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِفَاغٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاَهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ لَهُ جَارٌ مَسْكِينٌ تُصَدِّقُ عَلَى الْمَسْكِينِ فَأَهْدَى

ف دینیہ خواہ ذاتی زمین یا دوسرے کی زمین اور یا کسی مباح میں پایا جائے اس سے خمس (پانچواں حصہ) وصول کیا جائے گا۔ اگر دریافت ہونے والے دینے پر مسلمانوں کی علامات پائی گئیں۔ یعنی اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہے یا کوئی اور علامت پائی جائے تو اس کا حکم لفظ کا ہے یعنی اس کا اعلان کیا جائے گا اگر مالک آگیا تو دیا جائے گا ورنہ پانے والا اگر صاحب نصاب نہیں تو وہ خود تصرف میں لا سکتا ہے۔ ورنہ وہ صدقہ کر دیا جائے گا یعنی غریب اور مسکین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر کسی حربی غیر مسلم نے دینیہ پایا تو اس سے سب کا سب امیر اسلام وصول کرے گا۔



حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب زیتون پانچ سق یا اس سے زائد ہو جائے (تو پھر زکوٰۃ واجب ہوگی) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے زیتون کے تیل کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا بلکہ اس کے پھل کا حساب لگایا جائے گا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُعْتَدٌ وَبِهَذَا أَنَا جُنْدٌ إِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ خَمْسَةُ أَوْ سَقٍ فَصَاعِدًا أَوْ لَا يَلْتَفِتُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتِ إِنَّمَا يَنْظُرُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتُونِ وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَعِنِّي قَلِيلٌ وَكَثِيرٌ -

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زیتون کا کوئی تعین نہیں ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے جو چید بھی زمین اگاتی ہے اس میں زکوٰۃ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ يُجِبُنَا  
 عَنْ جَلِّ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى  
 الْمُصَلَّى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ  
 ہے کہ عید گاہ کی طرف جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کر  
 دیا جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۴۔ بَابُ صَدَقَةِ الزَّيْتُونِ

### زیتون کی زکوٰۃ کا بیان

۳۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ صَدَقَةٌ  
 حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۲۵ کا) صدقہ فطر کا حکم :- صدقہ فطر واجب ہے کیونکہ صحیح حدیث موجود ہے کہ جب تک  
 صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور درجہ قبولیت  
 کو نہیں پہنچتے۔ صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟ صدقہ فطر ہر اس مسلمان صاحب نصاب پر واجب ہے جو عید الفطر کی  
 پائے وہ اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔ غیر مسلم اور جو شخص صاحب نصاب نہ ہو اس  
 صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کیلئے نصاب پر سال گزرنا ضروری نہیں۔ صدقہ فطر کی مقدار :- کھجور کے  
 اور جو وغیرہ ایک صاع فی کس کے حساب سے صدقہ فطر دیا جائے گا۔ آٹا، گندم اور انگور نصف صاع فی کس کے  
 سے بطور زکوٰۃ دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد گرامی موجود ہے کہ  
 صاع گندم دو آدمیوں کی جانب سے دی جائے خواہ وہ دونوں چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، اور خواہ  
 ہوں یا عورتیں۔ صاع کی مقدار :- ایک صاع سارے چار سیر کا ہوتا ہے اور نصف صاع اڑھائی سیر کا ہوتا ہے۔  
 ایک صاع یا نصف صاع جنس بھی بطور زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور حساب کردہ قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ اد  
 کا وقت :- صدقہ فطر کا سبب خواہ عید الفطر کا دن ہے لیکن اس دن سے قبل بھی کسی نے ادا کر دیا تو درست  
 روزہ نماز عید ادا کرنے سے قبل ضرور ادا کر دینا چاہیے۔ اگر کسی شخص نے نماز عید سے قبل بھی صدقہ فطر ادا نہ کیا وہ ذ  
 ساقط نہیں ہوگا۔ بعد میں ادا کرے گا۔  
 صدقہ فطر کے مصارف :- صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَكَ وَلَا تَقْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنَّ عَمَلَكُمْ فَاخِذُوا بِهِ -  
 دیکھ لو اور تم روزہ افطار نہ کرو حتیٰ کہ تم چاند نہ دیکھو اگر  
 آسمان ابراہیم ہو تو تم (تیس دن) مکمل کر لو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۸ کا) فوائد روزہ :- حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے متعدد فوائد بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند مشہور ترین یہ ہیں (۱) روزہ کے سبب خواہش نفسانی اور نفسِ امارہ پر کنٹرول ہو جاتا ہے (۲) روزہ کے سبب مسکین اور غرباء کے ساتھ مدد و حسن سلوک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ روزہ کے باعث بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے غرباء کی حالت و کیفیت کا تصور ذہن میں آ جاتا ہے (۳) روزے کے سبب انسانوں میں مساوات، موافقت اور موافقات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ایسے اونچے نیچے اور امیر و غریب کا امتیاز بھی ختم ہو جاتا ہے۔

اقسام روزہ :- روزے کی تین اقسام ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۱) فرض :- رمضان المبارک کے مہینے کے روزے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہیں

(۲) واجب :- نذر ماننے سے جو روزے لازم آتے ہیں وہ واجب ہیں

(۳) نفل :- مندرجہ بالا دونوں اقسام کے علاوہ جو بھی روزہ ہے وہ نفلی ہوگا۔

فضیلت ماہ رمضان :- حدیث مبارک میں آتا ہے کہ جو نبی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے جملہ دروازے بند کر دیے جاتے ہیں حتیٰ کہ جنت کا ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور دوزخ کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ مسلمان کی نیکی کے ثواب میں اضافہ کر دیا جاتا ہے نفل ادا کرنے والے کو فرض کے برابر دیا جاتا ہے اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کی رات میں قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

فضیلت روزہ :- رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے روزے رکھنے کے سبب تمام گناہ مٹ جاتے ہیں چنانچہ حدیث رسول کے الفاظ ہیں مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں روزہ کو ڈھال قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں الصَّوْمُ جُنَّةٌ یعنی روزہ ڈھال ہے ایک اور روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے دار کے لیے خصوصی انعام کا اعلان فرمایا ہے چنانچہ حدیث قدسی کے الفاظ ہیں الصَّوْمُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ عَنِ رَزْوِمْ لِيْ ہے اور اس کا اجر میں خود دوں گا۔ (جاری ہے)



## ۲۔ آیَاتُ الصِّيَامِ

### ۱۔ بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيَا الْهَلَالِ وَالْإِفْطَارِ لِرُؤْيَا

چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کا بیان

۳۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَقَاتَ فَقَالَ لَا  
حُضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بَيَانُ  
كَه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَے رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ كَا  
ذِكْر كَرْتے ہوئے فرمایا: تَم رُوزَہ نہ رُكھو حَتَّى كَه تَم چاند

ف صوم کا معنی و مفہوم :- لفظ ”صوم“ کا لغوی معنی الامساك یعنی رک جانا ہے اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کو صوم (روزہ) کہا جاتا ہے۔  
تاریخ فرضیت روزہ :- دو بھری کو شعبان المعظم کے مہینے میں رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہوئے  
حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر امت مصطفویٰ تک تمام لوگوں پر روزے فرض رہے ہیں خواہ اوقات، ایام، مہینے اور  
سلسلہ طریق کار مختلف تھا۔ علامہ ملا علی قاری علیہ رحمہ باری فرماتے ہیں :- شروع شروع میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر اسے  
منسوخ کر کے ایام بیض کے روزے فرض کیے گئے۔ لوگوں نے ان روزوں کو مشقت سمجھا تو انھیں اختیار کر دے دیا گیا  
چاہیں تو روزے رکھیں اور اگر چاہیں تو ہر روزہ کے عوض مسکین کو کھانا کھلا دیں بعد میں یہ اختیار کا سلسلہ بھی منسوخ کر  
کے رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے۔ روزے کا وقت عشاء کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک  
یعنی سحری کا تصور بالکل نہیں تھا بعد میں پھر امت مصطفویٰ پر انعام کیا گیا کہ وقت میں تبدیلی کر دی گئی کہ صبح صادق سے لے  
غروب آفتاب تک روزے کا وقت مقرر کر دیا گیا۔ سحری کھانا سنت نبوی اور انعام قرار دیا گیا۔  
فرضیت روزہ :- نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے روزے فرض ہیں نہ رکھنے والے  
فاسق اور انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔  
(جاری ہے)

۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
سَالِمٍ مِثْلَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ لَا  
يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ قَدْ أَصْبَحْتَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ بِلَالٌ يُنَادِي بِلَيْلٍ فِي  
شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُورِ النَّاسِ وَكَانَ ابْنُ  
أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي لِلصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ  
فَلِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ .

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابن مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت اذان نہیں کہتے تھے  
جب تک انھیں نہ کہہ دیا جاتا کہ تم نے صبح کر دی ہے ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کے پہلے میں لوگوں  
کی سحری کے لیے اذان کہا کرتے تھے اور حضرت ابن  
ام مکتوم رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز کے  
لیے اذان کہا کرتے تھے ۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ابن ام مکتوم کی اذان تک  
کھاؤ اور پیو ۔

### ۳۔ بَابُ مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَبِّدًا فِي رَمَضَانَ

جان بوجھ کسی کے رمضان کا روزہ توڑنے کا بیان

۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْفَرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ  
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا  
قَالَ لَا أَجِدُ قَاتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعْزِي مَنْ تَسَرَّقَ قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ  
بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ  
مَا أَجِدُ أَحَدًا إِلَّا خَوِجَ إِلَيْنَا مِنِّي قَالَ كُلُّهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک  
شخص نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ لیا تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور کفارہ غلام آزاد کرنے  
یا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنے اور یا ساٹھ مسکینوں  
کو کھانا کھلانے کا حکم دیا اس شخص نے عرض کیا حضور  
میں تو کوئی چیز بھی نہیں پاتا ۔ بارگاہ رسالت میں کھجوروں کا  
ایک ٹوکرا پیش کیا گیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
یہ طباق بچھو اور اسے تقسیم کر دو ۔ اس نے عرض  
کیا حضور ! مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں  
ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

## ۲۔ مَتٰی یَحْرُمُ الطَّعَامُ عَلٰی الصَّائِمِ

صائم (روزے دار) پر کب کھانا حرام ہوتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتے تھے تم  
کھاؤ اور پو۔ ابن مکتوم (مؤذن رسول) کے اذان  
کہنے تک۔ فل

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَدَايِنَا دِي يَلِيْلٍ  
فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

(حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳۹ کا) فل شعبان المعظم کی انتیسویں تاریخ کو لوگ سحان المبارک کا چاند دیکھیں اگر نظر آجائے تو روزوں کا  
آغاز کریں ورنہ شعبان کے تیس دن مکمل کر کے روزے رکھنا شروع کر دیے جائیں اگر انتیسویں تاریخ کو بادل ہوں اور  
چاند نظر نہ آئے تو تیس دن مکمل کیے جائیں۔ شعبان المعظم کی تیسویں تاریخ کو بھی بادل کے سبب چاند نظر نہ آئے تو آئندہ  
دن کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اسلامی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے یا تیس دن کا، اس سے زائد  
نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح رمضان المبارک کی انتیسویں تاریخ کو چاند دیکھا جائے گا اگر نظر آجائے روزہ رکھنا ترک کر دیا  
جائے گا ورنہ تیس دن مکمل کیے جائیں گے اگر بادلوں کے سبب رمضان کی انتیسویں تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو پھر  
رمضان کے تیس دن مکمل کیے جائیں گے۔

(حاشیہ صفحہ ۲۴۰) فل حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کو سحری کے لیے اٹھانے کی غرض سے رات کے  
آخری حصہ میں اذان کما کرتے تھے جبکہ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ سحری کے اختتام اور صبح صادق  
شروع ہوتے ہی صبح کی نماز کے لیے اذان کما کرتے تھے۔ یہی وقت یعنی صبح صادق روزہ اور صبح کی نماز  
کے آغاز کا وقت ہے۔ گویا صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ دار کے لیے کھانا، پینا اور  
جماع حرام ہوتا ہے۔



## ۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

جنابت کی حالت میں رمضان المبارک کے مہینے میں صبح طلوع ہونیکا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک شخص نے دروازے پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جبکہ میں سُن رہی تھی کہ میں نے جنابت کی حالت میں صبح کی ہے اور میں روزہ رکھنے کا بھی ارادہ رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہوں میں غسل کر لیتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے سب گناہ بخش دیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا قسم بخدا میں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈروں اور تقویٰ کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

۳۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ دَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ آتِي أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصُّومَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ أَغْتَسِلُ فَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّكَ لَكُتْ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرُ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَعَدُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأْخُرُ فَعُصِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَا رَجُؤُا أَنْ أَكُونَ أَخَشَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَاْعَلَكُمْ بِمَا اتَّقَى۔

ف اگر کسی نے جنابت کی حالت میں صبح کی تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے کیونکہ جنبی ہونا روزے کے منافی نہیں ہے۔ جنبی ہونا بھی عام ہے خواہ اختلام کے سبب ہو یا جماع کے باعث۔ البتہ یہ بات ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ طلوع فجر کے بعد غسل کرتے وقت جب حلق میں یا ناک میں پانی ڈالے تو نہایت احتیاط سے کام لیا جائے کہ کہیں پانی حلق سے نیچے پیٹ میں نہ اتر جائے۔

بے مثل بشر: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ہمارے جیسی نہیں بلکہ آپ کی بشریت بھی نورانیوں پر فوقیت رکھتی ہے آپ کی بشریت ایسی ہے کہ (جاری ہے)

### خود ہی کھجوریں کھا لو فی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أَقْطَرَ الرَّجُلُ  
مَتَعِدًّا فِي شَهْرٍ مَضَى بِأَكْلِ أَوْ شُرْبِ أَوْ جَمَاعٍ  
فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ وَكَفَّارَةُ الْفَهَارِ أَنْ  
يَعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ  
مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَطْعَمَ سِتِّينَ  
مِسْكِينًا كُلَّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ  
أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرَةٍ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی شخص نے رمضان کے  
مہینے میں جان بوجھ کر کھانے یا پینے اور جماع کے سبب  
روزہ توڑ لیا تو اس پر اس دن کی قضا اور ظہار کا کفارہ  
لازم آتا ہے وہ یہ کہ ایک غلام آزاد کرنے اگر غلام  
نہ پائے تو دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھے اور اگر  
اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے  
ہر مسکین کو آدھا ٹوہ پیر گندم یا پورا ٹوہ پیر کھجور یا جو کا دیا جائے

ف جس شخص نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے بعد عمدًا (جان بوجھ کر) چھوڑ دیا۔ اس پر قضا اور کفارہ لازم  
آئے گا اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا  
کھلائے۔ کفارے کی ادائیگی میں ہی ترتیب معتبر ہوگی یعنی سب سے قبل یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے۔ چوں کہ  
پسلسلہ دور حاضر میں ناپید ہے۔ لہذا یہ متروک ہے اور اس کے بعد دو مہینوں کا ذکر ہے لہذا وہ مسلسل دو مہینوں  
روزے رکھے گا اگر کسی فذریا بیماری کے سبب درمیان میں کوئی روزہ چھوٹ گیا تو روزے نئے سرے سے دو  
رکھنے پڑیں گے اگر کسی شخص میں فذریعہ بڑھا پے وغیرہ کے سبب روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں  
کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ اس روزے کے عوض روزہ بھی رکھنا ہوگا۔  
مقامِ مصطفیٰ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی شریعت مطہرہ میں خود مختار ہے عمدًا اور  
لورٹنے والے کے لیے قانون یہ تھا کہ وہ غلام آزاد کرے یا مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں  
کو کھانا کھلائے لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرما رہے ہیں کہ تم خود ہی کھجوریں کھا لو تمہارا کفارہ بھی ادا ہو  
گا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ چیز پسند ہے کہ وضو کے لیے مسواک  
لازم قرار دے دوں لیکن اس میں اپنی امت کی مشقت دیکھتا ہوں اس لیے ایسا نہیں کرتا۔ اسی طرح کی  
سی روایتیں ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا پتہ چلتا ہے۔ جو لوگ اختیارِ مصطفیٰ صلی  
علیہ وسلم کے منکر ہیں ان کو ان روایتوں پر غور کرنا چاہیے اور عقل سلیم و فراست سے کام لیتے ہو  
اپنے باطل نظریے سے تائب ہونا چاہیے۔

حَتَّىٰ جُئْنَا مَرَوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
مَا قَالَتْ فَتَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
لَتَرْكَبَنِّي ذَاتِي فَإِنَّهَا يَا أَبَا بَلْدَبِ فُلْتَدَّ هَبَّتْ  
إِلَىٰ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوَالَتْهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ  
فَلَتَّخِيزَتْهُ ذَلِكَ قَالَ فَارْكَبْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّىٰ أَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ  
مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ فَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ لَا عَلِمَ لِي بِذَلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي  
مُخْبِرٌ

اے عبدالرحمن! کیا تم ایسے طریقے سے روگردانی کرتے  
ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یا حضرت  
عبدالرحمن نے عرض کیا قسم بخدا ہرگز نہیں۔ ام المؤمنین  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم اختلام سے نہیں بلکہ جماع کے باعث جنابت کی  
حالت میں صبح کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
دن کا روزہ رکھتے۔ ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں  
سے نکلے اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ  
عنہا بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرح فرمایا  
پھر ہم وہاں سے چل کر مروان کے پاس آئے۔ حضرت  
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے انھیں (مروان) کو سب  
کچھ بتایا جو دونوں امہات المؤمنین نے فرمایا تھا حضرت  
مروان نے کہا اے ابو محمد! (عبدالرحمن) میں تم کو قسم  
دیتا ہوں کہ تم میری سواری جو دروازہ پر کھڑی ہے  
پر سوار ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس  
ضرور جاؤ گے کہ وہ اس وقت عقیق میں واقع اپنی زمین  
میں موجود ہیں اور انھیں (ابو ہریرہ کو) اس مسئلہ کے  
بارے بتا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت  
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کے پاس پہنچے کچھ دیر تک حضرت عبدالرحمن ان سے  
گفتگو کرتے رہے پھر ان کو اس مسئلہ کے بارے  
آگاہ کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے  
اس کے بارے کوئی علم نہیں تھا کسی راوی نے مجھے



۳۴۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سُئِيُّ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَدْنَةَ مَرَّةً إِنْ بَيْنَ الْحَكَمِ  
وَهُوَ مِيرُ الْمَدِينَةِ كَذُكْرَاتِ أَبَاهُ يَرَّةً قَالَ  
مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ فَقَالَ مَرَّةً إِنْ أَقْسَمْتُ  
عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
عَائِشَةَ وَأُمِّ سَكَمَةَ فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَهَبَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَذَهَبَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ  
فَسَلَّمْنَا عَلَى عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَا  
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنَّا عِنْدَ مَرْدَانِ بْنِ الْحَكَمِ  
فَذُكِرَاتِ أَبَاهُ يَرَّةً يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ  
ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُوهُ يَرَّةً يَا  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَتَدْرَعُ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ لَدَا اللَّهِ قَالَتْ  
فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ  
إِخْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ  
خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَكَمَةَ فَسَأَلَهَا  
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے آواز  
کردہ غلام حضرت سہمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں  
نے ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے  
سنا: کہ میں اور میرے والد عبد الرحمن مدنیہ طیبہ کے  
گورنر مروان بن حکم کے پاس موجود تھے وہاں بیان کیا  
گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص  
نے جنابت کی حالت میں صبح کی، اس کا روزہ نہیں ہو  
سکتا۔ مروان نے کہا: اے عبد الرحمن! میں تم کو قسم  
دے کر کہتا ہوں کہ تم حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور اس مسئلہ کے بارے میں  
سے پوچھو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اور عبد الرحمن  
دونوں مل کر حضرت عائشہ مدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت  
میں حاضر ہوئے ہم نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ کو  
سلام عرض کیا پھر حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے  
عرض کیا اے اُمّ المؤمنین! ہم مروان کے پاس تھے کہ  
وہاں یہ ذکر ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی وہ اس  
دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا جیسے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ویسے نہیں ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۲ کا) حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کے قدموں کو بوسہ دینے میں سعادت سمجھتے ہیں۔ صحابی رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اَنَّا لَمْ نَكُنْ مِثْلًا وَاضِعَ طَوْرٍ مِثْلًا ہمارے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ یہی صحابہ کا عقیدہ ہے جو لوگ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل قرار دیتے ہیں  
انہیں غور کرنا چاہیے کہ کیا صحابہ کا عقیدہ بھی ایسا تھا؟ اگر جواب نفی میں ہو تو پھر تمہارا عقیدہ چہ  
معنی وارو؟

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبِلَ امْرَأَةً  
وَهُوَ صَاحِبٌ مُؤْمَرٌ فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجِدًا  
شَدِيدًا فَكَارَسَ امْرَأَتَهُ كَسَالَ لَهَا عَنْ  
ذَلِكَ فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَقْبِلُ وَهُوَ صَاحِبٌ مُؤْمَرٌ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَخَبَرَتْهُ  
بِذَلِكَ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا فَقَالَ إِنَّا لَنَسْنَا  
مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَرَجَعَتْ الْمَرْأَةُ  
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ  
فَخَبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ أَلَا خَبَرْتَهَا  
إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ كَمَا لَتُ قَدْ أَخْبَرْتُهَا  
فَدَهَيْتُ إِلَى نَرُوجَهَا فَخَبَرَتْهُ فَزَادَهُ  
ذَلِكَ شَرًّا وَقَالَ إِنَّا لَنَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ  
مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَّقَاكُمْ اللَّهُ  
وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ ۝

ایک آدمی نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا اپنی  
بیوی کا۔ اس سبب وہ بہت پریشان ہوا اس نے اپنی  
بیوی کو بھیجا تاکہ اس کے بارے میں پوچھ کر آئے، وہ  
عورت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت  
میں حاضر ہوئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا  
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی  
حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے وہ عورت اپنے خاوند  
کے پاس آئی تو مسئلہ کے سلسلے میں اپنے خاوند کو بتایا  
اس سے مرد کی پریشانی میں اضافہ ہوا اس نے کہا  
بے شک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے  
لیے جو چیز چاہی حلال قرار دے دی وہ عورت دوبارہ  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔  
اس وقت حضرت ام سلمہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو بھی پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتا دیا  
آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے انھیں نہیں بتایا کہ  
میں خود ایسے کرتا ہوں؟ حضرت ام المومنین نے عرض کیا  
میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے واپس جا کر اپنے خاوند کو  
اس کے بارے میں بتایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ پریشان ہو  
گئے اور اس کے خاوند نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی مثل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے لیے جو چیز چاہتا ہے حلال قرار دے دیتا ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا:

لیے بتا دیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِعْدَا نَاخِذُ مَنْ أَصْبَحَ  
جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ  
تَحَا غُتْسَلَ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ  
وَكِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى  
نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ  
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَلَوْنَ أَنْفُسَكُمْ  
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ  
يَعْنِي الْجَمَاعَ وَابْتَخُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ يَعْنِي  
الْوَلَدَ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ  
الْغَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ يَعْنِي  
حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ  
رَخِصَ لَهُ لَنْ يُجَامِعَ وَيَبْتَغِي الْوَلَدَ وَيَأْكُلُ  
وَيَشْرِبُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَمَتَى يَكُونُ  
الْغُسْلُ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَهَذِهِ الْبَأْسُ  
بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے احتلام کے  
بغیر جماع کے نتیجے میں رمضان کے مہینے میں جنابت  
کی حالت میں صبح کی مہر اس نے غسل کر لیا تو اس میں کوئی  
ہرج نہیں۔ کتاب اللہ (قرآن) اسے بیان کرتی ہے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں  
اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال قرار دیا جاتا ہے وہ تمہارا  
لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے  
کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے اس نے تمہاری  
توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا۔ اب تم ان سے  
جماع کر سکتے ہو (یعنی جماع) تم طلب کرو وہ چیز جو اللہ  
تعالیٰ نے تمہارے لیے متعین کر دی ہے یعنی اولاد۔ تم  
کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز  
ہو جائے یعنی فجر کے طلوع ہونے تک۔ جب مرد کو اجازت  
دی گئی ہے کہ وہ جماع کر سکتا ہے، اولاد طلب کر سکتا ہے  
اور طلوع فجر تک کھا بھی سکتا ہے اور پی بھی سکتا ہے  
تو طلوع فجر کے علاوہ غسل کب ممکن ہو سکتا ہے؟ لہذا  
غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام اعظم البخاری  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۵۔ بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا بیان

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۳۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ



قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَيْكَ بِأَسَى بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ  
إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجَمَاعَةِ فَإِنْ خَافَ أَنْ  
لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَانْكُفْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ قَبْلَنَا۔

۳۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَنْتَهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْبَاشِرَةِ  
لِلصَّائِمِ۔

حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہاں  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بوس و کنار  
کی اجازت ایسے روزہ دار کے لیے ہے جو اپنے آپ کو  
قابو میں رکھ سکے کہ وہ جماع تک نہ پہنچ جائے اور جو اپنے  
آپ پر قابو نہ پاسکتا ہو تو اس کے لیے باز رہنا بہتر ہے۔  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور دوسرے ہمارے فقہاء کا قول ہے۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوس و کنار  
اور مباشرت سے منع فرمایا کرتے تھے۔

## ۶۔ بَابُ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

### روزہ دار کے پچھنے لگوانے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے  
لگوا لیا کرتے تھے۔ پھر وہ غروب آفتاب کے بعد بھی  
پچھنے لگوا لیا کرتے۔

حضرت زہری کا بیان ہے کہ حضرت سعد اور  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت  
میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے۔

۳۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ إِذَا  
كَانَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ  
سَعْدًا وَابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا  
صَائِمَانِ۔

**ف** روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کمزوری آنے کا اندیشہ ہو تو پچھنے نہیں لگوانے چاہیے  
کیونکہ ممکن ہے یہ ضعف و کمزوری دوسرے روزے رکھنے سے انسان کو عاجز کر دے۔ جن روایات میں پچھنے نہ لگوانے کا  
ذکر ہے ان کا یہی مطلب و مفہوم ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خدا کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا  
اور اس کی حدود کے بارے میں زیادہ جاننے  
والا ہوں۔

۳۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ  
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ  
طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرَوِجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِمَا زَوْجُهُمَا هُنَالِكَ وَهُوَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ  
لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُو إِلَى أَهْلِكَ  
تُقِيلُهَا وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَقِيلُهَا وَأَنَا صَابِرٌ  
فَالَتْ هُوَ۔

حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ  
غلام حضرت ابو النضر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ ام المؤمنین  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں کہ  
ان کے پاس وہاں ان کے خاوند عبداللہ بن عبدالرحمن  
رضی اللہ عنہ آگئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
اسے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس جانے سے تمہارے  
کیا رکاوٹ ہے؟ تم اس کا بوسہ بھی لے سکتے ہو اور اس  
کے ساتھ مزاح بھی کر سکتے ہو اس (عبداللہ) نے عرض کیا  
کیا روزے کی حالت میں میں بوسہ لے سکتا ہوں؟ اس پر

**ف** روزہ کی حالت میں بیوی سے بوسہ دینا کیا جاسکتا ہے اگر کسی کو خوف ہو کہ بوسہ اسے جماع تک پہنچا دے گا  
تو وہ بوسہ سے پرہیز کرے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوتا ہے اور اپنی زوجہ کے بوسہ کے سلسلہ میں اجازت مانگتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اجازت  
دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص حاضر خدمت ہوتا ہے وہ اجازت کے سلسلہ میں عرض کرتا ہے  
آپ اسے اجازت نہیں دیتے۔ پہلا آنے والا عمر رسیدہ تھا وہ بوسہ کے وقت اپنے نفس پر مکمل طور پر قابو پاسکتا  
تھا۔ اس لیے اسے اجازت دے دی۔ دوسرا نوجوان تھا اس لیے اجازت نہ دی تاکہ وہ جماع  
تک نہ پہنچ جائے۔ معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے نفس پر قابو پاسکتا ہے۔ زوجہ کا بوسہ لینا اس کے لیے جائز  
ہے اور جو قابو نہ پاسکے اس کے لیے جائز نہیں ہے اس حدیث میں اِنَّا لَنَسْأَلُكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دعوت غور و فکر دے کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی رٹ لگا کر آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر قرار دیتے ہوئے بالکل نہیں شرتے۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قل  
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا مفہوم نہیں آتا تھا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۸۔ بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

### سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنِ  
عُمَرَ كَانَ لَا يَصُومُ فِي الصَّوْمِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۳۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَجَ عَامَ قِتْحِ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ  
قَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدَّ يَدْتُمُّ أَفْطَرَ قَا فَطَرَ  
النَّاسِ مَعَهُ وَكَانَ قِتْحُ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان  
المبارک کے مہینے میں نکلتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کہ یہ مقام پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کیا اور  
لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ افطار کیا فتح مکہ  
رمضان المبارک کے مہینے میں ہوا تھا۔ راوی حدیث کا

ف مسافر پر رب العالمین نے بے شمار انعامات فرمائے ان میں سے ایک انعام روزہ رکھنے میں اختیار دینا  
بھی ہے یعنی مسافر کو حالت سفر میں اختیار ہے چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے نہ رکھے اور ایسی پر آکر رکھ لے۔  
امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسافر کا سفر مشقت کا نہ ہو تو روزہ رکھنا  
نہ رکھنے سے افضل ہے۔ کیونکہ معجز روایات سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بجا لیتے سفر روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ یہاں سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کے  
سبب سے نماز قصر پڑھی جاتی ہے وہ پیدل تین دن کا سفر ہے یا ستاون میل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔  
قرآن پاک میں مسافر کے روزے کے بارے ارشاد ہے "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ  
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" یعنی جو شخص جم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ بعد میں روزوں کی قضا کر لے۔ جو نہی بیمار صحت مند  
ہو جائے اور مسافر واپس آجائے فوراً روزے مکمل کر لیں۔



قَالَ مُحَمَّدٌ لَوْ بَأْسٌ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ  
مَا تَنَا كَرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ فَإِذَا أَمِنَ  
ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: روزے  
کی حالت میں پیچھے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے کمزور  
اور ضعف آنے کے سبب روزے کی حالت میں پیچھے  
لگوانا مکروہ ہے جب اس سے امن و تحفظ ہو تو کوئی  
حرج نہیں اور سی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے  
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے اپنے والد (عروہ) کو ہمیشہ روزے کی حالت  
میں پیچھے لگواتے ہوئے دیکھا۔

۳۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو  
قَالَ مَا أَيْتُ أَبِي قَطُّ إِحْتَجَمَ إِلَّا وَهُوَ  
صَائِمٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور سی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

## ۱۔ بَابُ الصَّائِمِ يَذَرُّهُ الْقِيُّ أَوْ يَتَّقِي

### روزہ دار پر قے کا غلبہ ہونے یا جان بوجھ کر قے کرنیکا بیان

۳۵۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عَمْرٍو كَانَ يَقُولُ مَنْ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ  
فَعَلِيهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَمَّ عَمَّا اتَّقَى  
فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس شخص نے  
روزے کی حالت میں عمدائے کی تو اس پر اس کی قضا  
واجب ہے اور جس کو از خود قے آئے تو اس پر کوئی چیز نہیں

ف جس شخص نے قضا روزے کی حالت میں قے کی اگر نہ بھر ہو تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں اگر غیر اختیاری طور  
پر قے ہو جائے نہ بھر ہو گئی یا نہیں۔ اگر نہ بھر نہ ہو حلق میں لوٹی یا لوطائی اور یا نہ لوطی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگر قے نہ بھر  
اور حلق میں خود لوطائی خواہ قیل ہو روزہ ٹوٹ جائیگا اگر غیر اختیاری طور پر حلق میں اتر گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگر بار شریعت  
روزہ فاسد ہو نہ کی صورت میں بقیہ دن بھی احترام رمضان کی وجہ سے کھانے پینے اور جماع سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۳۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شَهَابُ ابْنِ  
عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِي قَضَاءِ  
رَمَضَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا يَفْرَقُ بَيْنَهُ وَقَالَ  
الْأُخَرُ لَا يَفْرَقُ بَيْنَهُ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
کے درمیان قضاہ رمضان کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا  
ان دونوں میں سے ایک نے کہا: وہ متفرق طور پر رکھے  
جائیں اور دوسرے نے کہا: کہ متفرق طور پر نہ رکھے جائیں۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قضاہ رمضان  
کے روزے کس رکھنا افضل ہے اور اگر گنتی صحیح طریقے  
سے کی جائے تو متفرق طور پر رکھ لینے میں بھی کوئی حرج  
نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
سابقہ فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَضَّلَ وَإِنْ  
فَرَّقْتَ وَأَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ  
قَبَلْنَا۔

## ۱۔ بَابُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ افْطَرَ

### نفلی روزہ رکھ کر توڑ دینے کا بیان

۳۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ  
عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصْبَحَتَا  
صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهْدِيَ كُهُمَا  
طَعَامٌ فَأَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَقَدْ خَلَّ عَلَيْهِمَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ عَائِشَةُ  
فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَّرْتَنِي بِالْكَلَامِ  
كَأَنَّ ابْنَةَ أَبِيهَا يَأْسُؤُا لَللَّهِ إِنِّي

حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں  
نے نفلی روزہ رکھا، ان کے لیے ہدیہ پیش کیا گیا تو  
دونوں نے اس سبب روزہ افطار کر لیا۔ ان کے  
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا  
گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں وہ اپنے باپ کی عظیم بیٹی

دبقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۲ کا) رکھے یا متفرق طور پر دونوں طرح جائز ہے مسلسل رکھنا بہتر ہے کیونکہ ایسے سستی اور  
کوٹاہی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قَالَ وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدِيثِ مِنْ أَمْرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

كَانَ مُحْتَدًّا مَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ  
وَمَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ  
وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا بَلَّغْنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ حِينَ  
سَافَرَ إِلَى مَكَّةَ لِأَنَّ النَّاسَ شَكَّوْا إِلَيْهِ  
الْجُهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَأَفْطَرَ لِذَلِكَ وَكَانَ  
بَلَّغْنَا أَنَّ حَمْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ سَأَلَتْ عَنْ  
الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا قَصَمَ  
وَلَا شَيْئًا فَأَفْطَرَ فِيهِ هَذَا إِنَّا خُذْنَا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ  
مِنْ قَبْلِنَا.

بیان ہے کہ لوگ (صحابہ کرام) رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اعمال میں سے نئے نئے عمل کو اپناتے تھے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص  
چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔  
جس قدر ت حاصل ہو اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے۔  
ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جب مکہ کی طرف سفر کیا تو روزہ نہ رکھا اس لیے کہ  
لوگوں نے آپ کی خدمت میں روزہ کے شاق ہونے  
کی شکایت کی تھی جس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے روزہ نہ رکھا اور ہم کو یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت  
حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھو  
اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔ اسی روایت سے ہم دلیل اخذ  
کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ

قضا رمضان کے روزے کیا علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں؟

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قضا رمضان  
روزے متفرق طور پر نہ رکھے جائیں۔

۳۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ  
أَبْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يُفَرَّقُ قَضَاءُ رَمَضَانَ.

ف رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا میں صائم کو اختیار ہے چاہے تو مسلسل طور پر (جاری)



قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَصَلَاةَ  
الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افطار اور  
نمازِ مغرب میں جلدی کرنا تاخیر سے افضل ہے اور  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء  
کا قول ہے۔

۳۶۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّ  
أَخْبَرَ أَنَّهُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ  
عَمَّانَ كَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ  
الْبَلْبَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ  
بَعْدَ الصَّلَاةِ فِي رَمَضَانَ -

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما  
دونوں جب رات کی تاریکی دیکھتے تو افطار سے قبل  
نمازِ مغرب ادا کرتے پھر نماز کے بعد رمضان المبارک  
میں روزہ افطار کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَكْلٌ وَاسِعٌ فَمَنْ شَاءَ  
افْطَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَنْ شَاءَ افْطَرَ بَعْدَهَا  
كُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
میں ہر قسم کی وسعت ہے کہ جو شخص چاہے نماز سے  
قبل روزہ افطار کرے اور جو چاہے نماز کے بعد افطار  
کرے ان دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

## ۱۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ يَظُنُّ أَنَّه قَدْ مَسَى

غروب آفتاب سے قبل بھول کر روزہ افطار کر لینے کا بیان

۳۶۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ افْطَرَ  
حَضْرَتِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بادل کے دن یہ گمان

دیکھ کر شبہ صفحہ ۲۵۴) اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین آدمی وہ ہے جو روزہ جلدی افطار کرتا ہے  
چنانچہ حدیث قدسی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحِبَّ عِبَادِي إِلَى اعْجَلِهِمْ فِطْرًا** (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۷۱)  
عجبتانی (دلی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ بندہ ہے جو افطاری میں جلدی کرے تاخیر  
سے روزہ افطار کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسے مجوسیوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا، ہمارے لیے کچھ کھانا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو ہم نے اس سبب روزہ افطار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو حکم دیا کہ تم ایک روزہ کی قضا کرو۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت سے ہم دیں اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے نفلی روزہ رکھا پھر اسے ٹوڑ دیا تو اس پر قضا واجب ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے سابقہ فقہاء کا قول ہے

أَصْبَحْتُ أَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهِدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَأَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيَا يَوْمًا مَكَاتَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذْ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

## ۱۱۔ بَابُ تَجْزِئِ الْإِفْطَارِ

### روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ سلامتی پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرتے ہوں گے

۳۶۳۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ

فَلِجِبِّ كَسَى نَفْلِي رُزْهَ رَكَّاهَا بُوَ بَحْرٍ كَسَى طُورٍ يَعْنِي مَعَانِ كَسَى أَصْرًا يَكْسِي مَسْلَمَانِ كِي دَعْوَتِ كَسَبِ تَوْرٍ لِيَا تَوَا سَ بِرُصْرَفِ اس رُزْهَ كِي قَضَا لَازِمِ آئِي كِي۔ كِيونكہ اصول فقہ کا منہم مقام ہے کہ نفلی عبادت جب شروع کر لی جائے تو اس کی تکمیل واجب ہو جاتی ہے۔

فَلِغُرُوبِ آفْتَابِ كَسَى سَامَقِ افْطَارِي كَا وَقْتُ هُوَ جَانَا سَ اور افطاری میں عجلت سے کام لینا چاہیے ایک روایت میں ہے کہ دو چیزوں میں جلدی سے کام لو (۱) افطاری اور دوسری نماز مغرب میں ادائیگی میں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تک لوگ روزہ کی افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے سلامتی پر رہیں گے (جاری ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَصَالِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ  
تُؤَاوِلُ قَالَ إِيَّيْكَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِيَّيْ أَطْعَمُ  
وَأُسْقِي.

روزوں سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں عرض کیا گیا آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے  
ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم جیسا  
نہیں ہوں بے شک مجھے کھلایا بھی جاتا ہے اور  
پلایا بھی جاتا ہے۔

۳۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِدٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ  
قَالُوا إِنَّكَ تُؤَاوِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِيَّيْ  
لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ أَبِيتُ يُطْعِمُنِي مَا يَتَى وَ  
يَسْقِينِي فَأَكْفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهِ  
طَاقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وصال کے  
روزوں سے بچو، تم وصال کے روزوں سے بچو لوگوں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو  
وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں میں اپنے پروردگار کے  
حضورات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی  
ہے تم اپنی طاقت کے مطابق کام کیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُ الْوَصَالِ  
مَكْرُوهٌ وَهُوَ أَنْ يُؤَاوِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ وصال کا روزہ مکروہ ہے

**ف** وصال کے روزہ کا مطلب ہے ابھی ایک روزہ افطار نہیں کیا دوسرا روزہ رکھ لینا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
وصال کے روزے رکھا کرتے تھے آپ کو دیکھ کر صحابہ نے بھی یہ سلسلہ شروع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو  
ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی امت کے لیے سراپا رحمت ہے۔ آپ ہر وقت  
اپنی امت کی آسانی اور سہولت کے بارے سوچا کرتے تھے۔ آپ نے مسلسل نماز تراویح باجماعت ادا نہ فرمائی تاکہ  
وہ نماز بھی فرض نہ ہو جائے مسواک کو وضو کے وقت لازمی قرار دینے کا قصد فرمایا پھر فوراً ارادہ ملتوی فرمایا۔ ممکن ہے امت کو  
مسواک میسر نہ آئے تو گنہگار قرار پائے اور عشاء کی نماز کو تھائی رات تک مؤخر کرنے کا قصد فرمایا پھر ملتوی کر دیا تاکہ  
امت سلمہ پر شاق نہ گزرے۔

عظمت مصطفیٰ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ إِيَّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ  
إِيَّيْ أَطْعَمُ وَأُسْقِي حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اور بے مثل و بے مثل ہونے کی (جاری ہے)



فِي يَوْمِ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيِّمٍ وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ  
أَمْسَى أَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ  
الْخَطْبُ يَسِيرٌ وَقَدْ اجْتَهَدْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَفْطَرَ وَهُوَ يَدْرِي أَنَّ  
الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ  
يَأْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ قَضَاءُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

کرتے ہوئے کہ شام ہو چکی ہے یا سورج غروب ہو چکا  
ہے، روزہ افطار کر لیا آپ (عمر فاروق) کے پاس  
ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین  
سورج ظاہر ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
قضا آسان ہے بیشک ہم نے کوشش کی کہ  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس شخص نے  
یہ گمان کرتے ہوئے کہ سورج غروب ہو گیا ہے، روزہ  
افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا، وہ  
شخص باقی دن میں نہ کوئی چیز کھائے اور نہ پئے اس  
پراس روزہ کی قضا ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ کا قول ہے۔

### ۱۳۔ بَابُ الْوَصَالِ فِي الصِّيَامِ

#### مسلسل روزے رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (سلسلہ) کے

۳۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ف اگر دو غبار یا بادل کے سبب کسی کو محسوس ہوا کہ سورج غروب ہو گیا ہے اس نے روزہ افطار کر لیا۔ بعد میں  
معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔ صائم روزے دار (باقی ماندہ وقت کچھ نہیں کھائے گا اس پر صرف  
اس دن کی قضا لازم آئے گی جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ واقعہ پیش آیا ایسے ہی سحری کے وقت  
اس خیال سے تا دیر کھاتا رہا کہ ابھی صبح صادق کا وقت نہیں ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق کا وقت کافی دیر سے  
شروع ہو چکا ہے وہ اس دن رمضان کے احترام کے لیے کھانے پینے اور جماع کرنے سے اجتناب کرے رمضان کے  
بعد اس روزے کی وہ قضا کرے۔

علیہ وسلم نے نوش فرمایا کہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص چاہے عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے کیونکہ یہ روزہ نفلی ہے جس شخص کو اس دن روزہ رکھنے کے سبب دعاء میں کمزوری آنے کا امکان ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنے سے نہ رکھنا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ  
وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ إِنَّمَا صَوْمُهُ تَطَوُّعٌ فَإِنْ كَانَ  
إِذَا صَامَهُ يُضْعِفُهُ ذَلِكَ عَنِ الدَّعَاءِ فِي ذَلِكَ  
الْيَوْمِ قَالَ أَفْطَارُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ۔

## ۱۵۔ بَابُ الْإِيَّامِ الَّتِي يَكْرَهُ فِيهَا الصَّوْمُ

ان دنوں کا بیان جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۳۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ أَيَّامٍ مَتَى۔  
حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قیام) منیٰ کے  
دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ

۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حاجی کے لیے عرفہ کے دن روزہ نہ  
رکھنا مسنون و مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھا تھا حضرت  
ام فضل کے علاوہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی تمام لوگوں کی موجودگی میں میدان عرفات میں بارگاہ رسالت میں  
دودھ پیش کیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ یوم عرفہ میں روزہ نہ رکھنے کے استیجاب کی توجیہ شارحین  
نے یہ بیان کی ہے کہ اس سے حاجی میں ضعف و کمزوری پیدا ہو جائیگی جو ارکان حج ادا کرنے کے سلسلے میں رکاوٹ یا  
عسری کا سبب بن سکتی ہے البتہ غیر حاجی یوم عرفہ میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے امت مصطفویٰ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ  
علیہ وسلم کے وسببہ جلیلہ سے سال میں پانچ دن اظہارِ مسرت اور خور و نوش کے لیے عطا فرمادیے وہ عید الفطر  
عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ کے دن ہیں۔ ان دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے، کیونکہ  
حدیث پاک میں ان کو اکل و شرب کے ایام قرار دیا گیا ہے۔

دھال کے روزہ کی صورت یہ ہے کہ دو دنوں کے روزوں کے درمیان رات کو کوئی چیز نہ کھائی جائے اور نہ پی جائے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فِي الصَّوْمِ لَا يَأْكُلُ فِي اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ -

## ۱۲۔ بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

### عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ام فضل بنت عارث رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے شک کیا کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا آپ روزے سے نہیں ہیں تو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دو کا ایک پیالہ بھجیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میدانِ عرفات میں تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ

۳۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا فِي صَوْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ صَائِمٌ وَقَالَ آخَرُونَ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ -

(رقبہ حاشیہ صفحہ ۲۵۷ کا)

عظیم الشان دلیل ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلتا بھی اور پلاتا بھی ہے اس لیے میں تم جیسا نہیں ہوں۔ ان دونوں روایات میں خواہ ظاہری طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا لیکن حقیقت میں اس سے مراد قیامت تک آنوالے لوگ ہیں یعنی کوئی بھی مخلوق کا فرد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو سکتا۔



قَالَ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجَمَعَ الصِّيَامَ  
قَبْلَ الْفَجْرِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے  
فجر سے قبل نیت نہیں کی وہ روزہ نہ رکھے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَمَنْ أَجَمَعَ أَيُّمًا عَلَى  
الصِّيَامِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ فَهُوَ صَائِمٌ  
وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس  
شخص نے زوال سے قبل روزے کی نیت کر لی اس کا  
روزہ درست ہے یہ روایت کثیر لوگوں سے مروی  
ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
سابقہ فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۰۔ بَابُ الْمَدَاوِمَةِ عَلَى الصِّيَامِ

### ہمیشہ روزے رکھنے کا بیان

۳۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ لَا يَفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسئل) روزے  
رکھتے تھے کہ کہا جاتا کہ آپ افطار نہیں کریں گے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم (مسئل) افطار کرتے تھے کہ کہا جاتا کہ

ف۔ دل میں کسی کام کرنے کا پختہ اور حتمی قصد کہ لینے کو نیت کہا جاتا ہے۔

روزہ کی تین اقسام ہیں (۱) فرض (۲) واجب اور (۳) نفل۔ مثلاً رمضان کا روزہ، نذر کا روزہ اور سنون و  
مستحب روزہ علی الترتیب۔ فرض اور واجب روزہ کا وقت اگر متعین ہو مثلاً رمضان کا ادا روزہ اور نذر معین کا  
روزہ اس کے لیے رات کو نیت کی جائے گی اگر رات کو نیت نہ کی زوال کے وقت تک بھی نیت معتبر ہوگی۔  
جب کہ اس وقت تک کھانے پینے اور جماع کا ارتکاب نہ کیا ہو اگر فرض اور واجب روزہ کا وقت متعین نہ ہو،  
مثلاً رمضان کی قضاء کا روزہ اور نذر غیر معین کا روزہ اس کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔ زوال سے  
قبل کی نیت معتبر نہیں ہوگی، نفل روزہ کی نیت رات کو بھی کر سکتے ہیں اور زوال سے قبل بھی جبکہ روزہ کے  
منا فی کسی کام کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

۳۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ ابْنِ  
أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ  
دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَرَّبَ  
لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَبِيهِ  
إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُلْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا  
بِالْعِطْرِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَلْبِغُنِي أَنَّ  
يُصَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ لِمُتَعَةٍ وَلَا لِعَيْرِهَا  
كَمَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ قَبْلِنَا وَقَالَ  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَصُومُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِي  
لَا يَجِدُ الْهَدْيَ أَوْ كَانَتْهُ الْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ  
قَبْلَ يَوْمِ التَّحْدِيدِ۔

عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ  
غلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں  
اپنے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان  
کے لیے کھانا پیش کیا گیا انھوں نے حضرت عبداللہ  
رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم بھی کھانا کھاؤ۔ حضرت عبداللہ  
رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے کہا: میں روزہ دار  
ہوں۔ باپ (عمرو بن العاص) نے کہا تم کھانا کھاؤ کیا  
تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان  
دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی کے لیے ایام  
تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے خواہ متمتع ہو  
یا غیر متمتع۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس روزہ کی ممانعت ثابت ہے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے  
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ متمتع جس  
قربانی میسر نہ ہو اور یا قربانی سے پہلے تین دن اس کے  
فوت (یعنی ان میں روزہ نہ رکھ سکا ہو) ہو گئے ہوں  
وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

## ۱۶۔ بَابُ النِّيَّةِ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو روزہ کی نیت کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حفصہ

۳۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

# ۱۸. بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

## عاشورہ کے روزہ کا بیان

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے برسرِ منبر فرماتے ہوئے اس سال سنا جس سال انھوں نے حج کیا: کہ اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ عاشورا کا دن ہے اس دن کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض نہیں کیا جبکہ میں روزے سے ہوں جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل عاشورا کا روزہ فرض تھا پھر رمضان کے روزے فرض ہونے کے باعث اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اب وہ نفلی روزہ ہے جو شخص روزہ رکھا اور جو چاہے

۳۷۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَمَهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنَّ عَلَمًا وَكُفْرًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ لَكُمْ يَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ أَنْصَاتُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَسَخَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ نَظَرٌ مِمَّنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

**ف** رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل عاشورا (دس محرم) کے روزے واجب تھے جب رمضان المبارک کے مہینے کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کا روزہ منسوخ ہو گیا اور سنت کی حیثیت سے باقی رہ گیا۔ اعلانِ نبوت سے قبل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن کا روزہ رکھا تھا رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اعلان فرمادیا جو چاہے عاشورا کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ عاشورہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن دس انبیاء کرام یعنی حضرت موسیٰ، حضرت نوح، حضرت یونس، حضرت آدم، حضرت یوسف، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد، حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور (جاری ہے)



لَا يَصُومُ وَمَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرِ قَطْرًا لَدَى مَضَانٍ  
مَا آيَةُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي  
شَعْبَانَ۔

آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
رمضان کے مہینہ کے علاوہ کسی مکمل مہینے کے روزے رکھتے ہوئے  
نہیں دیکھا اور نہ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی میں روزے  
رکھتے ہوئے دیکھا۔

**ق** روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک رابطہ کا نام ہے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے  
علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھا کرتے تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ہمیں بھی اس کی تعلیم و تربیت  
دی۔ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتے ہی سرکش شیاطین کو زنجیروں سے بکڑ دیا جاتا ہے جنت کے تمام دروازے کھول دیے  
جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں نفل کا ثواب بڑھا کر فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر  
کر دیا جاتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس نے  
ایمان کی حالت میں اللہ کی رضا کیلئے رمضان المبارک کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے مہینوں میں مختلف دنوں کے روزہ رکھا کرتے تھے آپ پر اور جمعرات کے  
دنوں میں روزے رکھتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کی توجیہ بھی بیان فرمائی کہ پیر اور جمعرات  
کے دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو  
روزے سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض یعنی اسلامی مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرتے ہوئے  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تلقین کرتے۔ آپ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے  
اے ابوذر! جب تم کسی مہینے میں روزہ رکھو تو اس کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔ نفلی روزہ کی فضیلت  
سلسلے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا اللہ  
اس کا اجر جنم کے درمیان ایک خندق بنا دے گا جس کا بعد زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہو گا ایک اور روایت میں آتا  
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الہی کے لیے ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ کے  
سال کی مسافت کا اندازہ دو کر دے گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ روزے  
سے اللہ تعالیٰ اسے سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ قرآن میں بھی یہی فیصلہ فرمایا گیا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ  
فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلِهَا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے بعد جس مہینے میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے وہ شعبان  
کا مہینہ ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس تمام مہینے کے روزے رکھا کرتے تھے آپ سے جب اسکی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا  
اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

۳۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔  
 حضرت بشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶۴ کا) چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه“ یعنی جس نے شب قدر میں ایمان کی حالت اور رضائے الہی کے لیے قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

نزولِ قرآن کی رات :- شب قدر وہ عظمت و شان والی رات ہے جس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن پاک نازل ہوا اس نزول سے مراد لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ہے، ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر نزول کا سلسلہ تیس سال تک جاری رہا چنانچہ اس سلسلے میں قرآن کے الفاظ یہ ہیں انا انزلنا فی لیلة القدر یعنی ہم نے قرآن شب قدر میں (آسمان دنیا پر) نازل کیا۔  
شب قدر میں پاکستان کا تحفہ :- بلاشبہ شب قدر انعامات باری تعالیٰ کی رات ہے اس رات کے انعامات بے شمار ہیں۔ ان میں سے ایک ”قیام پاکستان“ کا تحفہ ہے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے انکا ناممکن ہے کہ شب قدر میں جو رحمت کی بارش ہوتی ہے اس کا ایک قطرہ قیام پاکستان ہے ہمارے اسلاف یعنی دو قومی نظریہ کے بانی حضرت مجدد الف ثانی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ، حضرت پیر محمد کچھوچھوی، علامہ عبد العظیم صدیقی، حضرت میاں شیر محمد شرفپوری، محدث اعظم مولانا سید ابراہیم فیصل آبادی، علامہ احمد سعید کاظمی صاحب، علامہ محمد اقبال اور قائد اعظم رحمہم اللہ کی کوششوں سے پاکستان کا قیام تو عمل میں آگیا لیکن اس کا مقصد پچاس سال گزرنے کے باوجود حاصل نہ ہو سکا دورِ حاضر میں صرف ایک ہی ایسی شخصیت ہے جس پر تمام عالم اسلام کی نظریں لگی ہوئی ہیں کہ وہ یہ فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں وہ شخصیت قائد ملت اسلامیہ امام الشاہ احمد نورانی الصدیقی صدر جمعیت علماء پاکستان ہے۔ مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان ذی وقار اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے معاشرت فرمائیں۔ الشاہ عبدالعزیز نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل قریب آسکتی ہے اور قیام پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور اسلام کا چولی دامن کا تعلق ہے۔ چونکہ قیام پاکستان کا مقصد نفاذ اسلام تھا اب اسلام کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔

✽ ✽ ✽

روزہ نہ رکھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
پہلے سابقہ فقہاء کا قول ہے ۔

## ۱۹۔ باب لَيْلَةِ الْقَدْرِ

### شب قدر کا بیان

۳۷۳۔ اُخْبَرَنَا مَالِكٌ اُخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَحَدُّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان المبارک  
کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو

(لغیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۳ کا) سید الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر خصوصی انعامات فرمائے  
اس نسبت سے عاشورہ کا نام دیا گیا ۔

۱۔ جمہور محدثین کے نزدیک لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو قطعی طور پر اس شب کا  
تعیین نہیں کیا گیا البتہ اکثر محدثین کا کہنا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے ۔  
شب قدر کے تعین نہ کرنے کی حکمت : شب قدر کے تعین نہ کرنے میں بھی وہ حکمت ہے جو جمعۃ المبارک  
کے دن مقبولیت کی گھڑی متعین نہ کرنے میں ہے وہ گھڑی اس لیے متعین نہیں کی گئی تاکہ مسلمان اس کے حصول کے  
لیے تمام دن دعا و استغفار اور عبادت وغیرہ میں مصروف رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ انعامات  
کا حقدار بن سکے رات کا تعین اس لیے نہیں کیا گیا تاکہ مسلمان اس کے حصول کے لیے آخری عشرہ کی تمام طاق راتیں  
عبادت گزار کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور کثیر انعامات کے حقدار قرار پائیں ۔

فضائل شب قدر : شب قدر کی عظمت و فضیلت میں اتنا کہ دنیا کافی ہے کہ قرآن نے اس کے قیام کو  
ہزار مہینوں کے افضل قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کے الفاظ یہ ہیں لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی شب قدر ہزار مہینوں  
سے افضل والی ہے ۔  
بخشش کی رات : اس رات میں قیام کرنے سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (جہاڑی ہے)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَا يَخْرُجُ  
الرَّجُلُ إِذَا اعْتَكَفَ إِلَّا لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ  
وَأَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فَيَكُونُ فِي مُعْتَكِفِهِ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ معتکف قضاءِ حاجت  
اور پیشاب کے علاوہ مسجد سے نہ نکلے وہ خورد و نوش  
اعتکاف گاہ میں کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۶ سے) اعتکاف مستحب :- اعتکاف مستحب یہ ہے کہ کسی بھی مقصد کے لیے کوئی شخص مسجد میں  
جائے تو اعتکاف کی نیت کر لے مثلاً نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لے نماز  
کے ساتھ اسے اعتکاف کا ثواب بھی مل جائے گا۔ یہ اعتکاف کم از کم وقت کا بھی ہو سکتا ہے حتیٰ کہ ایک لمحہ کا بھی ہو سکتا ہے  
اس اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے ۔

اعتکاف گاہ :- اعتکاف کے لیے سب سے زیادہ افضل مسجد حرام ہے اس کے بعد مسجد نبوی ہے اور تیسرے  
نمبر پر مسجد اقصیٰ ہے اس کے بعد علاقہ کی جامع مسجد ہے مسجد جماعت میں بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے ۔ عورت اپنے  
گھر میں اعتکاف کے لیے کسی جگہ کا تعین کر لے ۔

فضائل اعتکاف :- اعتکاف ایک تدبیری اور اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبادت ہے اعتکاف کی حالت میں  
انسان برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور نیک اعمال میں مصروف و مشغول رہتا ہے معتکف مریض کی عیادت ، نماز جنازہ  
میں شرکت اور دیگر نیک اعمال کے لیے نہیں جاسکتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کا اجر و ثواب عطا فرمادیتا ہے ایک روایت میں ہے کہ  
جو شخص رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب عطا فرماتا ہے ۔

مسائل اعتکاف :- اعتکاف ہر مسلمان عاقل بیٹھ سکتا ہے اس کے لیے بوجہ شرط نہیں لہذا چھوٹا لڑکا بھی  
بیٹھ سکتا ہے معتکف کے لیے قرآن کا پڑھا ہوا ہونا شرط نہیں ہے لہذا جس نے قرآن نہیں پڑھا وہ بھی اعتکاف بیٹھ  
سکتا ہے اعتکاف کے لیے جامع مسجد ہونا ضروری نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی کیا جاسکتا ہے مسجد سے ملودہ جگہ ہے  
جہاں سجدہ کیا جاتا ہے یعنی نماز ادا کی جاتی ہے ۔ لہذا وضو والی جگہ ، طہارت خانے ، غسل خانے اور حوتوں والی جگہ مسجد سے  
خارج ہے اگر معتکف ان مقامات پر بلا عذر شرعی گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ۔

اعذار شرعی :- اعذار شرعی کے بغیر معتکف مسجد سے باہر نہیں جاسکتا اعذار شرعی یہ ہیں :- (۱) بول براز  
کے لیے (۲) غسل واجب (انزال کی صورت میں) کیلئے (۳) وضو کیلئے اگر وضو نہ ہو اور نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے اگر اس مسجد میں  
جمعہ نہ ہوتا ہو ان امور کے علاوہ اگر معتکف مسجد سے ایک ساعت کیلئے بھی نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ۔ (جاری ہے)

# بابُ الْإِعْتِكَافِ

## اعتکاف کا بیان

۳۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ  
يُدْنِي إِلَيَّ فَأَسْرَجُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا  
لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا  
دیتے تو میں اس پر کنگھی کر دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
حاجت انسانی کے بغیر گھر میں تشریف نہ لاتے۔ ف

**ف اعتکاف کا مفہوم:**۔ اعتکاف کا لغوی معنی دو رک جانا ہے اصطلاحی اور شرعی معنی کے لحاظ سے  
اللہ کی رضا کے لیے عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔  
**اقسام اعتکاف:**۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں (۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ کفایہ اور (۳) مستحب  
**اعتکاف واجب:**۔ اعتکاف واجب نذر کا اعتکاف ہے یعنی کسی نے اعتکاف کی نذر دانی تو مقصود  
حاصل ہونے پر اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔ اعتکاف واجب کم از کم ایک دن کا ہوگا لیکن زیادہ کی حد نہیں ہے  
جتنے دنوں کے اعتکاف کی نذر دانی اتنی راتوں کا اعتکاف کرنا بھی ضروری ہوگا۔ اس اعتکاف کی صحت کیلئے روزہ  
شرط ہے اگر کسی نے روزہ نہ رکھا خواہ کسی عذر کی بناء پر، اعتکاف واجب ادا نہیں ہوگا۔  
**اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ:**۔ رمضان المبارک کے آفریقہ عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے  
سنت کا مطلب ہے کہ یہ حدیث رسول اور عمل مصطفوی سے ثابت ہے مؤکدہ کا مطلب ہے کہ یہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دائمی طور پر کیا ہے اور کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک گاؤں یا محلہ میں سے چند افراد یا ایک فرد بھی  
کر لیتا ہے تو سب کے سب بری الذمہ ہو جائیں گے ورنہ سب گناہگار ہوں گے اس اعتکاف کے لیے بھی روزہ شرط ہے  
اگر کسی نے اس اعتکاف کے دوران روزہ ترک کر دیا خواہ بیماری یا کسی اور عذر کی بناء پر ترک کیا اعتکاف نہیں ہوگا اس  
اعتکاف کیلئے ضروری ہے کہ مختلف بسیوں رمضان المبارک کی تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت اعتکاف گاہ میں پہنچ  
جائے ورنہ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ادا نہیں ہوگا  
(جاری ہے)

مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ  
الْكَلِيلَةَ لَكُمْ أُنْسِيَّتْهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي مِنْ صُبْحَتِهَا  
أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ  
الْأَوَّلِ وَالْتِمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ الْكَلِيلَةِ وَكَانَ  
الْمَسْجِدُ سَقْفَهُ عَرِيضًا كَوَكَّفَ الْمَسْجِدُ قَالَ  
أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ عَيْنَايَ عَلَى جَبْهَتِهِ  
وَأَنْعَمَ أَثَرُ السَّمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةٍ إِحْدَى  
وَعِشْرِينَ.

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ  
عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَدُ هَبٍ لِحَاجَتِهِ تَحْتَ  
سَقْفٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ  
لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ  
الْعَاطِطِ أَوِ الْبَوْلِ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَأَنْ يَمْدَ  
تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ.

میں نے شب قدر دیکھی پھر مجھے بھلا دی گئی میں نے  
اپنے آپ کو اس کی صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے  
دیکھا۔ پس تم شب قدر رمضان المبارک کے آخری  
عشرہ میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش  
کرو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
اس رات آسمان سے بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور  
کے پتوں کی تھی۔ مسجد ٹپکی، حضرت ابوسعید خدری کا  
بیان ہے کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ کی  
پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا اثر تھا یہ رمضان المبارک  
کی اکیسویں تاریخ کا واقعہ ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ میں نے  
ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ معتکف  
قضاء حاجت کی غرض سے مکان کی چھت پر جا سکتا ہے؟  
انھوں نے جواب دیا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ معتکف اگر قضاء حاجت  
یا پیشاب کی غرض سے گھر میں داخل ہو یا مکان کی چھت  
سے گزرا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔



۳۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ إِهْدَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِفُ الْعَشْرَ  
الْوَسْطَ مِنْ شَهْرِ مَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى  
إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي  
يُخْرِجُ فِيهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے عشرے کے اعتکاف  
کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے ایسے ہی اعتکاف کیا  
جب اکیسویں رات ہوئی یہ ایسی رات تھی کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی اعتکاف گاہ سے باہر تشریف لائے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف  
کیا اسے چاہیے کہ وہ آفری عشرے کا بھی اعتکاف کرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۷ سے آگے) معتکف کیلئے جائز امور:۔ معتکف کے لیے تلاوت کلام، ورد و وظائف، درود  
سلام، نعت خوانی، اذان، خطاب، درس قرآن، درس حدیث دینا یا سنا، دینی کتب کا مطالعہ، مسائل دریافت  
کرنا یا بیان کرنا، امامت کرنا، تجارت کرنا بشرط کہ سامان مسجد میں نہ لایا جائے کھانا پینا اور سونا وغیرہ امور جائز ہیں  
ایسے ہی مسجد میں مسجد چھت پر اور مسجد کے تہ خانے میں قیام کرنا جائز ہے جبکہ سطرھیاں مسجد کے بیچ سے جاتی ہوں۔  
غسل کا مسئلہ:۔ معتکف حالت اعتکاف میں واجب غسل (انزال کی صورت میں) کے علاوہ غسل خانوں میں  
جا کر کسی قسم کا غسل نہیں کر سکتا خواہ وہ غسل سنت (جمعة المبارک کا) ہو اور خواہ گرمی وغیرہ کا ہو۔ بعض معتکفین غسل کا  
اصرار کرتے ہوئے عجیب انداز میں کہتے ہیں کہ گرمی کے سبب جسم شرابور ہو جاتا ہے اور غسل کے بغیر جسم سے گرمی  
دور نہیں کی جاسکتی اس لیے غسل کی اجازت ہونی چاہیے۔ ان حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ بات تو ایسی  
ہے جیسے کوئی روزے دار یہ کہہ دے کہ گرمیوں کے موسم میں دن بڑے ہوتے ہیں اور گرمی شدید ہوتی ہے لہذا  
کھانا کھانے اور پانی پینے کی اجازت ہونی چاہیے۔ البتہ معتکف کے لیے غسل گرمی کے جواز کی ایک صورت  
ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ مسجد میں ٹپ وغیرہ رکھ کر اس میں غسل کر لیا جائے اور پانی مسجد کے باہر گرا دیا جائے  
واللہ اعلم بالصواب۔

ضروری مسئلہ:۔ معتکف کے لیے بالکل خاموشی اختیار کیے رکھنا مکروہ ہے وہ ضرورت کے  
مطابق اور اچھی باتیں کر سکتا ہے۔ مثلاً کسی کی خیریت دریافت کرنا، پیغام دینا کسی چیز کے لینے دینے کا  
کرنا، ضرورت کی چیز طلب کرنا وغیرہ۔ ایسے ہی چہرے پر نقاب اوڑھنا بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ ریا کاری اور دکھ  
کا سبب ہے سوال کا چاند نظر آتے ہی اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے۔

قَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَالَ وَيُحِلُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا : اهلِ بَيْتِ يَسْمُ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۷۰ سے آگے) فرض ہے اس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے  
وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا " اور اللہ کے لیے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض  
ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہیں " ایسے ہی حدیثِ مبارکہ سے فرضیت حج کا ثبوت ملتا ہے حدیثِ پاک  
میں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمدیہ کی گواہی (۲) نماز  
قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

تاریخ تعمیر کعبۃ اللہ :- تعمیر بیت اللہ کی تاریخ تخلیق انسانیت سے قدیم ہے سب سے پہلے  
اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی پھر امر الہی پر حضرت آدم علیہ السلام نے از سر نو اس کی تعمیر کی  
اور فرشتوں نے معاونت کی۔ طوفانِ نوح کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کے دستِ اقدس سے بنا ہوا کعبۃ اللہ  
شہید ہو گیا نئی بنیادوں پر تعمیر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبروں یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل  
علیہما السلام کو مامور کیا۔ مدتِ مدید اور حوادثِ زمانہ کے سبب کعبۃ اللہ پھر منہدم ہو گیا۔ قریش مکہ نے اس کی تعمیر  
جدید کا سلسلہ شروع کیا جس میں رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عملی طور پر حصہ لیا اور بعد ازاں کعبۃ اللہ کی تعمیر و  
مرمت حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ہوئی موجودہ کعبۃ اللہ کی عمارت اسی زمانہ کی تعمیر شدہ ہے۔ تاریخ اسلام میں  
حجاج بن یوسف کے زمانہ کو ظلم و ستم کے باعث تاریک ترین زمانہ کہا جاتا ہے لیکن اس سے چند ایسے کام انجام پائے  
جن کو بلاشبہ قابلِ ستائش قرار دیا جاسکتا ہے وہ کارنامے تعمیر بیت اللہ اور قرآن پر اعراب لگانا وغیرہ ہیں۔

شرائط حج :- حج بیت اللہ کے وجوب کی پانچ شرائط ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) صاحبِ  
عقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھنا  
فرض حج کے ادا کی شرائط :- ادا حج کی تین شرائط ہیں (۱) اسلام (۲) مکان (۳) ایام مخصوصہ  
کے اوقات مخصوصہ۔

المکان حج :- حج بیت اللہ کے دو ارکان ہیں (۱) وقوفِ عرفات (۲) طوافِ زیارت  
واجبات حج :- واجبات حج سات ہیں (۱) میقات سے قبل احرام باندھنا (۲) یومِ عرفہ میں غروبِ آفتاب  
تک میدانِ عرفات میں قیام کرنا (۳) وقوفِ مزدلفہ (۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی (دوڑ) کرنا (۵) رمی جمارِ  
شیطان کو کنگریاں مارنا (۶) حلق یعنی سرمندہ وانا یا کچھ بال کٹوا دینا (۷) غیر مکی کے لیے طوافِ صدر کرنا۔  
حج کی سنتیں :- حج میں مشہور ترین چھ سنتیں ہیں (۱) طوافِ تہوم (۲) طوافِ قدم میں (جاری ہے)

# ۵۔ کتاب الحج

## ۱۔ باب المواقیت

### احرام باندھنے کے مقامات کا بیان

۳۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ النَّحْلِ مِنَ الْجَحَنَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا گمان ہے، رسول اللہ

**و** حج کا مفہوم :- لغت میں حج ”قصہ وارادہ کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں خاص دنوں میں مقامات مخصوصہ پر مخصوص ارکان یعنی طواف بیت اللہ، صفا و مروہ کے درمیان سعی و قوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کو بجالانے کو حج کہا جاتا ہے۔

**تاریخ حج :-** حج بھی قدیمی اور تاریخی عبادت ہے یہ بیک وقت جانی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے۔ تاریخ اسلام میں نو ہجری میں حج فرض ہوا۔ نو ہجری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پہلی مرتبہ فلیضہ حج ادا کیا آئندہ سال یعنی دس ہجری کو رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج ادا کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا اور آخری حج تھا اسے حج الوداع کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

**فرضیت حج :-** ہر مسلمان عاقل بالغ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو پر زندگی میں ایک بار (جہاں ہے)



مَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْبِرْتُ  
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَأَمَّا أَهْلُ  
الْيَمَنِ فِيهِلُّوْنَ مِنْ يَكْنُكُمَ.

۳۸۰- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا فِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
أَخْرَجَ مِنَ الْفُرْعِ.

۳۸۱- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثَّقَةُ عِنْدِي أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ أَخْرَجَ مِنَ إِيْلِيَاءَ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے یہ روایت بھی پہنچی  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن  
یلمم سے احرام باندھیں۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے مقام ”فرع“ سے احرام باندھا

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک  
قابل اعتماد راوی کی روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے ”ایلیاء“ (مسجد اقصیٰ) سے  
احرام باندھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

هَذِهِ مَوَاقِيتُ وَقْتِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَهَا إِذَا رَادَّ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً  
إِلَّا مُحَرِّمًا فَإِمَّا أَحْرَامُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْفُرْعِ  
وَهُوَ دُونَ دِي الْحَكِيفَةِ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّ أَمَامَهَا دُقْتُ  
أَخْرَجَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رُخِصَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ  
أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْجُحْفَةِ لِأَنَّهَا دُقْتُ مِنَ الْمَوَاقِيتِ  
بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ  
أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَمِعَ سَبَابِي إِلَى الْجُحْفَةِ  
فَلْيَفْعَلْ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ عَنْ إِسْحَاقَ  
ابْنِ زَاهِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ وہ مقامات  
(مواقیت) ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے  
ہیں لہذا جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو ان مقامات سے  
احرام کے بغیر نہ گزرے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ کا ”فرع“ سے احرام باندھنا جبکہ ذوالحلیفہ کے مقابلہ  
میں مکہ مکرمہ کے زیادہ قریب ہے اور اس سے آگے ایک  
میقات جحفہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ  
کو رخصت دی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھیں کیونکہ وہ بھی  
ایک متقل میقات ہے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم میں سے جو شخص پسند کرتا ہو جحفہ تک اپنے کپڑوں سے  
استفادہ کر سکتا ہے حضرت محمد بن علی نے یہ روایت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں بیان فرمائی۔

(القیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۴۲-۲۴۳ آگے) اور اگر عمرہ کا قصد ہے تو پھر ان کامیقات حل ہے۔  
(مدایہ شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷

أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَكْلَمَكَ -

احرام باندھیں وہ

۳۷۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اہل مدینہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَنْ يَتَهَلَّوْا مِنْ ذِي

ذوالحلیفہ سے، اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے

الْحَلِيفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ

احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

قَرْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا هَذَا فَيُحْتَقَنُ

فرمایا، ان تین مواقیت کے بارے میں نے خود رسول اللہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۱ سے آگے) رمل (رمل کر چلنا) کننا (۲) سبز نشانوں کے مابین تیزی سے دوڑنا (۳) مخصوص ایام میں منیٰ میں رات گزارنا (۵) طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے میدان عرفات کی طرف جانا (۶) طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا۔ ممنوعاتِ حج :- جو امور ایامِ حج میں ممنوع ہیں وہ یہ ہیں (۱) جماع (۲) بال کتر فانا (۳) ناخن ترشانا (۴) خوشبو کا استعمال کرنا (۵) سر اور منہ پر کپڑا ڈالنا (۶) سلاہوا کپڑا استعمال کرنا (۷) دوسرے محرم کے سر کے بال منڈنا (۸) حل یا حرم میں شکار کرنے کی کوشش کرنا

فلسفہ حج :- یہ درود کا عالم کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اعمالِ برائے کو زندہ رکھنے کیلئے ان پر عمل پیرا ہونا حج کی روح اور فلسفہ حج ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہا، انھوں نے غیر سلعے ہوئے کپڑے استعمال کیے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی اور اپنے چیتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہم بھی ان امور کو قابلِ عمل قرار دیتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو جائیں علاوہ ازیں مخصوص ایام میں سر کے بال نہ منڈوانا، سر اور چہرے کو کپڑے سے نہ ڈھانپنا، عملِ زوجیت سے اجتناب جنسی خواہشات سے مکمل پرہیز کرنا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا اور رنگین کپڑوں کو استعمال میں نہ لانا وغیرہ وغیرہ امور۔ یہ تمام امور پوری انسانیت کو اتحاد، اخوت اور تقویٰ کی شاہراہ پر گامزن کرتے ہیں۔

وَلِمْيَقَاتٍ كَالْمَقَرِّ : مواقیت کی جمع ہے میقات کا لغوی معنی کسی چیز کے لیے وقت متعین کرنا اور اس کا اصطلاحی معنی ہے وہ مقام یا جگہ جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والے بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ کی طرف نہیں گزرتے۔ مواقیت پانچ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) اہل مدینہ کے لیے میقات ذوالحلیفہ ہے (۲) اہل عراق کے لیے ذات عراق (۳) اہل شام کیلئے حجفہ (۴) اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کے لیے یلمیم میقات مقرر ہے باہر سے آنے والے لوگ جب ان مقامات سے گزریں تو حج یا عمرہ کی نیت کہہ کے احرام باندھ لیں وہ لوگ جو مواقیت اور مکہ مکرمہ کے درمیان رہتے ہیں ان کا میقات حل ہے یعنی خارج حرم۔ اور جو لوگ مکہ مکرمہ کے باشندے ہوں اگر ان کا قصد حج کا ہو تو ان کا میقات حرم (جاری ہے)

## ۳۔ باب التَّلبِیَةِ

### تلبیہ کہنے کا بیان

۳۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَيْكَ اللَّهُمَّ كَتَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ كَتَبَيْكَ إِنَّ الْخُدَّةَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا كَتَبَيْكَ كَتَبَيْكَ كَتَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّجَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ ہے: - لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ - لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْخُدَّةَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بے شک تمام تعزیریں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور سلطنت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں)۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّجَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور میں حاضر ہوں اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے۔ تمام سوالات اور اعمال کی قبولیت کا مرکز تو ہے فِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تلبیہ صرف یہی پہلا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آكَأْخُذُ التَّلْبِيَةَ هِيَ التَّلْبِيَةُ الْأُولَى الَّتِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

و تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ - لَبَّيْكَ إِنَّ الْخُدَّةَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اگر حضرت عبداللہ بن عمر کی طرح ان الفاظ میں اضافہ بھی کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے ایک مرتبہ تلبیہ کہنا سنت اور تین بار کہنا مستحب ہے۔ (جاری ہے)



## ۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ وَحَيْثُ يَنْبَغِي بِهِ بَعِيرُهُ

### نماز کے بعد سواری کی حالت میں احرام باندھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد ذوالخلیفہ میں نماز پڑھا کرتے جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو احرام باندھ لیتے ہیں

۳۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْخَلِيفَةِ فَإِذَا اتَّبَعَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَحْرَمَ.

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہوئے سنا یہ تمھارا وہ مقام ہے جس کے متعلق تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں احرام باندھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالخلیفہ کے پاس سے احرام باندھا۔

۳۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيَّنَّا آيَةَ كُفْرِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَمَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْخَلِيفَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص چاہے وہ نماز کے بعد احرام باندھ سکتا ہے اور جو چاہے اپنی سواری پر بیٹھ کر احرام باندھ سکتا ہے اور یہ دونوں صورتیں درست ہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے علماء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَبْلَهُ أَنَا خَدُّ يُحْرِمُ الرَّجُلُ إِنْ شَاءَ فِي دُبْرِ صَلَاتِهِ وَإِنْ شَاءَ حِينَ يَنْبَغِي بِهِ بَعِيرُهُ وَكُلٌّ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

والمیقات سے احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا اور نوافل ادا کر لینا مسنون ہے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر احرام باندھے تو بھی جائز ہے کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری کی حالت میں احرام باندھا تھا اور اگر کوئی غیر سواری کی حالت میں احرام باندھے تب بھی جائز ہے اور احرام باندھتے وقت اس طرح دعا کرے اللھم اِنِّیْ اَرِیدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْ لِّیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

۳۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ رَأَيْتُ  
النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ فَأَمَّا نَحْنُ فَتَكْبِيرٌ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب  
کچھ (تکبیر اور تلبیہ) میں نے لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھا  
لیکن ہم تو تکبیر رکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِذَلِكَ نَأْخُذُ عَلَى أَنَّ التَّلْبِيَةَ  
هِيَ الْوَاجِبَةُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا أَنَّ التَّكْبِيرَ لَا  
يُتَكْرَرُ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالتَّلْبِيَةُ لَا يَلْبَغِي  
أَنْ تَكُونَ إِلَّا فِي مَوْضِعِهَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے تھے کہ تلبیہ اس من ضروری  
ہے اور تکبیر ہر وقت کی جاسکتی ہے جبکہ تلبیہ صرف  
اپنے مقامات مخصوصہ پر کہا جائے گا۔

۳۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَدْعُو التَّلْبِيَةَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ  
حَتَّى يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَمْ يَكُنْ  
حَتَّى يَفْعَلْهُ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ فَإِذَا غَدَا تَرَكَ  
التَّلْبِيَةَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حرم شریف میں داخل  
ہوتے طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی  
کرتے وقت تلبیہ موقوف کر دیتے پھر تلبیہ کہنا شروع  
کر دیتے پھر جب صبح کے وقت منیٰ سے میدانِ عرفات  
کی طرف جاتے تو پھر تلبیہ موقوف کر دیتے۔

۳۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتْرُكُ  
التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ۔

حضرت عبد الرحمن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے  
والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا جب میدانِ عرفات میں جاتیں تو تلبیہ  
موقوف فرما دیتیں۔

۳۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي  
عَلْقَمَةَ أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ  
تَنْزِلُ بِعَرَفَةَ بِسِمَرَةٍ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ فَتَرَكَتْ  
فِي الْأَرَاكِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ يَهْلُ مَا كَانَتْ فِي  
مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا رَكِبَتْ وَتَوَجَّهَتْ  
إِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتْ إِلَّا هَلَالَ وَكَانَتْ تُقِيمُ  
بِمَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ هَلَالِ النُّجُومِ

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میدانِ  
عرفات میں ”نمو“ کے مقام پر نزول فرماتیں پھر وہاں  
سے کوچ کر کے ”اراک“ مقام میں اترتیں حضرت  
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا جب اپنے گھر میں ہوتیں تو آپ  
اور ساتھ والے لوگ تلبیہ کہا کرتیں پھر جب سوار ہو کر  
موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ ترک فرما دیتیں۔ حج کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زِدْتَ فَحَسَنٌ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور جو  
تم اضافہ کرو وہ اچھا ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے امام فقہاء کا قول ہے۔

## ۴۔ بَابُ مَتَى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ

### تلبیہ موقوف کرنے کے مواقع کا بیان

۳۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
إِثْقَفِي أَنَّكَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا  
غَادِيَانِ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ  
كَانَ يُهَلُّ الْمُهَلَّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ  
فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی کا بیان ہے کہ انھوں نے  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جبکہ دونوں  
میدانِ عرفات کی طرف چل رہے تھے کہ تم اس دن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے؟  
انھوں نے جواب دیا تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ایسے کو ٹی روکتا  
تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی کوئی منع نہ کرتا تھا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۷۷ کا) کیفیت تلبیہ :- مرد کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہنا مستحب و مستحسن ہے جبکہ عورت پست آواز  
سے تلبیہ کہے گی کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت سے جس کا چھپانا ضروری ہے۔  
اوقات تلبیہ :- تلبیہ مندرجہ ذیل اوقات اور مواقع پر کہا جائے گا (۱) صبح صادق کی سفیدی کے وقت (۲)  
جب رات کو تاریکی چھا جائے (۳) جب کسی بلند جگہ پر چڑھے (۴) جب کسی پست زمین کی طرف اترے (۵) جب  
رفقار سے ملاقات کرے (۶) جب رفقار سے جدا ہو (۷) اٹھتے اور بیٹھتے وقت (۸) نماز سے فراغت کے بعد  
(۹) مساجد میں داخل ہوتے وقت (۱۰) جب اچھی چیز نظر آئے (۱۱) رمی جمرات کے وقت (۱۲) طوافِ افاضہ کے  
وقت اور حج کے جملہ افعال و ارکان ادا کرتے وقت۔

ف گزشتہ باب میں بارہ ایسے مقامات بیان کیے گئے ہیں جہاں تلبیہ کہنا ہے ان کے علاوہ دیگر مقامات پر تلبیہ نہیں کہنا  
چاہیے۔ علاوہ ازیں صفا اور مردہ کے درمیان سعی کے وقت اور طوافِ بیت اللہ کے وقت بھی تلبیہ نہیں کہنا چاہیے  
کیونکہ ان مقامات کے لیے ادعیا سنون موجود ہیں جو پڑھی جائیں گی۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ رَفَعُ الصَّوْتِ  
بِالتَّلْيِيَةِ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
حَضْرَتِ اَمَامِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سَے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تلبیہ کہتے وقت  
آواز بلند کرنا افضل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

### حج اور عمرہ کے قران کا بیان

۳۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ كَوْكَلٍ الْأَسَدِيُّ أَنَّ سَلِيمَانَ ابْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَ  
مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ  
وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ كَانَ أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ وَأَمَّا  
مَنْ كَانَ أَهْلًا بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَ  
الْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوا۔  
حضرت محمد بن عبد الرحمن الاسدی رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے  
انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا، کچھ نے  
صرف عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے  
حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جن نے صرف  
عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے (عمرہ کی ادائیگی کے بعد)  
احرام کھول دیا، جنہوں نے حج یا حج اور عمرہ دونوں کا  
احرام باندھا تھا انہوں نے احرام نہ کھولا۔ ف

فل حج کی تین اقسام ہیں (۱) حج قران (۲) حج تمتع (۳) حج مفرد۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک  
قران، تمتع سے اور تمتع مفرد سے افضل ہے ہر ایک کی تعریف و طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے۔  
حج قران: حج قران یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے سرزمین  
مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے یعنی طواف بیت اللہ اور صفا و مردہ کے درمیان سعی (دوڑنا)  
کرے اس کے بعد بحالت احرام ٹھہرے اور پھر ایام حج میں ارکان حج ادا کرنے کا آغاز کرے یعنی طواف بیت اللہ  
اور صفا و مردہ کے درمیان سعی وغیرہ شیطان کو شکریاں مارنے سے فراغت حاصل کرے دم دے یعنی کوئی (جاری ہے)

خَرَجْتُ حَتَّى تَأْتِيَ الْجُحُفَةَ فَتَقِيمَ بِهَا حَتَّى  
تَرَى الْهَلَالَ فَإِذَا رَأَتْ الْهَلَالَ أَهَلَّتْ  
بِالْعُمْرَةِ -

ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہو جائیں۔ محرم کا  
چاند نظر آنے سے قبل وہاں سے چل کر حجفہ میں آکر  
قیام اختیار فرمالیتیں۔ یہ قیام محرم کا چاند نظر آنے  
تک رہتا۔ جب آپ رضی اللہ عنہا چاند دیکھ لیتیں  
تو عمرہ کا احرام باندھ لیتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَتَرَى  
لَيْلِي حَتَّى يَرَى الْجَنْدَرَةَ بِأَوَّلِ حَصَاةِ رُفْيِ بَعْمِ  
التَّخْرِفِ حِينَ ذَلِكَ يُقَطَّعُ التَّكْلِيَةُ وَمَنْ أَحْرَمَ  
بِالْعُمْرَةِ لَيْلِي حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ لِلطَّوَافِ  
بِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَثَارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ  
غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ  
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص  
نے حج مفروض یا حج قرآن کا احرام باندھ لیا تو وہ تلبیہ کا آغاز  
کرمے۔ تلبیہ کا سلسلہ جبرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنے وقت  
تک جاری رکھا جائے گا۔ رمی کے بعد تلبیہ موقوف کر دیا  
جائے اور جس شخص نے اکیلے عمرہ کا احرام باندھا وہ طواف  
میں رکن یمانی کے استلام تک تلبیہ کہتا رہے اس  
سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ  
کے آثار آئے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۵۔ بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْلِيَةِ

### تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنے کا بیان

۳۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ  
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ خَلَدَ  
ابْنَ الشَّامِيِّ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ أَخْبَرَنَا  
أَنَّ آبَاءَهُ أَخْبَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَهْلِي وَمَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِحِجَابِ  
بَنِي حَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ نَفْسُ وَالِدِ كَيْسٍ

بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے  
پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے انھوں نے مجھے کہا  
کہ میں اپنے صحابہ اور اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ  
کہتے وقت اپنی آواز بلند کریں۔

والتلبیہ لیسبت آواز سے بھی کہا جاسکتا ہے اور بلند آواز سے بھی۔ البتہ بلند آواز سے کہنا مستحسن مسنون اور افضل  
بلکہ تکلف مزید بلند آواز سے تلبیہ کہنے میں عورت تلبیہ کہتے وقت اپنی آواز کو رست رکھیں تاکہ اس کی آواز فتنہ کا سبب نہ بن جائے۔

نہ کی اسے کافی تصور کیا اور قربانی کی۔

حضرت صدقہ بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کیونکہ میں یوم ترویہ سے دو تین دن پہلے ہی ان کے پاس آیا تھا اور اس وقت مسائل پوچھنے کے لیے لوگ ان کے پاس آئے ہوئے تھے کہ اس دوران ان کے پاس ایک مینی شخص آیا جس کے بال بھرے ہوئے تھے اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں نے اپنے سر کے بال گوندھ لیے اور میں نے ناکیلے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو اس سلسلے میں محتاری کیا کر لے ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے احرام باندھا تھا اگر اس وقت میں تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں حج اور عمرہ دونوں (قرآن) کے احرام باندھنے کا حکم دیتا، جب تم بیت اللہ میں آتے تو اس کا طواف کرتے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو بعد میں احرام کی حالت میں ہتے کوئی چیز حلال نہ ہوتی حتیٰ کہ قربانی کے دن سب کچھ حلال ہو جاتا اور تم اپنی قربانی کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے پرگندہ بال کاٹ دو اور بدی دو۔ ایک عورت نے گھر میں پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمن ”بدی“ کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب دیا بدیہ (اس کی بدی) عورت نے تین بار سوال کیا آپ نے تین بار جواب میں فرمایا بدیہ (اس کی قربانی) راوی حدیث کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ جب ہم نے وہاں سے نکلنے کا قصد کیا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم! اگر مجھے ایک بکری بھی

۳۹۳: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّروِيَةِ يَوْمَئِذٍ أَوْ ثَلَاثَةً وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْأَلُونَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ تَأْيِذَ الرَّاسِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي ضَعُفْتُ دَائِسِي وَ أَحْرَمْتُ بِعُمَرَةٍ مُّقَرَّدَةٍ فَمَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَوْنْتُ مَعَكَ حِينَ أَحْرَمْتُ لَا مَرَّتْكَ أَنْ تُهَلَ بِهَئَا جَمِيعًا فَإِذَا قَدِمْتَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرَّةِ وَ كُنْتُ عَلَى إِحْرَامِكَ لَا تَجِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تَجِلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ التَّحَرُّ وَ تَحْرَهُدُ يَكَ وَ قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرُ مِنْ شَعْرِكَ وَ أَهْدِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي الْبَيْتِ وَمَا هَذِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ هَذِي تَلَا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ هَذِي قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى إِذَا أَرَدْنَا الْخُرُوجَ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَحَرَّ أَحَدٌ إِلَّا شَاءَ لَكَانَ أَرَى أَنْ أَذُبَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصُومَ۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۳۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا فِي الْفِتْنَةِ مَعْمُودًا أَوْ قَالَ إِنْ  
صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ  
فَأَهْلًا بِالْعُمُرَةِ وَسَارَ حَتَّى إِذَا أَظْهَرَ عَلَى ظَهْرِ  
الْبَيْدَاءِ انْتَفَتَحَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ مَا  
أَمْرُهُمْ إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ إِيَّايُ وَقَدْ  
أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمُرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى  
إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِمْ وَطَافَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ  
وَرَأَى ذَلِكَ مُجَرِّيًا عَنْهُ وَأَهْلًا -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے  
قصد سے نکلے اور فرمایا اگر مجھے بیت اللہ سے روکا  
گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسا ہم نے رسول اللہ کے  
ساتھ مل کر کیا تھا۔ حضرت نافع (راوی حدیث) رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عمر نکلے عمرہ کا تلبیہ کہا  
اور چل پڑے حتیٰ کہ مقام بیداء پر پہنچے۔ آپ نے اپنے  
سامعینوں کو مخاطب کر کے فرمایا: حج اور عمرہ بالکل ایک  
جیسے ہیں بے شک میں تم کو گواہ بنا کہ کہتا ہوں کہ میں نے  
عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے وہاں سے نکل کر آپ  
بیت اللہ میں آئے تو کعبۃ اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ  
کے درمیان سات سات چکر کی سعی کی اور اس پر اضافہ

(القیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۹ سے) جانور ذبح کرے یہ دم قرآن کا دم کہلاتا ہے اگر جانور ذبح کرنے کی قدرت نہیں تو حج کے دنوں  
میں تین روزے رکھے اور سات روزے والیسی پر گھر پہنچ کر رکھے۔

حج تمتع: حج تمتع کا طریقہ کاریوں ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا  
جائے سرزمین مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد طواف بیت اللہ کیا جائے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جائے سر منڈایا  
جائے یا کچھ بال ترشوائے جائیں اور بعد میں عمرہ کا احرام کھول دیا جائے پھر مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر مقیم ہو جائے اور  
حج کے دن حرم سے حج کا احرام باندھ لیا جائے اور حج کے افعال کی ادائیگی کا آغاز کر دیا جائے شیطان کو کنکریاں  
مارنے کے بعد کوئی جانور ذبح کیا جائے۔ یہ دم تمتع کا دم کہلاتا ہے اگر کوئی جانور ذبح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو  
تو ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور سات روزے گھر پہنچنے کے بعد رکھے جائیں۔

حج مفرد: صرف ایلا حج یا عمرہ ادا کرنے کو حج مفرد کہا جاتا ہے عمرہ کے افعال حج بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان  
سعی ہے اور حج کے افعال طواف بیت اللہ سعی، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ ہیں۔

سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافَانِ وَ  
سَعْيَانِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ طَوَافٍ وَاحِدٍ وَ  
سَعَى وَاحِدٍ ثَبَتَ ذَلِكَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِيِّ  
ابْنِ أَبِي كَلَابٍ أَنَّهُ أَمَرَ الْقَارِيَنِ بِطَوَافَيْنِ  
وَسَعْيَيْنِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۳۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ  
إِفْصِلُوا بَيْنَ حَجَّتِكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ  
لِحَاجَتِكُمْ وَآتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ أَنْ يُعْتَمَرَ  
فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْتَمَرُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ إِلَى  
أَهْلِهِ ثُمَّ يَحُجُّ وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَكُونُ  
ذَلِكَ فِي سَفَرَيْنِ أَفْضَلُ مِنَ الْيَمْرِ أَنْ أَفْضَلَ  
مِنَ الْحَجِّ مُفَرَّدًا وَالْعُمْرَةَ مِنْ مَكَّةَ وَمِنْ  
الْمَمْتَةِ وَالْحَجَّ مِنْ مَكَّةَ لِذَلِكَ إِذَا قَرَنَ كَانَتْ  
عُمْرَتُهُ وَبِحَجَّتِهِ مِنْ بَلَدِهِ وَإِذَا كَمَّمَتْ كَانَتْ  
حَجَّتَهُ مَكِّيَّةً وَإِذَا أَفْرَدَ بِالْحَجِّ كَانَتْ  
عُمْرَتَهُ مَكِّيَّةً فَالْفَرَانُ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ  
فُقَهَائِنَا -

طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے۔ ہمارے  
نزدیک دو طواف ایک طواف سے اور دو سعی ایک سعی  
سے بہتر ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت  
سے بھی اسی طرح ثابت ہے کیونکہ انھوں نے قارن (حج  
اور عمرہ کو جمع کرنے والا) کو دو طواف اور دو بار سعی کرنے  
کرنے کا حکم دیا اسی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے حج اور  
عمرہ کے درمیان فصل کرو کیونکہ فصل بمقتار سے حج اور عمرہ  
کو مکمل کرنے والی ہے اس (فصل) کی صورت یہ ہے  
کہ حج کے مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ  
کیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آدمی عمرہ  
کر کے اپنے گھر واپس آجائے اور پھر حج کر کے اپنے  
گھر واپس آجائے اس طرح دو سفروں میں عمرہ اور حج  
ادا کرنا قرآن سے افضل ہے لیکن قرآن حج مفرد مکہ مکرمہ  
سے عمرہ کرنے اور تمتع کرنے سے افضل ہے اس لیے  
جب کوئی حج قرآن کرے گا تو اس کا حج اور عمرہ دونوں  
اپنے شہر سے ہوں گے جبکہ تمتع کرے گا تو اس کا حج مکمل  
مستور ہوگا اور جب حج مفرد کرے گا تو اس کا عمرہ  
مکمل شمار ہوگا لہذا قرآن افضل ہے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے۔

مل جائے تو اس کا وزن کرنا میرے نزدیک فربہ رکھنے  
سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قرین افضل ہے جب کہ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے  
عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا بھی ارادہ کر لیا تو وہ حواف  
بیت اللہ اور سعی کر کے اپنے بال ٹھوڑے پھر حج کے  
لیے نئے سرے سے احرام باندھے اور یوم نحر میں اسے  
بحری کی قربانی کرنا بھی درست ہے جس طرح حضرت  
عبداللہ بن عمر نے کہا اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت محمد بن نوفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انہوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے  
حج کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس  
رضی اللہ عنہما کو تمتع کے مسئلہ میں گفتگو کرتے ہوئے  
سنا۔ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا  
تمتع وہی شخص کر سکتا ہے جو احکام الہی سے بے  
ہوا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے  
جو تم نے کہا وہ بہت بُرا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے تمتع کیا جبکہ ہم بھی آپ کے ساتھ  
تو ہم نے بھی تمتع کیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک حج مفرد اور اکیسے عمرہ سے قرآن افضل ہے  
صاحب قرآن پہلے طواف بیت اللہ اور صفا و مرور  
میان سعی اپنے عمرہ کے لیے کرے اور بعد میں حج

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ نَحْنُ  
أَفْضَلُ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِذَا  
كَانَتِ الْعُمْرَةُ وَقَدْ حَضَرَ الْحَجَّ فَطَافَ  
لَهَا وَسَعَى فَلْيَقْصِرْ ثُمَّ لِيُحْرِمْ بِالْحَجَّةِ  
فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ حَلَقَ وَشَاةَ تَجْزِيئِهِ  
لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَنَعَامَةٍ مِنْ فُقَهَائِهِ۔

۳۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَحْمَرَ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَوْفَلٍ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُصِيبِ حَدَّثَنَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ  
وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَلِمَا حَجَّ مُعَادِيَةَ بْنِ كَيْفٍ  
سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْحَمْمَةَ بِالْعُمْرَةِ لِقَاءِ  
الْحَجَّةِ فَقَالَ الضَّحَّاكَ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ  
إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدُ بْنُ  
أَبِي وَقَّاصٍ يَلْسَنَ مَا قُلْتَ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَا هَا  
مَعَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقِرَانَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ  
مِنَ الْإِفْرَادِ بِالْحَجَّةِ وَالْإِفْرَادِ الْعُمْرَةِ فَإِذَا  
قَرَنَ طَافَ بِالْبَيْتِ بِعُمَرَتِهِ وَسَعَى بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَافَ بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِهِ وَ



عَلَى الَّذِي يَتَوَجَّهَ مَعَهُ هَدًى يَرْيَدُ مَكَّةَ  
وَقَدْ سَاقَ بَدَنَهُ وَقَدْ هَاقَهُذَا يَكُونُ  
مُحَرِّمًا حِينَ يَتَوَجَّهَ مَعَهُ بَدَنُهُ الْمُقَلَّدَةُ  
بِمَا رَادَّ مِنْ حَاجَةٍ أَوْ عُمَرَةٍ فَأَمَّا إِذَا كَانَ مُقِيمًا  
فِي أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ مُحَرِّمًا وَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ  
حَتَّى كَلَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ حرمت اس پر لاگو ہوتی ہے  
جو اپنی بدی لے کر خود مکہ مکرمہ میں جائے اور اپنی قربانی  
کے جانور کو لے جائے اور اس کے گلے میں پٹے ڈالے  
یہ شخص محرم ہو جائے گا جبکہ وہ اپنی قربانی کے ساتھ حج  
یا عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہو لیکن جو شخص اپنے گھر میں  
رہائش پذیر ہو وہ محرم نہیں ہو سکتا اور جو چیز اللہ تعالیٰ  
نے حلال قرار دی ہے وہ حرام نہیں ہوگی اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۸۔ بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذُنِ وَأَشْعَارِهَا

### قربانی کے گلے میں مار ڈالنے اور اسے نشان لگانے کا بیان

۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدَى هَدِيًّا مِنَ الْمَدِينَةِ  
قَلْدَةً وَأَشْعَرَ يَذِي الْحَلِيفَةِ يُعَلِّدُهَا قَبْلَ أَنْ  
يُشْعِرَهَا وَذَلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوَجَّهَةٌ  
إِلَى الْقِبْلَةِ يُعَلِّدُهَا بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهَا مِنْ  
شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهُ حَتَّى يُرْقِعَ بِهِ  
مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَذْفِرُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا  
دَفَعُوا أَقْدَادَ مَرَمِيٍّ مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ  
تَحَرُّكَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ يَقْصُرَ وَكَانَ يَنْحَرُ  
هَدْيَهُ بِيَدِهِ يَصْفُفُهُمْ قِيَامًا وَيُوجِّهُهُمْ  
إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سرزمین مدینہ طیبہ سے  
قربانی بھیجی اس کے گلے میں مار ڈالا اور ذوالحلیفہ کے  
مقام سے انھوں نے اسے زخم کا نشان لگایا انھوں نے  
قربانی کو نشان زدہ کرنے سے قبل اس کے گلے میں ہار  
ڈالا یہ سب کچھ ایک مقام میں ہوا اور جانور کا منہ قبل کی  
طرف تھا۔ انھوں نے جوتوں کا مار ڈالا اور اسے اُنیں  
طرف سے نشان زدہ کیا۔ پھر وہ قربانی کو اپنے ساتھ لے  
جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ میدانِ عرفات میں  
بٹھڑ جاتے پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ واپس پٹتے،  
جب قربانی کے دن وہ منیٰ میں جاتے تو حلق یا قصہ سے  
قبل اپنی قربانی ذبح کرتے وہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے

# ۔۔ باب من اهدى هدایا وهو مقيم

## مقیم آدمی کا ہدی (قربانی) بھیجنے کا بیان

۳۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَضْرَمٍ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ  
كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى  
هَدِيًّا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْكَافِرِ وَقَدْ بَعَثْتُ  
بِهَدْيٍ فَأَكْتُبِي يَا مَرْيَمُ أَوْ مَرْيَمُ صَاحِبَةُ الْهَدْيِ  
قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَيْسَ كَمَا قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قَالَتْ فَلَا يَهْدِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِدَّةٍ وَبَعَثَ  
بِهَا مَعِيَ أَبِي ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنِيءٌ كَانَ أَحَدُهُ  
اللَّهُ حَتَّى نَحْدِ الْهَدْيَ

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص نے ہدی (قربانی) بھیجی اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو حالت اہرام میں حرام ہو جاتی ہے میں نے اپنی ہدی (قربانی) بھیج دی ہے آپ اس سلسلے میں اپنا حکم تحریر فرمائیں یا کسی کے ذریعے پیغام ارسال کریں۔ حضرت مرہ (راویہ حدیث) نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جیسے فرمایا ایسے نہیں ہے کیونکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کیلئے جانہ تیار کیے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ ہدی (قربانی) کے گلے میں پٹے ڈالے اور میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق) کے ذریعے بھیج دی چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام نہ ہوئی کہ ہدی (قربانی) ذبح کر دی گئی فل حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا مَا يَحْرُمُ

فل حج قرآن یا تمتع وغیرہ کی نیت سے مقیم اگر ہدی یعنی قربانی بھیج دے تو اس پر امور ممنوعہ لاگو نہیں ہوں گے البتہ اگر خود قربانی لے کر مرم میں داخل ہوا تو اس پر امور ممنوعہ لاگو ہو جائیں گے۔

ذبح کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قربانی کے گلے میں (مارڈالنا زخم لگانے سے افضل ہے اور زخم لگانا بھی اچھا) بائیں طرف زخم لگایا جائے۔ مگر جبکہ بائیں طرف زخم لگانا دشوار ہو تو دائیں طرف بھی لگایا جاسکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذُ التَّغْلِيْدَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِشْعَارِ وَالْإِشْعَارُ حَسَنٌ وَالْإِشْعَارُ مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ لَا أَنْ تَكُونَ صَعَابًا مُقَرَّنَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا قَلْبُ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ وَالْاَيْمَنِ۔

## ۹۔ بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ قَبْلَ أَنْ يَحْرِمَ

اعرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانے کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام شجرہ میں خوشبو پائی تو فرمایا یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھ سے۔ آپ نے فرمایا: تم سے؟ حضرت عمر فاروق فرمایا قسم بخدا! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگادی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور واپس جاؤ اور لازماً اے دور کردہ!

۴۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا قَاتِمٌ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طَيِّبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ رِيحُ هَذَا الطَّيِّبِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِمِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْكَ لِعُمَرَى قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَمْرَ حَبِيبَةٍ طَيَّبَتْحِي فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنِّي فَلَتَغْسِلَنِّي

۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعرام باندھنے سے قبل اور اعرام کھولنے کے بعد خوشبو استعمال کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔ آپ کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے (حاری ہے)



بھیجتے اور قربانی کے جانوروں کو ایک صف میں کھڑا کیا  
کرتے ( قربانی کا گوشت ) وہ خود بھی کھاتے اور  
دوسروں کو بھی کھلاتے ۔ و

۳۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَخَزَ فِي سَكَامٍ يَدَيْتِهِ  
وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ-

۳۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ يَدَيْتَهُ فِي الشَّقِ الْأَيْسَرِ  
إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَعَابًا مُقَدَّرَةً فَإِذَا لَمْ  
يَسْتَطِعْ أَنْ يَدَّ حُلَّ بَيْنَهُمَا أَشْعَرَ مِنَ الشَّقِ  
الْأَيْمَنِ فَلَا إِذَا أَمَّا إِذَا أَنْ يُشْعِرَهَا وَجْهَهَا  
إِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَإِذَا أَشْعَرَهَا قَالَ بِسْمِ  
اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَكَانَ يُشْعِرُهَا بِيَدِهِ  
وَيَنْحَرُهَا بِيَدِهِ قِيَامًا-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کو گولان سے  
زخم لگاتے تو یوں کہتے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
(اللہ کے نام سے شروع اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے)  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قربانی کو بائیں طرف سے  
زخم لگاتے البتہ اگر انھیں پریشانی ہوتی اسے گولان  
کی قوت و طاقت نہ ہوتی تو قربانی کو دائیں جانب سے  
زخم لگاتے جب وہ اسے زخم لگانے کا ارادہ کرتے تو  
قربانی کا منہ قبلہ کی طرف ہوتا وہ جب زخم لگاتے یوں  
کہتے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ کے نام سے  
شروع اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) اسے اپنے  
ہاتھ سے زخم لگاتے اور اونٹ کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے

و بنہ سے مراد قرآن یا تمتع یا قربانی کی نیت سے منیٰ کی طرف حاجی کی طرف سے بھیجا جانے والا جانور ہے  
تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں جوتوں وغیرہ کا لارڈال دینا اور "اشعار" سے مراد جانور کے ایک پہلو کو نیزہ وغیرہ  
سے زخمی کر دینا۔ یہ ہمارے زخم اس بات کی علامت ہے کہ جو شخص بھی اسے دیکھے اسے قربانی سمجھ کر منیٰ کی طرف ہانک  
دے زخم کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کی جانب ہونا چاہیے اور تسمیہ پڑھ لینی چاہیے۔ یہ جانور تین قسم کے ہو سکتے ہیں  
(۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔ ان کی عمریں بھی قربانی والی ہونی چاہئیں۔ یعنی اونٹ پانچ سال کا، گائے  
کم از کم دو سال کی اور بکری ایک سال کی۔ اگر اس جانور کو منیٰ میں ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت بھیجنے والا بھی کھا  
سکتا ہے اور دوسرے لوگ بھی۔ اور اگر منیٰ میں قربانی کے دن ذبح نہ ہوا تو اس کا گوشت تمام کا تمام صدقہ کر دیا  
جائے گا اور قربانی کرنے والا خود نہیں کھا سکتا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ  
بُذْنَةً تَطْوَعُ غَائِثًا عَطَبَتْ فَتَحَرَّهَا فَلْيَجْعَلْ  
قِلَادَتَهَا وَتَعْلَقَهَا فِي دِمِهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا  
لِلنَّاسِ يَا كُلُّوْنَهَا وَكَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ  
فَإِنَّ هُوَ أَكَلَ مِنْهَا أَوْ أَمَرَ بِأَكْلِهَا فَعَلَيْهِ  
الْعَرَمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہا کرتے: جس  
شخص نے نفلی قربانی کے طور پر اونٹ روانہ کیا، وہ  
راستے میں مرنے کے قریب پہنچ جائے تو اسے ذبح کر  
ڈالے اور اس کے پاؤں اور قلاوہ (ہار وغیرہ) کو اس کے  
خون میں ڈال دے پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دے  
تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی البتہ اس کا گوشت  
خود کھایا یا لوگوں کو کھانے کے لیے کھا تو اس پر  
فدیہ لازم آئے گا۔

۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ صَاحِبَ هَذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ  
مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْحَرُهَا وَأَلْقِي قِلَادَتَهَا أَوْ  
تَعْلَقَهَا فِي دِمِهَا وَحَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ  
بَيْنَهَا يَا كُلُّوْنَهَا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ہدی لے کر چلا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں عرض کیا جب ہدی ہلاک ہونے لگے تو  
میں کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: تم اسے ذبح کر دو اور اس کا قلاوہ یا نعل اس کے  
خون میں ڈال دو اور اسے لوگوں کیلئے چھوڑ دو تاکہ وہ کھائیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۸۸ سے آگے) خوشبو لگانے کو درست نہیں سمجھتے بلکہ ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی نے خوشبو  
استعمال کر لی تو اسے چاہیے کہ غسل کر لے اور خوشبو کو مکمل طور پر ختم کر دے ان کی دلیل آثار ہیں۔ ظاہر ہے کہ  
عمل مصطفویٰ کو آثار صحابہ پر ترجیح حاصل ہے۔

۱۔ نمتح یا قرآن کی قربانی کا جانور حرم یا منیٰ کی طرف بھیجا لیکن راستے میں چلنے سے عاجز آجائے اس بار میں امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اسے ذبح کر دیا جائے اور اس کا گوشت لوگوں کیلئے چھوڑ دیا جائے اکی رسی اور کھڑو کو اس کے  
خون میں بھگو دیا جائے اس کا گوشت کھانے کی لوگوں کو دعوت دینے اور نہ خود استعمال کیوے اگر وہ قربانی حرم میں یا منیٰ میں پہنچ گئی  
اور اسے ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور دوسرے لوگ بھی۔  
تذکر کی قربانی کا حرم میں یا منیٰ میں پہنچنا تا ضروری نہیں بلکہ ہر جگہ ذبح کی جاسکتی ہے چونکہ اس کا گوشت نذکر کا ہے اس  
لیے وہ خود استعمال نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے لوگ ہی استعمال میں لاسکتے ہیں۔

۴۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْعَ طَيْبٍ ذَهْوًا بِالشَّجَرَةِ إِلَى جَنْبِهِ كَثِيرٌ بَنُ الصَّلْتِ فَقَالَ مِثْنُ رِيْعٍ هَذَا الطَّيْبُ قَالَ كَثِيرٌ مِثْنُ كَبْدَتُ نَاسِي وَارَدْتُ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ عُمَرُ فَادْهَبْ إِلَى شُرَيْبَةَ فَإِنَّكَ مِنْهَا نَاسَكَ حَتَّى تَنْقِيَهُ فَفَعَلَ كَثِيرٌ بَنُ الصَّلْتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ذَرِبْ هَذَا أَنَا خُذْ لَا أَدْرِي أَنَّ يَتَطَيَّبُ الْمُحْرِمُ حِينَ يُرِيدُ الْإِحْرَامَ إِلَّا أَنَّهُ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ ذَلِكَ وَآمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدْرِي بِهِ بَاسًا۔

۱۰۱۱۔ ابواب من ساق هدياً فعطف في الطريق أو نذر بدنة

چلائی ہوئی بدی کا راستے میں چلنے سے عاجز آجانے یا بدنہ کی نذر کا بیان

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کا بیان

۴۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۸۷ سے آگے) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور حرم میں احرام کھانے کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگا فی مٹھی (مسلم شریف) البتہ بعض فقہاء کرام احرام سے قبل (جاری ہے)



وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ لَيْسُ وَقْهَا فَيَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ  
أَوْ بِمِثْلِي يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُ مَجْلٌ دُونَ  
ذَلِكَ وَمَنْ نَذَرَ مَا جَزُؤًا مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ  
يَنْحَرُهَا حَيْثُ شَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ  
جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ  
غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ أَتَاهُمْ رَجُلٌ فِي بَحْرِ  
الْبَدْنَةِ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْهَدْيُ  
بِسُكَّةٍ لَا تَلَاكُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ هَذَا بَالِغُ  
الْكُفَّةِ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فِي الْبَدْنَةِ فَالْبَدْنَةُ  
حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنْ يَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا  
يَنْحَرُهَا إِلَّا فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

نذر ہدی بھیجے تو وہ اس کے گلے میں جوتوں کا تلواریہ  
(مار) ڈالے اسے زخم لگائے پھر اسے روانہ کر دے  
اور اسے بیت اللہ شریف کے قریب یا منیٰ میں ذبح  
کرے۔ ان مقامات کے علاوہ اس کا ذبح کرنا درست  
نہیں ہے۔ اور جس شخص نے اونٹ یا گائے کی نذر  
مانی وہ اسے جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور بیشک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ انھوں نے اجازت  
دی ہے کہ جہاں چاہے کوئی قربانی ذبح کر سکتا ہے  
اور کچھ لوگوں نے کہا کہ قربانی مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے  
گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ  
ہدی کعبۃ اللہ میں پہنچائی جائے اس میں اونٹ وغیرہ  
کی قید کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا گیا۔ اس لیے قربانی  
کا جانور کسی بھی مقام میں ذبح کیا جاسکتا ہے جبکہ حرم  
کی پختہ نیت کی ہو کیونکہ اس صورت میں حرم میں قربانی  
کا ذبح کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
ابراہیم نخعی اور مالک بن انس رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم  
کا قول ہے۔

حضرت عمرو بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ  
عنہ سے بدنہ کے سلسلے میں دریافت کیا جس کی نذر انکی  
منکوہہ نے مانی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعید  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدنہ اونٹ کا ہو سکتا ہے اور

۴۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبِيدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ  
ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْنَةٍ جَعَلَتْهَا أَمْرًا  
عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ الْبَدْنُ مِنَ  
الْإِبِلِ وَمَعْلُ الْبَدْنِ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ

۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى ابْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَهْدِي فِي الْحَجَةِ بَدَنَتَيْنِ وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي حَرْفِ دَارِ عَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ وَحَالَ لَعْدُ رَأَيْتُهُ طَعَنَ فِي لَبَةِ بَدَنَتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ سِنَّةُ الْجَذْبَةِ مِنْ تَحْتِ حَنِكِهَا۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج میں بطور ہدی دواؤں میں ایک اونٹ بھجوتے تھے راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی قربانی کے اونٹ کو حضرت خالد بن اسید کے گھر کے پاس ذبح کیا کیونکہ وہ اس مقام پر قیام پذیر تھے۔ بے شک میں نے دیکھا کہ انھوں نے اپنی ہدی (قربانی) کی گردن میں اس قدر زور سے مارا کہ اس کا سر بازو سے دوسری طرف نکل گیا۔

۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ أَنَّهُ لَأَيُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ أَهْدَى عَامًا بَدَنَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ۔

حضرت ابو جعفر قاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک سال دواؤں میں بطور ہدی (قربانی) بھیجیں، ان میں سے ایک اونٹنی بختیہ تھی حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس زبانت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ برقی قربانی جو راستے میں ہلاکت کا شکار ہونے لگے تو اس کے ساتھ ایسے ہی کیا جائے جیسا کہ انھوں نے کیا اور اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دیا جائے تاکہ اسے کھائیں۔ ہمارے نزدیک محتاج کے علاوہ کسی اور کا اسے کھانا بہتر نہیں ہے۔

۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ أَهْدَى مَا قُلِدَ أَوْ أَشْعَرُ وَأَوْقَفَ بِهِ بِعَرَفَةَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ہدی (قربانی) وہ ہے جس کے گلے میں تلادہ ڈالا جائے یا زخم لگا جائے اور اسے عرفات میں کھڑا کیا جائے۔

۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَذَرَبُدَنَّهُ فَيَاتَهُ يَقْلِدُهَا نَعْلًا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے

# ۱۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَسُوقُ بَدَنَةً فَيَضْطَرُّ إِلَى رَكُوبِهَا

## چلائی جانے والی ہدی پر ضرورت کے تحت سوار ہونیکا بیان

۴۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اضْطُرَّ رَجُلٌ إِلَى بَدَنَةٍ كَارِكِبَهَا رَكُوبًا غَيْرَ قَادٍ فِيهَا

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: جب تم کو محتاجی ہو اپنے بدنے پر سوار ہو سکتے ہو لیکن اسے تکلیف نہ ہو۔ ف

۴۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ إِزْكِبْهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ بَعْدَ مَرَّتَيْنِ إِزْكِبْهَا وَبَيْتَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جو اپنی قربانی لائک رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر سوار ہو سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا حضور! یہ تو بدنہ ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ فرمایا: تمھاڑا بڑا ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۴۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا انْتَجَبْتَ الْبَدَنَةَ فَلْيَحْمِلْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے)

**ف** بدنہ یعنی قربانی کا جانور جو حرم کی طرف بھیجا ہو، ضرورت کے تحت اس پر سواری کی جاسکتی ہے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قربانی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اس پر سواری نہ کی جائے۔ اگر اس جانور کو کوئی نقصان پہنچا اس کے مطابق صدقہ دیا جائے اگر وہ جانور منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہلاک ہو گیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرنا ضروری ہے۔ اگر اس جانور نے بچہ جن دیا تو اسے بھی اس کے ساتھ حرم یا منیٰ میں بھیج دیا جائے۔ جب قربانی ذبح کی جائے تو اس کے ساتھ بچے کو بھی ذبح کر دیا جائے۔



إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمْتًا مَكَانًا مِنَ الْأَمْثَلِ  
فَلْتَحَرِّهَا حَيْثُ سَمْتٌ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ بَدَاةً  
فَبَقْرًا ۚ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِقَرًا ۚ فَعَشِيرَةً مِنَ الْغَنَمِ  
قَالَ ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلُ  
مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عِنْدَ أَتِهِ قَالَ إِنْ  
لَمْ تَجِدْ بِقَرًا ۚ فَسَبْعَةً مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ  
خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَ  
مِثْلُ مَا قَالَ سَالِمٌ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ مِثْلُ مَا قَالَ سَالِمٌ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اور اس کی جلے ذبح حرم شریف ہے مگر جبکہ دوسری  
جگہ میں ذبح کرنے کی نیت ہو تو اسے جس جگہ کی نیت  
کی ہو وہاں ذبح کیا جائے اگر کسی کو اونٹ یا بکری نہ آئے  
تو گائے اور اگر گائے بھی نہ مل سکے تو دس بکریاں  
ذبح کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے سالم  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ انھوں نے  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔  
سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا اگر گائے یا بکری نہ آئے  
تو سات بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ راوی کا بیان ہے  
کہ پھر میں حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس  
گیا اور ان سے سوال کیا۔ انھوں نے بھی حضرت سالم  
رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر  
میں حضرت عبد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو  
انھوں نے بھی حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی طرح کہا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بدہ  
اگر اونٹ یا گائے کا ہو تو اسے کسی بھی مقام پر ذبح کیا  
جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ کسی نے حرم کی نیت  
کر لی ہو تو اسے صرف حرم میں ذبح کیا جائے گا اور یہ  
بدی ہوگی۔ اونٹ اور گائے کی قربانی سات افراد کی  
طرف سے کافی ہوگی اور اس سے زائد افراد کی طرف  
سے جائز نہیں ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْبُذْنُ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقَرِ  
وَلَهَا أَنْ تَحَرِّهَا حَيْثُ شَاءَتْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ  
الْحَرَمَ فَلَا تَحَرِّهَا إِلَّا فِي الْحَرَمِ وَيَكُونُ  
هَذَا وَالْبَدَاةُ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقَرِ تُجْزَى  
عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزَى  
عَنْ أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقَهَاؤِنَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا نَاخِذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۳۔ بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرَمِ

### حالتِ احرام پچھنے لگوانے کا بیان

۴۱۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کہ محرم صرف شدید مجبوری کی حالت میں پچھنے لگوا سکتا ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ شَعْرًا بَلَغَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُحْتَجِمًا وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ وَبِهِدَا نَاخِذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محرم اگر پچھنے لگوائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ بال نہ منڈوائے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے

(حاشیہ پچھلے صفحہ کا) و محرم نے اگر حالتِ احرام میں جوں یا اس کے برابر کوئی اور جانور یعنی چھڑی یا کھٹمل وغیرہ مار دی تو اسے کچھ مقدارِ صدقہ کہ نا ضروری ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک کسی مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا اور اگر حیوانی یا بھڑ وغیرہ کو مارا تو محرم پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی۔

اور جس محرم نے کسی شکار کو زخمی کر دیا یا اس کے بال اکھڑ دیے اس عمل کے سبب جتنا نقصان ہوگا اس کا پورا کرنا لازم ہوگا یہ نقصان زخم وغیرہ کے حساب سے پورا کیا جائے گا۔

ف ضرورت یا عذر کی بناء پر پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں اگر بلا عذر یا بلا ضرورت پچھنے لگوائے پھر دیکھا جائے گا کہ اگر اس عمل کے سبب بال نہ کٹے ہوں کوئی حرج نہیں اور اگر بال کٹ گئے ہوں تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اس پر دم یعنی کسی جانور کا ذبح کرنا لازم ہوگا۔

وَلَدَهَا مَعَهَا حَتَّى يُنَحْرَ مَعَهَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَهَا  
مُحْمَلًا فَلْيَحْمِلْهُ عَلَى أُمِّهِ حَتَّى يُنَحْرَ مَعَهَا۔  
کہا کرتے تھے کسی شخص نے بدی بھیجی وہ گلہ ہو گئی  
یا مر گئی اگر وہ نذر کی ہوگی تو اس کے عوض اور قربانی  
ذبح کرنا ہوگی اور اگر افضل قربانی ہو تو اگر چاہے تو اس  
کے عوض قربانی دے اور اگر چاہے تو نہ دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ جو شخص بدنہ پر سوار  
کرنے کے لیے محتاج ہو وہ اس پر سوار ہو جائے اگر  
اس (بدنہ) میں کچھ نقص پیدا ہو گیا تو وہ اس کے عوض  
صدقہ دے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُوا مِنْ أَضْطَرَّ  
إِلَى رُكُوبٍ يَدْنِيكُمْ فَلْيَزْكِبْهَا فَإِنْ نَقَصَهَا  
ذَلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقْ بِهَا نَقْصَهَا وَهَذَا قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

## ۱۲۔ بَابُ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ قُمَّلَةً أَوْ نَحْوَهَا أَوْ يَنْتِفِ شَعْرًا

### محرم کا جوں وغیرہ کو مارنا یا بال اکھاڑنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محرم  
کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بال اکھاڑے، وہ اپنا  
سر نہ منڈوائے اور نہ بال ترشوائے مگر اس صورت میں کہ  
اس کے سر میں تکلیف ہو جائے تو اس پر فدیہ لازم آئے  
گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محرم کے لیے جائز نہیں  
نہیں ہے کہ وہ اپنے ناخن تراشے، نہ وہ جوں قتل کرے  
نہ وہ اسے سر سے زمین پر گرائے نہ وہ اپنے جسم سے گرائے  
نہ اپنے کپڑے سے گرائے نہ وہ شکار مارے نہ وہ اسے  
مارنے کا حکم دے اور نہ اس کی راہنمائی کرے ف

۴۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ قَالَ الْمُحْرِمُ  
لَا يَصْلَحُ لَهُ أَنْ يَنْتِفِ مِنْ شَعْرَةٍ شَيْئًا وَلَا  
يُحْلِفَ وَلَا يَقْصِدَ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهُ أَذًى مِنْ  
كَأْسِمٍ فَعَلَيْهِ فِدَايُهُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقْلَعَ أَظْفَارَهُ وَلَا يَقْتُلَ  
قُمَّلَةً وَلَا يَطْرَحَهَا مِنْ تَأْسِمِ الْأَرْضِ  
وَلَا مِنْ جَسَدِهِ وَلَا مِنْ ثَوْبِهِ وَلَا يَقْتُلَ  
الصَّيْدَ وَلَا يَأْمُرُ بِهِ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ۔

ف (حاشیہ اگلے صفحہ پر)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ  
کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام  
فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## ۱۵۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ أَوْ يَغْتَسِلُ

### احرام کی حالت میں اپنا سر دھونے یا غسل کرنے کا بیان

۴۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ لَا يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ إِلَّا مِنَ  
الْإِحْتِلَامِ -  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ احرام کی حالت میں احتلام  
کے بغیر اپنا سر نہیں دھوتے تھے۔ ف  
۴۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوَّرِ بْنَ مَخْرَمَةَ  
تَمَارِيًا بِالْأَيَّامِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ  
الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمُسَوَّرُ لَا قَارِئَ سَلَهُ  
ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَسْأَلُهُ فَوَجَدَهُ  
يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ مُسْتَرْثَوٍ  
قَالَ فَسَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَفَعَلْتُ  
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْبَلٍ أَسْأَلُكَ إِلَيْكَ بِنِ

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:  
مقام ابواء پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور  
حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ کی آپس میں بحث ہو  
گئی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا  
کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور کہتے تھے  
کہ نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہ نے انھیں حضرت ابوالیوب انصاری کے پاس بھیجا  
تاکہ ان سے اس مسئلہ کے بارے دریافت کرے

ف محرم اگر جنبی ہو جائے تو اس پر بالاتفاق غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ حصولِ طہنڈک وغیرہ کے لیے کہتا ہے  
یا حصولِ طہنڈک کے لیے صرف سر دھوتا ہے تو یہ بھی جائز ہے جبکہ بال نہ لٹنے پائیں اس میں بھی تعمیم ہے کہ محرم نے خواہ  
اپنی مداد آپ کے تحت غسل کیا ہو یا دوسرے کی معاونت سے دونوں طرح جائز ہے۔

حَنِيفَةً رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔ اور احرام کی حالت میں پہننے لگوا لیتے تھے۔ اسی روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۴۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يُغْطِي وَجْهَهُ

### محرم کا اپنے چہرے کو چھپانے کا بیان

۴۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَيْبَعَةَ  
أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَدَجِ  
وَهُوَ مُحْرَمٌ فِي يَوْمٍ مَصَافٍ قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ  
بِقَطِيفَةٍ ارْجُوَانٍ ثُمَّ أَتَى بِدَخْمٍ صَدِيدٍ فَقَالَ  
كُلُوا قَالُوا لَا تَأْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيَأَتِكُمْ  
أَنْتُمْ صِيْدَةٌ مِنْ أَجْلِي۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ  
میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عُدَجِ  
مقام پر دیکھا کہ وہ شدید گرمی کے دن احرام کی حالت  
میں ایک سرخ کپڑے سے اپنا چہرہ چھپائے تھے۔  
اسی اثناء شکار کا گوشت لایا گیا۔ آپ نے لوگوں  
کو حکم دیا کہ تم کھاؤ لوگوں نے کہا آپ کیوں نہیں کھاتے  
انہوں (حضرت عثمان) نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں  
شکار تو صرف میرے لیے کیا گیا ہے۔

۴۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَا فَوْقَ الدَّقْنِ مِنَ الرَّأْسِ  
فَلَا يَحْمَرُّهُ الْمَحْرَمُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ٹھوڑی  
کے اوپر والا حصہ سر ہے۔ محرم اسے کسی کپڑے سے  
نہ ڈھانپے۔

وَلِاگر محرم نے سلا ہوا کپڑا ایک پورا دن استعمال کر لیا اس پر دم لازم ہوگا۔ اور اگر محرم  
نے اپنا سر یا چہرہ ایک مکمل دن تک ڈھانپ رکھا اس پر بھی دم لازم ہوگا اگر یہ عمل نصف یوم سے کم تک  
ہوا تو محرم پر صدقہ لازم آئے گا۔

لِیَعْلَىٰ بْنِ مُنْبِیَّہٍ وَهُوَ یَصِیْبُ عَلٰی عُمَرَ مَاءٌ  
وَعُمَرُ یَغْتَسِلُ اَصْبَبُ عَلٰی رَاسِیْ قَالَ لَہُ یَعْلٰی  
اَتُرِیْدُ اَنْ تَجْعَلَهَا فِیْ اَنْ اَمَرْتَنِیْ صَبَبْتُ  
قَالَ اَصْبَبُ فَلَمْ یَزِدْ اِلَّا مَاءً اِلَّا شَعْتًا۔

کے لیے کہا جبکہ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل  
کرنے کے لیے مصروف تھے۔ حضرت یعلیٰ نے عرض کیا  
کیا آپ اس کا گناہ مجھ پر ڈالنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ  
حکم کرتے ہیں تو میں پانی ڈال دیتا ہوں۔ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پانی ڈالو کیونکہ پانی  
سے بالوں میں پرانگندگی کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں  
ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَرٰی بِہَذَا اَبَا سَاءٍ وَہُوَ  
قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَہٗ رَحِمَہُ اللہُ وَالْعَامَّةُ مِنْ  
فُقہَا اَہْلِ بَیْتِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا  
قول ہے۔

## ۱۶۔ بَابُ مَا یُکْرَہُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَّלْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ

### محرم کے لیے کون سے کپڑے استعمال کرنا مکروہ ہیں؟ کا بیان

۴۲۔ (أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ  
النِّسَاصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَالسَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا  
الْبَدَائِشَ وَلَا الْخِفَاتِ إِلَّا أَحَدًا لَا یَجِدُ تَعْلِیْنَ  
فِیْلِبْسٍ حَقِیْقَیْنِ وَلِیَقْطَعَهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ  
وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّیَابِ شِثَامَ السَّوْعَرَانِ وَلَا  
الْوَرَسَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال  
کیا کہ محرم کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم قمیص، دستار، شلوار  
ٹوپی اور موزے نہ پہنے لیکن موزے ایک صورت میں  
پہن سکتا ہے کہ محرم کو جوئے میسر نہ آئیں البتہ موزوں کو  
ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور محرم زعفران اور ورس  
لگے ہوئے کپڑے بھی نہیں پہن سکتا۔

ف سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سادہ اور بلا سے کپڑے زیب تن فرمایا کرتے تھے ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو (جاری ہے)



حَنِينٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ  
كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَزَعَرِيكَ بِهِ  
عَلَى الشَّوْبِ وَطَأْطَأَهُ حَتَّى يَدَإِيَ رَأْسَهُ  
ثُمَّ قَالَ يَنْتَسِئُ يَصْبُغُ الْمَاءَ عَلَيْهِ أُصْبِغْ  
فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ خَذَلَ رَأْسَهُ بِبِيَدِهِ  
فَأَقْبَلَ بِبِيَدِهِ وَأَذْبَرَ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ  
يَفْعَلُ-

چنانچہ انھوں نے ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کو  
دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ  
کے غسل کرتے ہوئے پایا۔ حضرت عبداللہ بن حنین  
کا کہنا ہے کہ میں نے ان کو سلام کیا۔ انھوں نے  
سوال کیا کہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ  
بن حنین ہوں اور مجھے آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے پوچھوں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا  
سر مبارک کیسے دھوتے تھے؟ انھوں نے اپنے دونوں  
ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے اٹھایا حتیٰ کہ ان کا سر میرے  
پسے ظاہر ہو گیا پھر انھوں نے ایک آدمی سے اس پر  
پانی بہانے کے لیے کہا تو اس نے سر پر پانی بہادیا پھر  
انھوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا سر ملا۔ ہاتھ کو ملتے  
ہوئے آگے کو لے گئے پھر پیچھے لے گئے پھر انھوں  
(حضرت ابوالیوب) نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ أَبِي أَيُّوبُ نَأْخُذُ  
لَا نَرَى بِأَسَا أَنْ يَغْسِلَ الْمُحَرَّمُ رَأْسَهُ  
بِالْمَاءِ وَهَلْ يُرِيدُ الْمَاءُ إِلَّا شَعَثًا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم ابوالیوب  
کے قول کو دلیل بناتے ہیں ہمارے خیال میں اگرچہ محرم  
پانی سے اپنا سر دھولیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں  
اور پانی ڈالنے کے سبب بال مزید پر گندہ ہوں۔  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہ  
کا قول ہے۔

۴۱۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ  
قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یحییٰ بن منبہ  
رضی اللہ عنہ سے ان (عمر رضی اللہ عنہ) سر پر پانی

کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بحالت احرام رنگے ہوئے  
کپڑے پہنا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محرم کے  
لیے خوشبو سے دس یا دس گراں سے رنگے ہوئے  
کپڑے پہننا مکروہ ہے مگر ایک صورت میں جائز ہے  
وہ یہ ہے کہ اسے دھونے کے سبب خوشبو وغیرہ کا  
اثر بالکل ختم ہو جائے۔ عورت بحالت احرام اپنا  
چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی۔ البتہ اس صورت میں کوئی حرج  
نہیں کہ چہرے پر اس انداز سے کپڑا لٹکائے کہ وہ چہرے  
کے ساتھ نہ لگے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ ایک اعرابی (بدو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حین میں جلوہ افروز تھے اور اعرابی زرد رنگ کی قمیص  
میں ملبوس تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں  
نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، آپ مجھے ارشاد فرمائیے  
کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: تم اپنی قمیص اتار دو اور جسم کی زردی کو دھو  
ڈالو، پھر حج کی طرح اپنا عمرہ مکمل کر لو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ محرم اپنی قمیص  
اتار دے گا اور اپنے جسم سے زردی وغیرہ کو بھی  
دھو ڈالے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ  
لِلْمَشْيِ بِالْعَصْفَرِ وَالنَّصَبِغِ بِالْوَدُسِ وَ  
الرَّغَفَرَاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ثَمَرٌ مِنْ ذَلِكَ  
قَدْ غُسِلَ كَذَهَبٍ رِيحُهُ وَصَادَ لَا يَنْفَضُّ  
فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْبَسَهُ وَلَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ  
تَتَنَقَّبَ فَإِنَّ أَمَادَتُ أَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا  
فَلِتَسْدِلِ الثَّوْبَ سَدًّا مِنْ فَوْقِ خِمَارِهَا  
عَلَى وَجْهِهَا وَتُجَافِيَ عَنْ وَجْهِهَا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔  
۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ  
قَيْسٍ الْيَمَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ  
أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحَتَيْنٍ وَعَلَى الْأَعْرَابِيِّ قَمِيصٌ  
بِهِ أَكْثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَصْنَعُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ دَعَرُ قَمِيصَكَ وَاغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ  
عَنْكَ وَافْعَلْ فِي عُمَرَتِكَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُ  
فِي حَتَيْكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِنَزْعِ  
قَمِيصِهِ وَيَغْسِلُ الصُّفْرَةَ الَّتِي بِهِ۔

۴۲۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّهْشَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ دُرِّسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ تَعْلِينَ فَيَلْبَسْ حَقِيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۴۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ لَا تَتَنَقَّبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُقَاتَيْنِ۔

۴۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْلَمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ثَوْبًا مَصْبُوعًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوعُ يَا طَلْحَةُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَدَرٍ قَالَ إِنَّمَا يَكُمُ الْتَرَهُطُ أَيُّنْتُمْ يَقْتَدِي بِكُمْ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَأَى هَذَا الثَّوْبَ يُقَالُ إِنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمَصْبُوعَةَ فِي الدِّحْرَامِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس لگے ہوئے کپڑے استعمال کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس محرم کو جوتے میرے آتے ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں سے پیچھے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: عورت احرام کی حالت میں نقاب ڈالے اور نہ دستار استعمال کرے حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ پر احرام کی حالت میں رنگا ہوا لباس دیکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا لباس کیسے انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ تو مٹی کا رنگ ہے۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مقتداؤ اور پیشوا لوگ ہو لوگ تمھاری پیروی کرنے میں اور اگر کوئی جاہل شخص یہ لباس دیکھے گا تو یہی کہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۹ کا) اتنا پسند آیا کہ مسلمانوں پر ناغہ کر دیا جس محرم نے سارے ہوئے کپڑے ایک مکمل دن تک استعمال کر لیے اس پر دم لازم آئے گا اس دم کا سبب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل کی خلاف ورزی ہے اس اولیاء اور مقبولان بارگاہ الہی کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔



بَلَّغْنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يَقُولُ أَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ  
النَّوَغِ -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے  
کا حکم دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّهُ نَاخِدٌ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام  
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا  
قول ہے۔

## ۱۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَفُوتُهُ الْحَبْ

### حج قوت ہو جانے کا بیان

۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ هَبَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَ  
يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ يَنْحَرُ بَدَنَةً فَقَالَ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ أَخْطَأْنَا فِي الْعِدَّةِ كُنَّا نَرَى أَنَّ  
هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِذْ هَبَّ  
إِلَى مَكَّةَ قَطَعْتَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ وَأَنْحَرُ هَذَا  
إِنْ كَانَ مَعَكَ ثُمَّ احْلِقُوا أَوْ قَصُّوا وَإِجْعَلُوا  
قِذَاكَ إِنْ كَانَ قَائِلًا فَحَبِّجُوا وَاهْدُوا كَمَنْ لَمْ يَجِدْ  
فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا  
رَجَعْتُمْ -

حضرت سلیمان لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت ہباد بن اسود رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی کے دن حاضر ہوئے  
جبکہ آپ (حضرت عمر) اپنی قربانی ذبح کر رہے تھے  
انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! دنوں کے شمار  
میں ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے گمان کیا کہ آج کا دن  
عرفہ کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اور  
تمھارے ساتھی مکہ مکرمہ میں جاؤ، بیت اللہ کا سات  
چکر طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار  
سعی کرو اور اگر تمھارے پاس قربانی ہو اسے ذبح  
کر دو، اپنا سر منڈاؤ یا بال کتراؤ پھر واپس بیت  
جاؤ، آئندہ سال تم حج کرنا اور قربانی کرنا، جو شخص  
قربانی کا جانور نہ پائے تو حج کے دنوں میں تین روزے

# ، . بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

## جن جانوروں کو محرم مار سکتا ہے، کا بیان

۴۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يَحِلُّ لِكُلِّ مُحْرِمٍ فِي  
قَتْلِهِنَّ بَعْدَ الْغَرَبِ وَالْفَاقَةِ وَالْعَقْرِ  
وَالْجِدَاةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ

۴۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ  
مِنَ الدَّوَابِّ مَنِ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا حَتَّ عَلَيْهِ يُعْقَرُ  
وَالْفَاقَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْجِدَاةُ

۴۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ  
فِي الْحَرَمِ

۴۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ہیں  
جن کو محرم مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے  
کوآ (۱)، چوہ (۲)، بچھو (۳)، چیل (۴) اور کتا (۵) ہوا کتا  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور  
ایسے ہیں جنہیں محرم مارنے میں کوئی حرج نہیں  
(۱) بچھو (۲) چوہ (۳) ہوا کتا  
(۴) کوآ اور (۵) چیل

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حرم شریف میں  
سانپ مارنے کا حکم دیا۔  
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

ف پہلی روایات میں پانچ موزی جانوروں کے مارنے کا ذکر ہے جو یہ ہیں (۱) کوآ (۲) چیل (۳) چوہ (۴) کتا (۵) اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور موزی جانور  
(۶) چوہ (۷) کتا (۸) اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور موزی جانور  
کے مارنے کا پتہ چلتا ہے وہ ہے سانپ۔ گویا وہ موزی جانور جن کو حالت احرام میں حل اور حرم میں مارا  
سکتا ہے ان کی کل تعداد چھ ہے۔ یعنی کوآ، چیل، بچھو، چوہ، کتا اور سانپ۔ فقہ  
فرماتے ہیں کہ یہ تعداد عصر کے لیے نہیں ہے بلکہ ہر وہ موزی جانور جس میں ان جیسا وصف پایا جائے اور  
کھایا نہ جاتا ہو اسے مارنا جائز ہے۔

# ۱۹۔ بَابُ الْحُلْمَةِ وَالْقَرَادِ يَنْزَعُهُ الْمُحْرَمُ

## بحالت احرام لکھ اور جوں مارنے کا بیان

۴۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكُرُّهُ أَنْ يَنْزَعَ الْمُحْرِمُ حُلْمَةً أَوْ قَرَادًا عَنْ بَعِيرٍ ۝

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بحالت احرام اپنے اونٹ سے لکھ یا جوں مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٌ بِذَلِكَ قَوْلُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي هَذَا الْحَبِّ لَيْتَنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ ۝

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ بن عمر کے قول کے مقابلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول زیادہ معتبر ہے۔

۴۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنُ حَفْصٍ بْنُ عَاصِمٍ ابْنُ عُمَرَ ابْنُ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَيْبَعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَدَّادِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرُدُ بَعِيرَهُ بِالسَّقِيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَيَجْعَلُهُ فِي طَيْنٍ ۝

حضرت عبداللہ بن ہدیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سقیا مقام میں اپنے اونٹ کی جوئیں بحالت احرام نکال کر مٹی میں پھینک رہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ لَدَبَّاسٌ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ۝

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

**ف** جوں اور لکھ کو نکالنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ موزی جانور ہیں اور موزی جانوروں سے نجات حاصل کر لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بعض فقہاء کے قول کے مطابق اگر کسی نے اپنے جسم یا کپڑوں سے ایک جوں نکال کر پھینک دی یا ماردی تو اس میں روٹی کا ایک ٹکڑا اگر دو یا تین ماری ہیں تو اس پر ایک روٹی اور ان سے زائد کے مارنے میں صدقہ لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔



رکھے اور سات روزے گھر واپسی پر ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بارے عام فقہاء کا قول

ہے بغیر ایک بات کے کہ آئندہ سال نہ قربانی لازم

ہوگی اور نہ روزہ اور ایسے ہی حضرت اعش نے حضرت

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے

بارے دریافت کیا جس کا حج فوت ہو گیا ہو؟ انھوں

نے جواب دیا وہ عمرہ کے بعد احرام کھولے۔ آئندہ

سال اس پر حج ضروری ہوگا اور انھوں نے قربانی

کا ذکر نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انھوں نے بھی حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ حضرت امام

محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس روایت سے

دلیل اخذ کرتے تھے اس پر قربانی کیسے واجب

ہو سکتی ہے؟ قربانی دستیاب نہ ہونے کی صورت

میں روزے کیسے واجب ہو سکتے ہیں جبکہ اس نے

حج کے متعین شدہ مہینوں میں تمتع کیا ہی نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا فِي خَصَلَةٍ  
وَاحِدَةٍ لَاهْدَى عَلَيْهِمْ فِي قَابِلٍ وَلَا صَوْمٍ وَ  
كَذَلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ  
الْأَسْوَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
عَنِ الذَّيْ يُفَوِّتُهُ الْحَجَّ فَقَالَ يَحِلُّ بِعُمْدَةٍ  
وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ هَدْيًا  
ثُمَّ قَالَ سَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ  
فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَيْفَ يَكُونُ  
عَلَيْهِ هَدْيٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ لَمْ  
يَتَمَتَّعْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ۔

❖ ❖

❖

ف اگر تاریخ وغیرہ مہجول جانے کے سبب کسی کا حج فوت ہو جائے وہ عمرہ کر کے گھر واپس آجائے اور اگر سال وہ اپنا فرضی حج ادا کرے، حج چھوٹنے کے سبب اس پر دم ہے اور نہ روزے کیونکہ دم یا روزے کی صورت میں یا قرآن کی صورت میں لازم آتے ہیں۔

يَدَايَ ثُمَّ لَمْ أَحِدْ إِلَّا أَنْ أَحُلَّ بِرَجُلِي  
لَا حَتَّكَتُ -

سوال کیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا: ہاں وہ کھجلائے اور خوب کھجلائے۔ اگر میرے  
دونوں ہاتھ باندھ دیے جائیں پھر کھجلائے کی کوئی  
اور صورت میں نہ پاؤں تو میں اپنے پاؤں کے ساتھ  
کھجلاؤں گی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۲۲۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَتَزَوَّجُ

### بِحَالِ أَحْرَامِ نِكَاحِ كَرْنِ كَا بِيَان

۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَدْرَسَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ  
وَأَبَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ فَقَالَ  
لَا تِيَّ أَرَدْتُ أَنْ أَتِيَكُمْ طَلْحَةَ بْنُ عُمَرَ ابْنَةً  
هَشِيمَةَ بِنْتُ جَبْرِ أَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ  
فَأَفْكَرَ عَلَيْهِ أَبَانٌ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نبیہ بن وہب رضی  
اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کو حضرت عمر بن عبید  
رضی اللہ عنہ نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ  
کے ہاں بھیجا وہ ان دنوں میں مدینہ طیبہ کے گورنر تھے  
دونوں حالت احرام میں تھے حضرت عمر بن عبید اللہ  
نے بتایا کہ میں شیبہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے  
طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں میں جانتا  
ہوں کہ آپ بھی اس موقع پر شرکت کے لیے تشریف لائیں

ف سراج امت محمدیہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالت احرام اپنے جسم کو کھجلانے میں  
میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس عمل میں نہ تو کسی جان کا ضیاع ہے اور نہ ہی شریعت اسلامیہ کے کسی ضابطہ کی  
مخالفت ہے البتہ اس عمل سے جسم کے کسی حصہ سے بال نہ ٹوٹیں۔

## ۲۰۔ بَابُ لُبْسِ الْمُنْطَقَةِ وَالْهَمِيَانِ لِلْمُحْرِمِ

### احرام کی حالت میں پیٹی اور تھیلی باندھنے کا بیان

۴۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ  
كَانَ يَكْدُهُ لُبْسٌ لِلْمُنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بحالت احرام پیٹی باندھنے  
کو مکروہ سمجھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَيْضًا لَا بَأْسَ بِهِ  
قَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ فِي لُبْسِ  
الْهَمِيَانِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ اسْتَوْثِقْ مِنْ  
تَقَاتِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس  
میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ بہت سے فقہاء نے  
بحالت احرام تھیلی باندھنے کو جائز قرار دیا ہے اور  
انھوں نے کہا اپنا زادیراہ مضبوطی سے باندھ لو۔

## ۲۱۔ بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْكُ جِلْدًا

### بحالت احرام اپنے جسم کو کھجلاانے کا بیان

۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
تُسَالُّ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحْكُ جِلْدًا قَتَقُولُ  
لَعَمْرُ فَلَْيَحْكُ وَلَيْشُدُّ وَكَوْرُ بَطَلَتْ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ ان  
سے بحالت احرام اپنے جسم کو کھجلاانے کے بارے

**ف** محرم اگر پیٹی یا ہمیانی (نقدی کی تھیلی) اپنے جسم کے ساتھ باندھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج  
نہیں۔ کیونکہ ایسے چوری کا امکان بھی کسی حد تک ختم ہو جاتا ہے اور اپنی قیمتی چیز کا تحفظ بھی ہو جاتا ہے۔  
کیونکہ اپنی چیز کا تحفظ اپنے آپ پر عائد ہوتا ہے۔



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَعْلَمُ بِتَزَوُّجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا فَلَا تَدْرِي بِتَزَوُّجِ الْمُحْرِمِ بَأْسًا وَلَكِنْ لَا يَقْبَلُ وَلَا يَمَسُّ حَتَّى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی جو حضرت میمونہ کے ساتھ ہوئی زیادہ علم ہو کیونکہ وہ (حضرت عبداللہ بن عباس) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مجاہد تھے ہیں۔ لہذا ہمارے خیال کے مطابق بحالت احرام نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام کھولنے سے قبل وہ بوس و کنار کرے اور نہ مباشرت اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۳۔ بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

### نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان

۴۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْبَيْتَ يَخْلُو أَبْعَادَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَطُوفُ بِهِ أَحَدٌ۔

حضرت ابو زبیر کی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نماز عصر اور نماز فجر کے بعد بیت اللہ (مطاف) کو خالی دیکھتے تھے کہ اس وقت کوئی شخص بھی طواف نہ کرتا۔

**ف** فجر کے فرائض کے بعد اور عصر کے فرائض کے بعد طواف بیت اللہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ نوافل ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح طواف بیت اللہ کے بعد طواف طلع آفتاب اور غروب آفتاب کے بعد بھی ادا کیے جاسکتے ہیں۔

أَشْهُدُكَ أَنَّكَ حَبِيبٌ وَكَأَنَّكَ رَجُلٌ  
تُحِبُّهُ دَوْلَةُ الْعَرَبِ وَلَا يَكْفُرُ

حضرت بت سے بھوت قبول کرنے سے شکر کر رہے  
وہ شخص تھا: میں نے حضرت عثمان بن عفان سے  
امد من کو دیتے ہوئے سنا کہ اس مذہبی مدرسہ  
پسند کرنے پر: محرم نہ خود نہ کھسکے نہ پیو نہ  
نکاح بھیجے نہ دوسرے نکاح کرے یہ

۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْ حَدَّثَنَا فِيهِ أَنَّ  
بَنِي عَدْنَةَ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ الْخَيْرُ وَلَا  
يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے: محرم نہ خود نہ  
کرتے نہ اپنے سے پیو نہ نکاح بھیجے ورنہ نہ سر  
کے یہ پیغام نکاح بھیجے۔

۴۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْ حَدَّثَنَا عَنْ  
بَنِي عَدْنَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
كَرَّ دَوْبَةً وَهُوَ مَخْرُومٌ كَرَّ دَوْبَةً  
الْخَطَابِ يَكَاخَذُ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے  
والہ طایف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے  
میں کہ انھوں نے طریف سے بھت حرام ایک عورت  
سے نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
ان کے نکاح کو فاسد قرار دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِي هَذَا الْخِلَافِ  
قَابِلٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَكَاخَذُ الْخَيْرُ وَجَاءَ  
أَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَكَاخَذُ وَجَاءَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے اہل مدینہ محرم کے نکاح  
کو باطل قرار دیتے ہیں جبکہ اہل مکہ اور اہل عراق اسے جائز

فصل سات احرام نکاح کرنے کے مسئلہ میں اہل مدینہ اور اہل عراق کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اہل مدینہ کا  
موقف ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے ان کی دلیل حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام شادی کرنے سے منع  
فرمایا۔ اہل عراق کا موقف یہ ہے کہ حالت احرام نکاح کرنا جائز ہے لیکن بوس و کنار اور وطی کرنا درست  
نہیں ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حالت احرام حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اہل عراق کی دلیل زیادہ قوی ہے کیونکہ عمل  
قول سے قوی تر ہوتا ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عندیہ ہے۔

## ۲۲۔ بَابُ الْحَلَالِ يَذْبَحُ الصَّيْدَ أَوْ صَيْدَهُ هَلْ يَأْكُلُ الْمُحْرِمُ مِنْهُ أَمْ لَا

بحالت احرام شکار کا گوشت کھانے یا نہ کھانے کا بیان

۲۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَنَادَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ وَيُودَّانَ قَرَدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَرُدُّكَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ نَحْرُمَ۔

حضرت صعب بن جنامہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنگلی گدھا بطور ہدیہ پیش کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام ابواء یا مقام ودان میں تشریف رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا جب آپ نے اس (صعب) کے چہرے پر (پریشانی) کا اثر دیکھا تو فرمایا: میں نے صرف اس لیے ہدیہ (تحفہ) واپس کر دیا ہے کیونکہ میں محرم (بحالت احرام) ہوں۔ ف

۲۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ مَدَّ يَدَهُ قَوْمٍ مُحْرِمُونَ بِالزَّيْدَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِي كَيْفِ صَيْدٍ وَجَدُوا أَجَلَهُ يَأْكُلُونَهُ فَأَفْتَاهُمْ بِأَكْلِهِ ثُمَّ

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا انھوں نے کہا مقام زیدہ میں ان کے پاس سے بحالت احرام بہت سے لوگ گزرے

ف غیر محرم کسی جانور کا شکار کرتا ہے اس کا گوشت محرم بھی کھا سکتا ہے کیونکہ اس کے لیے نہ شکار ہے نہ اس کی معاونت کی اور نہ خود شکار کیا ہے البتہ محرم کی اعانت خواہ اشارۃً کی یا کنایہ سے کی ہو یا خود شکار کیا یا کوئی اور ایسی صورت ہو جس سے معاونت ثابت ہو ایسے شکار کا استعمال کرنا نہ تو محرم کے لیے درست ہے اور نہ غیر محرم کے لیے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ محرم کے لیے کسی قسم کا شکار، بال اکھاڑنا، حتیٰ کہ گھاس کا تنکا توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا كَانَ يَخْلُو إِلَّا كَتَمَهُ  
كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ تَيْنًا كَالسَّاعَتَيْنِ وَ  
الطَّوَافُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ فَلَا  
بَأْسَ بِأَنْ يُطَوَّفَ سَبْعًا وَلَا يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ  
حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ  
ابْنُ الْخَطَّابِ أَوْ يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ وَهُوَ قَوْلُ  
آبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیت اللہ  
اس لیے خالی ہوتا تھا کیوں کہ لوگ ان اوقات میں  
نماز مکروہ جانتے تھے۔ طواف کے لیے دو رکعت  
(بعد از فراغت) ضروری ہوتی ہے۔ البتہ یہ ایک  
صورت ہو سکتی ہے کہ سات پھر طواف بیت اللہ  
کر لے لیکن جب تک سورج بلند نہ ہو نماز نہ پڑھے  
جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا اور یا وہ  
نماز مغرب (کی نماز کے بعد) پڑھے اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ  
صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكُفَيْبَةِ فَلَمَّا قَضَى طَوَافَهُ نَظَرَ  
قَلَمُ تِيرَ الشَّمْسِ فَدَكِبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتَّى آتَاخَ  
بِذِي طَوًى فَسَبَّحَ رَكْعَتَيْنِ -

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد  
بیت اللہ کا طواف کیا۔ طواف مکمل کرنے کے بعد  
انھوں نے دیکھا کہ سورج نظر نہ آیا پھر وہ نماز پڑھے  
بغیر سواری پر بیٹھ کر چلے گئے حتیٰ کہ مقام ذی طویٰ پر  
اپنا اونٹ بٹھایا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ يَهْدَى أَنَا خَدٌّ يَنْبَغِي أَنْ لَا  
يُصَلِّيَ رَكْعَتِي الطَّوَافِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
وَتَبْيَضَ وَهُوَ قَوْلُ آبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
وَالْعَامَّةُ مِنْ فَتَاهَا شَاءَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب تک سورج  
بلند ہو کہ سفید نہ ہو جائے طواف کی دو رکعت نماز نہیں  
پڑھنی چاہیے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت کھانے کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلا دیا۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب اجار رضی اللہ عنہ محرم ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ ملک شام سے آئے حتیٰ کہ وہ جب ایک راستے میں پہنچے تو انھوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب اجار رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے کا فتویٰ جاری کر دیا۔ جب لوگ واپسی پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس سلسلے میں بتایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس بارے کس نے اجازت دی؟ لوگوں نے عرض کیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا: میں نے تو انھیں واپسی تک تمہارا امیر مقرر کیا تھا۔ جب وہ مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو انھیں ٹھہری دل رکڑی کی جماعت ملا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑنے اور کھانے کا فتویٰ جاری کر دیا۔ جب وہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس سلسلے میں عرض کیا آپ نے حضرت کعب کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہیں اس سلسلے میں فتویٰ دینے کے لیے کس نے کہا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! اس

۴۴۲ - أَحْبَبَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ كَعْبَ الْأَعْبَارِ  
أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكِبٍ مُحْرِمِينَ حَتَّى  
إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَجَدُوا لَحْمَ  
صَيْدٍ فَأَتَتْهُمْ كَعْبٌ بِأَكْلِهِمْ فَلَمَّا قَدِمُوا  
عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ  
فَقَالَ مَنْ أَتَاكُمْ بِهَذَا فَقَالُوا كَعْبٌ  
كَانَ بَيْنَ أُمَّرَأَتِهِ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا ثُمَّ  
لَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ  
مَرَّتْ بِهِمْ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَأَتَتْهُمْ  
كَعْبٌ بِأَنْ يَأْكُلُوهُ وَيَأْخُذُوهُ فَكَلَّمَا  
قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهَذَا قَالَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي كَفَى  
بَيِّنَةً إِنْ هُوَ إِلَّا نَشْرُهُ حَوِثٍ يَنْشُرُهُ  
فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ -

قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَا أَفْتَيْتَهُمْ قَالَ أَفْتَيْتَهُمْ  
بِأَكْلِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ  
لَأَوْجَعْتُكَ-

انہوں نے بجاالت احرام ایسے شکار کا گوشت کھانے  
کے سلسلے میں فتویٰ دریافت کیا جسے غیر محرم نے کیا  
ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بجاالت احرام  
شکار کا گوشت کھالینے کے جواز کا فتویٰ دیا، پھر  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
تو ان سے اس بارے دریافت کیا۔ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس بارے کیا فتویٰ  
جاری کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
عرض کیا میں نے تو لوگوں کو گوشت کھانے کے سلسلہ  
میں فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ فتویٰ دیا ہوتا تو میں  
تمہیں سزا دیتا۔

حضرت ابوقتاہ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع  
رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھے حتیٰ کہ جب وہ ایک راستے میں تھے کہ  
اپنے احرام باندھنے والے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے  
جبکہ وہ (ابوقتاہ) خود احرام کی حالت میں نہیں تھے  
حضرت ابوقتاہ نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو فوراً اپنے  
گھوڑے پر سوار ہو گئے اپنے ساتھیوں سے کوڑا طلب  
کیا تو انہوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا، ان سے  
برجھا مانگا وہ دینے سے بھی ساتھیوں نے انکار کر دیا  
حضرت قتاہ نے خود برجھا پکڑا اور اپنی سواری پر  
بیٹھ گئے اور جنگلی گدھا نکال کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے کچھ صحابہ کرام نے اس کا گوشت کھایا اور

۴۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ  
تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ تُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ  
مُحْرِمٍ قَدَّأَ حِمَارًا وَخَشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى  
فَرْسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُتَاوَلُوهُ سَوَاطِلَهُ  
فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُتَاوَلُوهُ رُمَحَهُ فَأَبَوْا  
فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ  
بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ-



## ۲۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَحُجَّ

### حج کے مہینوں میں حج کیے بغیر صرف عمرہ کر کے واپس جانیکا بیان

۴۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ فَأْذَنَ لَهُ فَأَعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ إِلَى أَهْلِهِ وَلَوْ يَحْتَجُّ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن ابوسلمہ المخزومی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شوال کے مہینے میں عمرہ کی اجازت مانگی۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی انھوں نے شوال کے مہینے میں عمرہ کیا اور حج کیے بغیر اپنے گھر واپس چلے گئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَلَا مُتَعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس پر تمتع کا کفارہ نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

ف جو شخص حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کر کے گھر لوٹ آتا ہے تو اس پر فرضہ حج برقرار رہے گا۔ زندگی میں جب بھی چاہے ادا کرے اس عمرہ کے سبب اس پر دم لازم نہیں آئے گا کیونکہ دم تو حج تمتع اور حج قرآن کی صورت میں لازم آتا ہے۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں۔ حج کے بارے تو کوئی کلام نہیں ہے البتہ عمروں کی تعداد میں مختلف روایات ہیں کسی روایت میں تین عمروں کا بیان ہے اور کسی میں چار کا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے ہیں۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ پہلا عمرہ سات ہجری کو ذوالفقہ کے مہینے میں کیا۔ دوسرا عمرہ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر ادا کیا اس عمرہ کے افعال ذی الحجہ کے مہینے میں ادا پائے اور تیسرا عمرہ دس ہجری کو حجتہ الوداع کے ساتھ ادا فرمایا اور جن لوگوں نے چار عمروں کا قول کہا ہے وہ چھ ہجری حدیبیہ کے موقع پر صلح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مکہ مکرمہ میں تشریف لے گئے تھے اس کو بھی عمرہ قرار دیا ہے۔

ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
کہ ٹڈی مچھلی کی چھینک کا نتیجہ ہے جو مچھلی ایک سال  
میں دوبار لیتی ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے  
سوال کیا کہ میں نے اپنے کولے سے چند ٹڈیاں ہلاک  
کر دی ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
تم کچھ مقدار کھانا کھاؤ۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام  
بجالت احرام ہرنیوں کے بھٹنے ہوئے گوشت کا توشہ  
تیار کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر غیر محرم کوئی  
جانور شکار کر کے اسے ذبح کر دیتا ہے تو بجالت احرام  
اس کے کھالینے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ شکار اس  
لیے کیا گیا یا نہ۔ چونکہ غیر محرم رجو بجالت احرام میں  
نہیں ہے، نے شکار کیا اور اسے ذبح کیا لہذا وہ  
شکار محرم کے لیے شکار نہ رہا بلکہ صرف اس کے حق  
میں گوشت ہے تو بجالت احرام گوشت کھالینے میں  
کوئی حرج نہیں۔ بجالت احرام ٹڈی کا شکار کرنا صحیح  
نہیں ہے اور اگر کسی نے کر لیا تو وہ کفارہ دے  
کھجور ٹڈی سے بہتر ہے اسی طرح حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَزَادِيْدَ بْنِ  
أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ جَرَادًا بِسَوْطِي فَقَالَ  
أَطْعِمْ قَبِيضَةً مِّنْ طَعَامٍ۔

۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ  
يَتَرَوَّدُ صَفِيفَ الظُّبَا فِي الْإِحْرَامِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ أَكْلُهُ نَآخِذٌ إِذَا صَادَ  
الْحَلَالُ الصَّيْدَ قَدْ بَحَهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ  
يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهِ إِنْ كَانَ صَيْدًا  
مِّنْ أَجْلِهِ أَوْ لَمْ يَصُدْ مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّ الْحَلَالَ  
صَادَهُ وَبَحَهُ وَذَلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَخَذَرَ  
مِنْ حَالِ الصَّيْدِ وَصَارَ لَحْمًا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ  
يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ وَأَمَّا الْجَرَادُ فَلَا يَتَّبَعُ  
لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَهُ فَإِنْ فَعَلَ وَتَمَدَّهُ  
خَيْرٌ مِّنْ جَرَادٍ كَذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ وَهَذَا أَكْلُهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کرو۔ کیونکہ اس مہینے میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

## ۲۷۔ بَابُ الْمُتَمَتِّعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهُدْيِ

### متمتع پر وجوب ہدی کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے حج کے مہینوں یعنی شوال یا ذوالقعدہ یا ذوالحجہ کے مہینوں میں عمرہ کیا گویا کہ وہ متمتع ہو گیا اس پر ہدی واجب ہوگی اور ہدی میرے آنے کی صورت میں روزے رکھنا ہوں گے۔

۲۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ فِي شَوَّالٍ وَفِي ذِي الْقَعْدَةِ أَوْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَدْ اسْتَمْتَعَ وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْهُدْيُ كَوَالصَّيَّامِ إِنْ تَمَرَّجَهُ هَدْيًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے

۲۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

**ف** ماہ رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ستر فرض کے مساوی ملتا ہے اسی طرح اس مہینے میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر عطا فرمایا جاتا ہے یا درہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب تو مل جاتا ہے لیکن فرض ادا نہیں ہوتا البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں آپ جو چاہیں ترسیم فرما سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے اختیار کے باعث ہی عورت کے عمرہ کو حج کے قائم مقام قرار دے دیا۔

**ف** جو شخص حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ ادا کرتا ہے پھر حج ادا کرتا ہے اسے ”متمتع“ کہا جاتا ہے متمتع پر دم یعنی قربانی لازم ہو جاتی ہے اور اگر قربانی نہ کی تو بھی حج کے دنوں میں تین روزے رکھنا ضروری ہے اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھنا لازم ہے ایسے ہی حج قرآن کرنے والے پر قربانی واجب ہوتی ہے۔



۴۴۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ  
يَسَارٍ السَّكَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ  
لَا أَنْ أَعْتِمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأَهْدَى أَحَبُّ إِلَيَّ  
مِنْ أَنْ أَعْتِمِرَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ -

حضرت صدقہ بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حج سے  
قبل میں عمرہ کرنے اور اپنی ہدی لے کر جانے سے  
مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ حج کے بعد ذوالحجہ کے  
مہینے میں عمرہ کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هَذَا حَسَنٌ وَاسِعٌ إِنْ  
شَاءَ فَعَلَ وَإِنْ شَاءَ قَرَنَ وَأَهْدَى هُوَ  
أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ سب  
سب صحیح ہے اگر چاہے تو حج تمتع کرے اور اگر  
چاہے تو حج قرآن کرے اور ہدی لے جائے یہ  
سب سے بہتر ہے۔

۴۴۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَّ  
يَعْتِمِرًا إِلَّا تَلَّتْ عُمَرُ إِحْدَاهُمَا فِي شَوَّالٍ وَاثْنَيْنِ  
فِي ذِي الْقَعْدَةِ -

حضرت ہشام بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین عمرے کیے ایک عمرہ  
شوال کے مہینے میں اور دو ذوالقعدہ کے مہینے میں

## ۲۶- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

### رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ  
آنا ذکرہ غلام حضرت سمی رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ انھوں نے اپنے آقا (ابوبکر بن عبد الرحمن)  
یوں کہتے ہوئے سنا: ایک عورت رسول اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میں  
کی تیاری کی اور اس کی ادائیگی کا قصد بھی کر لیا  
مجھے پھر کوئی عارضہ لاحق ہو گیا تو میں حج نہ کر سکی

۴۴۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَمِيُّ مَوْلَى  
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَةَ مَوْلَاةَ أَبِي بَكْرٍ  
بُنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ  
لِلْحَجِّ وَارْتَدْتُ فَأَعْتَرَضَنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتِمِرِي فِي رَمَضَانَ  
فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّتَيْنِ -

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ الرَّمْلَ ثَلَاثَةً أَشْوَاطًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے لے کر حجرِ اسود تک رمل کیا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین چکروں میں رمل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

## ۲۹۔ بَابُ الْمَكِيِّ وَغَيْرِهِ يَجُوزُ أَوْ يَعْتَمِرُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمْلُ

کیا مکی اور غیر مکی حج یا عمرہ کرنے والے پر رمل واجب ہے

۲۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَحْرَمَ بَعُورَةً مِنَ التَّعْعِيمِ قَالَ كَذَبَ مَا آيَتُهُ يَسْعَى حَوْلَ الْبَيْتِ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے

ف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ٹل ٹل کر چلنے کو "رمل" کہا جاتا ہے۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے طوافِ زیارت اور طوافِ وداع میں مسنون نہیں ہے رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جب دس بجری کو حج ادا فرمانے کے لیے تشریف لائے تھے تو آپ نے طوافِ قدوم میں خود بھی رمل کیا اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیا۔ رمل کرنے کی حکمت و توجہ یہ ہے کہ اہل مکہ نے مسلمانوں پر بطور طعن یہ اعتراض کیا تھا کہ مسلمان مدینہ (یشرب) میں جانے کے بعد وہاں کی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان میں ضعف و کمزوری آگئی ہے وہ ہمارا مقابلہ کرنے کی قوت و طاقت نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کے اس دہم کو دور کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی بیت اللہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیا بلاشبہ یشرب کی زمین بیماریوں کا مرکز نہ تھی لیکن جب رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک رکھا وہ سب کی سب ختم ہو گئیں وہ زمین یشرب (بیماریوں کا مرکز) سے تبدیل ہو کر مدینہ منورہ (اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مرکز) بن گئی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الصَّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ  
بِالْعُسْرَةِ إِلَى الْحَجِّ مِثْنُ لَحْمٍ يَجِدُ هَدِيًّا  
مَا بَيْنَ أَنْ يُهْلَ بِالْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَاةٍ فَإِنْ  
لَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامٍ مِثْنِ -

۲۵۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ  
ذَلِكَ -

۲۵۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مَنْ  
اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَّالٍ وَفِي ذِي الْقَعْدَةِ  
أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ  
مُتَمَتِّعٌ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ  
الْهَدْيِ أَوْ الصِّيَامِ لَحْمٌ يَجِدُ هَدِيًّا وَمَنْ  
رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ مُتَمَتِّعٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا الْكَلَامُ نَأْخُذُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

## ۲۸ - بَابُ الرَّمْلِ بِالْبَيْتِ

بیت اللہ میں رمل کرنے کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

۲۵۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ



وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلْتُ مَقْعَةَ  
السَّجْدَةِ فَقَالَتْ أَمْعِكَ مَقْصَانِ فَقُلْتُ لَا  
قَالَتْ فَالْمَسِيءَ لِي قَالَتْ فَالْمَسِيءَ حَتَّى  
يَجُتُّ بِهِنَّ فَآخَذْتُ مِنْ قُرُونِ رَأْسِهَا  
قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيدِ بَحَثُ  
شَاءَ.

ساتھ تھا۔ راویہ حدیث کا بیان ہے کہ حضرت عمرہ  
رضی اللہ عنہا نے کراٹھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا  
اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان اس نے سعی کیا۔ بعد  
میں وہ صفہ کے چبوترے میں داخل ہوئی اور کہا کیا  
تمہارے پاس قینچی موجود ہے؟ میں نے جواب دیا کہ  
نہیں۔ عمرہ نے کہا تم کہیں سے تلاش کرلاؤ۔ حتیٰ کہ  
عمرہ نے اپنے سر کے بال کاٹ ڈالے جب قربانی کا دن  
آیا تو ایک بکری ذبح کر دی فی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آخَذُوا لِلْمُعْتَمِرِ دِ  
الْمُعْتَمَرَةِ يَنْبَغِي أَنْ يُقَصَّرَ مِنْ شَعْرٍ إِذَا طَافَ  
وَسَعَى فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيدِ بَحَثُ مَا اسْتَيْسَرَ  
مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں بحالت احرام مناسک  
یہ ہے کہ طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے  
کے بعد اپنے سر کے بال کٹوائے۔ یوم النحر میں قربانی  
ذبح کی جائے جو قربانی میسر ہو۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۵۶- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ  
شَاءَ.

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ  
عنہ کہا کرتے تھے مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ  
کا مطلب بکری ہے۔

۲۵۷- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ  
يَقُولُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيدٌ أَوْ بَقَرَةٌ  
قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ عَلِيٌّ نَافِعٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مَا اسْتَيْسَرَ  
مِنَ الْهَدْيِ سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔

**ف** امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرد کے لیے حلق (سر منڈوانا) تقصیر (بال کٹوانا) سے  
افضل ہے اس کی مقدار چوتھائی سر ہے۔ عورتوں کے لیے حلق نہیں بلکہ قصر ہے یعنی ایک سٹ کا اندازہ بال  
کاٹ دے۔ نیز امام صاحب کے نزدیک حلق یا قصر کا عمل واجب ہے۔

حَتَّى طَافَ الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ .

مقام تعیم سے احرام باندھا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ پھر میں نے انھیں (عروہ بن زبیر) بیت اللہ کے اطراف میں دوڑتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ انھوں نے اس طرح (دوڑ کر) تین چکر مکمل کیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ الرَّمْلُ  
وَاجِبٌ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعُمْرَةِ  
وَالْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فَقَهَائِنَا .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مکی یا غیر مکی سب پر حج یا عمرہ واکر تے وقت ”رمل“ واجب ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

### ۳۔ بَابُ الْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيرِ وَالْقُدُومِ

#### عمرہ کی حالت میں قصر اور قربانی کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کی لوندی رقبہ نے بیان کیا کہ اس نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا اور آنکھ کی لوندی لکھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور میں بھی

۴۵۵- أَحْبَبَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ مَوْلَاةَ لِعُمَرَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يَقَالُ لَهَا رَقِيَّةٌ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عُمَرَ ابْنَةَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى مَكَّةَ قَالَتْ قَدْ خَلَّتْ عُمَرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ  
الْتَّرْوِيَةِ وَأَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافْتُ بِالْبَيْتِ

ف حاجی مکی یا غیر مکی عامر (عمرہ کرنے والا) ہو یا حج کا قصد کرنے والا جب بھی بیت اللہ شریف کا طواف کرے گا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہوگا اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق رفتار رکھی جائے گی۔ یعنی رمل نہیں ہے اس سلسلے میں مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عمرہ یا حج کے قصد سے مکہ مکرمہ تشریف لاتے اور کعبہ طواف شروع فرماتے تو پہلے تین چکروں میں رمل کرتے تھے۔

یَا حَبِیْبُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فَقَہَائِنَا۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سارے امام فقہاء کا قول ہے

## ۳۲۔ بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ وَمَا يُجْزَى مِنَ التَّقْصِيرِ

### سرمنڈوانے کی فضیلت اور بال تراشوانے کے جواز کا بیان

۴۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ظَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَتَشَبَّهُوا بِالتَّالِيْدِ۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بال گوندھے وہ اپنا سرمنڈوانے اور بالوں کو تلبید کی مثل نہ بنائے ف

۴۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی اے اللہ تو سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سر کے بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سر کے بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر تو رحم فرما لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اور سر کے بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

ف حلق (سرمنڈوانا) تقصیر (بال کٹوانا) سے افضل ہے جو شخص اپنے سر کے بال گوندتا ہو اس کے لیے بہر حال منڈوانا ہی بہتر ہے اور اگر قصر کیا تب بھی جائز ہے عورت کے لیے قصر ہے حلق نہیں ہے یعنی اپنی ایک لٹ کی مقدار بال کاٹ ڈالے۔ مرد اگر حلق کی بجائے قصر (بال کاٹنا) کرتا ہے تو بھی جائز ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا حلق یا قصر کر دینے کا۔



الْهَدْيُ شَاهِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں،  
مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے مراد بکری ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

## اس باب دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ

### احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمرہ کیا پھر مدینہ طیبہ  
کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام قریہ میں پہنچے  
تو انھیں مدینہ طیبہ سے کوئی خبر ملی تو پھر واپس ہوئے  
اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہوئے۔

۳۵۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
أَعْمَرَ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقَدِيدٍ جَاءَهُ  
خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ  
بِغَيْرِ احْرَامٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص مواقیت کے احرام  
ہو یا مکہ کے قریب ہو تو وہ بغیر احرام باندھے مکہ میں  
ہو تو کوئی حرج نہیں ہے جو شخص مواقیت کے احرام  
یعنی وہ مواقیت جو اس کے اور مکہ کے درمیان  
تو بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل نہ ہوں اور یہی امام

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذُ مَنْ كَانَ فِي  
الْمَوَاقِيتِ أَوْ دُوْهَا إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ مَكَّةَ وَقْتُ مِنَ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَقَّتَتْ  
فَلَا بَأْسَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ بِغَيْرِ  
احْرَامٍ وَأَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِيتِ  
الَّتِي بَيْنَهُ وَمَكَّةَ فَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلَّا

ف جو شخص مواقیت سے مکہ مکرمہ کی طرف مقیم ہو وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے لیکن جو مواقیت  
باہر کی طرف ہو وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا اندرونی حصہ میں رہنے والا بار بار دخول مکہ کا محتاج  
لہذا اس عذر کی بناء پر اس کے لیے بلا احرام دخول جائز ہوگا۔

وَتَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهَا  
لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَلَا تَقْرُبُ الْمَسْجِدَ وَلَا تُحِلُّ حَتَّى تَطُوفَ  
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

۲۶۱۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ  
مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَهُمَا طَفٌّ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَائِضُ  
غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي -

۲۶۱۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمًا  
بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعَمْرَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هِدْيٌ فَلْيَهْلِ  
بِالْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يُحِلُّ حَتَّى يُحِلَّ مِنْهُمَا  
جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَهُمَا  
طَفٌّ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ  
ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

وہ لوگوں کے ساتھ حج کے تمام افعال میں شریک ہو  
سکتی ہے سوائے طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ  
کے اور وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک وہ  
بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں  
کر سیتی احرام نہیں کھولے گی ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کا بیان ہے کہ میں بحالت حیض مکہ مکرمہ میں آئی طواف  
بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی نہ کر سکی تو اس سلسلے  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت  
کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم وہ  
تمام افعال کرتی رہو جو حجاج کرتے ہیں لیکن جب تک  
پاکیزگی حاصل نہ ہو جائے طواف بیت اللہ نہ کرو ۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنہا کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام  
باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس  
کے ساتھ ہدی ( قربانی ) ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا  
احرام باندھے جب تک دونوں کو مکمل نہ کرے احرام  
نہ کھولے ۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں بحالت  
حیض مکہ میں داخل ہوئی میں طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ  
کی سعی نہ کر سکی اس بارے میں بارگاہ رسالت میں

رہیقہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۲۲ سے آگے ) صفا و مروہ کے درمیان سعی سے اس لیے باز رہے گی کہ یہ طواف بیت اللہ  
کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ طواف نہیں کیا لہذا سعی کرنا بھی جائز نہ ہو واجب اسے مکمل طور پر طہارت و پاکیزگی  
حاصل ہو جائے گی تب یہ افعال و ارکان ادا کرے ۔

اور سر کے بال کٹوانے والوں پر ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُ مِنْ ضَعْفَدٍ  
فَلْيَحْلِقْ وَالْحَلْقُ أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ وَ  
التَّقْصِيرُ يُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے  
اپنے بال گوندھے وہ اپنے سر کے بال منڈوائے۔ بال  
منڈوانا کٹوانے سے بہتر ہے جیکہ کٹوانا بھی جائز ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے ۔

۴۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ  
لِحْيَتِهِ وَمِنْ شَارِبِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ هَذَا  
بِعَلَّاجٍ مَنْ شَاءَ فَعَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ  
يَفْعَلْ ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ میں سر کے بال  
منڈواتے تو اپنی ڈاڑھی اور مونچھوں سے لیتے حضرت  
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ واجب نہیں ہے جس کا  
دل چاہے ایسے کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

### ۳۳۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَقْدِيمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ أَوْ بِعُمْرَةٍ فَتَحِيضُ قَبْلَ قُدُومِهَا أَوْ بَعْدَهَا

مکہ میں حج یا عمرہ کے دوران طواف قدم سے پہلے یا بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان

۴۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ الَّتِي تُهَلُّ بِحَجٍّ أَوْ  
عُمْرَةٍ تُهَلُّ بِحَجَّتِهَا أَوْ بِعُمْرَتِهَا إِذَا ارَادَتْ  
وَلَكِنْ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرَ وَتَشْهَدَ الْمَنَاسِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: حائضہ عورت جب حج یا عمرہ کے ارادہ  
احرام باندھے جب وہ چاہے تلبیہ کہہ سکتی ہے لیکن جب مکہ پاک  
نہ ہو جائے بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے اور نہ صفا و مروہ  
کی سعی کر سکتی ہے ف

ف جس عورت کو حالت احرام میں حیض یا نفاس آگیا وہ حج کے تمام افعال و ارکان ادا کرتی رہے گی البتہ طواف نوافل طواف  
اور صفا و مروہ کے درمیان سعی سے اجتناب کریگی کیونکہ طواف اور نماز کے لیے طہارت کا ہونا لازمی و فرض ہے (جاری ہے)



ذبح کی یہ سب کاسب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے سوائے اس بات کے کہ جو شخص حج اور  
عمرہ کو جمع کرے وہ دو طواف اور دو عمرے ادا کرے۔

## ۳۴۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي حَجِّهَا قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَادَةِ

حج عورت کو حج کے موقع پر طواف زیارت سے قبل حیض آجائے، کا بیان

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المؤمنین  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں تو ان  
کے ساتھ اور عورتیں بھی شامل ہوتیں اگر ان عورتوں کو حیض  
آنے کا امکان ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہا ان کو قربانی کے  
دن طواف افاضہ کے لیے بھیج دیتیں وہ طواف افاضہ  
کرتیں اگر اس کے بعد انھیں حیض کی شکایت ہو جاتی  
تو وہ طہارت (پاکیزگی) کا انتظار نہ کرتیں بلکہ بحالت  
حیض روانہ ہو جاتیں۔ ف

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم  
میں عرض کیا کہ صفیہ بنت حی کو حیض کی شکایت ہو گئی ہے

۴۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّجَالِ أَنَّ  
عُمَرََةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ  
وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ أَنْ تَحِيضَنَّ قَدْ مُتَّهِنٌ  
يَوْمَ التَّحْرِيفِ فَاقْضَنَّ فَإِنْ حِيضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ  
لَمْ تَنْتَظِرْ تَنْفِرَ بِهِنَّ وَهِيَ حِيضٌ إِذَا كُنَّ  
قَدْ اقْضَيْنَ۔

۴۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرََةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتِ

ف حج عورت نے طواف زیارت کر لیا پھر اسے حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اس کا حج مکمل ہو گیا لہذا پاکی کا انتظار  
کیے بغیر وہ گھر روانہ ہو جائے گویا اسے طواف اوداع کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بھی خواتین کو اسی بات کی تعلیم دی اگر طواف زیارت سے قبل کوئی عورت حائضہ ہوئی یا بچہ پیدا ہو گیا تو اسے حصول طہارت  
مٹھرنا چاہیے طہارت کے حصول کے بعد طواف کر کے پھر گھر کو روانہ ہو۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی  
خواتین کو اسی مسئلہ کے سلسلہ میں خصوصی ہدایات جاری فرمایا کرتی تھیں۔

أَنْقَضَى رَأْسَكَ وَأَمْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجَّةِ  
وَدَعِيَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ  
الْحَجَّةَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ  
فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذِهِ مَكَانُ عُمَرَةَ لِي وَطَائِئِ الدَّيْنِ  
حَلُّوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ  
طَافُوا طَوَافَنَا اخْرَبَعْدَا أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى  
وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ  
فَيَا تَمَّا طَافُوا طَوَافَنَا وَاحِدًا -

شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
اپنا سر کھول، کنگھی کرو اور صرف حج کا احرام باندھ لو اور  
عمرہ ترک کر دو، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے  
ایسا ہی کیا جب میں نے حج مکمل کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ  
عنہ کے ساتھ تنعیم مقام میں بھیجا۔ میں نے عمرہ کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمھارے  
عمرے کا عوض ہے۔ جن لوگوں نے طواف بیت اللہ  
اور سعی صفا و مروہ کر لیا تو انھوں نے احرام کھول دیا  
منیٰ سے واپس آکر انھوں نے دوبارہ طواف کیا اور جن  
لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے احرام باندھا تھا  
انھوں نے ایک بار طواف کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْعَائِضُ  
بَقَضَى الْمَنَاسِكَ كُلِّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ وَ  
لَا تَسْلِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرَ  
فَإِنْ كَانَتْ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ فَوْتَ الْحَجِّ  
فَلَحْزِمَ بِالْحَجِّ وَتَقِفْ بِعَرَفَاتٍ وَتَرَفِضِ الْعُمْرَةَ  
فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْ حَجِّهَا قَضَيْتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَيْتَهَا  
عَائِشَةُ وَذَبَحَتْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَلَّغْنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَنْهَا  
بَقْرَةً وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ إِلَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُ  
يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعِي سَعْيَيْنِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عائشہ عورت  
حج کے تمام ارکان ادا کرے گی سوائے طواف اور  
صفا و مروہ کے درمیان سعی کے۔ کیونکہ انھیں حصول  
طہارت پہ ادا کرے گی۔ اور اگر اس عورت نے  
صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا ہو اور حج کے فوت ہو  
جانے کا اندیشہ ہو تو وہ حج کا احرام باندھے، وہ  
میدان عرفات میں قیام کرے اور عمرہ کا احرام ختم کرے  
جب وہ اپنے عمرہ سے فراغت حاصل کرے تو اپنا عمرہ  
پورا کرے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
کیا اور جوہری (قربانی) میر آئے ذبح کر دے ہمیں  
یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ  
وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ قَدْ كَرَّ  
ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّهَا فَلْتَغْتَسِلَ ثُمَّ لِيُهَلَّ -

حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس  
رضی اللہ عنہا نے بیداء کے مقام پر محمد بن ابی بکر کو  
جن دیا اس سلسلہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ غسل کر کے  
احرام باندھ لے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ فِي النَّفْسَاءِ  
وَالْحَائِضِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم حیض اور نفاس والی تمام عورتوں کے بارے میں دلیل  
اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

### ۳۶۔ بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ فِي الْحَبَةِ

## حج کے دوران عورت کو بیماری کا خون جاری ہونے کا بیان

۴۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ  
أَنَّ أَبَا مَاعٍزٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْيَانَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ  
امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِيهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَقْبَلْتُ أُرِيدُ  
أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ  
الْمَسْجِدِ أَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ

حضرت ابو زبیر مکی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو ماعز بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے  
کہ ان کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر  
ہوئی عورت نے کہا ہے شک میں نے طواف بیت اللہ  
کا قصد کیا جب مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچی تو میرا خون

ف میقات میں حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے قبل اگر کوئی عورت حائضہ ہو جائے یا بچہ جنم دے تو وہ غسل کرے احرام  
باندھ لے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر طواف بیت اللہ۔ لغلی طواف اور صفاد مردہ کے درمیان سعی کے علاوہ باقی تمام افعال  
ارکان حج ادا کرتی رہے گی جب طہارت حاصل ہو جائیگی یہ امور مثلاً ادا کرے گی۔



صَفِيَّةَ بِنْتُ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ لَعَلَّهَا تَحِيَّسُنَا  
قَالَ لَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكَ بِالْبَيْتِ قُلْنَ  
بَلَىٰ إِنْ أَتَاهَا لَمْ تَطُفْ طَوَّافَاتُ الْوَدَاعِ قَالَ  
فَاخْرَجْنِ -

ثابہ وہ ہیں (اس سبب) روک لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ مل کر  
طوافِ بیت اللہ نہیں کیا؟ عورتوں نے عرض کیا ہاں  
لیکن اس نے طوافِ وداع نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: وہ روانہ ہو جائیں۔

۴۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ عَنْ  
أُمِّ سَلِيمٍ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَتْ اسْتَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ حَاضَتْ وَكَذَلِكَ بَعْدَهَا أَفَاضَتْ  
يَوْمَ التَّحْرِيفِ فَإِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخَرَجَتْ -

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایسی عورت کے بارے سوال کیا جسے طوافِ افاضہ  
کے بعد قربانی کے دن حیض آگیا یا بچہ جن دیا تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے روانہ ہو جانے کی اجازت  
دے دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ أَيُّمَا مَرَأَةٍ حَاضَتْ  
قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ يَوْمَ التَّحْرِيفِ طَوَّافَ الزِّيَارَةِ أَوْ  
وَلَدَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَا تَنْفِرَنَّ حَتَّى تَطُوفَ  
طَوَّافَ الزِّيَارَةِ وَإِنْ كَانَتْ طَافَتْ طَوَّافَ  
الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ أَوْ وَلَدَتْ فَلَا بَأْسَ  
بِأَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَّافَ الصَّدْرِ  
وَهُوَ كَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ  
مِنْ قُلُوبَانَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت  
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس عورت کو قربانی کے دن طواف  
زیارت سے قبل حیض کی شکایت ہو گئی یا اس نے بچہ جن  
دیا تو وہ جب تک طوافِ زیارت نہیں کرے گی ہرگز روانگی  
اختیار نہیں کر سکتی اور جس عورت کو طوافِ زیارت کے  
بعد حیض کی شکایت ہوئی یا اس نے بچہ جن دیا جبکہ اس نے  
طوافِ صدر نہیں کیا تو وہ روانگی اختیار کر سکتی ہے جو  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سب سے عام فقہاء  
قول ہے۔

۳۵- بَابُ الْمَرَأَةِ تُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَتَلِدُ أَوْ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَحْجَّ

حج یا عمرہ کا قصد کر نیکی بعد وراحم بندھنے کے بعد عورت بچہ جن دیا یا اسے حیض کی شکایت ہو جائے

۴۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

حضرت عبد الرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے

بَيْنَ الثَّانِيَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يَصَلِّي الصُّبْحَ  
ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّانِيَةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَلَا  
يَدْخُلُ مَكَّةَ إِذَا خَدِمَ حَاجَةً أَوْ مُعْتَمِرًا حَتَّى  
يُغْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ  
بِدَايِ طَوًى وَيَأْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوا قَبْلَ  
أَنْ يَدْخُلُوا۔

تو دو گھاٹیوں کے درمیان وادی ذی طوی میں رات  
گزارتے جب صبح ہوتی تو فجر کی نماز ادا کرتے پھر مکہ معظمہ  
میں بالائی حصہ کی طرف سے داخل ہوتے جب آپ حج  
یا عمرہ کی غرض سے نکلتے تو مکہ مکرمہ کے قریب وادی ذی  
طوی میں جب تک غسل نہ کر لیتے مکہ میں داخل نہ ہوتے  
اور آپ اپنے ساتھیوں کو بھی دخول مکہ سے قبل غسل  
کرنے کی ہدایت فرماتے۔ ف

۴۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ كَيْدًا  
وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَالِصِقًا وَالْمُرُورِ  
وَيُؤَخِّرُ الْحَلَّ حَتَّى تُصْبِحَ وَلَيْكِنَّ لَا يَعُودُ إِلَى  
الْبَيْتِ فَيَطُوفُ بِهِ حَتَّى يَخْلُقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ  
الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَقْرُبِ  
الْبَيْتَ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ان کے والد حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، عمرہ کے قصد  
سے آتے تو رات کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتے  
طواف بیت اللہ کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی  
کرتے لیکن حلق (سر منڈوانا) صبح تک ملتوی کرتے دو بار  
طواف بیت اللہ سے قبل سر منڈوا لیتے۔ بعض اوقات  
آپ مسجد میں (رات کے وقت) داخل ہوتے تو اس  
میں نماز وتر ادا کرتے پھر واپس آجاتے بیت اللہ  
کے قریب (طواف کی غرض سے) نہ جاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ  
إِنْ شَاءَ لَيْلًا وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا وَيَطُوفُ وَيَسْعَى  
وَلَيْكِنَّ لَا يُعْجِبُنَا لَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الطَّوَافِ حَتَّى  
يَخْلُقَ أَوْ يَقْصِرَ كَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَأَمَّا الْغُسْلُ  
حِينَ يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کوئی  
چاہے تو دخول مکہ رات کو کرے اور چاہے تو دن کو  
کرے اس میں کوئی حرج نہیں، وہ طواف کر سکتا ہے  
اور سعی بھی کر سکتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اچھا نہیں  
کہ حلق یا قصر کرانے سے قبل دوبارہ طواف کرے جس طرح

**ف** جمعۃ المبارک کی نماز کے لیے، عیدین کی نماز کے لیے، پندرہ شعبان کو اور احرام باندھنے سے قبل  
وغیرہ مواقع پر غسل کرنا سنت ہے مسنون غسلوں میں سے ایک دخول مکہ سے قبل ہے دخول مکہ کے وقت غسل کرنا  
سنت ہے واجب نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا موقف ہے۔

جاری ہو گیا، میں واپس آئی تو وہ خون مجھ سے ختم ہو گیا  
پھر جب میں آئی اور مسجد کے دروازے کے قریب پہنچی  
تو مجھ سے بھی خون جاری ہو گیا میں واپس ہوئی تو خون مجھ  
سے ختم ہو گیا تو پھر میں دروازے کے پاس آئی؟ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطانی بیماری  
ہے تم غسل کرو، مقام مخصوصہ پر کپڑا باندھ لو اور  
طواف کرو۔ ف

عَنِی ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ  
الْمَسْجِدِ أَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ  
عَنِی ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَقَالَ  
لَهَا ابْنُ عُمَرَ إِنَّ مَا ذَلِكَ رَكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَاغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوفِي۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم مستحاضہ کے بارے میں دلیل اخذ کرتے ہیں  
کہ وہ وضو کرے، مقام مخصوصہ پر کپڑا باندھے پھر طواف  
کرے اور پاک عورت کی طرح جو چاہے کرے۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا  
قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ هَذِهِ الْمُسْتَحَاضَةُ  
فَلْتَتَوَضَّأْ أَوْ اسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ تَطُوفِي وَتَصْنَعِي  
مَا تَصْنَعِي الظَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۳۔ بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدَّخُولِ

### دخول مکہ اور دخول مکہ سے قبل امر مستحب کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ معظمہ کے پاس پہنچتے

۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِبَيْتِ طَوًى

ف "استحاضہ" عورت کو مقام مخصوصہ سے بیماری کے باعث خون آنے کو کہا جاتا ہے جس عورت کو یہ خون آئے  
اے مستحاضہ کہا جاتا ہے۔ استحاضہ کا حکم دائمی نکسیر یا تسلسل پیشاب والا ہے یعنی ایک بار وضو کر کے جتنی چاہے  
نماز پڑھ سکتا ہے ایسے ہی مستحاضہ عورت ہر نماز کے لیے ایک بار وضو کر کے جتنی چاہے نماز پڑھ سکتی ہے۔  
علیٰ ہذا القیاس مستحاضہ طواف کے وقت وضو کر کے جتنی بار چاہے طواف کر سکتی ہے۔



لَا سُلَامَ اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى  
تَوْفَاَنِي وَاَنَا مُسْلِمٌ

حتیٰ کہ سعی سے فارغ ہو جاتے ہیں نے آپ رضی اللہ  
عنه کو صفا پر یوں دعا کرتے ہوئے سنا اللہم اِنَّكَ  
قُلْتَ ادْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ  
الْمِيعَادَ، وَارَبِّي اسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْيُسُودِ  
اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَوْفَاَنِي وَاَنَا مُسْلِمٌ  
رے اللہ تو نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری  
دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی  
نہیں کرتا، بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جیسے تو  
نے مجھے تعلیم دی تو مجھ سے متاعِ اسلام و درود نہ کرنا  
حتیٰ کہ جب تو مجھے وفات دے تو میں مسلمان ہی ہوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب ”صفا“ سے اترتے تو آرام  
سے چلتے حتیٰ کہ جب آپ وادی کے درمیان میں پہنچتے  
تو تیز رفتاری سے چلتے حتیٰ کہ وادی سے آگے نکل  
جاتے۔ راوی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کنا ہے  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر تین تین بار اللہ اکبر

۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا  
مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ  
سَعَى حَتَّى ظَهَرَ مِنْهُ قَالٌ وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثًا وَيَهْتَلُ وَاحِدَةً يَفْعَلُ ذَلِكَ

**ف** صفا و مروہ کے درمیان سعی (دوڑنا) بھی اسلاف کی یادگار ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش کے  
موقعہ پر پانی کی تلاش کے سلسلے میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی (دوڑ) کی  
تھی اس متقیہ اور مقبول بندی کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ قیامت تک حج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے یہ  
ضروری قرار دے دیا گیا گو یا یہ عمل مائی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یادگار ہے۔ اس مسئلہ میں آئمہ دین کا اختلاف ہے کہ سعی کا  
حکم کیا ہے؟ آئمہ ثلاثہ یعنی حضرت امام مالک حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک صفا اور  
مروہ کے درمیان سعی حج اور عمرہ کا رکن ہے اس کے چھوٹنے سے حج یا عمرہ بالکل ادا نہیں ہوگا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
علیہ کے نزدیک صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اگر کسی سے یہ چھوٹ جائے تو دم دینے سے کمی پوری ہو جائے گی  
اور حج یا عمرہ صحیح ادا ہو جائے گا دونوں اطراف سے دلائل مطولات میں موجود ہیں۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے کہا اور دخول مکہ کی وقت  
غل بہتر و مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

## ۳۸۔ بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

### صفا و مروہ کے درمیان سعی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب صفا و مروہ کے درمیان  
سعی کرتے تو صفا سے شروع کرتے آپ صفا پر چڑھ  
جاتے حتیٰ کہ کعبۃ اللہ آپ کو نظر آجاتا، قین بار اللہ اکبر  
کہتے اور پھر یوں کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي  
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (نہیں معبود  
مگر اللہ تعالیٰ، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں  
بادشاہی اسی کے لائق ہے، تمام تعریفیں اس کے لیے  
ہیں، وہ زندہ کرتا ہے، وہ مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر  
ہے) اسے آپ سات بار کرتے۔ گو یہ اکیس تکبیریں  
اور سات مرتبہ کلمہ چارم ہو گیا اور اس دوران دعا کرتے  
اور اللہ تعالیٰ سے سوال و طلب کرتے۔ پھر آپ تڑپ  
اور چلنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ وادی میں آتے تو تیز  
دوڑنا شروع کر دیتے یہاں تک کہ اس سے باہر نکل  
پھر آرام سے چلنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ مروہ کے قریب  
پہنچ جاتے اور اس پر چڑھ جاتے۔ آپ مروہ میں  
کرتے جیسا کہ صفا پر کیا تھا اسے سات مرتبہ کر

۴۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا طَافَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَدَايَا لَصَفَا فَحَرَفِي حَتَّى  
يَبْدُوَ لَهُ الْبَيْتُ وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلَاثَ كُبُرٍ  
ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ فَذَا لِكَ إِحْدَى وَعِشْرُونَ  
تَكْبِيرَةً وَسَبْعَ تَهْلِيلَاتٍ وَيَدْعُو فِيمَا  
بَيْنَ ذَلِكَ وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ يَهْبِطُ  
فَيَمْشِي حَتَّى إِذَا جَاءَ بَطْنَ الْبَيْتِ سَعَى  
حَتَّى يَظْهَرُ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي حَتَّى يَأْتِيَ  
الْمَرْوَةَ فَيَدْرِي فَيَصْنَعُ عَلَيْهَا مِثْلَ مَا  
صَنَعَ عَلَى الصَّفَا يَصْنَعُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ  
حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ سَعْيِهِ وَسَمِعْتُهُ يَدْعُو  
عَلَى الصَّفَا اللَّهُمَّ مَا تَكَلَّمْتُ  
دُعَوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَا تَكَلَّمْتُ  
الْبَيْعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكُمْ كَمَا هَدَيْتَنِي

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خَذُ لَا بَأْسَ لِلْمَرْيُفِ  
وَذِي الْعِلَّةِ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ مَعْتُولًا وَلَا كَفَّارًا  
عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ  
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس ریت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیمار اور معذور سوار ہو کر  
بیت اللہ کا طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

۳۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مَتَجِدُومَةٍ تَطُوفُ  
بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا أُمَّةَ اللَّهِ اقْعُدِي فِي بَيْتِكَ  
وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تَوَقَّفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
أَنْتَ فَقِيلَ لَهَا هَلْكَ الَّذِي كَانَتْ يَنْهَاهُ عَنْ  
الْخُرُوجِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُطِيعُ أَحْيَا وَأَعْيَاهُ  
مَيِّتًا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایسی عورت کے  
باس سے ہوا جو ضمام کی بیماری کے سبب سواری پر  
طواف بیت اللہ کر رہی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے  
فرمایا: ”اے اللہ کی بندی! تم اپنے گھر بیٹھو اور لوگوں  
کو تکلیف مت دو“ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت مکہ میں آئی اسے کہا گیا کہ جو  
شخصیت تم کو نکلنے سے منع کرتی تھی وہ دنیا سے رخصت  
ہو چکی ہے اس عورت نے جواب دیا قسم بخدا! میں ایسی  
عورت نہیں ہوں کہ زندگی میں ان کی اطاعت کروں اور  
وصال کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔

### ۳۔ بَابُ اسْتِلامِ الرُّكْنِ

### رُكْنِ يَمَانِي كُوبُوسَهُ دِينَہ كَا بِيَان

۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
حَضْرَتُ عُبَيْدِ بْنِ جَرْرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بِيَانُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۴) کام افضل ہے اگر بیماری یا ضعف اور کمزوری وغیرہ کا عذر ہو تو سواری پر بھی طواف بیت اللہ کیا جاسکتا ہے  
جیسا کہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری یا بطور تعلیم اونٹ پر سوار ہو کر طواف بیت اللہ کیا  
اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر طواف کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔



تِلْكَ مَرَاتٍ -

اور ایک بار کلمہ چارم کہتے - آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
تین بار اس طرح کرتے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا كَلِمَةُ نَاخِذًا إِذَا صَعَدَ  
الرَّجُلُ الصَّفَا كَثُرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ هَبِطَ  
مَا شِئًا حَتَّى يَبْلُغَ بَطْنَ الْوَادِي فَيَسْعَى فِيهِ  
حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي مَشْيًا عَلَى هَيْكَلِهِ حَتَّى  
يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ عَلَيْهَا وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ  
وَيَذُ عُوايَصْتَعُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعًا يَسْعَى فِي  
بَطْنِ الْوَادِي فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهُمَا ذَهْوٌ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان تمام  
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص  
صفا پر بلند ہو تو تکبیر کہے، کلمہ چارم پڑھے اور دعا  
کرے پھر اتر کر پیدل آرام سے اپنی عادت کے مطابق  
چلے حتیٰ کہ مردہ آجائے اس پر چڑھ جائے تکبیر کہے  
کلمہ چارم کہے اور دعا کرے اس طرح دونوں پہاڑوں  
کے درمیان سات مرتبہ کرے اور بطن وادی میں ہر بار  
سعی کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے -

## ۳۹۔ بَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا أَوْ مَاشِيًا

### طواف بیت اللہ سواری پر یا پیدل کر نیکا بیان

۴۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُوفِي مِنْ وَرَاءِ  
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ وَ  
يَقْرَأُ آيَاتِ الطَّوِيرِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ -

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان  
کہ میں بیمار ہو گئی اپنی بیماری کے سلسلہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سواری ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے  
کہ لو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہر  
طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ  
کی ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ  
نے (اپنی نماز میں) سورہ طہ تلاوت فرمائی ف

ف بیت اللہ کا طواف پیدل بھی کیا جا سکتا ہے اور سواری پر بھی، دونوں میں سے پیدل طواف کرنا درجہ

سواری پر جلوہ افروز ہو جاتے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدًا وَهَذَا كَلَّةٌ حَسَنٌ وَلَا يَنْبَغِي  
أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الرُّكْنُ الْيَمَانِي  
وَالْحَجَرُ وَهُمَا لِلَّذَانِ اسْتَسْلِمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ سب  
کچھ درست ہے ارکان بیت اللہ میں سے صرف ان  
دو کا استلام کرنا چاہیے جن کا حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنه نے استلام کیا تھا وہ حجر اسود اور رکن یمانی ہیں،  
باقیوں کا استلام کرنا درست نہیں ہے۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے  
اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم  
نے نہیں دیکھا کہ تمھاری قوم نے جب تعمیر بیت اللہ کی

۲۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ  
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَتَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ عَيْدُ اللَّهِ

**ف** بیت اللہ کے چار ارکان ہیں ۱۔ رکن یمانی ۲۔ حجر اسود اور دوسرے دو شامی ارکان ہیں پہلے دونوں کو یمانیان  
اور دوسرے دونوں کو شامیان کہا جاتا ہے رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کا احترام کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں فضیلتیں  
موجود ہیں۔ رکن اسود میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر ہے  
اور دوسری یہ کہ اس میں معزز ترین پتھر حجر اسود محفوظ ہے۔ رکن یمانی کا احترام اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس میں  
یہ فضیلت موجود ہے کہ اس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر ہے۔ باقی دونوں شامی ارکان  
ہیں ان میں یہ فضیلتیں نہیں ہیں اس لیے ان کا اس انداز میں احترام بھی نہیں کیا جاتا۔ حجر اسود کو بوسہ دینا سنتِ مصطفوی  
ہے اگر ہجوم کی بناء پر اس تک رسائی حاصل نہ ہو سکے تو طواف کے دوران اس کی طرف ہاتھوں کا یا چھڑی وغیرہ  
کا اشارہ کر کے اسے بوسہ دیا جائے تو اجر اور ثواب مل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ  
دیا تھا۔ حضرت عبداللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنوں کی حد تک محبت تھی جو کام سرکار کرتے تھے تو صحابہ کرام اسی کو اپنا  
لیتے اور تا حیات اس کو ترک نہ فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ  
تا حیات حجر اسود کو سنتِ مصطفوی کی بناء پر بوسہ دیتے رہے۔ جیسا کہ مسلم مشکوٰۃ اور دیگر کتب میں  
اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی بزرگ کے ہاتھوں کو بوسہ دینا درست ہے کیونکہ  
بوسہ دینے سے شرک لازم نہیں آتا۔

الْمَقْدِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جَرِيحٍ أَنَّهُ قَالَ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ أَبِي عَبِيدٍ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ  
تَصْنَعُ أَرْبَعًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ  
يَصْنَعُهَا قَالَ فَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جَرِيحٍ قَالَ  
رَأَيْتَكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ  
رَأَيْتَكَ تَلْبِسُ التَّعَالَ السَّبْيِيَّةَ وَرَأَيْتَكَ  
تَصِغُرُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ  
أَهْلُ النَّاسِ إِذَا دَاوُوا الْهَلَالَ وَلَمْ تَهْلِكْ  
أَنْتَ حَتَّى يَكُونُ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَهَذَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلِمَ إِلَّا  
الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا التَّعَالَ السَّبْيِيَّةُ فَإِنِّي  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلْبِسُ التَّعَالَ الْبَيْضَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرَةٌ  
يَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا  
الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِغُرُ بِهَا فَإِنَّا أُحِبُّ  
أَنْ أَصِغُرَ بِهَا وَأَمَّا الْهَلَالُ فَإِنِّي لَمْ  
أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ  
حَتَّى تَلْبِثَ بِهِ رَاحِلَةً۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب  
کرتے ہوئے کہا: اے ابو عبدالرحمن! میں نے چار چیزیں  
آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو صرف آپ کرتے ہیں آپ کے  
علاوہ اور کسی کو کرتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا۔ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن جریر! وہ  
چیزیں کیا ہیں؟ ابن جریر نے کہا (۱) میں دیکھتا ہوں  
کہ آپ ارکان بیت اللہ میں سے صرف دو کو چھوتے ہیں  
(۲) میں نے آپ کو دیکھا کہ بالوں کے بغیر چمڑے کا جوتا  
استعمال کرتے ہیں (۳) میں نے آپ کو زرد خضاب  
استعمال کرتے دیکھا اور (۴) میں نے دیکھا کہ اہل مکہ  
چاند دیکھتے ہی تلبیہ کہتے ہیں جبکہ آپ کو میں نے دیکھا  
کہ آٹھ ذی الحجہ کو تلبیہ کہتے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا:  
جہاں تک ارکان بیت اللہ کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور  
حجر اسود کے علاوہ کسی رکن کا استلام کرتے ہوئے نہیں  
دیکھا۔ جوتے کے سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جوتا استعمال کرتے  
دیکھا جس پر بال نہیں تھے آپ اسی میں وضو کرتے  
تو مجھے بھی ایسا ہی جوتا پہننا پسند ہے اور زرد رنگ کے  
سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے  
تو مجھے بھی پسند ہے کہ میں بھی ایسا ہی خضاب کر دوں  
اور جہاں تک احرام باندھنے کا تعلق ہے تو اس  
سلسلے میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو تلبیہ کہتے ہوئے نہیں سنا حتیٰ کہ آرا



عَنْ يَسِينٍ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأْسَهُ كَأَنَّكَ تُصَلِّي  
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ -

دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اندر) کیا کرتے  
تھے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ایک  
ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب، دو ستون  
دائیں جانب اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پیچھے تھے اس کیفیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نماز ادا فرمائی۔ اور بیت اللہ اس زمانہ میں چھ  
ستونوں پر مشتمل تھا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا الصَّلَاةَ فِي  
الْكَعْبَةِ حَسَنَةً جَمِيلَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کے اندر  
نماز مستحسن ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۴۲- بَابُ الْحَبْرِ عَنِ الْمَيْتِ أَوْ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

### میت یا بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا بیان

۴۲۹- أَحَبُّكَ مَا لَكَ أَحَبُّكَ ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ  
سَلِيمَانَ بْنَ يَسَافٍ أَخْبَرَكَ أَنَّ عَيْدَ اللَّهِ ابْنَ  
عَبَّاسٍ أَخْبَرَكَ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ  
رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فَاتَتْ أُمَّةً مِّنْ خَتَمِ تَسْتَفْتِيهِ  
قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے راوی حدیث  
بتاتے ہیں کہ ایک عورت جس کا تعلق بنی خثعم سے تھا آئی  
تاکہ کوئی مسئلہ دریافت کرے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ  
اس کی طرف دیکھنے لگے اور عورت ان کی طرف دیکھنے لگی

ف صاحب تقویٰ اور طہارت کعبۃ اللہ میں داخل ہو سکتا ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر بلا کراہت نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے البتہ  
کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے کیونکہ اس پر چڑھنا خلافِ ادب ہے۔

ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ  
 حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ لَا تُقْتَصِرُ فَا عَنْ قَوَاعِدِ  
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقَالَ لَوْلَا جِدُّ ثَانِ قَوْمِكَ  
 يَا تُكْفِرُ قَالَ فَقَالَ عَيْدُ اللَّهِ بَيْنَ عُمَرَ لَكُنْ  
 كَأَنْتَ عَائِشَةُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّكْنَيْنِ  
 الذَّيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ الْأَيْمَنَ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ  
 عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چُنی ہوئی بنیادوں میں کمی کر  
 دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام کی بنیادوں پر کعبۃ اللہ کو کیوں نہیں اٹھایا؟  
 راویہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اگر بخاری قوم نئی نئی کفر سے منہ پھیرتی رتوں میں ایسے ہی  
 کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود کے ساتھ والے دو ارکان  
 کے علاوہ استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ ان کی  
 تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں پر  
 نہیں ہوئی۔

## ۴۱۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ وَدُخُولِهَا

### کعبۃ اللہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت  
 عثمان بن طلحہ الحبشی رضی اللہ عنہم کے ساتھ کعبۃ اللہ  
 میں داخل ہوئے۔ دروازہ بند کر دیا گیا وہاں مٹھرے  
 رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ جب وہ نکل آئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
 الْكَعْبَةَ هُوَ وَاسْمَاءُ بِنْتُ مَرْيَدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ  
 ابْنُ مَلْحَةَ الْحَبَشِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ  
 فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُ بِلَالَ حِينَ تَخْرُجُوا  
 مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعُمُودَيْنِ

۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ  
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي أَمْرَأَةٌ كَبِيرَةٌ لَا تَسْتَطِيعُ  
أَنْ تَحْمِلَهَا عَلَى بَعِيرٍ وَلَا أَنْ تَبْطِنَهَا خِفَتًا  
أَنْ تَمُوتَ أَفَأَخْبِرُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ بوڑھی ہے ہم انھیں  
اونٹ پر بھی سوار نہیں کر سکتے اور اگر انھیں اونٹ پر  
باندھیں تو ہمیں خوف ہے کہ وہ فوت ہو جائیں گی کیا  
میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ  
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ  
أَنْ لَا يَبْلُغَ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي قَالَ  
وَقَدْ كَبُرَ الشَّيْخُ فَجَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَخْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي  
قَدْ كَبُرَ وَهُمَا لَا يَسْتَطِيعُ الْحَبْرُ أَفَأَخْبِرُ  
عَنْهُ قَالَ بَعَمْ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ایک شخص کی اولاد بچپن کے زمانہ میں فوت ہو جاتی تھی  
اس نے نذر مانی اگر میرا کوئی بچہ زندہ رہا، اس قابل ہو گیا  
کہ وہ اپنے ہاتھ سے اونٹنی کا دودھ نکال کر خود پی لے  
تو میں اس کے ساتھ جا کر حج کروں گا۔ راوی حدیث کا  
بیان ہے جس شخص نے نذر مانی تھی اس کا ایک بچہ اس  
قابل ہو گیا اور راوی حدیث کہتے ہیں کہ وہ شخص خود بوڑھا  
ہو گیا۔ اس بوڑھے کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوا اور اصل صورت حال کے بارے  
بتایا۔ اس لڑکے نے مزید عرض کیا کہ میرے والد صاحب  
بوڑھے ہو گئے ہیں وہ حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۰ کا) اور دریافت کیا کہ میں اپنی والدہ کی طرف سے نیکی کرنا چاہتا ہوں تو مجھے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپنی بہترین صدقہ ہے چنانچہ انھوں نے ایک کنواں خرید کر اپنی والدہ کے لیے وقف کر دیا  
اس سلسلے میں بے شمار دلائل ہیں طوالت کے پیش نظر ان پر اکتفا کیا جاتا ہے ان دلائل سے معلوم ہوا کہ ساتواں چالیسواں  
اور ختم گیارہویں شریف یہ سب کے سب ایصالِ ثواب کے طریقے ہیں لہذا ان کے جواز میں کوئی شک باقی نہیں رہتا  
مزید تفصیل کے لیے خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف نصرت الامة  
باقسام ثواب دیکھی جاسکتی ہے۔ ایصالِ ثواب کے جو طریقے نبی پاک نے بتائے ہیں اصل ثواب ان پر عمل کرنا ہی ہے۔



إِلَيْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ إِلَى الشَّيْخِ الْأَخْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْكَرُ كُنْتُ أُنِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الدَّاحِلَةِ أَفَأَحْبَبُ عِنْدَهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے ہاتھ سے دوسری طرف پھیر دیا عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! حج بیت اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر فرض ہے۔ میں اپنے والد صاحب کو بڑھاپے کے عالم میں پایا ہے وہ سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

ف ان تمام احادیث مبارکہ میں مسئلہ ایصالِ ثواب بہترین طریقے سے ثابت ہو جاتا ہے غیر کی طرف سے جو حج کیا جاتا ہے اسے حج بدل کہا جاتا ہے اگر ایصالِ ثواب منع ہوتا تو نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی کو حج بدل کرنے کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ حج کی طرح روزہ کے ساتھ بھی ایصالِ ثواب کرنا ثابت ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے ان کی زندگی میں تو میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا اب ان کے ساتھ نیکی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے ان کے لیے بھی نماز پڑھ اور جب تو روزے رکھے تو ان کے لیے بھی روزے رکھ، ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کے لیے بہترین تحفہ یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے لیے بھی نماز پڑھو اور جب تم روزہ رکھو تو ان کے لیے بھی روزہ رکھو اور جب تم صدقہ دو تو ان کی طرف سے بھی صدقہ دو۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دو جانور ذبح کیا کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک قیامت تک آنے والے اپنے ان امتیوں کی طرف سے جو قربانی کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی دو جانور ذبح کیا کرتے تھے ان سے دریافت کیا گیا کہ قربانی تو ایک واجب ہے آپ دو کیوں ذبح کرتے ہیں تو وہ جواب دیتے کہ ایک قربانی میں اپنی طرف سے کرتا ہوں اور دوسری قربانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے سلسلے میں وصیت فرمائی تھی۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا وہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے (جاری ہے)

## ۴۴۔ بَابُ الْغُسْلِ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن، عرفات میں غسل کرنے کا بیان۔

۴۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ يُرِيدُ  
أَنْ يَرُوحَ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن جب جبلِ رمت  
کے پاس جانے کا قصد کرتے تو عرفات میں غسل کیا  
کرتے تھے۔ فل

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَلَيْسَ  
بِعَاجِيبٍ۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ غسل  
مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

## ۴۵۔ بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس آنے کا بیان

۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ  
أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَحْدِثُ  
عَنْ سَيِّرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَتَقَ حَتَّى إِذَا  
وَجَدَ قَبْجُوهَ نَصٍّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ أَمْرٌ فَعَمَّ  
مِنْ الْعَتَقِ۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے واپسی کی  
رفتار کے بارے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اپنے اونٹ تیز چلاتے جب کوئی کشادہ میدان پاتے  
تو اونٹ کو مزید تیز رفتار کر دیتے تھے حضرت ہشام نے  
بتایا نص، عتق سے زیادہ تیز رفتار ہوتی ہے۔ فل

فل یوم عرفہ یعنی ناویں ذی الحجہ کو غسل کرنا مسنون و مستحب ہے۔ کیونکہ صرف جنابت، حیض اور نفاس  
کے اختتام پر غسل کرنا فرض ہے۔  
فل یوم عرفہ میں عصر سے مغرب تک میدانِ عرفات میں قیام کرنے کا نام حج ہے آفتاب غروب ہو سبھی (جاری)

کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ میت، بوڑھا مرد  
اور بوڑھی عورت جو حج کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں  
کی طرف سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و عام فقہاء کا قول ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خَذْلَا بِأَسْ بِأَلِجَحْرٍ عَنِ الْمَيِّتِ  
وَعَنِ الْمَرْأَةِ وَالزَّجَلِ إِذَا بَدَعْنَا مِنَ الْكَبِيرِ مَا لَا  
يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَحُجَّجَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ  
لَا آذَى أَنْ يَحُجَّجَ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ -

## ۴۳۔ بَابُ الصَّلَاةِ بِمَنَى يَوْمَ التَّوْدِيَةِ

### ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو منی میں نماز پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور  
صبح کی نماز منی میں پڑھتے تھے پھر جب صبح کے وقت  
آفتاب بلند ہو جاتا تو میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنت اسی طرح  
ہے اگر تقسیم و تاخیر سے کام لیا تو بھی کوئی حرج نہیں  
انشاء اللہ۔ یہی امام اعظم کا قول ہے۔

۴۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ  
وَالصُّبْحَ بِمَنَى ثُمَّ يَخْدُ وَيَأْذَا أَطْلَعَتِ الشَّمْسُ  
إِلَى عَرَفَاتٍ -  
قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا السُّنَّةُ فَإِنْ عَجَلَ أَوْ  
تَأَخَّرَ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ف آٹھ ذی الحجہ کو آفتاب بلند ہونے کے بعد منی کی طرف روانگی ہو جانی چاہیے۔ اگر کوئی زوال کے بعد  
بھی منی میں گیا تب بھی جائز ہے البتہ ظہر کی نماز منی میں پڑھنی چاہیے ایسے ہی نماز عصر، مغرب اور عشاء اور عرفہ  
یعنی نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جب آفتاب طلوع ہو جائے تو میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہو  
جائے یہ شب بہت ہی برکتوں اور فضائل کی حامل ہے لہذا تمام رات ذکر واذکار، درود، ادعیہ اور وظائف وغیرہ  
میں مصروف رہے۔



أَفَاخِزْ مِنْ عَرَفَةَ وَجِنِّ أَفَاخِزْ مِنْ  
الْمُزْدَلِفَةِ۔  
علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص عرفات سے واپس  
ہو یا مزدلفہ سے واپس لوٹے تو اطمینان و سکون کا  
التزام کرو۔

## ۴۷۔ بَابُ الصَّلَاةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

### مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۴۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ  
حِينَئِذَا۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے  
مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۴۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ  
حِينَئِذَا۔  
حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور  
عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے مزدلفہ میں پڑھیں۔

۴۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ  
الْأَنْصَارِيِّ الْخَطَّابِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ  
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَ  
الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ  
حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی  
نمازیں مزدلفہ میں جمع کر کے ادا فرمائیں۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کوئی شخص جب تک

ف یوم عرفہ یعنی نانویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں نماز ظہر اور عصر اکٹھی کر کے پڑھی جائیں گی۔ اسی طرح  
نماز مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ دونوں نمازوں کے درمیان  
نوافل وغیرہ کا فاصلہ نہیں کیا جائے گا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس جمع کی وجہ یہ ہے ان دو مواقع کے  
علاوہ دونوں نمازوں کو حقیقی طور پر جمع کر کے پڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں موجود ہے کہ  
ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً یعنی نماز اپنے مقررہ وقت میں مومنوں پر فرض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَا لَسَكِينَةٍ فَإِنَّ أَلْبَرَكَيسَ بِإِضْطَاعِ الْإِبِلِ وَإِيجَافِ الْخَيْلِ وَبِهَذِهِ آتَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اطمینان کا التزام کرو اس لیے اونٹ اور گھوڑے کو تیز دوڑا کر تکلیف دینا نیکی نہیں ہے۔ اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۴۶۔ یَابُ بَطْنِ مُحَسَّرٍ

### وادی محسر کا بیان

۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ رَاحِلَتَهُ فِي بَطْنِ مُحَسَّرٍ كَقَدَرِ رُمِيَةٍ بِحَجَرٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وادی محسر میں اپنی سواری کی رفتار پھر مار کر بقدر تیز کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كَلِمَةٌ وَإِسْعَرَانُ شِئْتِ حَرَكْتَ وَإِنْ شِئْتَ سِدْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّيْرِ بَيْنَ جَمِيعًا عَلَيْكُمْ يَا لَسَكِينَةٍ حِينَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ:۔ ان جملہ امور میں وسعت ہے اگر تم چاہو تو تیز کر سکتے ہو اور اگر چاہو تو اپنے معمول کی رفتار کر سکتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت ہم تک پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۳ سے آگے) مزدلفہ کی طرف روانگی ہو جائے گی مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھی جائے گی اگر کسی نے راستے میں پڑھ لی تو اسے اس کا اعادہ لازم ہوگا جن سواریوں پر سفر شروع ہو ان کو میانہ روی سے چلانا چاہیے کیونکہ تیز رفتاری سے جانور کو تکلیف ہوگی۔

فـ ”وادی محسر“ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے اسی مقام پر اصحابِ نبیل نے قیام کیا اور ان پر ابابیل کی شکل میں عذاب الہی نازل ہوا تھا یہ وادی ۵۴۵ ہجری قمریہ میں ہے اس مقام کو تیزی اور سرعت سے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَارِفْنَا قَبْلَ ذَٰلِكَ پڑھتے ہوئے گزر جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا جمرہ کو کنگریاں ہیں پھر اپنا سر منڈوائیں یا قصر (بال کتوائے) کرے اگر اس کے پاس قربانی ہو اسے ذبح کر دے تو اس پر حج کے سبب جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہو جائیں گی۔ سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتیٰ کہ بیت اللہ کا طواف کر لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت عمر اور حضرت عمر فاروق کا قول ہے (رضی اللہ عنہ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اس کے خلاف قول واقع ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے ان مامقوں کے ساتھ حلق کروانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت نہیں کیا تھا ہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بارے عام فقہاء کا قول بھی اس کے مطابق ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے قبل بھی خوشبو لگائی

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں طواف زیارت سے قبل خوشبو لگانے کے سلسلہ میں اور جو چیز حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسے ترک کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ

آلہ سمر ابن عمرو یقول قال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه من رقى الجمره فكم حلق او قصر ونحر هديا ان كان معه حله له ما حرم عليه في الحبر الا النساء والطيب حتى يطوف بالبيت۔

قال محمد بن هذا قول عمر وابن عمر وقد روت عائشة خلاف ذلك قالت طيب رسول الله صلى الله عليه وسلم يدي هاتين بعد ما حلق قبل ان يرد البيت فاخذنا بقولها وعليه ابو حنيفة والعامه من فقهاءنا۔

۲۹۱ أخبرنا مالك بن عدي بن الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حرام قبل أن يحرم ولجليه قبل أن يطوف بالبيت۔

قال محمد بن وبهذا أناخذ في الطيب قبل زيارة البيت وقد عر ما روى عمر وابن عمر رضي الله عنهما وهو قول أبي حنيفة رحمه الله والعامه من فقهاءنا۔



مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ  
 حَتَّى يَأْتِيَ الْمُدَّةَ لَيْقَةً فَإِنْ تَكَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ  
 فَإِذَا أَتَاهَا أَذَنٌ وَأَقَامَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ  
 بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

٢٨- يَا بَ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاكِمِ بَعْدَ رُفِي جَذَرِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

ان امور کا بیان جو حیرہ عقبتہ کو رمی کرنے کے بعد منع ہوتے ہیں

۲۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعُرْقَةٍ فَعَلِمَهُمْ أَمْرَ الْحَيَّةِ وَقَالَ لَهُمْ فِيمَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُمْ مَنِيَّ كَمَنْ دَخَلَ الْجُمُوعَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعُقْبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِلنِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ لَا يَمَسُّ أَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طَيِّبًا حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

ف۔ یوم نحر میں شیطان کو کنکریاں مارنے، قربانی کرنے، حلق یا قصر کرنے کے بعد حاجی احرام کھول دے گا احرام کھولتے ہی اس پر جو چیز حرام و ناجائز تھی جائز ہو جائیں گی سوائے عورتوں کے کیونکہ جب تک طواف زیارت نہ کر لیا جائے عورتیں حلال نہیں ہوں گی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے پہلی دونوں روایات کے مقابلے میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ قوی اور مضبوط عنہا کی روایت ہے پہلی دونوں روایات کے مقابلے میں۔ اصول اور قاعدہ ہے کہ جب فعلی اور قولی حدیث کا مقابلہ ہو جائے تو فعلی حدیث پر عمل کیا جائے اور قولی کو ترک کر دیا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِرُعَاةِ الْإِذِلِّ  
فِي الْبَيْتُوتَةِ يَوْمَ التَّحْرِيمِ يَوْمَ  
مِنَ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَوْمَ التَّغْرِ  
پھر وہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں، پھر دوسرے  
دن رمی کریں اس کے بعد تیسرے دن بھی رمی کریں  
اور پھر روانگی اختیار کر لے کے دن بھی جمرے کو  
کنکریاں ماریں

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ جَمَعَ رَمَى يَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ  
مِنْ عِلَّةٍ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ يَكْفَرُ أَنْ يَدَّعَى  
ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ عَلَيْهِ حَتَّى الْغَدِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
إِذَا تَرَكَ ذَلِكَ حَتَّى الْغَدِ فَعَلَيْهِ دَمٌ  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص  
نے دو دن کی رمی کو کسی عذر کے سبب یا بلا عذر  
جمع کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے البتہ دوسرے  
دن تک رمی مؤخر کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے  
رمی دوسرے دن تک مؤخر کی تو اس پر دم لازم ہوگا۔

## ۵۱۔ بَابُ مَا فِي الْجِمَارِ رَاكِبًا

### سواری کی حالت میں جمار کو رمی کرنے کا بیان

۳۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْعَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا إِذَا  
رَمَوْا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِينَ وَبَاجِعِينَ وَكَأَنَّهُمْ  
مَنْ رَكِبَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ  
حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب جمار کو کنکریاں  
مارتے تھے تو پیل آتے جاتے یہ عمل کرتے تھے۔  
سب سے پہلا شخص جو سوار ہوا وہ حضرت معاویہ بن  
ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہیں

فَلْيَوْمِ نَحْرَسَ لَمْ تَمَامِ أَيَّامِ تَشْرِيقٍ فِي كُنْكَرِيَا مَارِي جَائِسْ كِي رُوزَانَه كُنْكَرِيَا مَارِيَا بُولُ كِي اَكْرَسِي نِي كَسِي  
عذر کی بناء پر یا بلا عذر دونوں کی رمی کو ایک دن میں جمع کر لیا تو یہ عمل مکروہ ہوگا ایسا کرنے والے پر دم (قربانی)  
واجب نہیں ہوگا۔

فَلْيَوْمِ نَحْرَادِيَا مِ تَشْرِيقٍ فِي شَيْطَانُ كُوسَات مَات كُنْكَرِيَا مَارِي جَائِسْ يَوْمِ نَحْرَسِي سَدْرَج كِي (جاری ہے)

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔

## ۴۹۔ بَابُ مِنْ أَيْ مَوْضِعٍ يُذْرَى فِي الْجَمَارِ

ہمارے کون کون سے ماری جائیں؟

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کو کون کون سے ماریں گے؟ انھوں نے جواب دیا جہاں سے آسانی محسوس کرتے ہیں

۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ مِنْ أَهْلِ كَنْزِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَذْرَى جَمْرَةَ الْعَقِبَةِ قَالَ مِنْ حَيْثُ يَكْسِرُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَفْضَلُ ذَلِكَ أَنْ يُذْرَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَمِنْ حَيْثُ مَارَى فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افضل یہ ہے کہ بطنِ وادی سے جمرہ کو کنگریاں ماری جائیں اور ویسے تو جہاں سے بھی رمی کی جائے جائز ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

## ۵۰۔ بَابُ تَاخِيرِ مَا فِي الْجَمَارِ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

کسی عذر کے سبب جمار کو رمی کرنے میں تاخیر کا بیان

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو (منیٰ کے علاوہ کسی مقام میں) رات گزارنے کی اجازت نہیں دی

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْبَدَا حِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

فَیَوْمَ نَحْرٍ (دسویں ذی الحجہ) میں جمرہ عقبہ کو کنگریاں ماری جائیں اگر اس مقام سے دقت پیش آئے تو جہاں سے ممکن ہو کنگریاں ماری جائیں ماریاں مارنا واجب ہے اگر کسی نے انھیں ترک کر دیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔



## ۵۳۔ باب رَمَى الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ أَوْ بَعْدَهُ

رمی جمار زوال سے پہلے یا بعد میں ؟

۴۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رمی جمرات نہ کی جائے حتیٰ کہ آفتاب زوال پذیر ہو جائے یہ قربانی کے مابعد والے تینوں دنوں کے بارے میں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

## ۵۴۔ باب الْبَيْتُوتَةِ وَرَأَى عَقِبَهُ مِنِّي وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

منی میں جمرہ عقبہ کے پیچھے رات گزارنے کے مکروہ ہونیکا بیان

۴۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ زَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يَتَخَفَتُونَ النَّاسَ مِنِّي وَمَا آءِ الْعَقِبَةِ إِلَى مِنِّي قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ بَيَّنَّتْ أَحَدٌ مِنَ الْحَجَّاجِ رِجَالًا مِنِّي وَدَا أَمْرَ الْعَقِبَةِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں کا گمان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو بھیجتے تھے وہ ان لوگوں کو جو عقبہ کے پیچھے منی کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا: کوئی حاجی منی میں جمرہ عقبہ کے پیچھے

ف روایات اور عمل صحابہ سے ثابت ہے کہ یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کو آفتاب بلند ہونے کے بعد رمی کی جائے اور باقی تین دنوں میں زوال کے بعد رمی کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ النَّسِيُّ أَفْضَلُ مَنْ رَكِبَ فَلَا  
بَأْسَ بِذَلِكَ - حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پیدل چلنا  
بہتر ہے اور جو شخص سوار ہوا تو اس کے لیے بھی کوئی حرج  
نہیں۔

## ۵۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْجِمَارِ وَالْوُقُوفِ عِنْدَ الْجُمُرَتَيْنِ

جمار کوری کرتے وقت اور اس کے پاس کھڑا ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ كَانَ يُكَيِّدُ كُلَّمَا رَفَى الْجُمُرَةَ بِحَصَاةٍ - حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب رمی جمار کرتے تو بکیر  
(اللہ اکبر) کہتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ - حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْجُمُرَتَيْنِ الْأَوْكَيْنِ يَقِفُ  
وَقُوفاً طَوِيلًا يُكَيِّدُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَدْعُو  
اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ - حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ پہلے دونوں جمروں کے پاس کافی دیر تک کھڑے رہتے تھے  
اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اسکی تسبیح بیان کرتے اور اللہ تعالیٰ  
دعا کرتے اور آپ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ - حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت  
سے دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۳ سے آگے) بلند ہونے کے بعد اور باقی ایام میں زوال کے بعد ماری جائیں۔ آخری دن اگر زوال سے  
قبل بھی ماری گئیں تب بھی جائز ہے رمی پیدل بھی کی جاسکتی ہے اور سواری پر بھی۔ بہتر یہ ہے کہ اگر غدر نہ ہو تو پیدل  
کی جائے کیونکہ سواری کی حالت میں رمی کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔  
ف جمرہ (شیطان) کو ہرگز ماریں گے وقت نعرہ بکیر بلند کرنا یعنی اللہ اکبر کہنا مستحب و مستحسن ہے اگر کسی نے اسے ترک  
دیا تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں آئے گا۔ رمی کرتے وقت جمرہ عقبہ کے علاوہ باقی دونوں جمروں کے قریب ٹھہرنا چاہیے۔  
اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ سے استغفار اور دعا کرنی چاہیے۔

عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ قَدْ مَرَّ وَلَا أَخْبَرَ إِلَّا قَالَ  
إِفْعَلْ وَلَا حَرْجَ -  
کوئی حرج نہیں۔ جس عمل کی تقدیم یا تاخیر کے بارے  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ نے  
یہ فرمایا تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے  
جو شخص اپنے مناسک حج میں سے کوئی چیز بھول جائے  
یا ترک کر دے وہ قربانی دے۔ حضرت ابو یوسف نعمانی  
رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ عنہ نے ”تَرَكَ“ کا لفظ بولا یا کہا  
”نَسِيَ“

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو روایت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کے  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اس میں بالکل کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان امور میں کوئی حرج  
نہیں سوائے ایک صورت کے کہ متمتع یا قارن قربانی ذبح  
کرنے سے پہلے حلق (سر منڈ والینا) کر دالیتا ہے  
تو اس پر دم (قربانی) لازم ہوگا اور لیکن ہمارے (امام  
محمد وغیرہ) کے نزدیک اس پر کوئی چیز لازم نہیں  
ہوگی۔

۵۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ كَانَ  
يَقُولُ مَنْ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ أَوْ تَرَكَ  
فَلْيَهْرِقْ دَمًا قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَقَالَ  
تَرَكَ أَمْ نَسِيَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ أَنَّهُ كَانَ  
لَا حَرْجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ لَا حَرْجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ  
يَتَرَفَّى شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ كَقَارَةِ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ  
وَاحِدَةٍ الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ  
يَذْبَحَ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا  
نَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا -

ف یوم نحر میں افعال حج کی ترتیب یوں ہوگی (۱) حجرہ عقبہ کو شکریاں ماری جائیں (۲) قربانی ذبح کی جائے (۳) حلق  
کر دیا جائے یا قصر کر دیا جائے (۴) طواف افاضہ کیا جائے۔ اگر پہلے طواف قدم کے بعد سعی نہ کی ہو تو سعی کی جائے یہ ترتیب سنو  
اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہ سکی جبکہ ان تمام افعال کو ادا کر لیا تو کفارہ لازم نہیں آئے گا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متمتع  
یا قارن قربانی کرنے سے قبل حلق یا قصر کر لے تو اس پر بطور کفارہ دم (قربانی) لازم ہو جائے گا۔



ہرگز رات نہ گزارے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَتَّبِعِي  
لَا حَيْدَ مِنَ الْحَايَةِ إِلَّا بِمِثْلِ لَيْلِي الْحَيَّةِ فَإِنْ  
فَعَلَ فَهُوَ مُكْرَدٌ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے ذیل افتد کرتے ہیں کہ کسی حاجی کے لیے  
جائزہ نہیں ہے کہ منی کے علاوہ کسی جگہ حج کی راتوں میں رات  
گزارے۔ دوسری جگہ رات گزارنا مکروہ ہے  
لیکن اس کا کفارہ نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۵۔ باب مَنْ قَدَّمَ نَسْكَاً قَبْلَ نَسْكِ

### مناکب حج میں تقدیم و تاخیر کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ  
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے  
موقعہ پر (منی میں) لوگوں کے لیے ٹھہرے ہوئے  
تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کرتے  
تھے۔ ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میں نے بھول کر رمی کرنے سے قبل قربانی کر لی ہے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اب رمی کرو اور اس  
میں کوئی عرج نہیں۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق (سر منڈا  
لیا) کروا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، تم (اب) قربانی کر

۴۹۹۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ  
بِلَتَّاسٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلُونَهُ فَبَاءَ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَحْمًا شَعْرًا فَتَحَرَّضْتُ  
قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرْجَ وَقَالَ  
أَخْرَجَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَحْمًا شَعْرًا فَحَلَقْتُ  
قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرْجَ فَمَا  
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف کھڑیاں مارنے کے دوران منی میں قیام کیا جائیگا کسی حاجی کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ غیر منی یا عقبہ کے پیچھے شب بانی  
اگر کسی نے منی میں رات نہ گزاری تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں آئیگا البتہ کہ بہت سے خالی نہیں ہوگا۔

ساتھ تھے کہ ان کے سر میں جو میں پیدا ہو جانے کی  
 تکلیف ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں  
 اپنا سر منڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا: تم تین دن کے  
 روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور یا ایک  
 بکری ذبح کر دو۔ ان امور میں سے جو بھی ایک کر لو گے  
 تمھارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

کمزوروں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کا بیان

حضرت سالم اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دیتے تھے حتیٰ کہ صبح کی نماز وہ متی میں پڑھتے تھے ۲

قل کسی عندیا منر کے باعث حاجی جب حج کے ممنوعات میں سے کسی کا ارتکاب کر لے تو اس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ مثلاً کسی کے سر میں جوئیں پیدا ہو گئیں تو اس نے ان سے نجات کے لیے سرمٹہ والیا تو اس کا کفارہ ادا کرنا واجب ہو جائے گا وہ یہ ہے کہ تین دنوں کے دوزرے رکھے گا یا چھ مساکین کو کھانا کھلایا جائے اور یا ایک بکری ذبح کر دی جائے۔

**فل** رات کے وقت مزدلفہ سے منیٰ کی طرف بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور کمزوروں کو روانہ کر دینا جائز ہے لیکن ان کو اس بات کی تلقین کی جائے کہ جب تک آفتاب بلند نہ ہو جائے کنکریاں مارنے کے عمل کو موقوف رکھا جائے۔

## ۵۰۱۔ بَابُ جَزَاءِ الْقَيْدِ

### شکار کے کفارہ کا بیان

۵۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَضَى فِي الصَّيْعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ

يَعْنِي فِي الْأَرْبَعِ يَعْثَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِحُمْرَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گوہ کا شکار کرنے پر ایک مینڈھا، ہرن کے شکار کرنے پر ایک بکرا، خرگوش کے شکار کرنے پر ایک سالہ بکری کا بچہ اور جنگلی چوہے کو مارنے پر چار ماہ کا بکری کا بچہ کفارہ

مقرر فرمایا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمَا نَأْخُذُ لِأَنَّ هَذَا

مِثْلُهُ مِنَ التَّحِيمِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان سب امور کی ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس لیے یہ تمام جانور ایک طرح کے ہیں۔

## ۵۰۲۔ بَابُ كَفَّارَةِ الْأَذَى

### بیماری کے باعث ممنوعات کا ارتکاب کرنے کا بیان

۵۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ

الْجَعْفَرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ بحالت احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف مرم میں شکار کرنے کی ممانعت ہے اگر کسی نے کسی جانور کا شکار کیا تو اس کا کفارہ (قربانی) واجب ہوگا سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سے شکار کے بدلے کون سا جانور بطور کفارہ ذبح کرنا ہوگا؟ اس سلسلے میں کتاب موطا کے متن پر غور کیا جاسکتا ہے۔



۵۰۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجَلَدٍ بُذِنَ حَتَّى اقْصَرَ عَنْ تِلْكَ الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بدن کی جھول کو کیا کرتے تھے؟ جب کہ کعبۃ اللہ کا غلاف تیار ہو چکا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جواب دیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جھول بطور صدقہ دے دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرِثَهُ اَنَا خُذْ يَنْبَغِي اَنْ يَتَصَدَّقَ بِجَلَدِ الْبُذْنِ وَيُحْطِمْهَا وَاَنْ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لُحُوفِهَا بَلَاغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهْدِي قَامَرًا اَنْ يَتَصَدَّقَ بِجَلَدٍ وَيُحْطِمْهُ وَاَنْ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ لُحُوفِهِ شَيْئًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قربانی کی جھول اور رسی وغیرہ کو بطور صدقہ دے دینا چاہیے۔ قصاب کو بطور اجرت جھول وغیرہ نہیں دینی چاہیے اور نہ گوشت (بطور اجرت) دینا چاہیے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنی قربانی بھیجی ان کو حکم دیا کہ اس کی جھول اور رسی وغیرہ صدقہ کر دینا اور قصاب کو جھول یا رسی

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۳۵۶ سے آگے) وغیرہ بھی صدقہ کر دے۔ جس قربانی کا کھانا قربانی کرنے والے کے لیے جائز ہے وہ نقلی قربانی، قرآن اور تمتع کی قربانی ہے۔ ان قربانیوں سے خود کھانا مسنون و مستحب ہے اور دوست و احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ نذر یا کفارہ کی قربانی نہ تو خود کھا سکتا ہے اور نہ انبیاء اور دوست احباب کو کھلا سکتا ہے اور نہ قصاب کو بطور اجرت کوئی چیز دے سکتا ہے ماسوائے رقم کے۔ ایسی قربانی کا گوشت جھول، رسی اور کھال کا صدقہ کرنا واجب ہے اگر کسی نے رسی یا جھول یا کھال وغیرہ فروخت کر دی تو اس کی رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

ہدی پر جھول چڑھانے کا رواج اس وقت تک جاری رہا جب تک کعبۃ اللہ کا باقاعدہ غلاف تیار نہ ہوا کرتا تھا۔ جب غلاف کا سلسلہ شروع ہو گیا تو جھول کا سلسلہ منقطع ہو گیا کیونکہ جھول کے کپڑوں کو جمع کر کے غلاف بیت اللہ تیار کیا جاتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ يَأْتِي تَقْدَمَ الضَّعْفُ  
وَيُوعَرُ إِلَيْهِمْ أَنْ لَا يَذْمُوا الْجِمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ  
السَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کمزور  
کو جلدی روانہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ انھیں  
اس بات کی تاکید کی جائے کہ طلوع آفتاب سے پہلے  
رمی جاری نہ کریں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور سارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۵۹۔ بَابُ جِلْدِ الْبُدْنِ

### قربانی کو جھول پہنانے کا بیان

۵۹۔ أَحَبَرْنَا مَالِكٌ أَحَبَرْنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ  
لَا يَشُقُّ جِلْدَ بُدْنِهِ وَكَانَ لَا يُجِلِّدُهَا حَتَّى  
يُعْدُو بِهَا مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجِلِّدُهَا  
بِالْحُلِيِّ وَالْقَبَالِطِ وَالْأَكْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ  
بِجِلْدِهَا فَيَكْسُوهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا  
كُسِّيتِ الْكَعْبَةُ هَذِهِ الْكِسْوَةُ أَقْصَدَ مِنَ  
الْجِلْدِ۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قربانی کا جھول نہیں  
کاٹتے تھے اور نہ انھیں جھول پہناتے تھے حتیٰ کہ منیٰ  
سے عرفہ کی طرف صبح کے وقت روانہ ہو جاتے۔ آپ  
اس مقام پر قربانیوں کو مصری کپڑوں اور دوسرے  
قیمتی کپڑوں کے جھول پہناتے۔ پھر اس جھول کو اتار کر  
بیت پر بطور غلاف استعمال کرتے تھے جب کعبۃ اللہ  
کا غلاف تیار ہو گیا تو جھول پہنانے کا سلسلہ منقطع ہو گیا

ف بدی (قربانی) کی رسی، جھول اور کھال کے سلسلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ ان چیزوں  
کو نہ استعمال میں لایا جاسکتا ہے اور نہ فروخت کیا جاسکتا ہے ان چیزوں کا صدقہ کرنا لازم ہے اگر نفلی قربانی  
ہو تو صرف اس کی کھال کو نہیں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قصاب کو کھال اتارنے یا گوشت بنانے کے  
عوض رسی، کھال، جھول اور گوشت وغیرہ دینا درست نہیں البتہ اسے اس کی محنت کے بدلے رقم ادا کی جائے گی۔  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جس قربانی کے صاحب کیلئے قربانی کا گوشت کھانا درست جائز  
ہے اس کا گوشت ضرورت کے مطابق خود رکھ لے اور باقی تقسیم کر دے قربانی کی رسی جھول اور کھال (چار کا ہے)

عَمَرِيْمَ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

رکھتا ہو؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
وہ اپنی قربانی بھیج دے اور اپنے رفقاء کے ساتھ قربانی  
کرنے کا وقت متعین کرے جب اس کی قربانی ذبح ہو  
جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس عمرہ کی بجائے دوسرا  
عمرہ کر لے۔ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں  
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے  
فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ

### محرم کی تکفین کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے واقعہ کو کفن دیا  
جو بحالت احرام حجۃ مقام میں فوت ہو گئے تھے اور  
ان کے سر کو ڈھانپ دیا۔

۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ  
كَفَّنَ ابْنَهُ إِذْ دُفِنَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ مَاتَ مُحْرِمًا  
بِالْحَجَّةِ وَخَتَمَ رَأْسَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ

ف حضرت امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور داؤد بن علی رحمہم اللہ کا موقف محرم کی تکفین کے سلسلے میں یوں  
ہے کہ محرم کی وفات کے بعد بھی محرم ہوتا ہے اس لیے اس کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اس کا سر اور منہ نہیں  
ڈھانپا جائے گا اور خوشبو وغیرہ بھی استعمال نہیں کی جائے گی۔

سراج امت محمدیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ محرم کی تکفین بھی عام اموات کی طرح کی جائے گی اس کا  
سر اور منہ ڈھانپا جائے گا اور خوشبو وغیرہ کا استعمال کیا جائے گا کیونکہ وفات کے بعد محرم، محرم نہیں رہتا یعنی احرام ختم ہو  
جاتا ہے۔ متن میں موجود روایت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تائید و حمایت میں ہے۔



وغیرہ بطور اُحمرت نہ دینا۔

## ۴۔ بَابُ الْمُحْصَرِ

### رکعتہ اللہ سے روکے جانے کا بیان

۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْصَرَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَدْرَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُجِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَهُوَ يَتَدَاوَى مِمَّا اضْطَرَّ إِلَيْهِ وَيَقْتَدِي۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (عبد اللہ بن عمر) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے (حضرت عبد اللہ بن عمر) نے فرمایا: جو شخص کسی بیماری کے باعث بیت اللہ تک نہ پہنچ سکے، وہ طواف بیت اللہ کے بغیر احرام نہ کھولے وہ اپنی بیماری کا علاج کروائے اور فدیہ ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ قَنَهِشَةَ حَيْثُ قَلَّمَ يَسْتَطِيعُ الْمُضَى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِيَبْعَثَ بِهِدِي وَيُؤَاعِدُوا أَصْحَابَهُ يَوْمَ إِمَارٍ فَإِذَا انْجَرَّ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمَرَاءُ مَكَانَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے بیماری کے سبب رکنے والے کو دشمن کے باعث رکنے والے کی مثل قرار دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جسے سانپ نے ڈس لیا اور وہ پہنچنے کی طاقت نہ

ف جو شخص حج یا عمرہ کے قصد سے احرام باندھ لیتا ہے پھر وہ کسی عذر کے باعث پورا نہ کر سکا تو اسے ”محصر“ کہا جاتا ہے مثلاً کسی دشمن نے روک لیا، درندے نے ڈس لیا، بیماری نے غلبہ حاصل کر لیا یا بڑی وغیرہ ٹوٹ گئی۔ محصر کا قصد صرف حج یا عمرہ کا تھا تو وہ اپنی قربانی یا قربانی کی قیمت کسی کے ہاتھ دار سال کر دے اور ذبح کرنے کے وقت کا تعین کر دے جب قربانی ذبح ہو جائے تو احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے یا دوبارہ عمرہ کرے اگر عمرہ کی نیت کی تھی اگر محصر قارن ہو یا شتمع تو وہ قربانیاں یا ان کی رقم ارسال کرے تاکہ خرید کر انھیں ذبح کیا جا سکے قربانی کی بجائے صدقہ وغیرہ کیا تو جائز نہیں ہوگا اگر بعد میں ممکن ہوا تو خود رکعتہ اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے۔

اَوْسَطَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَهُوَ بَيْتِي لَا يَنْفِرُ  
حَتَّى يَدْرِيَ الْجَمَاعَةُ مِنَ الْعَدِ -

منی میں ہوتے ہوئے ایام تشریق کے دوران سورج  
غروب ہو جائے وہ دوسرے دن رمی جمار و شیطان  
کو کنکریاں مارنا کے بغیر ہرگز روانگی اختیار نہ کرتے فل  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
آبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

## ۶۴۔ يَابُ مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَخْلُقْ

### حلق (سر منڈوانے) کروانے سے قبل کوچ کرنے کا بیان

۵۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ  
وَقَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَخْلُقْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْصِدْ  
جِهْلَ ذَلِكَ فَاَمَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ اَنْ يَرْجِعَ  
فِي خَلْقِ رَأْسِهِ اَوْ يَقْصِدَ ثُمَّ يَرْجِعْ اِلَى  
الْبَيْتِ فَيُفِيضُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اقرباء میں  
سے ایک شخص سے ملے جسے مجبر کہا جاتا تھا اس نے  
بے علمی کی بناء پر حلق یا قصر کروائے بغیر طواف افاضہ کمر  
لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا  
کہ اپنا سر منڈوائے یا بال کتروائے پھر بیت اللہ میں جا  
کر طواف افاضہ کرے فل

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ -

فل بارہ ذی الحجہ کو رمی کسے کے غروب آفتاب سے قبل مکہ معظمہ کی طرف کوچ کر جانا چاہیے اگر آفتاب غروب ہو گیا تو  
کوچ کرنا مکروہ ہوگا بلکہ تیرہویں تاریخ کو رمی کمر کے روانگی اختیار کرنی چاہیے تیرہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد رمی  
کرنی ہوگی اگر زوال آفتاب سے قبل کر لی تب بھی جائز ہے لیکن یہ عمل خلاف سنت ہوگا۔  
فل منی میں کنکریوں کی تکمیل پر حلق (سر منڈوانے) یا قصر (بال کتروائے) کے بعد مکہ معظمہ کی طرف کوچ کیا جائے  
اور طواف افاضہ (طواف زیارت) کیا جائے گا متن میں موجود روایت سے مزید اس مسئلہ کی تاکید و تائید موقی ہے

رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جب محرم فوت ہو جائے  
تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔

الْإِحْرَامُ عَنْهُ۔

## ۶۲۔ بَابُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ

### مزولفہ کی رات عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَقَفَ يَوْمَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ  
الْمَزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ  
الْحَجَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس شخص  
نے مزولفہ کی رات عرفات میں طلوع آفتاب سے قبل  
قیام کیا اس نے حج پایا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۳۔ بَابُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي التَّفَرُّدِ الْأَوَّلِ وَهُوَ بِمَنْى

### منیٰ میں غروب آفتاب کا بیان

۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جس شخص

ف نواہ قیام عرفہ کا وقت غروب آفتاب سے قبل کا ہے لیکن کسی عذر کی بناء پر اگر کوئی شخص بعد میں  
بھی اس عمل کو پورا کرتا ہے تو درست قرار پائے گا کیونکہ افعال حج میں سے ایک ہے جس کے بغیر حج  
مکمل نہیں ہو سکتا۔



## ۶۶۔ بَابُ تَعْجِيلِ الْإِهْلَالِ

### احرام باندھنے میں جلدی کرنے کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل مکہ! کتنے اچھے ہیں وہ لوگ جو پرگندہ بال آتے ہیں جبکہ تم تل استعمال کرتے ہو جب تم چاند دیکھ لو تو احرام باندھ لیا کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تمہیں اپنے نفس پر طاقت و قدرت حاصل ہو احرام باندھنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سہارے عام فقہاء کا قول ہے

۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَا تُؤَنُّوْنَ شُعْبًا وَأَنْتُمْ مُدَّةٌ هُنُونٌ أَهْلُوا إِذَا مَا آيَتْكُمْ الْهَلَالُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْإِهْلَالِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِ إِذَا مَلَكَتْ نَفْسُكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

## ۶۷۔ بَابُ الْقُقُولِ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

### حج یا عمرہ سے واپسی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس

۵۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

ف اہل مکہ کے لیے احرام میں تعجل (جلدی) سے کام لینا افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی میں امر استجاب کیلئے ہے وجوب کے لیے نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ چاند نظر آتے ہی مکی حضرات کیلئے احرام باندھ لینا افضل ہے اگر تاخیر سے باندھا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

## ۶۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَجَامِعُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

### طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) سے قبل جماع کرنے کا بیان

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جس نے طوافِ افاضہ سے قبل اپنی بیوی سے جماع کر لیا؟ تو انھوں نے حکم دیا کہ وہ بطور فدیہ قربانی کرے۔

۵۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ فَأَمَرَ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ أَذْرَكَ حَاجَتَهُ فَمَنْ جَامَعَ بَعْدَ مَا يَقِفُ بِعَرَفَةَ لَمْ يَفْسُدْ حَاجَتُهُ وَلَكِنْ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ لِيَجْتَنِيَهُ وَحَاجَتُهُ تَأْمُرُ وَإِذَا جَامَعَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ لَهَا فِ الْزِّيَارَةِ لَا يَفْسُدُ حَاجَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عرفہ میں وقوف کر لیا بے شک اس نے حج پالیا۔ جس شخص نے وقوفِ عرفات کے بعد جماع کر لیا اس کا حج فوت نہیں ہوگا لیکن جماع کرنے کے سبب اس پر قربانی واجب ہوگی اور اس کا حج مکمل ہوگا اور جس شخص نے طوافِ زیارت سے قبل اپنی زوجہ سے جماع کر لیا اس کا بھی حج فوت نہیں ہوگا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تارے عام فقہاء کا قول ہے

ف تیارم عرفات کے بعد طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) سے قبل اگر کسی نے اپنی زوجہ سے جماع کر لیا خواہ منیٰ میں جماع کیا یا مکہ معظمہ میں تو اس کا حج مکمل ہو گیا لیکن اس پر کفارہ (قربانی) لازم ہوگا۔ اگر کسی نے وقوفِ عرفات سے قبل جماع کا ارتکاب کر لیا تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا وہ ہدی (قربانی) بھیج دے اور وہ خود واپس گھر چلا جائے اور آئندہ سال اپنا حج ادا کرے۔

يَذَى الْحَلِيفَةَ فَيُصَلِّي بِهَا وَيَهْلِلُ قَالَ  
فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

بٹھا دیتے جو ذی الحلیفہ کے قریب ہے وہاں نماز ادا  
فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کرتے۔ راوی حدیث  
کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی  
ایسا کیا کرتے تھے۔ ف

۵۱۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرُ  
أَحَدٌ مِنَ الْحَاجَّةِ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَإِنَّ  
أَخَذَ التُّسُكُ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حاجی  
طواف بیت اللہ کے بغیر اپنے گھر کو ہر گز روانہ نہ ہو،  
کیونکہ مناسک حج کا آفری رکن طواف بیت اللہ  
(طواف زیارت) ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ طَوَافَ الصَّدْرِ  
فَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ دُمًّا إِلَّا الْحَائِضُ  
وَالنَّفْسَاءُ فَإِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَا تَطُوفُ إِنْ  
تَنَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حاجی پر طواف صدر و جب  
بے جس حاجی نے یہ ترک کر دیا اس پر دم (قربانی) لازم  
ہوگا سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے کیونکہ وہ  
اگر چاہے تو بغیر طواف کے روانگی اختیار کر سکتی ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء

۶۹- بَابُ الْمَرْأَةِ يَكْرَهُ لَهَا إِذَا حَلَّتْ مِنْ إِحْرَامِهَا أَنْ تَمْتَشِطَ  
حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

قصر بال کٹوانا، کرانے سے قبل عورت کا بالوں میں کنگھی کر نیکا بیان

۵۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
حَضْرَتِ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بَيَانِ هِيَ كَهَضْرَتِ

ف طواف ناض (طواف زیارت) واجب ہے اسے ترک کر نیکی اجازت نہیں ہے اگر کسی نے وہ چھوڑ دیا تو گویا اسے ترک وجوب  
کا ارتکاب کیا لہذا کفارہ (قربانی) دینے سے وہ کمی پوری ہو جائے گی اور حج مکمل ہو جائے گا۔



قَالَ مِنْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزْوَةٍ يُكَيِّرُ عَلَى  
كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ  
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ائْتِئُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ  
سَاجِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ  
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَفَعَزَّزَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

تشریف لاتے تو ہر بلند زمین پر تین تکبیریں (اللہ اکبر)  
کہتے پھر یوں کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ائْتِئُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ  
سَاجِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَحْدَهُ  
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَفَعَزَّزَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (اللہ  
تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا  
کوئی شریک نہیں، ملک اس کا ہے اور تعریف کے لائق  
بھی وہی ہے وہ زندہ کرتا ہے وہ ماتا ہے اور وہ ہر چیز  
پر قادر ہے، عاجزی کرنے والے، توبہ کرنے والے  
عبادت کرنے والے ہمارے رب کو سجدہ کر نیوالے اور تعریف کرنے  
والے، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اس نے اپنے  
بندے کو فتح دی اور دشمن کو شکست دوچار کیا یہ

## ۶۸۔ بَابُ الصَّدْرِ

### رجوع (واپسی) کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس  
تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی مقام بطنی

۵۱۴۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَدَرَ  
مِنَ الْحَجَّةِ أَوِ الْعُمْرَةِ آتَا خَرَّ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِي

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کسی غزوہ یا عمرہ یا حج سے تشریف لاتے تو بلند جگہ پر جلوہ افروز  
ہوتے تو تین بار ”اللہ اکبر“ کا غرہ بلند کیا کرتے اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے لیے سنون ہے کہ کسی بھی سفر سے  
واپسی ہو تو بلند جگہ پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے -

قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ترک کر دیا۔ اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۔ باب الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ هَلْ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

### مکہ معظمہ سے احرام باندھ کر طواف کرنے کا بیان

۵۱۸۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَكَ نَافِعُ بْنُ عَمْرِو  
كَانَ إِذَا أَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مَنًى وَلَا  
يَسْعَى إِلَّا إِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ -  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ سے احرام  
باندھتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور نہ صفا و مروہ  
کے درمیان سعی کرتے حتیٰ کہ منیٰ سے واپس تشریف  
لے آتے اور آپ رضی اللہ عنہ طواف بیت اللہ کے بغیر  
صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ قَعَلَ هَذَا أَجْزَاؤُهُ وَإِنْ  
طَافَ وَرَمَلَ وَسَعَى قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَجْزَاؤُهُ  
ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ حَسْبُكَ إِلَّا تَكُنْ حَيْثُ كُنَّ لَا  
يُتْرَكُ الرَّمْلُ بِالْبَيْتِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ  
الْأُولَى إِنْ مَجَلَّ أَوْ أُخْجِرَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اگر کسی  
نے یہ طریقہ اختیار کیا تو جائز ہے اور اگر طواف کیا، رمل  
کیا اور منیٰ کی طرف خروج سے قبل سعی تو بھی جائز ہے  
یہ سب طریقے درست ہیں لیکن ہمیں یہ بات پسند ہے  
کہ طواف بیت اللہ کے پہلے چکروں میں ”رمل“ ترک  
نہ کیا جائے خواہ طواف (منیٰ کی طرف) خروج سے پہلے  
کیا جائے یا بعد میں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف چونکہ طواف قدوم غیر مکہ کیلئے مسنون ہے۔ اس لیے اہل مکہ وقوف عرفات کے بعد خواہ منیٰ  
میں جانے سے قبل یا بعد طواف افاضہ (طواف زیارت) کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے چونکہ پہلے  
طواف بیت اللہ نہیں کیا تھا اس لیے سعی بھی نہیں کی کیونکہ سعی طواف بیت اللہ کے تابع کہے کی جاتی ہے البتہ جب طواف  
کیا جائیگا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے رمل کا مطلب یہ ہے کہ تین چکر خوب ٹل ٹل کر کائے جائیں۔





### ۳۔ باب دُخُولِ مَكَّةَ بِسَلَاةٍ

بہتیار لگا کر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان

۵۲۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ  
 فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ حَظَلٍ  
 مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوهُ -  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن  
 مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک  
 پر خود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا  
 تو آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، ابن  
 حظل، کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ لٹک رہا ہے  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے قتل کر دو۔ ف

ف بلا ضرورت سرزمین مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر داخل ہونا منع ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے سرزمین مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر چلنے کی اجازت نہیں ہے  
 اس روایت سے مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر داخل ہونا از خود ثابت ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کے سراقس پر سیاہ ٹامہ تھا، دونوں روایات درست ہیں، ان کے درمیان  
 مطابقت کی صورت یوں ہوگی کہ پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر خود رکھا ہوا تھا۔ بعد میں اسے  
 اتار کر سیاہ ٹامہ شریف رکھ لیا۔

اس مسئلہ میں اختلاف آٹھ پایا جاتا ہے کہ مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز ہے کہ نہیں؟ اس سلسلہ میں امام  
 شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جب کسی نے عمرہ یا حج کی نیت نہ کی ہو بلکہ زیارت یا تجارت کا مقصد ہو،  
 اس کے لیے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف یہ ہے کہ عمرہ یا حج کا ارادہ یا  
 زیارت و تجارت کا جب بھی کوئی شخص مکہ میں داخل ہوگا احرام باندھنا لازمی ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے  
 موقع پر بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل ہوئے یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

ابن حظل کے قتل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں (جاری ہے)

قول ہے۔

## ۴۔ یَابُ السُّحَرِ يَحْتَجِمُ

### بِحَالَتِ احْرَامِ پچھنے لگوانے کا بیان

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر بحالت احرام پچھنے لگوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے راستے میں مقام ”لحی جمل“ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ف

۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِمَ فَوْقَ تَأْسِمٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ لَحَى جَمَلٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بِأَسٍ يَأْتِي يَحْتَجِمُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ اضْطُرَّ إِلَيْهِ وَلَوْ يَضْطَرُّ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَحُلُّ شَعْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بحالت احرام پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں خواہ ضرورت ہو یا نہ لیکن محرم کوئی بال نہ ٹوٹنے دے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بحالت احرام ضرورت کے تحت پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں۔

۵۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحَرَّمُ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلَيْهِ۔

ف اس بات پر تمام آئمہ دین کا اتفاق ہے کہ اگر محرم کسی ضرورت یا عذر کی بناء پر پچھنے لگواتا ہے تو جائز ہے لیکن کوئی بال کٹنے نہ پائے اور اگر کوئی بال کٹ گیا تو فدیہ (قربانی) لازم ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک محرم کا بلا ضرورت اور بلا عذر پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کوئی بال کٹ گیا تو فدیہ (قربانی) لازم ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر پر درمیانہ جہتہ میں پچھنے لگوائے عمل مطلق سے بھی بحالت احرام پچھنے لگوانے کا ثبوت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب النکاح

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يُقْسَمُ بَيْنَهُنَّ

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے کا بیان

۵۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ

حضرت عبدالملک بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (ابو بکر) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے

ف نکاح کی تعریف :- وہ عقد جس کے نتیجے میں جماع حلال ہو جاتا ہے (مفتی امجد علی اعظمی) بہار شریعت جلد ۷ صفحہ ۵ - شیخ غلام علی لاہوری

شرعی حیثیت :- اگر شہوت کا غلبہ نہ ہو، نان و نفقہ کی فراہمی پر قدرت ہو تو نکاح کرنا سنت ہے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہونا کے ارتکاب کا امکان ہو۔ نان و نفقہ اور مہر کی ادائیگی کی بھی قدرت ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر اس بات کا یقین ہو کہ زنا کا ارتکاب کر لے گا تو نکاح کرنا فرض ہے۔ نیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح کا تعلق عبادات سے ہے جبکہ بعض دیگر آئمہ اسے معاملات میں شمار کرتے ہیں۔

شرعی لحاظ سے دو آدمیوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کا نام نکاح ہے۔ ایجاب و قبول میں دونوں الفاظ ماضی کے ہونے چاہئیں یا ایک امر کا ایک ماضی کا ہو مثلاً عورت نے کہا میں نے اپنے آپ کو تمہارے نکاح میں دیا تو مرد نے جواب میں کہا میں نے قبول کیا یا مرد نے کہا تم مجھ سے اپنا نکاح کر دو۔ عورت نے کہا: میں نے اپنا آپ تمہارے نکاح میں دیا۔ (جاری ہے)



قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ مَكَّةَ حِينَ فَتَحَهَا غَيْرَ مُحَرِّمٍ وَلِذَلِكَ  
دَخَلَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَعْقَرُ وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ حِينَ  
أَحْرَمَ مِنْ حُنَيْنٍ قَالَ هَذِهِ الْعُمَرَاءُ لِدُخُولِنَا  
مَكَّةَ يَغْدِرُ أَحْرَامَ بَعْثِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَكَذَلِكَ  
الْأَمْرُ عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ يَغْدِرُ أَحْرَامَ فَلَا  
بَدَلَهُ مِنْ أَنْ يَحْدُجَ فِيهَا يُعْتَدِيهِ أَوْ حَاجَةً  
لِدُخُولِ مَكَّةَ يَغْدِرُ أَحْرَامَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فتح مکہ کے  
دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے  
تو آپ بجاالت احرام نہیں تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا اور ہمیں یہ روایت پہنچی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین سے احرام باندھا  
تو فرمایا یہ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کا عمرہ ہے  
یعنی فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
دخول ہوا تھا ایسا ہی ہمارے نزدیک ہے کہ جو شخص احرام  
باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو، وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر عمرہ یا  
حج کے لیے احرام باندھے یہ مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر  
داخل ہونے کا سبب ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۱) اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کر لیا تھا اور مرتد کا خون معاف ہوتا ہے اور وہ  
واجب القتل ہوتا ہے۔  
(۲) اس نے اشعار کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تھی جس کے سبب گستاخ ہونے کے  
سبب قتل کا حق دار بن گیا تھا۔  
(۳) اور اس کے کہنے اور اس کی دلی خواہش پر اس کی لونڈیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف  
زہریلے الفاظ استعمال کیے اور گالیاں دیں۔ اس گفتگو سے یہ دلیل اخذ کرنا کہ حرم شریف میں اجراء حدود جائز  
درست نہیں ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس زمانہ میں اسے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اس زمانہ میں حرم شریف  
میں قتل کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

يُشَلِّتُ عَنْهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
 اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔  
 بیویوں کے لیے بھی سات سات دن کا تعین کرے۔  
 اس (نئی بیوی) کو زیادہ دن نہ دے اور اگر اس (نئی بیوی)  
 کے لیے تین دنوں کا تعین کرے تو دوسروں کے لیے  
 بھی تین تین دن کا تعین کرے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
 رحمۃ اللہ علیہ اور عام ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۔ بِابِ اَدْنٰی مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ

### کم از کم مہر کی مقدار کا بیان

۵۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الطَّرِيقِ  
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
 جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ  
 أَكْرُصْفَرَةٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ  
 الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سَقْتِ إِيَّهَا قَالَ وَثْنٌ  
 كَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِيَهُ وَلَوْ بِشَاةٍ۔  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان پر  
 زردی کا نشان تھا۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 بتایا کہ انھوں (حضرت عبدالرحمن بن عوف) نے ایک  
 انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا تم نے ان کے لیے کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ حضرت  
 عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا گھٹلی برابر سونا۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک  
 بکری ہو۔ ف

ف شرع شریف میں مہر کی کم از کم مقدار کا تعین ہے لیکن زیادہ کی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا۔ کم از کم مہر کی مقدار دس درہم ہے چنانچہ حدیث نبوی کے الفاظ ہیں لا ہر اقل من عشرة دباہر او کما قال یعنی دس درہم سے کم مہر نہیں ہو سکتا مروجہ نظام ریاضی کے مطابق دس درہم کی مقدار ۶۱۶ م ۲۰ گرام چاندی کے برابر بنتی ہے لہذا اس مقدار چاندی کا بھاؤ لگا کر کم از کم مہر کا آسانی سے تعین کیا جاسکتا ہے چونکہ شرع میں زیادہ سے زیادہ مہر کا تعین نہیں کیا گیا (جاری ہے)

سَلَّمَ حِينَ بَنَى أُمِّ مَرْسَلَمَةَ قَالَ لَهَا حِينَ  
أَصْبَحَتْ عِنْدَكَ لَيْسَ بِكَ عَلَيَّ أَهْلِي هَوَانٌ  
إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ  
وَلَا شِئْتَ كَلْتُ عِنْدَكَ وَدُرْتُ فَكَلْتُ  
كَلْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ يَتَّبِعِي إِنْ  
سَبَعْتُ عِنْدَهَا أَنْ يُسَبَّحَ عِنْدَهَا هُنَّ لَا يَزِيدُنَا  
لَهَا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا كَلْتُ عِنْدَهَا إِنْ

(بقیہ حاشیہ)

نکاح کیا تو صبح کے وقت ان سے فرمایا: میں تمہیں اپنے  
رشتہ داروں کے سامنے پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ اگر تم  
چاہتی ہو تو سات دن تمہارے لیے اور سات سات دن  
دوسری بیویوں کے لیے مقرر کرتا ہوں اور اگر تم چاہتی ہو  
تو تین دن تمہارے لیے اور ایک ایک دن دوسری  
ازواج کے لیے متعین کر دیتا ہوں انھوں نے (حضرت  
اُمّ سلمہ) نے عرض کیا تین دن متعین فرمادیں فی  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ خاوند کو بیوی چاہیے کہ اگر  
سات دن اس (نئی بیوی) کے لیے متعین کرے تو باقی

فضائل نکاح :- نکاح کرنا سنت نبوی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کرنا درحقیقت آپ سے محبت کرنا  
چنانچہ ارشاد نبوی ہے: مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ اذْكَرَ قَالَ جِس نے میری سنت سے  
محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: النِّكَاحُ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَقَدْ رَغِبَ عَنِّي "نکاح میری سنت ہے جس نے میری  
سنت سے منہ پھیرا بلاشبہ اس نے مجھ سے منہ پھیرا" ایک اور روایت کے الفاظ ہیں "مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي"  
جس نے میری سنت ترک کر دی اس کا تعلق مجھ سے نہیں ہے۔

شرائط نکاح :- شرائط نکاح یہ ہیں (۱) عاقل ہونا یعنی مجنون وغیرہ کا نکاح درست نہیں ہوگا (۲) بالغ ہونا، نابالغ اگر  
صاحب عقل ہو تو نکاح منعقد ہو جائے گا ورنہ نابالغ کا نکاح اس کے ولی کی مرضی پر موقوف ہوگا اور (۳) گواہ ہونا یعنی  
دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہونا۔

رفعتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۹، ص ۹، شیخ غلام علی ایڈسنز لاہور

ف اسلام نے بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے کہ فَانكحوا ما طاب لکم من النساء  
مثنیٰ وثلاث و سباع یعنی جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان میں سے دو تین اور چار سے نکاح کرو" جب ایک آدمی کی  
مستعد بیویاں ہوں تو حقوق کی ادائیگی کے لحاظ سے مساوات قائم کرنا لازمی ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک  
نئی اور پرانی بیویاں حقوق میں مساوی متصور ہوں گی۔



أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَنْهَى أَنْ تُتَكَمَّرَ  
الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوْ عَلَى عَمَّتِهَا وَأَنَّ  
يُطَأُّ الرَّجُلُ وَلَيْدَةً فِي بَطْنِهَا جَنِينٌ  
لِغَيْرِهِ -

انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا  
کہ انہوں نے بوی کی موجودگی میں اس کی خالہ کے  
ساتھ یا اس کی بھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع  
کیا اور اس سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص اپنی لڑکی سے  
وطی (جماعت) کرے جبکہ اس کے پیٹ میں دوسرے  
شخص کا حمل (بچہ) موجود ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ  
اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لیے پیغام نکاح بھیجنے کا بیان

۵۲۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ -  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے  
پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

ف جب نکاح کا امکان یا یقین ہو تو دوسرے کے لیے پیغام نکاح بھیجنا جائز نہیں ہے۔ ورنہ اس  
میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کم از کم مہر کی مقدار دس درہم ہے جن کے چوری کرنے کے نتیجے میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ أَذَى الْمَهْرِ عَشْرَةَ دَرَاهِمًا تَقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

### ۳۔ بَابُ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَغَتَّتِهَا فِي النِّكَاحِ

بیوی اور اس کی بھوپھی کو مرد کا نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت کا بیان

۵۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَغَتَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا۔  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۵۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بیوی کے ساتھ (نکاح میں) اس کی بھوپھی کو اور بیوی کے ساتھ (نکاح میں) اس کی خالہ کو جمع نہ کرے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔  
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(فقہ حاشیہ صفحہ نمبر ۳، ۴ کا) لہذا اپنی حیثیت و طاقت کے مطابق مہر مقرر کرنا چاہیے۔ مہر کی دو اقسام ہیں (۱) معجل و غیر معجل۔ مہر معجل وہ ہوتا ہے جو نکاح کے موقع پر یا جماع سے قبل ادا کر دیا جائے اور غیر معجل وہ ہے جو تاخیر سے ادا کیا جائے۔

ف ابو ذؤاد اور ترمذی کے الفاظ ہیں ”لا تنكح المرأة على عمتها“ یعنی نکاح میں بیوی اور اس کی بھوپھی کو جمع نہ کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قریبی رشتہ صلہ رحمی کا متقاضی ہے جبکہ نکاح کی صورت میں کینہ بغض اور عداوت جیسی تلوار سے اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

بَلَّغْنَاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ  
مِنْ ثَقِيفٍ وَكَانَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ جِئْتَ أَسْأَلُكَ  
الْثَّقِيفِي فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ  
سَائِرَهُنَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِخَتَارِ مِنْهُنَّ  
أَرْبَعًا أَيَّتَهُنَّ شَاءَ وَيُفَارِقُ مَا بَقِيَ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ  
فَقَالَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ مَنْ  
بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ  
التَّخَنُجِيِّ.

یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا  
والا ایک شخص مسلمان ہوا جبکہ اس کے نکاح میں دس  
عورتیں موجود تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسے فرمایا کہ چار عورتیں رکھ لو اور باقی کو جدا کر دو  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس زوات  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مرد کو اختیار حاصل ہے  
کہ دس عورتوں میں سے جو چاہے چار کا انتخاب کرے  
اور باقی ماندہ کو علیحدہ (طلاق) کر دے۔ حضرت امام عظیم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی چار عورتوں کا جائز  
ہوگا اور باقی کا باطل (فاسد) ہو جائے گا اور یہی ابراہیم  
التخنجی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت ربیع بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت قاسم اور  
حضرت عروہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اس کے پاس  
چار بیویاں موجود ہیں ایک کو طلاق دے کر اس کی جگہ  
پر اور عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ دونوں نے  
جواب دیا ہاں صحیح ہے تم اپنی ایک بیوی کو تین طلاقیں  
دو اور اس کی جگہ اور شادی کر لو۔ حضرت قاسم نے  
فرمایا تین طلاقیں مختلف تین مجلسوں میں دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک یہ درست نہیں ہے کہ چار عورتوں میں سے ایک

۵۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رِبِيعَةُ بْنُ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْوَلِيدَ سَأَلَ الْقَاسِمَ وَعُرْوَةَ  
وَكَاثَةَ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَكْبِتَ  
وَاحِدَةً وَيَتَزَوَّجَ الْآخَرَى فَقَالَ لَعَمْرُ فَإِنْ  
أَمْرَاتِكَ ثَلَاثًا وَتَزَوَّجَ فَقَالَ الْقَاسِمُ فِي  
مَجَالِسٍ مُخْتَلِفَةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً  
وَلَنْ يَكُنْ طَلَاقٌ إِحْدَاهُنَّ حَتَّى يَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا

ف چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنا حرام ہے کیونکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی  
شخص پانچویں شادی کرتا ہے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا بلکہ اس کی حرمت معلوم ہونے کے باوجود ایسا  
کرنے والا انسان مسلمان نہیں رہے گا۔



## ۵۔ بابُ الثَّيِّبِ أَحَقُّ بِتَفْسِيرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا

ثیبہ کا اپنی ذات کے بارے ولی سے زیادہ خود مختار ہونے کا بیان

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان کے والد نے ان (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ تھیں انھوں (حضرت خنساء) نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور وہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ختم کر دیا۔ ف

۵۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَلَسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَمِعِ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خُصَّاءَ ابْنَةِ خُذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَلَّمَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَدَ نِكَاحَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُنْكَحَ الثَّيِّبُ وَلَا الْبِكْرُ إِذَا بَلَغَتْ إِلَّا بِإِذْنِهَا فَإِذَا أُذِنَ الْبِكْرُ فَصَلَّتْهَا وَإِذَا أُذِنَ الثَّيِّبُ فَزَوَّجَهَا بِإِذْنِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا أَوْ غَيْرُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ثیبہ اور باکرہ عورت جب بالغ ہو جائیں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کا نکاح کرنا مناسب نہیں۔ باکرہ عورت کی خاموشی اجازت ہے لیکن ثیبہ عورت کا زبان سے اقرار اس کی رضامندی متصور ہوگی خواہ اس کا نکاح اس کا باپ کرے یا کوئی دوسرا شخص۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۵۔ بابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں

۵۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقلہ بالغہ ثیبہ عورت نکاح کے بارے میں خود مختار ہوتی ہے بلکہ والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ نکاح کہ تیر وقت اس سے اجازت حاصل کر لیں۔ شوہر دیدہ عورت کو ثیبہ کہتا ہے۔

## ۸۔ بَابُ نِكَاحِ الشِّغَارِ

### نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کا بیان

۵۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ عَنْ  
الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى  
أَنْ يُنْكَحَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا  
مَدَانٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا  
شغار کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے  
شخص سے اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا  
نکاح اس کے ساتھ کر دے جبکہ دونوں کے درمیان  
مہر نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَكُونُ  
الصَّدَاقُ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَإِذَا تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنْ  
يَكُونَ صَدَاقُهَا أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ قَالَ لِكَامٍ  
جَائِزٌ وَلَهَا صَدَاقٌ مِثْلُهَا عَنْ شَيْئِهَا لَوْ كُنْ  
وَلَا شَطَطٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی عورت کا نکاح مہر قرار  
نہیں پاسکتا سوائے اس صورت کے کہ وہ اس شرط پر  
نکاح کرے کہ اس کا مہر یہ ہے کہ دوسرا شخص بھی اپنی  
بیٹی کا نکاح اس سے کر دے گا تو نکاح درست ہوگا،  
تو عورتوں کی طرف سے مہر مثل ہوگا اس مہر میں نہ ترمیم ہو  
گی نہ اضافہ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
عام فقہاء کا قول ہے۔

ف اس شرط پر نکاح شغار (وٹہ سٹہ کا نکاح) کرنا کہ دونوں ہی حق مہر ادا نہیں کریں گے یہ ممنوع و گناہ ہے تاہم  
دونوں پر مہر مثل واجب ہوگا مہر مثل سے مراد بہنوں یا بھوپھی یا چچا کی بیٹیوں کا مہر ہے۔

لَا يَجِبُنَا أَنْ يَكُونَ مَا لَوْ كَانَ فِي رَحِمِ غُيْسٍ نِسْوَةٍ  
 حَرَّائِرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ  
 الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -  
 ایک طلاق دے کہ باپنجویں عورت سے شادی کرے  
 حتیٰ کہ مطلقہ اپنی عدت پوری کرے کیونکہ یہ بات درست  
 نہیں ہے کہ ایک شخص کا پانی (منی) باپنج آزاد عورتوں  
 کے رحم میں ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
 اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## بَابُ مَا يُوجِبُ الصَّدَاقَ

### مهر کس چیز سے واجب ہوتا ہے

۵۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
 كَثَّابٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَ مُرَاتِهِ وَارْتَحِلَتْ  
 السُّتُورُ فَقَدْ وَجِبَ الصَّدَاقُ -  
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو  
 شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور خلوت صحیحہ ہو جائے  
 تو مهر واجب ہو جاتا ہے۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ  
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور حضرت امام مالک  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس شخص نے خلوت صحیحہ کے  
 بعد طلاق دے دی تو صرف نصف مہر لازم ہوگا سوائے  
 اس کے کہ وہ عورت مرد کے پاس کافی دینہ تک ٹھہری ہو  
 ہو اور وہ اس سے لذت حاصل کرے تا رہا تو (اس صورت  
 میں) مهر واجب ہو جاتا ہے۔

ف خلوت صحیحہ یا جماع کرنے سے مهر واجب ہو جاتا ہے اور اگر نکاح کرنے کے بعد جماع سے قبل طلاق دے دے  
 تو نصف مہر لازم ہوگا اگر نکاح کرتے وقت مہر کا نام نہ لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔



عَنْ حَتَّابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي تَنكِاحٍ وَالتَّرْقَةِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی  
کو نکاح اور طلاق میں جائز قرار دیا ہے ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اسی روایت  
سے ہم ہیں اخذ کرتے ہیں ۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے ۔

## ابَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَاخْتِهَا فِي مِلْكِ الْيَمِينِ

### ماں بیٹی اور دو بہنوں کو ملک یمین میں جمع کرنے کا بیان

۵۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ  
الْيَمِينُ أَتَوْطَأُ أَحَدَهُمَا بَعْدَ الْآخَرِ قَالَ  
لَا أُحِبُّ أَنْ أُحْزِنَهُمَا جَمِيعًا وَنَهَاهُ -

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے  
والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ سے ماں اور اس کی بیٹی کو بطور ملک یمین جمع  
کرنے اور یکے بعد دیگرے ان سے جماع کرنے کے  
سلسلے میں سوال کیا گیا ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا کہ ان دونوں کی ایک ساتھ  
اجازت دوں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع  
فرمایا ۔

۵۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ  
بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُثْمَانَ عَنِ  
الْأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ هَلْ يُجْمَعُ

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دو  
بہنوں کو بطور ملک یمین جمع کرنے کے سلسلے میں پوچھا ؟

ف ماں اور بیٹی یا دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے علاوہ ازیں ان سے نکاح کرنا بھی حرام ہے ماں، بیٹی، بہن،  
بھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دادی، نانی، بیوی کی ماں، نانی، دادی اور رضاعی  
بہن سے (مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۷، ص ۱۶ شیخ غلام علی اینڈ سنٹر لاہور)

## ۹۔ بَابُ نِكَاحِ السِّرِّ

### خفیہ طور پر نکاح کرنے کا بیان

۵۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ أَمْرًا  
يَرْجُلُ فِي نِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَامْرَأَةٌ  
فَقَالَ عُمَرُ هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا نُجِيزُهُ وَلَوْ كُنْتُ  
تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَعْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَكَ النِّكَاحَ  
لَا يَجُوزُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا شَهِدَ  
عَلَى هَذَا الَّذِي رَدَّاهُ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَهَذَا  
نِكَاحُ السِّرِّ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَكْمَلْ وَلَوْ كُنْتَ  
الشَّهَادَةُ بِرَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ كَانَ  
نِكَاحًا جَائِزًا وَإِنْ كَانَ سِرًّا فَلَا تَنَافُسُ  
نِكَاحُ السِّرِّ أَنْ يَكُونَ بِغَيْرِ شُحُودٍ قَامَتْ  
إِذَا كُنْتَ فِيهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ نِكَاحُ الْعِلَانَةِ  
وَلَنْ كَانُوا أَسْرُورَةً -

۵۳۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک ایسا شخص پیش  
کیا گیا جس کے نکاح میں بطور گواہ صرف ایک مرد اور ایک  
عورت شریک ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا یہ نکاح خفیہ ہے تو ہم اس کی اجازت نہیں دیتے  
اگر مجھے پیشگی اس کا علم ہوتا تو میں (اس پر) رحم کرتا  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دو گواہوں سے کم  
سے نکاح جائز نہیں ہوگا جس شخص کے نکاح کو حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ستر کیا۔ اس میں ایک مرد  
اور ایک عورت گواہ تھی جس سے گواہی مکمل نہیں ہوتی اور  
اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بطور گواہی شریک  
تو نکاح جائز ہوتا خواہ وہ نکاح خفیہ ہوتا۔ خفیہ نکاح  
گواہوں کے بغیر ہو تو وہ فاسد ہے اور اگر اس میں گواہ  
ہوں تو وہ نکاح علانیہ ہے اگرچہ انھوں نے ستر  
پوشیدہ رکھا ہو۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف شرائط اور گواہوں کے بغیر جو نکاح کیا جائے اسے ”خفیہ نکاح“ کہا جاتا ہے دو مردوں یا ایک مرد اور دو  
کی گواہی ضروری ہے یعنی ان کی موجودگی میں ایجاب و قبول کرنے کا نام نکاح ہے

الْمُسَيَّبَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً  
فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ أَجَلُ  
سَنَةٍ كَثَانُ مَسْهَا وَالْأَفْزَقُ بَيْنَهُمَا۔

کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس  
شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اسے بیوی سے  
جماع کرنے کی قوت نہیں ہے تو مرد کو ایک سال کی  
مہلت دی جائے گی (ایک سال مکمل ہونے پر) اگر  
اس نے جماع کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ زوجین کے درمیان  
جدائی کر دی جائے گی۔ ف۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ  
يُمْسِكْهَا خَيْرٌ فَإِنْ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ زَوْجَتُهُ  
وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا وَإِنْ اخْتَارَتْ  
نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيقٌ بَاطِلٌ وَلَا قَالَ إِبْنُ  
قَدَمِيسُ فِي السَّنَةِ إِنْ كَانَتْ تَيْبًا  
فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ بَكْرًا  
كَظَرِ إِلَيْهَا النِّسَاءُ فَإِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ  
خَيْرٌ بَعْدَ مَا تَحَلَّفَ بِاللهِ مَا مَسَّهَا فَإِنْ  
قُلْنَ هِيَ تَيْبٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ  
لَقَدْ مَسَّسْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے اگر سال مکمل ہونے پر شوہر نے بیوی  
سے جماع نہ کیا تو عورت اپنی ذات کے سلسلہ میں خود  
مختار ہوگی۔ اگر عورت نے خاوند کو پسند کر لیا تو وہ مرد  
کی بیوی برقرار رہے گی اس کے بعد اسے کبھی اختیار حاصل  
نہیں ہوگا اور اگر عورت نے اپنی ذات کو اختیار (عید کر) کر  
کا ارادہ کر لیا (کیا تو یہ طلاق بائنہ ہو جائے گی۔ اگر سال  
کے دوران مرد نے دعویٰ کر دیا کہ میں نے بیوی سے جماع  
کیا ہے تو اگر عورت شبہ ہوگی تو مرد کا دعویٰ قسم کے ساتھ  
معتبر ہوگا اور اگر بیوی باکرہ ہو تو عورتیں اسے دیکھ کر اس  
کے باکرہ ہونے کا بتادیں تو وہ قسم کھا کر کہہ دے کہ اس  
سے شوہر نے جماع نہیں کیا اس کے بعد اسے اپنی ذات  
کے بارے اختیار حاصل ہو جائے گا اور اگر عورتیں اس  
(عورت) کے شبہ ہونے کا کہیں تو شوہر کا قول (دعویٰ)  
معتبر ہوگا جبکہ وہ قسم کھا کر کہے کہ میں نے اس سے جماع کیا ہے

ف۔ یہ تطلق یا جدائی بیوی کی رضامندی سے ہوگی اگر عورت تفریق و تطلق کو پسند نہ کرتی ہو تو جدائی نہیں ہوگی  
یہ جدائی خلیفہ یا قاضی یا عدالت کی وساطت سے ہوگی۔



بَيْنَهُمَا فَقَالَ حَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَدَّثَتْهُمَا آيَةٌ  
مَا كُنْتُ لَا أَصْنَعُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَلَقِيَ رَجُلًا  
مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ  
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْأَمْْرِ شَيْءٌ ثُمَّ  
أَبَيْتُ بِأَحَدٍ فَعَلْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ أَمَّا هَذِهِ عَلَى رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ -

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اُبت ایٹھیں حلال قرار  
دیتی ہے (إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) جبکہ دوسری آیت  
ایٹھیں حرام قرار دیتی ہے (وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ  
الْمُؤَخَّتَيْنِ) اور میں خود ایسا نہیں کرتا پھر وہ شخص نکل کر  
ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ان سے  
اس سلسلے میں سوال کیا؟ انھوں (صحابی رسول) نے  
جواب دیا اگر مجھے اختیار حاصل ہوتا کہ میں ایسے شخص کو  
پالوں تو اسے ضرور سزا دوں۔ حضرت ابن شہاب زہری  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ صحابی حضرت  
علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان روایات  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ماں بیٹی اور دو بہنوں کو  
بطور ملک بمین جمع کرنا مناسب نہیں ہے حضرت عمار بن  
یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آزاد  
عورتوں کے حق میں حرام قرار دی ہیں وہ کنیزوں کے حق  
میں بھی حرام ہیں سوائے اس کے کہ ایک مرد جتنی چاہے  
لوٹ بایں رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے چار سے زائد  
آزاد عورتیں رکھنے کی اجازت نہیں ہے یہی امام اعظم ابو  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا كُلُّهُ نَاخِذٌ لَا يَنْبَغِي  
أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ ابْنَتِهَا وَكَابِتَيْنِ  
الْمَرْأَةِ وَأُخْتِهَا فِي مِلْكٍ أَلَيْمِينَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ  
يَاسِرٍ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا  
إِلَّا وَفَدَّ حَرَمَ مِنْ الْأَمْوَالِ مِثْلَهُ إِلَّا آثَ  
يَجْمَعُهُنَّ رَجُلٌ يَعْنِي بِذَلِكَ أَنَّهُ يَجْمَعُ مَا  
شَاءَ مِنَ الْأَمْوَالِ وَلَا يَحِلُّ لَهُ فَوْقَ أَرْبَعِ  
حَرَائِرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَتَّكُمُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا لِعِلَّةِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِاللَّحْمِ

نکاح کے بعد بیوی یا اپنی بیماری کے باعث مرد کا عورت کے پاس جانیکا بیاہ

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کا بیاہ

۶۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ سَعِيدٍ

۵۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ  
 الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
 ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ تَسَاءَلْتُ الْأَبْكَارُ فِي الْفُسَيْهَاتِ ذَوَاتِ الْأَبِ وَغَيْرِ الْأَبِ -  
 قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِذَا إِنَّا خُذُّ  
 حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باکرہ عورتوں  
 سے ان کی ذات کے بارے اجازت لی جائے گی،  
 خواہ وہ باپ والی ہوں یا نہ۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں

### ۱۳۔ بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَدَلِيٍّ

#### دلی کے بغیر نکاح کا بیان

۵۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَصْدُقُ  
 لِمَرْأَةٍ أَنْ تُنْكَحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ  
 مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ -  
 قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَإِنْ  
 تَسَاءَلَتْ جَرَّتْ هِيَ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَوَلِيُّ مَنْ  
 لَا وَلِيَ لَهُ فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ إِذَا وَصَّعَتْ  
 حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی عورت  
 اپنے دلی یا اپنے خاندان کے صاحب الرائے یا خلیفہ وقت  
 کی اجازت کے بغیر نکاح کرے درست نہیں ہے۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دلی کی اجازت  
 کے بغیر نکاح درست نہیں ہے اگر اس (عورت) اور  
 دلی کے درمیان اختلاف ہو تو اس کا ولی سلطان (خلیفہ وقت)

فل باکرہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا پردہ بکارت نہ بچھا ہو۔ اگر وہ عاقلہ بالغہ ہو تو وہ بھی اپنے نفس کی  
 حق دار ہوگی۔ یعنی والدین کی اجازت کے بغیر اگر نکاح کر لیتی ہے تو جائز نہیں البتہ والدین شادی کرنے کے وقت  
 اس کی رائے اور رضا حاصل کریں گے۔

فل عاقلہ بالغہ عورت نے دلی کے بغیر نکاح کفو میں کر لیا تو جائز ہے۔ نابالغہ کا نکاح دلی کی رضا کے بغیر  
 جائز نہیں۔ مسلمان عاقل اور بالغ ہونا "دلی" کے لیے ضروری ہے۔ باپ یا بھائی اور یا کوئی اور رشتہ دار "دلی"  
 ہو سکتا ہے۔  
 (بہار شریعت حصہ ہفتم)

یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ أَوْ ضَرُّ فَإِنَّهَا إِنْ شَاءَتْ كَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ۔

حضرت مجبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے جبکہ مرد کو جنون یا کوئی اور بیماری ہو تو عورت کو اختیار حاصل ہوگا اور اگر چاہے نکاح باقی رکھے اور اگر چاہے عیہدگی اختیار کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ امْرَأًا لَا يَحْتَمِلُ مُحِيرَتُ فَإِنْ شَاءَتْ كَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ وَلَا لَهَا خِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي الْعَتَيْنِ وَالْمَجْبُوبِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب مرد کو مستقل مرض لاحق ہو تو بیوی کو اختیار حاصل ہوگا کہ چاہے نکاح برقرار رکھے اور اگر چاہے توجہ دہائی کر لے۔ ورنہ نامرد اور خفی ہوئے کے علاوہ بیوی کو اختیار حاصل نہیں ہوتا۔

## ۱۲۔ بَابُ الْبِكْرِ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا

### باکرہ عورت سے اجازت لینے کا بیان

۵۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْفُسَ فِي نَفْسِهَا مِنْ قَوْلِهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذَا ذُنُّهَا صَمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیکرہ عورت اپنی ذات کے بارے اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ سے اس کی ذات کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَذَاتِ الْإِبِ وَغَيْرِ الْإِبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ولی خواہ باپ ہو یا غیر باپ اس بارے میں سب برابر ہیں۔



زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث تعینات کر دیا ،  
انہوں نے (حضرت زید بن ثابت) فیصلہ کر دیا کہ  
اس (مرحومہ) کا حق مہر نہیں ہوتا البتہ اسے میراث  
ملے گی یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ نہیں کرتے ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ اس کا مہر  
مقرر نہیں کیا تھا وہ اس سے جماع کرنے سے پہلے  
فوت ہو گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کسی ترسیم و اضافہ کے بغیر عورت کے لیے مہر مل ہوگا ۔  
جب انہوں (حضرت عبداللہ بن مسعود) نے یہ فیصلہ کر دیا  
تو فرمایا: اگر یہ فیصلہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان  
کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس سے بری ہیں ۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے  
کہا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص معقل بن سنان رضی اللہ  
عنہ میں جن کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام  
میں ہوتا ہے ۔ میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس  
کی قسم کھائی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
برود بنت فاشق الشعمیہ کے بارے اسی طرح فیصلہ  
کیا تھا راوی حدیث کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عبداللہ بن

كَانَ مُحَمَّدٌ وَكَسَانًا خُذُ بِهِذَا -

۵۲۲- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ  
يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ  
بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَهَا صَدَاقٌ  
مِثْلَهَا مِنْ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ فَلَمَّا  
قَضَى قَالَ فَإِنْ تَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَ  
إِنْ تَكُنْ خَطَاً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ  
وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ  
بَلَعْنَا أَكْثَرَ مَعْقِلُ بْنُ نَسَاتٍ الْأَشْجَعِيُّ  
وَكَانَ مِنْ أَكْثَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ وَالَّذِي يُخَلِّفُ بِهِ  
بِفَضْلِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَرْدِ ابْنَةِ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَ  
فَفَرَحَ عِنْدَ اللَّهِ فَرَحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا  
مِثْلَهَا لِمَوَافَقَةِ قَوْلِهِ قَوْلَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ

فانکاح کے وقت اگر ”مہر“ کا ذکر نہ کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا تاہم مہر مل ادا کرنا ہوگا۔ مہر مل سے  
مراد بہنوں، مچھوپی یا چچا کی بیٹیوں کا مہر ہے ۔

تَفْسِرَهَا فِي كَفَاءَةٍ وَلَمْ تَقْصِرْ فِي تَفْسِيرِهَا فِي صَدَاقِ  
قَالَ تِكَا حُجَّازٌ وَمِنْ حُجَّتِهِ قَوْلُ عُمَرَ فِي هَذَا  
الْحَدِيثِ أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّهُ لَيْسَ  
بِوَلِيِّ دَقْدَقٍ أَجَازَ نِكَاحَهُ لِأَنَّهُ أَسْمَا أَمَّا إِذَا  
أَنْ لَا تَقْصِرَ بِنَفْسِهَا فَإِذَا أَفْعَلَتْ هِيَ ذَلِكَ  
جَائِزٌ -

ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:  
جب کوئی عورت اپنے کفو میں نکاح کرے اور اس کے  
مہر مثل میں بھی کمی نہ ہو تو نکاح جائز ہے۔ اس کی دلیل  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو مذکورہ حدیث  
میں مذکور ہے کہ اَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا جبکہ وہ  
(صاحب رائے) ولی نہیں ہے جبکہ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔ اس کی وجہ  
یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ عورت مہر میں  
کمی نہ کرے۔ جب عورت ایسے کرے تو (یعنی مہر مثل  
متعین کر لے) تو نکاح جائز قرار پائے گا۔

## ۱۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ لَا يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا

### مہر مقرر کیے بغیر نکاح کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی جن کی والدہ حضرت زید بن  
خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں وہ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور ان کا انتقال  
ہو گیا جبکہ ان کے مہر کا ذکر نکاح کے وقت نہیں ہوا  
تھا ان کی والدہ نے حق مہر کے حصول کا مطالبہ کیا تھا  
عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مہر کا استحقاق  
نہیں رکھتیں، اگر اس کا مہر ہوتا تو ہم اسے نہ روکتے اور  
ہم اس پر ظلم نہ کرتے ان کی والدہ نے یہ بات تسلیم کر  
سے انکار کر دیا اس مسئلہ کے حل کیلئے لوگوں نے حضرت

۵۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَتًا  
لِعَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ  
الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
فَمَاتَ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَقَامَتْ أُمُّهَا  
تَطْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا  
صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ تُبْسِكْهُ  
وَلَمْ تُظْلِمْنَهَا فَابْتُئْتُ أَنْ تُقْبَلَ ذَلِكَ  
فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ نَدْبَيْنِ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ  
لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْيَدَاثُ -

ثُمَّ اُعْتَدَتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ  
اُعْتَدَتْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاٰخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا  
اَبَدًا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَكَلَّهَا مَهْرَهَا  
بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا۔

کوئی پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔ اگر دوسرے خاوند  
نے اس سے جماع کر لیا تو بھی دونوں کے درمیان جدائی  
کر دی جائے گی۔ عورت پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت  
گزارے گی تو عورت پہلے سابقہ شوہر کی عدت مکمل  
کر لگی پھر دوسرے شوہر کی، دوسرا شوہر پھر بھی اس سے  
نکاح نہیں کر سکتا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ  
عنه نے فرمایا عورت کے لیے مہر ہوگا کیونکہ شوہر نے  
(اپنے لیے) اس کی شرمگاہ حلال تصور کی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَجَعْنَا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ اِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ  
اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ  
روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
اپنے اس قول سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

۵۴۴۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ  
الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْيَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعْنَا  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الَّتِي تَزَوَّجَ فِي  
عِدَّتِهَا إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ  
ذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فُرْقٌ  
بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْمَعَا أَبَدًا وَآخَذَ صَدَاقَهَا  
فَجَعَلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ  
وَجْهَهُ لَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا  
فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنَ الْاَوَّلِ تَزَوَّجَهَا

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ”عدت کے دوران عورت  
دوسرے شخص سے نکاح کرے“ کے مسئلہ میں حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ وہ مسئلہ  
یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب  
مطلقہ سے دوسرا شخص جماع کرے تو دونوں کے درمیان  
جدائی کر دی جائے گی اور دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں  
گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مطلقہ کا مہر بیکر  
بیت المال میں جمع کر دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے

ف عدت کے دوران عورت کا نکاح کرنا ممنوع و حرام ہے جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت سوا چار مہینے  
حاملہ کی عدت وضع حمل (بچے کی پیدائش) ہے اور طلاق کی عدت تین مہینے ہیں گویا عدت کے دوران عورت اپنے شوہر  
کے عقد میں مقصور ہوگی اس لیے اس دوران نکاح کرنا طرم ہے۔



بُنُّ الدَّجْدِ عَرَّ لَا يَكُونُ مِيرَاثًا حَتَّى يَكُونُ  
قَبِيلَهُ صَدَاقٌ۔

مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اس سے قبل اتنے  
خوش کبھی نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے فیصلے کی مطابقت تھی۔ حضرت مسروق  
بن ابدع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وراثت کے اجراء  
کے لیے حق مہر کا پہلے ہونا ضروری ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور سہارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ تَزْوِجَ فِي عِدَّتِهَا

### دورانِ عدت عورت کا نکاح کرنے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ  
عنہما نے بیان کیا کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ  
کی لڑکی حضرت رشید ثقفی کے نکاح میں تھی تو انھوں نے  
اسے طلاق دیدی، دورانِ عدت اس (مطلقہ) نے ابو  
سعید بن منبہ یا ابوالجلاس بن منبہ سے شادی کر لی۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے (مطلقہ) کو اور  
اس کے خاوند کو کورے مارے اور دونوں کے درمیان  
جدائی کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت  
نے اپنی عدت کے دوران نکاح کیا اگر خاوند نے اس کے  
جماع نہیں کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائیگی اور  
عورت پہلے شوہر کی باقی ماندہ عدت مکمل کرے گی۔ پھر

۵۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ  
أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ  
كَانَتْ تَحْتَ رَشِيدِ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَلَحَّثَتْ  
فِي عِدَّتِهَا أَبَا سَعِيدِ بْنِ مُنْبَهٍ أَوْ أَبَا الْجَلَّاسِ  
ابْنَ مُنْبَهٍ فَضَرَبَهَا عَمْرٌ وَضَرَبَ زَوْجُهَا  
بِالْحَقِيقَةِ ضَرْبًا يَفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ  
عَمْرٌ آيْتُمَا امْرَأَةً تَلَحَّثَتْ فِي عِدَّتِهَا فَإِنْ  
كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا  
فَرَفَّقَ بَيْنَهُمَا وَاعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا  
مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَانَ حَاطِبًا مِنَ الْخَطَّابِ  
وَلَوْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَرَفَّقَ بَيْنَهُمَا

يَبْلُغُنِي عَنْكُمَا الْخَيْرُ وَالْحَقُّ الْوَلَدُ  
بِالْأَوَّلِ -  
(مزید) فرمایا: تمہاری طرف سے تصور خیر کے علاوہ کوئی  
چیز مجھ تک نہیں پہنچی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بچہ پہلے  
خاوند کے سپرد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَدَ  
وَلَدُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهَا جَاءَتْ بِمَعْنَى الْآخِرِ  
لِأَقْلٍ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَلَا تِلْدُ الْمَرْأَةُ  
وَلَدًا أَتَمًّا قَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَهَوَا بَيْنَ  
الْأَوَّلِ وَيُفَرِّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْآخِرِ وَلَهَا  
الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا إِلَّا قَلَّ  
مِمَّا سَتَى لَهَا وَمِنْ مَهْرٍ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بچہ پہلے خاوند کا  
ہوگا اس لیے کہ عورت دوسرے خاوند کے پاس صرف  
چھ مہینے سے کم عرصہ ٹھہری۔ کوئی عورت چھ مہینے سے کم  
خاوند کے ہاں ٹھہرے تو وہ کامل بچہ پیدا نہیں کر سکتی  
تو بچہ پہلے خاوند کا ہوگا اور دونوں کے درمیان جدائی کہ  
دی جائے گی عورت کے لیے مہر ہوگا کیونکہ شوہر نے  
عورت کی فرج کھلپانے لیے حلال تصور کیا اس (عورت)  
کا مہر متعین کردہ مقدار اور مہر مثل سے کم ہوگا۔ یہی امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عمار سے عام فقہاء کا قول ہے

## ۱۶۔ بَابُ الْعَزْلِ

### عزل کا بیان

۵۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَكَ سَالِحُ أَبُو النَّضْرِ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَحَّاشٍ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ -  
حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
اپنے والد (حضرت سعد) کے حوالے سے بیان کرتے  
ہیں کہ وہ عزل کرتے تھے۔ ف

ف جماع کے دوران خسروچ منی کے وقت عضو تامل کو عورت کی شرم گاہ سے باہر نکال لینے کو ”عزل“  
کہا جاتا ہے۔ کنیز سے جماع کرتے وقت اس کی اجازت کے بغیر عزل جائز ہے تاہم آزاد عورت (بیوی) سے  
اس کی رضامندی سے عزل کرنا جائز ہے۔

الْأَخْرَاجُ شَاءَ فَرَجَعَهُ عُمَرُ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ  
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

فرمایا: عورت کے لیے مہر ہے اس وجہ کہ دوسرے  
شخص نے اس کی شرمگاہ کو (اپنے لیے) حلال سمجھا جب  
عورت پہلے شوہر کی عدت پوری کر لے اگر چاہے تو  
دوسرے سے شادی کر سکتی ہے تو حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے  
قول کی طرف رجوع کر لیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۲۵ - أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْهَادِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أُمْرَأَةً هَلَكَتْ  
عَنْهَا نَرُوجُهَا فَأُعْتَلَّتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ  
وَعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِينَ هَلَكَتْ فَكُنْتُ  
عِنْدَ زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَنِصْفًا ثُمَّ  
وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًا فَجَاءَ نَرُوجُهَا إِلَى  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدَعَا عُمَرُ نِسَاءً مِّنْ  
نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ مَاءَ نِسَاءً لَّهُنَّ  
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أُمْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ أَنَا الْخَبِيرُ  
لَهُ أَمَّا هَذِهِ الْمَرْأَةُ هَلَكَتْ زَوْجُهَا حِينَ  
حَمَلْتُ فَأَهْرَيْتِ الدَّمَاءَ فَحَشَفَ وَلَدُهَا  
فِي بَطْنِهَا فَلَمَّا أَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِي  
تَكُنُّهُ وَأَصَابَ الْوَلَدَ الْمَاءُ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ  
فِي بَطْنِهَا وَكَبُرَ فَصَدَّقَهَا عُمَرُ بِذَلِكَ وَ  
كَرَّرَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنْتَ لَمْ

حضرت عبداللہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو اس نے چار مہینے  
اور دس دن عدت گزاری۔ عدت پوری کرنے کے بعد  
اس نے نکاح کر لیا پھر وہ (عورت) ساڑھے چار مہینے  
اپنے شوہر کے ہاں ٹھہری رہے اور بالکل مکمل بچہ جنم دیا  
اس کا شوہر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہانہ  
جاہلیت کی خواتین کو طلب فرمایا اور ان سے اس مسئلہ  
کے سلسلے میں دریافت کیا۔ ان میں سے ایک عورت نے  
جواب دیا کہ میں اس کے بارے بتاتی ہوں اس عورت کا  
خاوند فوت ہو گیا جبکہ یہ حاملہ تھی۔ اس کا خون بہہ گیا جس  
کے نتیجے میں اس کا بچہ پیٹ میں خشک ہو گیا پھر اس نے  
دوسرے آدمی سے شادی کر لی تو بچے کو پانی پہنچ گیا تو بچہ  
پیٹ میں حرکت کرنے لگا اور ٹپلا ہو گیا۔ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی تصدیق کی اور دونوں  
میں جدائی کر دی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے



۵۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْزِلُونَ عَنْ  
وَلَادِيهِمْ لِتَأْتِيَنِي وَلِيدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا  
أَنَّهُ قَدْ أَلْمَسَهَا إِلَّا لَحَقْتُ بِهِ وَكَدَّهَا  
فَاعْتَزَلُوا بَعْدَ إِذَا تَرَكَوْا-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو  
کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے عزل کرتے ہیں  
تاکہ ان کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو۔ اگر کسی لونڈی کے آقا  
نے میرے سامنے اس سے جماع کرنے کا اقرار کیا  
تو میں بچہ اس کے سپرد کردوں گا بعد میں خواہ عزل کریں  
یا نہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا صَنَعَ هَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ التَّهْمِيدِيِّ لِلتَّائِبِينَ أَنْ يُضَيِّعُوا وَلَادِيَهُمْ  
وَهُمْ يَطُؤُونَهُنَّ قَدْ بَلَغْنَا أَنَّ زَيْنَبَ بْنَ ثَابِتٍ  
وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ فَتَفَاهَتْ وَأَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَحَمَلَتْ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَلْحِقْ بِأَلِ عُمَرَ مِنْ لَيْسَ  
مِنْهُمْ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ فَاقْتَرَتْ أَنَّهَا  
مِنَ الدَّرَاعِيِّ فَانْتَفَى مِنْهُ عُمَرُ وَكَانَ  
أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ إِذَا احْصَيْنَاهَا وَلَمْ يَدْعُوهَا  
تَحْدِثْ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَمْ يَسْعُهُ فِيمَا  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَرْيَمَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَلْتَفِيَ مِنْهُ  
فِي هَذَا إِنَّا خُذْ-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تنبیہ کرنے کیلئے  
یہ کہا تھا کہ وہ ان سے جماع کر کے نطفہ ضائع نہ کریں  
اور بے شک ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن  
ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا تو اس  
نے بچہ جن دیا تو انھوں نے اس سے انکار کر دیا۔ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا وہ  
حاملہ ہو گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:  
اے اللہ تعالیٰ! جو عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے نہیں ہے  
تو اسے اولاد عمر سے نہ ملا۔ اس لونڈی نے سیاہ رنگ  
کا بچہ جن دیا تو لونڈی نے اقرار کیا کہ یہ ایک چرواہا ہے  
سے ہے۔ اس سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
نے انکار کر دیا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ  
عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خاوند لونڈی کو پردے  
میں رکھے اور باہر نہ جانے دے لونڈی نے بچہ جن دیا  
تو اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بچہ کے انکار سے  
گنجائش نہیں رہتی۔ اس روایت سے ہم دلیل  
اخذ کرتے ہیں۔

۵۴۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَفْلَحٍ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ وَلِأَبِي أَيُّوبَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُعْزَلُ

۵۴۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
الْمَدَنِيُّ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةٍ  
أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَاءَهُ  
ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
إِنِّي عِنْدِي جَوَارِي لَيْسَ نِسَائِي اللَّاتِي كُنَّ  
يَأْتِيْنَنِي مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِي  
أَنْ تَحْمِلَ مِنِّي فَأَعْزَلَ قَالَ قَالَ أَفْتِي يَا  
حَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ إِنَّمَا تَجْلِسُ  
إِلَيْكَ لِتَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ أَفْتِي قَالَ قُلْتُ  
هُوَ حَدَّثَكَ إِنِّي شِئْتُ عَطَشْتُه وَإِنْ شِئْتُ  
سَقَيْتُهُ قَالَ وَقَدْ كُنْتُ آمُمٌ ذَلِكَ مِنْ  
تَرِيدٍ فَقَالَ تَرِيدٌ صَدَقَ -

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ  
حضرت ام ولد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوالیوب  
رضی اللہ عنہ عزل کرتے تھے۔

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے  
پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس اہل یمن میں سے  
ایک شخص ابن فہد آیا اور کہا اے ابوسعید! بے شک  
میرے ہاں لونڈیاں ہیں جو میری بیویوں سے زیادہ  
خوبصورت ہیں لیکن مجھے پسند نہیں ہے کہ وہ مجھ سے حاملہ  
ہوں کیا میں عزل کر سکتا ہوں؟ راوی حدیث کا بیان  
ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے  
حجاج! انھیں سسکہ بتا دیں۔ حجاج نے کہا اللہ تعالیٰ  
آپ کی مغفرت کرے ہم لوگ تو صرف آپ سے کچھ سیکھنے  
کے لیے آپ کے پاس بیٹھے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا وہ تمھاری کھیتی ہے  
اگر تم چاہو تو اسے پیاسی رکھو اور اگر چاہو تو اسے سیراب  
کرو، اس شخص نے کہا: یہ بات میں حضرت زید رضی اللہ  
عنہ سے بھی سنا کرتا تھا تو حضرت زید نے کہا، اس نے  
سچ کہا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لونڈی سے عزل کرنے میں  
ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اور آزاد عورت سے اس کی  
اجازت کے بغیر عزل درست نہیں اگر لونڈی کسی شخص کی  
زوجہ ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا  
چاہیے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا تَدْرِي بِالْعَزْلِ  
بِاسْتِئْذَنِ الْأَمَةِ وَمَا الْحُرَّةُ فَلَا يَنْبَغِي  
أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنٍ وَإِذَا كَانَتْ الْأَمَةُ زَوْجَةً  
الرَّجُلِ يَنْبَغِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا  
وَهُوَ خَوْلٌ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب الطلاق

## ۱۔ باب طلاق الشُّنَّةِ

### طلاق مسنون کا بیان

۵۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ بِهَا الذِّينَ اَمْسُوا  
اِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ۔  
حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھتے  
ہوئے سنا، اے ایمان والو! جب تم عورتوں کو طلاق دو  
تو ان کی عدت سے کچھ وقت پہلے دو۔ ف

ف طلاق سے مراد اس سے تعلق و واسطہ ختم کرنا ہے جو نکاح کی شکل میں قائم ہوا تھا طلاق کی تین اقسام ہیں۔  
(۱) طلاق احسن (۲) طلاق حسن یا مسنون اور (۳) طلاق بدعت یا قبیح۔ (۱) طلاق احسن یہ ہے کہ بیوی کو ایسے طریقے میں  
ایک طلاق دینا جس میں جماع نہ کیا ہو پھر اسے علیحدہ چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ اس کی عدت ختم ہو جائے۔ (۲) طلاق  
حسن یا سنت طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو ایک طلاق دے، دوسرے طلاق دوسرے طلاق دے اور تیسری  
طلاق تیسرے طلاق دی جائے (۳) طلاق بدعت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک جملے میں یا ایک طلاق میں تین  
طلاقیں دے۔ اس طرح خواہ طلاق تو واقع ہو جائے گی لیکن انسان گنہگار ہو گا کیونکہ اس نے مسنون طریقہ کی  
خلاف ورزی کی ہے۔

بلاوجہ بیوی کو طلاق دینا نہایت قبیح اور قابل مذمت عمل ہے۔ حدیث رسول ہے کہ مباح کاموں میں سے  
جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسندیدہ عمل ہے وہ بیوی کو طلاق دینا ہے۔ لہذا طلاق کے معاملے میں نہایت احتیاط سے  
کام لینا چاہیے۔



۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ  
صَفِيَّةَ ابْنَتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطْشُونَ وَلَا يَمْدَهُمْ  
ثُمَّ يَدْعُوْنَهُمْ فَيُخْرِجُونَ قَالَ اللَّهُ لَا تَأْتِيَنِي  
وَلِيْلِدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ وَطِئَهَا  
إِلَّا لِحَقَّتْ بِهِمْ وَلَكِنَّهَا فَارَسَلُوْهُنَّ بَعْدَ  
وَأَمْسَكُوْهُنَّ۔

حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں  
کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے  
ہیں پھر انہیں باہر جانے کی اجازت دے دیتے ہیں  
قسم بخدا! جو لونڈی بچہ جن دے دے اور اس کا آقا بچہ کا اقرار  
کرے کہ اس نے لونڈی سے جماع کیا ہے تو میں  
بچہ اس کے سپرد کردوں۔ خواہ اس کے بعد وہ اسے  
چھوڑ دیں یا رکھ لیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مکاتب غلام نفع کی شادی ایک آزاد عورت سے ہوئی تھی۔ نفع نے اسے دو ملاقیں دے دیں۔ پھر اس نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا وہ عورت تم پر حرام ہو گئی ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نفع ایک غلام یا مکاتب تھے، ان کی زوجیت میں ایک آزاد عورت تھی۔ حضرت نفع رضی اللہ عنہ نے اسے دو ملاقیں دے دیں۔ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بارے میں دریافت کرے چنانچہ اس (نفع) نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مقام ”درج“ میں ملاقات کی جبکہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ نفع نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو دونوں نے جواب میں فرمایا: وہ عورت تم پر حرام ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام اپنی بیوی کو دو ملاقیں دے دے وہ عورت حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے وہ آزاد ہو یا لونڈی آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس مسئلہ میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ہمارے فقہاء کا کہنا ہے کہ عورتوں کے لیے طلاق اور عدت ہے اس لیے

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نُفَيْعًا مَكَاتِبَ امِّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةً حُرَّةً فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَاسْتَفَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ حُرْمَتُكَ عَلَيْكَ۔

۵۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ نُفَيْعًا كَانَ عَبْدًا لِرَأْسِ سَلَمَةَ أَوْ مَكَاتِبًا وَكَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةً حُرَّةً فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ فَيَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ وَهُوَ اخْتَدَى بَشِيرَ بْنَ زَيْدٍ فَكَاتِبٌ لَهُ قَابَتَدَارًا لَجَمِيعًا فَقَالَ لَا حُرْمَتُ عَلَيْكَ حُرْمَتُ عَلَيْكَ۔

۵۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ اثْنَتَيْنِ فَحَدَّ حُرْمَتُ حَتَّى تَشْكِكَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي هَذَا فَأَمَّا مَا عَلَيْهِ فَقَدْ وَكَا فَا تَهْمُ يَقُولُونَ الطَّلَاقُ بِالْإِسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: طلاق مسنون یہ ہے کہ مرد عدت سے کچھ دیر قبل پاکی کی حالت میں طلاق دے کہ اس نے اس طہر میں جماع نہ کیا ہو۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَقُ الشَّيْءِ أَنْ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ حَيْثُ تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۵۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةٌ فَلْيَرَا جُمُعًا ثُمَّ يَنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا بَعْدَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا فَبِتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بحالت حیض اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر اسے ٹھہرائے رکھے حتیٰ کہ عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آگیا اس (حیض) سے پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے اپنے پاس ٹھہرائے اور اگر چاہے تو اس سے جماع کرنے سے قبل طلاق دے دے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ

## ۲۔ بَابُ طَلَاكِ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

غلام کی آزاد بیوی کو طلاق کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ مَا الْمُسَوِّفُ  
عَنْهَا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ فِي حَوَائِجِهَا وَلَا يَكُونُ  
إِلَّا فِي بَيْتِهَا وَمَا الْمُطَلَّقةُ مَبْنُوتَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَ  
مَبْنُوتَةً فَلَا تَخْرُجُ لَيْلاً وَنَهَاراً مَا دَامَتْ فِي  
عَدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیوہ عورت (عدت  
کے ایام میں) اپنی ضروریات کے سلسلہ میں باہر جاسکتی  
ہے لیکن رات صرف اپنے گھر میں بسر کرے گی اور مطلقہ  
عورت خواہ مبنوتہ ہو یا غیر مبنوتہ۔ تو وہ عدت کے دوران  
دن کو گھر سے نکلے گی اور نہ رات کو۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي التَّزْوِيجِ هَلْ يَجُوزُ طَلَاقُ الْمَوْلَى عَلَيْهِ

غلام کو نکاح کی اجازت ہونے کے بعد طلاق کا حق بھی اُسے ہوگا؟

۵۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ آذَنَ لِعَبْدِهِ فِي أَنْ  
يَنْكِحَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِمَوْلَايَ طَلَاقٌ إِلَّا أَنْ  
يُطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَإِنَّمَا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ أَمَةً  
غُلَامٍ أَوْ أَمَةً وَلَيْدَتِهِمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص نے  
اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی تو اس  
غلام (کی بیوی کو طلاق دینے کا حق بھی صرف غلام کو  
حاصل ہوگا۔ لیکن مرد اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی  
لونڈی حاصل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت سے  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹۸ سے آگے) دوسرے گھر میں منتقل ہو سکتی ہے مثلاً وہ مکان گر گیا ہے یا گھر کے دوسرے افراد نے  
نکال دیا ہو اور یا عصمت دری کا امکان ہو۔ دورانِ عدت عورت دواعیِ جماع امور سے مکمل طور پر اجتناب کرے گی  
مثلاً تیل لگانا، میک اپ کرنا، اور یا بناؤ سنگار کرنا وغیرہ امور ممنوع ہیں۔

فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ فَإِنَّمَا الطَّلَاقُ  
لِلْعِدَّةِ فَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ وَزَوْجُهَا عَبْدٌ  
فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ وَطَلَا قُهَا ثَلَاثُ  
تَطَيِّقَاتٍ لِلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
وَإِذَا كَانَ الْعَدُّ تَحْتَهُ الْأَمَةُ فَعِدَّتُهَا  
حِيضَتَانِ وَطَلَا قُهَا لِلْعِدَّةِ تَطَيِّقَتَانِ كَمَا  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ -

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ رَمَ  
انہیں ان کی عدت میں طلاق دوم اس لیے طلاق عدت  
کی مناسبت سے ہوگی جب بیوی آزاد اور اس کا خاوند  
غلام ہو تو اس کی عدت تین طہر ہے اور اس کی عدت  
کے لیے تین طلاقیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ  
جب شوہر آزاد اور بیوی لونڈی ہو تو اس کی عدت دو  
حیض اور عدت کے لیے دو طلاقیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا۔

۵۵۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ يَزِيدَ  
الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ  
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَ  
الْعِدَّةُ بِهِنَّ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت ابراہیم بن یزید المکی رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
طلاق اور عدت عورتوں کے لحاظ سے ہے۔ یہی حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۳۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ لِلْمُطَلَّاقَةِ الْمَبْتُوتَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنَ الْمَيْتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

مطلقہ اور بیوہ کا دوسرے گھر میں عدت گزارنے کی کراہت کا بیان

۵۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا تَبِيتُ الْمَبْتُوتَةُ  
وَلَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا إِلَّا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مطلقہ اور بیوہ  
عورت صرف اپنے شوہر کے گھر اپنی عدت پوری کرے ف

ف مطلقہ یا بیوہ (شوہر کی وفات کی عدت) اپنے شوہر کے گھر عدت گزارے گی دن کے وقت کسی کام کے لیے  
گھر سے باہر جاسکتی ہے لیکن رات شوہر کے گھر میں گزارے گی تاہم کسی مجبوری یا عارضہ کے باعث (جاری ہے)

## ۵۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَخْتَلِعُ مِنْ نَوْجِهَا بِأَكْثَرِهِمَا أَعْطَاهَا أَوْ أَقْلُ

### بیوی کا کثیر یا قلیل مال پر خلع کرنے کا بیان

۵۶۰۔ أَخْبَرَكَ مَالُكَ أَخْبَرَكَ نَافِعٌ أَنَّ مَوْلَاةً لَصَفِيَّةَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ تَهَا فَلَاحُ يُنْكَرُهُ ابْنُ عُمَرَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنی تمام اشیاء کے عوض اپنے خاوند سے خلع کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا اخْتَلَعَتْ بِهِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَا نُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرِمِمَّا أَعْطَاهَا وَإِنْ جَاءَ النُّشُورُ مِنْ قَبْلِهَا فَأَمَّا إِذَا جَاءَ النُّشُورُ مِنْ قَبْلِهِ لَمْ نُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَإِنْ أَخَذَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ لَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت جس مقدار مال کے عوض خلع کرے جائز ہے لیکن ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ جتنا مہر شوہر نے دیا ہے اس مقدار سے زائد بیوی سے خلع کے عوض وصول کرے خواہ دونوں کے درمیان ناچاقی عورت کی طرف سے ہوئی ہو اور اگر اختلاف کا باعث مرد ہو تو ہم کسی قسم کے مال وصول کرنے کو پسند نہیں کرتے خواہ مال قلیل ہو یا کثیر۔ لیکن فتویٰ کے مطابق جائز ہے ہاں وہ اختلاف (جو مرد کی طرف سے ہے) بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ناپسندیدہ ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ف اسلام نے طلاق کا حق شوہر کو اور خلع کا حق عورت کو دیا ہے۔ میاں اور بیوی کے تعلقات ناخوش گوار اور پریشان کن صورتحال اختیار کر چکے ہوں جبکہ شوہر طلاق دینے پر بھی رضا مند نہ ہو تو بیوی شوہر کو کچھ رقم دے کر طلاق بہرہ آمادہ کرے اسے ”خلع“ کہا جاتا ہے۔ خلع عورت کا حق ہوتا ہے جتنی رقم کے عوض شوہر طلاق بہرہ آمادہ ہو اس کی ادائیگی عورت کے ذمہ ہوگی جب شوہر بیوی کے حقوق کو منظر انداز کر رہا ہو تو بیوی عدالت کی دسالت سے خلع کا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔



۵۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيفٍ جَاءَ إِلَى عُمَرَ  
ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ سَيِّدِي أَنْكَحَنِي  
جَارِيَتَهُ فَلَا نَتَّ وَكَانَ عُمَرُ يَحْرِثُ الْجَارِيَةَ  
وَهُوَ يَطَاهَا فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ  
مَا فَعَلْتَ جَارِيَتُكَ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ  
هَلْ تَطَاهَا فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِعُصْفُورٍ كَانَ عِنْدَهُ  
فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ اغْتَرَفْتُ  
لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ثقیف  
قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک غلام حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے آقا  
نے اپنی فلاں لونڈی کے ساتھ میری شادی کر دی ہے  
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لونڈی کو جانتے  
تھے آقا نے اپنی لونڈی سے جماع کر لیا۔ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے اس (آقا) شخص کو طلب کیا  
فرمایا: تو اپنی لونڈی کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے جواب  
دیا وہ میرے پاس ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا  
تم اس کے ساتھ جماع کرتے ہو؟ آپ کے پاس موجود  
ایک شخص نے اس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس شخص نے  
جواب میں کہا نہیں۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
فرمایا قسم بخدا! اگر تجھے علم ہوتا تو میں تجھے سزا دیتا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی لونڈی  
کا نکاح اپنے غلام سے کرے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ  
وہ اس کے ساتھ جماع کرے اس لیے کہ نکاح کے  
طلاق کا حق صرف غلام کو حاصل ہے آقا کو کوئی حق نہیں  
ہوتا کہ ان (لونڈی اور غلام) کے درمیان علیحدگی کر لے  
اگر آقا لونڈی سے جماع کرے گا تو اس کی ملامت کی جائے  
اور اگر وہ دوبارہ جماع کا ارتکاب کرے گا تو خلیفہ وقت  
اپنی مرضی کے مطابق قید یا مارنے کی سزا دے سکتا  
لیکن یہ سزا چالیس کوڑوں سے زائد نہیں ہونی چاہیے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَا يَنْبَغِي إِذَا  
زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ عَبْدَهُ أَنْ يَطَاهَا لِأَنَّ  
الطَّلَاقَ وَالْفُرْقَةَ بَيْنَ الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مُوَلَّاهُ  
وَلَيْسَ لِمُوَلَّاهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ زَوَّجَهُمَا  
فَإِنْ دَطَّحَهَا يَنْدَمُ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَإِنْ عَادَ  
أَذْبَهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَى قَدَرِ مَا يَذْرَى مِنَ الْحَبْسِ  
وَالضَّرْبِ وَلَا يَبْلُغُ بِذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا۔

فَلَا تَرَىٰ فِيهِ طَائِقَ فِيهِ كَذَلِكَ إِذَا أَنْكَحَهَا وَ  
إِنْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا  
فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

کہا: جب میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے  
طلاق ہے جب وہ نکاح کرے گا تو طلاق واقع ہو جائیگی  
اگر اس نے ایک کی نیت کی تو ایک، اگر دو کی نیت  
کی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں  
واقع ہوں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۶۳۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
سُلَيْمٍ الزَّمَّاقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا  
كَانَ عَمْرًا بَيْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنْ  
كُنْتُ إِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَا تَرَىٰ فِيهِ عَمَّا كُنْتُ  
أَرَىٰ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرُبُهَا حَتَّى  
تُكْفِرَ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال  
کیا کہ اگر میں کہوں ”اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں  
تو وہ مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے“ تو اس کا  
کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس سے نکاح  
کرو تو کفارہ ادا کرنے سے قبل اس کے قریب جانا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب وہ شخص فلاں  
عورت سے نکاح کر لے گا تو کفارہ دینے سے قبل  
اس کے نزدیک نہیں جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ يَكُونُ مُظَاهَرًا مِنْهَا إِذَا تَزَوَّجَهَا  
فَلَا يَقْرُبُهَا حَتَّى يُكْفِرَ۔

ف جب کوئی شخص طلاق کو معلق کر دے یعنی یہ کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق، تو جب بھی وہ  
نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائیگی اگر شوہر نے ایک طلاق کا ارادہ کیا ہو تو ایک، اگر دو کا ارادہ کیا تو دو اور اگر تین طلاقیں  
کا قصد کیا ہو تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

## ۶۔ بَابُ الْخُلْعِ كَمَا يَكُونُ مِنَ الطَّلَاقِ

خلع میں طلاقوں کی تعداد کتنی ہے ؟

۵۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَمَاهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ مُرَيْكِرِ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ نَافِجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَسِيدٍ ثُمَّ أَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هِيَ تَطْلِقُكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَتْ شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَتْ -

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ کہ انہوں نے اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے خلع کیا پھر وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ اس سلسلے میں دریافت کریں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ایک طلاق ہوگی مگر جبکہ عورت تعداد کا ذکر کرے تو اتنی ہی ہوں گی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَآيِنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَمًى ثَلَاثًا أَوْ نَوَاحًا فَيَكُونُ ثَلَاثًا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ خلع ایک بائنہ طلاق ہے لیکن اگر تین طلاقوں کا نام لیا یا تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی

## ۷۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ إِذَا نَكَحْتُ فَلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ

نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۵۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ إِذَا نَكَحْتُ

حضرت مجبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شخص

ف خلع ایک بائنہ طلاق کے برابر ہوتا ہے۔ البتہ اگر خلع کے وقت بیوی دو یا تین طلاقوں کا ذکر کرے تو دو یا تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔



قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 تَوْنُ سِرِّ سَيِّئَةٍ تَلَا قَبْلَ لَوْ أَتَى كِي اَدْرِ  
 اَبْنِ صَوَافِ كِي اَصْلَ مِي هِي كِي حَضْرَتِ عِبْدِ اللّٰهِ بِنِ  
 عَبَّاسٍ اَدْرِ حَضْرَتِ عِبْدِ اللّٰهِ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَا قَوْلِ هِي

## ۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ امْرَأَتَهُ بِدَهَا أَوْ غَيْرَهَا

### شوہر کا اپنی بیوی یا دوسرے شخص کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

۵۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
 ابْنِ نَرِيدٍ بَنٍ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
 زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهُ فَتَأْتَاهُ  
 بَعْضُ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَبَعْضُهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ  
 لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ مَلَكَتْ امْرَأَتِي أَمْرَهَا  
 بِبِدْهَا فَقَارَقَتْنِي فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى  
 ذَلِكَ قَالَ الْقَدَرُ قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ  
 أَرِجُهَا إِنْ شِئْتَ فَرَأَتْهَا هِيَ وَاحِدَةً وَأَنْتَ  
 أَمَلَكَ بِهَا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے  
 ہوئے تھے کہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک  
 شخص ان کے پاس آیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو  
 جاری تھے انھوں نے زید بن ثابت (نے اسے کہا تمہیں  
 کیا ہوا ہے؟ اس شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق  
 کا اختیار دے دیا تو اس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی  
 ہے پھر آپ نے سوال کیا کہ تجھے اس امر پر کس نے ابھارا؟  
 اس نے جواب دیا تقدیر الہی نے۔ حضرت زید بن ثابت  
 رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس سے جبراً  
 کر سکتے ہو کیونکہ وہ ایک طلاق ہے تم زیادہ حق رکھتے ہو

ف اگر شوہر نے اپنی بیوی یا دوسرے کسی شخص کو طلاق کا اختیار دے دیا تو یہ اختیار معتبر تصور ہوگا یعنی عورت نے طلاق کا  
 راستہ اختیار کر لیا تو طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر بیوی نے طلاق کو ناپسند کیا تو وہ بدستور شوہر کے عقد میں رہے گی۔ جتنی  
 طلاقیں کا اختیار شوہر نے دیا ہو عورت نے اختیار میں لے لی ہوگی اور ایسے ہی جب کسی اور آدمی کو طلاق کے سلسلے میں  
 با اختیار بنا دیا تو وہ اپنا حق اختیار محفوظ رکھتا ہے جب چاہے استعمال کر سکیگا یا درہے یہ اختیار عورت کو اسی مجلس تک رہیگا  
 جس میں شوہر نے اختیار دیا تھا البتہ شوہر نے مدت کا تعین کر دیا تو اس متعین کردہ مدت تک اسے اختیار حاصل رہے گا۔

# ۸۔ يَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوِّجَ زَوْجًا ثَمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ

دو یا تین طلاقوں کے وقوع کے بعد

دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کرنے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے کر علیحدہ کر دیتا ہے عدت کے بعد وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر لیتی ہے شوہر ثانی فوت ہو جاتا ہے یا اسے طلاق دے دیتا ہے پھر اس سے پہلا خاوند نکاح کر لیتا ہے تو وہ (پہلا خاوند) کتنی طلاقوں کا مالک ہوگا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی طلاقیں اس کی باقی تھیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب وہ بیوی پہلے شوہر کے پاس آگئی اور شوہر ثانی نے اس سے جماع بھی کر لیا تھا

۵۶۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ تَرَكَهَا حَتَّى يَحِلَّ ثُمَّ تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ أَوْ يُطَلِّقَهَا فَيَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ عَلَى كَمِّهِ قَالَتْ عُمَرُ هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِذَا خُذَ مَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ إِذَا عَادَتْ إِلَى الْأَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْأَخْرَعَاءُ عَلَى طَلَاقٍ جَوِّدَتْ لَهَا تَطْلِيقَاتُ مُسْتَقْبَلَاتٍ وَفِي أَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَ

ف جب دوسرا خاوند طلاق دے اور عورت عدت مکمل کرے تو پہلا شوہر نکاح کر لے تو وہ احناف کے نزدیک از سر نو دوبارہ تین طلاقوں کا مالک بن جائے گا۔

حَقِصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بَكْرِ الْمُتَدِّدِ  
ابْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَائِمٌ بِالشَّامِ  
فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ وَمِثْلِي يُفْنَعُ  
بِهِ هَذَا وَيُقْتَلُ عَلَيْهِ بَنَاتِي فَكَكَمْتُ  
عَائِمَةَ الْمُتَدِّدِ ابْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ  
بِهِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا لِي  
رَغْبَةً عَنْهُ وَلَكِنْ مَعِيَ لَيْسَ يُقْتَلُ عَلَيْهِ  
بَنَاتِي وَمَا كُنْتُ لِأَمْرٍ أَمْدًا قَضَيْتِهِمْ قَعَرْتُ  
أَمْرًا تَحْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ هَلَاكًا

عنها نے حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا نکاح  
مندرجہ ذیل رضی اللہ عنہ سے کر دیا جبکہ حضرت عبد الرحمن  
ملک شام جانے کے باعث (موقعہ پر) موجود نہیں تھے  
جب حضرت عبد الرحمن واپس تشریف لائے تو فرمایا: میرے  
ساتھ یہ کیا گیا کہ بیٹوں کے سلسلے میں مجھ سے مشورہ نہیں  
لیا گیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے  
حضرت مندر بن زبیر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا حضرت  
زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ فیصلہ حضرت عبد الرحمن بن  
ابی بکر کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا: مجھے اس فیصلے سے انکار نہیں لیکن میرے  
ساتھ ایسے کیونکر کیا گیا کہ بیٹوں کے سلسلے میں مجھ سے  
مشورہ نہ لیا گیا بہر حال جو کچھ ہو چکا میں اسے مسترد نہیں کروں  
گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے زوج کے پاس رہیں  
اور یہ علیحدگی (طلاق) واقع نہ ہوئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی  
شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے تو عورت کا  
فیصلہ معتبر ہوگا مگر یہ کہ خاوند اس کا انکار کر دے انکار کی  
صورت میں قسم کے ساتھ شوہر کی بات قابل قبول ہوگی اور  
شوہر عدت تک حقدار ہوگا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب  
کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے تو بیوی  
علیحدگی اختیار نہ کرے بلکہ وہ بیوی اس کے پاس رہنے  
کا اعلان کر دے، یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۵۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمَلَكَ الرَّجُلُ  
أَمْرَاتِهِ أَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا  
أَنْ يُنْكَرَ عَلَيْهَا فَيَقُولَ لَمْ أَرِ إِلَّا تَطْلِيقَةً  
وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ وَيَكُونُ أَمْلَكَ  
بِهَا فِي عِدَّتِهَا

۵۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَمَلَكَ  
الرَّجُلُ أَمْرَاتِهِ أَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ  
عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ



قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا عِنْدَنَا عَلَى مَا نَوَى  
الزَّوْجَ فَإِنْ تَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً بَأَيْتَةٍ  
وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَإِنْ تَوَى  
ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ قُفَّهَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلَى  
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْقَضَاءُ مَا  
قَضَيْتَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک شوہر کی نیت پر دار و مدار ہے اگر اس نے  
ایک طلاق کی نیت کی تو ایک بائنہ واقع ہوگی اس کی  
حیثیت ایک پیغام پہنچانے والے کی طرح ہے اگر شوہر  
نے تین طلاقیں کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا: عورت کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

۵۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّهَا خَطَبَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرِيبَةً يَدَّتْ أَبِي  
أُمِّيَّةَ فَزَوَّجَتْهُ ثُمَّ رَأَتْهُمَا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَالُوا مَا زَوَّجْنَا إِلَّا عَائِشَةَ  
فَأَسَلْتُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرْتُ لَهُ  
ذَلِكَ فَبَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أُمِّيَّةَ  
بِيَدِهَا فَاخْتَارَتْهُ وَقَالَتْ مَا كُنْتُ  
لَاخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَهُ فَلَمْ  
يَكُنْ ذَلِكَ مَلَافًا -

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن  
بن ابی بکر کے لیے قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس  
پیغام نکاح بھیجا اس (قریبہ) کے ورثاء نے نکاح کر دیا  
بعد میں قریبہ کے ورثاء حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر  
رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور کہا ہم نے صرف  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر نکاح کیا ہے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن کو  
(اپنے پاس) طلب کیا اور صورتحال کے بارے آگاہ کیا۔  
حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے قریبہ رضی اللہ عنہا کو  
طلاق کا اختیار دے دیا اس (قریبہ) نے کہا: میں تمھارے  
(عبدالرحمن بن ابی بکر) کے علاوہ کسی کو پسند نہیں کروں گی  
ایسے قریبہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہی اور یہ  
طلاق واقع نہ ہوئی۔

۵۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

# ۱۔ بابُ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتِقُ

## غلام کی منکوحہ لونڈی کے آزاد ہونے کا بیان

۵۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ كَتَعْتِقُ إِن لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمْسَحَهَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے غلام کی منکوحہ لونڈی کو آزاد کر دیا جائے تب تک شوہر (غلام) نے اس سے جماع نہ کیا ہو اسے (لونڈی کو) اختیار ہوگا

۵۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْدَ أُمِّ مَوْلَاةٍ لِّبَنِي عَدِيٍّ بِنِ كَعْبٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَكَانَتْ أَمَةً فَأُعْتِقَتْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا حَفْصَةُ وَقَالَتْ إِنِّي مُنْصِرَّتُكَ خَيْرًا وَمَا أَحَبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنَّ أَمْرَكَ مَا لَمْ يَمْسَسِكَ فَإِذَا مَسَّكَ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا قَالَتْ وَفَارَقْتُهُ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی عدی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی زبیراء کا بیان ہے کہ وہ بحالت کنیز ایک غلام کی زوجیت میں تھیں اور انھیں آزاد کر دیا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں طلب کیا اور فرمایا میں تجھے ایک ایسی خبر بتاتی ہوں کہ اس کے بارے میں تم کوئی اقدام کرو تو مجھے پسند نہیں ہوگا وہ خبر یہ ہے کہ جب تک تم سے جماع نہ کیا جائے تب تجھے فیصلہ کا اختیار حاصل ہے لیکن شوہر کے جماع کے بعد تجھے اختیار نہیں رہے گا۔ لونڈی نے کہا: میں شوہر سے علیحدگی اختیار کرتی ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا عَلِمَتْ أَنَّ لَهَا خِيَارًا فَأَمْرُهَا بَيْدُهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقْرَأْ مِنْهُ أَوْ تَأْخُذَ فِي عَمَلٍ أَوْ يَمْسَحَهَا فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا أَبْطَلَ خِيَارَهَا فَإِذَا مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْعِتْقِ أَوْ عَلِمَتْ بِهِ وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَبْطُلُ خِيَارَهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب لونڈی کو اختیار کے بارے میں علم ہو تو فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک وہ (لونڈی) اس مجلس میں موجود ہے اس کھڑی نہیں ہوتی یا کسی دوسرے عمل میں مشغول نہیں ہوتی اور یا شوہر اس سے جماع نہیں کر لیتا جب ان امور میں سے کوئی پایا جائے تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا اگر شوہر نے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذُوا إِذَا اخْتَارَتْ  
زَوْجَهَا فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَقٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ  
نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى مَا تَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ تَوَى  
وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بِأَيِّنَةٍ وَإِنْ تَوَى ثَلَاثًا  
فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بیوی (اختیار طلاق کی  
صورت میں) اپنے شوہر کو اختیار کرے یہ طلاق واقع نہیں  
ہوگی اور اگر اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو فیصلہ شوہر  
کی نیت کے مطابق ہوگا اگر شوہر نے ایک طلاق کی  
نیت کی ہوگی تو ایک بائعہ واقع ہوگی اور اگر شوہر نے  
تین طلاقوں کا قصد کیا تو تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا  
قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ تَحْتَهُ أُمَةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

### منکوحہ لونڈی کو طلاق دینے اور اسے خریدنے کا بیان

۵۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ ثَابِتٍ  
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَبَيْدَةً  
فَأَبَتْ طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا أَيْحِلُّ لَهَا  
أَنْ يَمْسَهَا فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَهَا حَتَّى تَنْكِحَ  
زَوْجًا غَيْرَهُ۔

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے  
بارے سوال کیا گیا جس کی زوجیت میں لونڈی ہو اس  
اے طلاق دے دی ہو اور پھر اسے خرید لیا کیا اس  
(لونڈی) کے ساتھ جماع درست ہوگا۔ حضرت زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس شخص کے لیے جماع  
درست نہیں ہے حتیٰ کہ جب دوسرا آدمی سے نکاح نہ کر لے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذُوا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔



الصَّبِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شَرِيحٍ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ  
ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ أَنَّ وَرَثَتَهَا مَا دَامَتْ فِي  
عِدَّتِهَا فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا عَلَيْهِ أَوْرَافُ عَامِ فَقَهَاءِ كَقَوْلِهِ -

### ۱۳۔ يَابُ الْمَرْأَةِ تَطْلُقُ أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ بیوی کی عدت بیوہ ہونے یا مطلقہ ہونے کی صورت میں

۵۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ يَتَوَقَّى عَشَهَا  
زَوْجُهَا قَالَ إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ قَالَ  
رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ  
عَلَى سِرِّيْرِهِ لَحَرِّمْتُ فَنُ بَعْدَ حَلَّتْ -

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے  
بارے سوال کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو؟ انھوں  
(حضرت عبد اللہ بن عمر) نے جواب دیا جب وہ عورت  
بچہ جن دے تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی۔ انصار سے  
تعلق رکھنے والے ایک شخص جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا  
نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عورت  
نے بچہ جن دیا خواہ وہ تختہ غسل پر ہو اور اسے دفن بھی نہ  
کیا گیا ہو تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے  
دلیل اخذ کرتے ہیں اور وہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

ف حاملہ عورت جب بیوہ یا مطلقہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل یعنی پچھنے کی پیدائش ہے۔ اس میں  
عدت کا تعین نہیں ہے خواہ شوہر کی وفات کے دوسرے دن بچہ پیدا ہوا ہو تو عدت پوری ہو جائے گی، اور  
دوسرے شوہر سے نکاح بھی کر کے گی۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا  
 جماع کر لیا لیکن نوٹری کو آزادی کا علم نہیں ہے یا آزادی  
 کا تو اسے علم ہے لیکن خیال کے بارے علم نہیں تو خیال  
 باطل نہیں ہوگا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
 ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۲۔ بَابُ طَلَاقِ الْمَرِيضِ

### بیمار کی طلاق کا بیان

۵۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ  
 حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مرض  
 کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی۔ اس کی عدت  
 مکمل ہونے کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے  
 ورثہ سے حصہ لے کر دیا۔ ف  
 ۵۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ  
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن مکمل  
 کی عورتوں کو وراثت سے حصہ لیکر دیا جبکہ انہوں نے  
 مرض کی حالت میں اپنی بیویوں کو طلاق دی۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تک  
 بیویاں عدت میں ہوں گی وارث ہوں گی البتہ شوہر کی  
 وفات سے پہلے عدت مکمل ہو گئی تو عورتیں وارث  
 نہیں ہوں گی۔  
 ۵۷۵۔ وَكَذَلِكَ ذَكَرَهُ شَيْخُ بَشِيرٌ عَنِ الْغُبَرِيِّ  
 حضرت شریح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر

ف بیمار شوہر نے طلاق دی اور وہ اسی بیماری میں مر گیا جبکہ بیوی عدت پوری کر رہی تھی تو بیوی شوہر  
 کی وارث ہوگی یعنی حق وراثت پائے گی البتہ اگر شوہر بیوی کی عدت مکمل ہونے کے بعد فوت ہوا تو وہ وراثت  
 کی حقدار نہیں ہوگی۔

۵۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ إِلَى مِنْ أَمْرَاتِهِ  
فَإِذَا مَضَتْ  
الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ  
وَقَفَتْ حَتَّى يُطْلَقَ أَوْ يَقَى وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا  
طَلَاؤٌ وَإِنْ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ حَتَّى  
قَالَ مُحَمَّدٌ يَلْعَنَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ  
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّهُمْ قَالُوا إِذَا إِلَى الرَّجُلِ  
مِنْ أَمْرَاتِهِ فَضُتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ  
يَقَى فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَاطِنَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ  
مِنَ الْخَطَّابِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوقَفَ  
بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِ  
هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْبُصُ  
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ قَاؤُ فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ رَحِيمٌ  
وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ  
قَالَ الْفَقِيهُ الْجَمَاعَةُ فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَزَمَةُ  
الطَّلَاقِ انْقِصَاءُ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ فَإِذَا مَضَتْ  
بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَلَا يُوقَفُ بَعْدَهَا وَكَانَ  
عِنْدَ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ بِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ  
مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی  
بیوی سے ایلاء کیا تو جب چار ماہ گزر جائیں گے اسے مجبور  
کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ طلاق دے یا رجوع کرے، طلاق  
واقع نہیں ہوگی اگر چار مہینے گزریں تو ہر کو مجبور کیا جائیگا  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ  
روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق، عثمان غنی، عبداللہ  
بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب  
کوئی مرد اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے اور رجوع کرنے  
سے قبل چار مہینے گزر جاتے ہیں وہ ایک طلاق بائنہ  
واقع ہوگی اور اس کی حیثیت پیغام رساں کی ہے ان کا  
کنا ہے کہ چار ماہ گزرنے کے بعد شوہر کو مجبور نہیں کیا  
جائیگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت  
”الَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْبُصُ أَرْبَعَةَ  
أَشْهُرٍ، فَإِنْ قَاؤُ فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ رَحِيمٌ“  
وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ  
کی تفسیر میں فرمایا: الفقی سے مراد چار مہینے کی مدت میں  
جماع کرنا ہے اور عزیمۃ الطلاق سے مراد چار مہینے گزارنا  
ہے جب چار مہینے (بغیر رجوع کیے) گزر جائیں تو ایک  
طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اس کے بعد شوہر کو مجبور نہیں  
کیا جائے گا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
دوسروں سے زیادہ قرآن کی تفسیر جانتے تھے یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔



عام فقہاء کا قول ہے ۔

۵۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ إِذَا وَضَعْتَ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا : جب عورت اپنے  
پیٹ سے بچہ جن دے تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : ہم اس روایت  
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ طلاق یا شوہر کی وفات کی  
صورت میں اس کی عدت بچہ کی پیدائش سے اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ فِي الطَّلَاقِ  
وَالْمَوْتِ جَمِيعًا تَنْقِضِي عِدَّتَهَا بِالْوِلَادَةِ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ۔

## ۱۴۔ بَابُ الْإِيلَاءِ ایلاء کا بیان

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : جب کوئی شخص  
اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر چار مہینے مکمل ہونے  
قبل رجوع کر لیا تو وہ عورت اس کی زوجیت میں رہے گی  
اور طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر چار مہینے مکمل ہونے  
سے قبل رجوع نہ کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی اور عدت مکمل  
ہونے سے قبل شوہر رجوع کر سکتا ہے ۔ راوی حدیث کا  
بیان ہے کہ مروان اس طرح کا فیصلہ کیا کرتا تھا ۔

۵۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ  
أَمْرَاتِهِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ تَمُتِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ  
فَهِىَ أَمْرَأَتُهُ لَمْ يَذْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَيْءٌ  
فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ قَبْلَ أَنْ يَمُتَ  
فَهِىَ تَطْلِيقَةٌ وَهَذَا مَلِكٌ بِالرَّجْعَةِ مَا لَمْ  
تَنْقُضْ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْدًا أَنْ يَمُتَ  
بِهِ ۔

ف ”ایلاء“ کا مطلب یہ ہے کہ شوہر قسم کھالے کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زائد مدت تک اپنی بیوی کے پاس  
جائیگا ۔ اگر اس مدت کے دوران شوہر اس (بیوی) کے پاس چلا گیا تو حانت ہو جائے گا اور وہ قسم کا کفارہ ادا کرے گا  
ایلاء ختم ہو جائیگا اور اگر شوہر اس مدت کے دوران اپنی بیوی کے پاس چلا گیا یعنی جماع کر لیا تو احناف کے نزدیک ازخو  
طلاق بائنہ واقع ہو جائیگی اور اس کے بعد حق رجوع ختم ہو جائے گا ۔

بِهَا قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا  
فَتَقَعُ عَلَيْهَا الثَّانِيَةُ وَالثَّلَاثَةُ مَا دَامَتْ  
فِي الْعِدَّةِ -

سب ایک بار واقع ہو گئیں اور اگر وہ ایک ایک کر کے  
دیتا تو پہلی طلاق بائنہ واقع ہو جاتی، دوسری سے قبل  
اس عورت پر عدت نہیں، دوسری اور تیسری طلاق عدت  
کے دوران واقع ہو جاتی ہیں۔

## ۱۶۔ بَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَ رَجُلًا فَيُطَلِّقُ قَبْلَ الدُّخُولِ

### مطلقة عورت کو شوہر ثانی کا جماع سے قبل طلاق دینے کا بیان

۵۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْمُسَوِّمُ بْنُ  
رِفَاعَةَ ابْنِ سَمُوَالٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَيْمِيمَةَ بِنْتَ  
وَهَبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَتَكَحَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ  
فَاعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَتَسَّهَا  
فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَتَسَّهَا فَاثِمًا إِذْ أَنْ يَتَكَحَّهَا  
وَهُوَ نَزْوُجَهَا الْأَوَّلُ الَّذِي طَلَّقَهَا فَذَكَرَ  
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوُجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ  
حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْكَةَ -

حضرت زبیر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تہیمہ  
بنت وہب رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر مطلقہ سے  
حضرت عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا  
ان میں جماع کرنے کی طاقت نہیں تھی اس لیے اسے  
طلاق دے دی مطلقہ (تہیمہ بنت وہب) سے پہلے  
شوہر یعنی رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے  
کا قصد کیا۔ انھوں نے نکاح کرنے کے بارے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: جب تک کوئی دوسرا شوہر اس سے جماع نہیں  
کر لیتا وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے ف

ف مطلقہ عورت (طلاق یافتہ) کو اگر شوہر ثانی جماع سے قبل تین طلاقیں دے تو اس سے پہلا شوہر دوبارہ نکاح  
نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرے شوہر کا جماع کرنا ضروری ہے جیسا کہ زیر بحث حدیث سے ثابت ہے یا یوں کہیں  
کہ حلالہ میں جماع شرط ہے۔

# ۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

جماع سے قبل شوہر کا اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ نکالنا

۵۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ إِيَّاسٍ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ  
ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ الْآثَ  
يَنْكِحُهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي قَالَ قَدْ هَبْتُ مَعَهُ  
فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا يَنْكِحُهَا  
حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَقَالَ لَأَتَاكَانَ  
طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أُرْسَلْتُ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ  
فَضْلٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِذْ كُنَّ طَلَّقَهَا  
ثَلَاثًا جَمِيعًا فَوَقَعْنَ عَلَيْهَا جَمِيعًا مَعًا وَكُنَّ  
فَرَقَهُنَّ وَقَعَتْ الْأُولَى خَاصَّةً لِذَلِكَ بَيِّنَاتٌ

ف اگر شوہر جماع سے قبل اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عدت گزارے بغیر دوسرے شخص سے نکاح  
سکتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد نسب کے غلط ملط ہونے سے احتراز ہوتا ہے جو یہاں مفقود و معدوم ہے  
حلالہ کے بغیر پہلا شوہر نکاح نہیں کر سکتا۔



## ۱۸۔ بَابُ الْمُتْعَةِ

### متعہ کا بیان

۵۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَدِّهِمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحَيْرِ الْإِسْثِيَّةِ۔ متعہ کرنے اور گھر ملوگ گھروں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

**ف** عورت کو کچھ رقم کے عوض محدود وقت یا محدود مدت تک جماع کے لیے مائل کر لینا ”متعہ“ کہلاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ جائز تھا، لیکن اسلام نے اسے حرام قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے علاوہ حرمت متعہ کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:-

(۱) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المتعہ (امام اعظم ابو حنیفہ، مسند امام اعظم، صفحہ ۲۶۴)۔  
ادارہ نشریات اسلام لاہور۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا۔

(۲) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء (امام اعظم ابو حنیفہ، مسند امام اعظم صفحہ ۲۶۵، ادارہ نشریات اسلام لاہور) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

(۳) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم فتح مکہ (حوالہ ایضاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

(۴) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعۃ النساء یوم الفتح (حوالہ ایضاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

ان روایات معتبرہ سے معلوم ہوا کہ ”متعہ“ جیسی لعنت کو حرام قرار دینا تھا بلکہ متن والی حدیث کے راوی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں انھوں نے خود حدیث بیان فرما کر اس امر قبیح کو ملعون قابلِ مذمت قرار دیا بلکہ اس (جاری سم)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا لِأَنَّ الثَّانِيَّ  
لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا يَحِلُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ  
حَتَّى يُجَامِعَهَا الثَّانِيَّ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے چونکہ شوہر ثانی نے  
اس سے جماع نہیں کیا اس لیے پہلے خاوند کے لیے  
مطلقہ جائز نہیں ہے پہلے خاوند سے نکاح کی صحت کیلئے  
زوج ثانی کا جماع کرنا شرط ہے۔

## ۱۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا

عَدَّتْ كِي تَكْمِلُ سَبْعَ قَبْلِ عَوْرَتِ كِي سَفَرُ كَرْنِي كَابِيَانِ

۵۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْبَكِّيُّ  
الْأَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ عَدْرَةَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّهُنَّ إِلَى أَهْلِهِنَّ  
مِنَ الْبَيْتِ إِذَا يَمْنَعُهُنَّ الْحَبْرُ -

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیوہ عورتیں جو ایام عَدَّت  
گزار رہی ہوتیں انھیں حج سے منع کرتے اور مقام بیدا  
سے انھیں واپس کر دیتے تھے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا يَنْبَغِي  
لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ فِي عِدَّتِهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ  
مِنْ طَلَاقٍ كَانَتْ أَوْ مَوْتٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کسی عورت کیلئے  
جائز نہیں ہے کہ وہ عَدَّت کے دوران سفر کرے خواہ  
طلاق کی عَدَّت گزار رہی ہو یا شوہر کی وفات کی۔

ف بیوہ عورت اپنی عَدَّت شوہر کے گھر پوری کرے گی۔ دورانِ عَدَّت دوسرے مقام پر مستقل ہونا یا سفر کرنا جائز  
نہیں ہے خواہ سفر حج کیوں نہ ہو اور طلاق کی عَدَّت کا بھی یہی حکم ہے۔

رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ كَذَوْبٌ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ  
سَكَمَةَ فَكَانَتْ قَحْطَةً فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً  
شَابَةً فَأُثِرَ الشَّابَةُ عَلَيْهَا فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ  
فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَهْلَهَا حَتَّى إِذَا كَادَتْ  
أَنْ تَحِلَّ أَرَيْحَهَا ثُمَّ عَادَ فَأُثِرَ الشَّابَةُ  
فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ  
أَهْلَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَحِلَّ أَرْتَجَعَهَا ثُمَّ  
عَادَ فَأُثِرَ الشَّابَةُ فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ  
فَقَالَ مَا يَثْبُتُ إِتْمَا بَقِيَّتُ وَاحِدَةً فَإِنْ  
يَثْبُتُ اسْتَقَرَّتْ عَلَى مَا تَرَيْنَ مِنْ  
الْإِثْرَةِ وَإِنْ يَثْبُتُ طَلَّقْتُكَ قَالَتْ بَلْ  
اسْتَقِرَّ عَلَى الْإِثْرَةِ فَأَمْسَكْهَا عَلَى ذَلِكَ  
فَلَمْ يَدْرَافِعْ أَنَّ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ إِتْمَا حِينَ  
رَضِيَتْ أَنْ تَسْتَقِرَّ عَلَى الْإِثْرَةِ -

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ  
کی بیٹی سے نکاح کیا اس کے علاوہ ایک اور نوجوان  
عورت سے شادی کر لی۔ اس (رافع) کا رجحان نوجوان  
عورت (بیوی) کی طرف زیادہ تھا تو پہلی بیوی نے  
طلاق کا مطالبہ کر دیا انھوں نے اسے ایک طلاق دے  
دی اور اسے روکے رکھا جب عدت پوری ہونے لگی تو  
اس سے رجوع کر لیا پھر نوجوان عورت کی طرف میلان  
ہو گیا پہلی بیوی نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا۔ انھوں نے  
اسے ایک طلاق دیدی پھر اسے روکے رکھا حتیٰ کہ عدت  
پوری ہونے لگی تو اس سے رجوع کر لیا پھر نوجوان  
بیوی کی طرف مائل ہو گئے تو پہلی بیوی نے پھر طلاق کا  
مطالبہ کر دیا۔ اس بار رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسا  
تم چاہتی ہو؟ اب صرف ایک طلاق باقی رہ گئی ہے  
اگر تم اس ترجیح کی حالت میں ٹھہرنا چاہتی ہو تو فہما  
در نہ اگر تم چاہتی ہو تو میں تجھیں طلاق دے دیتا ہوں؟  
پہلی نے کہا میں اسی ترجیح کی حالت میں تمہارے پاس  
رہوں گی۔ چنانچہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اسے اسی  
حالت میں ٹھہرا لیا جب بیوی نے ترجیح کی حالت میں آپ کے  
ہاں رکنے کا فیصلہ کر لیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ  
عنہ نے اسے گناہ تصور نہ کیا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ بِذَلِكَ إِذَا رَضِيَتْ  
بِالْمَرْأَةِ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عِنْدَ إِذَا بَدَأَ لَهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ترجیح اور  
میلان میں کوئی حرج نہیں جبکہ عورت اس سلسلے میں خوشی کا

ف بیویوں کے درمیان حقوق کے لحاظ سے مساوات قائم کرنا شوہر پر واجب ہے لیکن عورت اپنی رضامندی سے ترجیح  
کی اجازت دے یا قدرتی طور پر ایک عورت کی طرف میلان زیادہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔



۵۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ أَنَّ خَوْلَةَ بَدَتْ حَكِيمٌ دَخَلَتْ  
عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ رِبِّيْعَةَ  
ابْنِ أُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِأَمْرَأَةٍ فَحَصَلَتْ مِنْهُ  
فَخَرَجَ عُمَرُ فَرِغًا يَجُرُّ دَاءَهُ فَقَالَ  
هَذِهِ الْمُنْعَةُ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا ہے شک زبیر بن  
امیہ رضی اللہ عنہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور  
وہ عورت اس سے حاملہ ہو گئی ہے۔ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ تیزی سے نکلے حکم آپ کی چادر گسیٹ دی تھی تو  
آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ متعہ ہے؟ اگر میں نے  
اس بارے پہلے اعلان کیا ہوتا تو میں (اس کا ارتکاب  
کرنے والے کو) سنگسار کرتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُنْعَةُ مَكْرُوهَةٌ فَلَا يَنْبَغِي  
فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيمَا جَاءَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا اثْنَيْنِ وَلَا قَوْلُ  
عُمَرَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ إِثْمًا  
تَضَعُهُ مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيدِ هَذَا اقْوُلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: متعہ منع  
(حرام) ہے کسی صورت بھی جائز نہیں ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعدد احادیث میں اس  
کی حرمت ونفی ثابت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ کا قول لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ (یعنی اگر  
میں پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو ارتکاب کرنے والے کو سنگسار  
کرتا) تہدید و تنبیہ کے لیے یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۹۔ بَابُ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ فَيُؤْتِي أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرَةِ

شوہر کا دو بیویوں میں سے ایک کو تزج دینے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۷ سے آگے) عمل کو صراحتاً ”زنا“ کہا جاسکتا ہے جس کی حرمت میں کسی قسم کا شک  
شبہ نہیں ہے۔

فَقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور لعان کرے تو زوجین کے درمیان تفریق کر دیا جائے  
گی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا جائے گا یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## ۲۱۔ بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

### طلاق کے متعہ کا بیان

۵۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةً إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ  
فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تَمَسَّ فَحَسْبُهَا  
نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہر مطلقہ  
عورت کے لیے متعہ ہے سوائے اس عورت کے کہ اس  
کے لیے مہر کا تعین کیا گیا ہو اور شوہر نے اس سے جماع  
نہ کیا ہو، اس کے لیے مقرر شدہ مہر کا نصف ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَانَتْ  
الْمُتْعَةُ الَّتِي يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا إِلَّا مُتْعَةً  
وَاحِدَةً هِيَ مُتْعَةُ الذَّيْ يُطَلَّقُ امْرَأَتَهُ  
قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهَذِهِ  
لَهَا الْمُتْعَةُ وَاجِبَةٌ يُوْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ  
وَأَذَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا الدَّرْعُ وَ  
الْمِلْحَفَةُ وَالْخِصَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: متعہ  
کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے لیے شوہر کو مجبور کیا  
جائے سوائے ایک متعہ کے، وہ یہ ہے کہ شوہر جماع  
قبل اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس کے لیے مہر بھی  
مقرر نہ کیا گیا ہو۔ یہ متعہ واجب ہے جو عدالت کے  
ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کم از کم متعہ عورت کے  
لیے گھر میں استعمال ہونے والا لباس ہے یعنی دوپٹہ  
قمیص اور تہبند ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ف یاد رہے کہ اس مقام پر متعہ سے مراد وہ متعہ نہیں ہے جو اہل تشیع کے ہاں عبادت کا درجہ رکھتا ہے اس متعہ کی  
حرمت کی تفصیلی بحث پہلے گزر چکی ہے اس مقام پر متعہ سے مراد یہ ہے کہ شوہر جب اپنی بیوی کو جماع سے قبل طلاق  
دے تو وہ مہر کے علاوہ بطور معاونت کپڑے وغیرہ اسے دے۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

اظہار کر دے اور اسے معلوم ہو کہ اگر وہ اپنے کا مطالبہ  
کرے گی تو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

## ۳۔ بَابُ اللَّعَانِ

### لعان کا بیان

۵۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
أَنَّ رَجُلًا عَنِ امْرَأَتِهِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَانَتْهُ مِنْ وَلَدٍ هَا فَفَرَّقَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ  
بِالْمَرْأَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذًا إِذَا تَفَقَّى الرَّجُلُ  
وَلَدًا امْرَأَتِهِ وَلَا عَنْ خُرْقٍ بَيْنَهُمَا وَلِزِمَ الْوَلَدُ  
أُمَّةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک  
شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے  
سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجین  
کے درمیان تفریق کر دی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب شوہر اپنی بیوی  
کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے کا انکار کر دے

ف مرد کا عورت پر تہمت لگا کر لعنت کرنے کو ”لعان“ کہا جاتا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مرد چار بار  
قاضی کی موجودگی میں یوں کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر عورت پر لعنت کرتا ہوں کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے  
پھر پانچویں مرتبہ یوں کہے گا کہ اگر اس دعویٰ زنا میں میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اسی طرح عورت چار  
بار اپنی برادرت کا اظہار کرتی ہوئی کہے گی کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اس مرد نے جو مجھ پر تہمت زنا لگائی  
ہے اس میں وہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے گی کہ اگر مرد اپنے دعویٰ میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو،  
لعان کے بعد قاضی زوجین کے درمیان تفریق (جدائی) کر دے گا۔ بعد ازاں اگر مرد نے جھوٹا ہونے کا اعتراف کر لیا  
تو اس پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔ لعان کا حکم یہ ہے کہ مرد کے حق میں حد قذف اور عورت کے حق میں حد زنا  
کے قائم مقام ہوگا۔



الْأَخِيرَ أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ كُلِّ نِيَالٍ  
إِلَّا عَلَى تَرْوِجٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ  
أَنْ تُحَدِّثَ عَلَى رُوحِهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا وَلَا  
تَتَطَيَّبَ وَلَا تَدَّهِنَ لِزَيْنَةٍ وَلَا تَكْتَحِلَ لِزَيْنَةٍ حَتَّى  
تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاقِمَةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا -

اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی  
دوسرے کی وفات پر تین دن سے زائد سوگ منائے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت  
کے لیے جائز نہیں ہے کہ سوگ کے دوران خوشبو، تیل  
اور سرمہ زینت کی غرض سے استعمال کرے حتیٰ کہ  
عدت پوری ہو جائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۳۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَنْتَقِلُ مِنْ مَنَازِلِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ تَوْتٍ أَوْ طَلَاكِ

بیوہ یا مطلقہ کا عدت کے دوران اپنے گھر سے نکلنے کا بیان

۵۸۹- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَ نِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّهُ  
سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِنِ الْعَاصِ  
طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَيْتَةَ فَانْتَعَلَهَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ  
أَمِيرُ الْمَدِينَةِ لِأَنَّ اللَّهَ وَارَدَ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا  
فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سَلِيمَانَ أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یساف رضی اللہ عنہما  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص رضی اللہ  
عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن حکم رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو  
طلاق مغلطہ دیدی تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے  
اسے (اپنے) گھر منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے امیر مدینہ مروان کو پیغام بھیجا کہ تم خوفِ خدا  
کردو! اور عورت کو اس کے گھر واپس کر دو۔ مروان نے  
کہا: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ  
حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مجھ پر تسلط حاصل کر لیا  
قاسم کی روایت کے مطابق مروان نے کہا  
کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اطلاع نہیں پہنچی؟

وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوْ مَا بَلَغَكَ  
هَآنُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا

## ۲۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الزَّيْنَةِ فِي الْعِدَّةِ

عِدَّت کے دوران عورت کا زیب و زینت کرنیکی کراہت کا بیان

۵۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتَّى كَادَتْ عَيْنَاهَا أَنْ تَرْمَصَا.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آنکھیں آشوب زدہ ہو گئیں جبکہ وہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد سوگ کے دن گزار رہی تھیں انھوں نے اپنی آنکھوں میں سرمہ نہ لگایا حتیٰ کہ آنکھیں کچھ (رگدھ) سے بھر گئیں۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں (ایام عِدَّت میں) عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ زینت کی غرض سے سرمہ، تیل اور خوشبو استعمال کرے البتہ سفیدہ وغیرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ زینت کے لیے نہیں ہوتا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَتَّبِعُ أَنْ تَكْتَحِلَ بِكُحْلٍ الزَّيْنَةِ وَلَا تَدَّهِنَّ وَلَا تَتَطَيَّبَ قَا مَا الدُّرُومُ وَنَحْوُهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ لِزَيْنَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے

۵۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُؤُّ مِنْ يَدِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ

ف جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل سے واضح ہوتا ہے کہ وفات کی عِدَّت گزارنے والی عورت حجام کے دوائی امور سے مکمل طور پر پرہیز کرے گی۔ یعنی دوران عِدَّت تیل، سرمہ، خوشبو، نئے کپڑے زیب تن کرنے اور دیگر زیب و زینت والی چیزیں استعمال نہیں کرے گی۔

أَبْقُوا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ أَذْرَكَهُمْ  
فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْذَنَ لِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَىٰ أَهْلِي  
فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ نَرُوحِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي  
مُسْكِنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ  
حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُ بِالْجُحْدَةِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَمْتُ  
دَعَانِي فَدُعَيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتُ فَرَدَدْتُ  
عَلَيْهِ الْبَعْضَ الَّذِي ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمْكِنِي  
فِي بَيْتِكَ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَكَ قَالَتْ  
فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ  
فَلَمَّا كَانَ أَمْرُ عُثْمَانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ  
ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَاتَّبَعَهُ وَقَطَعِي

بہ۔

پاس پہنچے تو انھوں (غلاموں) نے اسے قتل کر دیا مگر بوجہ کا  
بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے  
خاندان بنی خدرہ میں واپس جانے کے سلسلہ میں سوال  
کیا کیونکہ میرے شوہر نے میرے لیے نہ تو مسکن چھوڑا ہے  
اور نہ نان و نفقہ۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حتیٰ کہ جب میں  
حجرہ مقام میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب  
کیا یا کسی شخص کے ذریعے مجھے بلوایا جب میں آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے آپ کو تمام قصہ سنا دیا جو  
پہلے بیان کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدت  
پوری ہونے تک تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ وہ بیان کرتی  
ہیں کہ میں نے اس گھر میں چار مہینے دس دن عدت پوری  
کی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنه کا دور خلافت آیا تو انھوں نے مجھے طلب کیا اور اس  
بارے مجھ سے دریافت کیا میں نے اس سلسلے میں بیان  
کر دیا انھوں نے اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے  
مطابق فیصلہ کیا۔

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے  
بارے دریافت کیا گیا کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے  
دی اور وہ ایسے مکان میں ہے جو کرائے پر ہے تو اس کا  
کرایہ کس پر ہوگا؟ انھوں نے جواب دیا کہ کرایہ شوہر پر  
ہوگا۔ لوگوں نے کہا اگر شوہر کے پاس کرایے کی گنجائش  
نہ ہو؟ انھوں (سعید بن مسیب) نے جواب دیا، خود  
عورت پر کرایہ ہوگا۔ لوگوں نے پھر سوال کیا اگر عورت بھی

۵۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا  
رُوحَهَا وَهِيَ فِي بَيْتٍ يَكْرَأُ عَلَىٰ مِنَ الْكِرَاءِ  
قَالَ عَلَىٰ رُوحِهَا قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَشِيرَةً  
رُوحَهَا قَالَ فَعَلَيْهَا قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَى الْأَمِيرِ۔



يُضْرَكَ أَنْ تَذْكُرْ حَدِيثَكَ فَاطِمَةَ قَالَ مَرْوَانُ  
إِنْ كَانَ بِكَ الْكُفْرُ فَحَسْبُكَ مَا يَنْهَى هَذَانِ  
مِنَ الشَّرِّ.

اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم  
حدیث فاطمہ کا تذکرہ نہ کرتے تو تمہیں ضرور دیاں نہیں تھا  
مردان نے کہا اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ کا گھر سے  
خروج) لڑائی کے باعث تھا تو یہاں بھی دونوں کے  
درمیان لڑائی سبب موجود ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَا يَنْبَغِي  
لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنَازِلِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا  
فِيهِ نَزْجُهَا طَلَاً بَاطِلًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ مَاتَ  
عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۵۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَةَ  
سَعِيدِ بْنِ نَزْدِ بْنِ ثَقِيلٍ طَلَّقَتِ الْبَتَّةَ  
فَانْتَقَلَتْ فَاتَّكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے جائز نہیں  
ہے کہ جس گھر میں خاوند نے طلاق بائنہ دی ہے دوسری  
جگہ منتقل ہو حتیٰ کہ اپنی عدت پوری کر لے یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
سعید بن زید بن ثقیل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو طلاق بائنہ  
دی گئی تو وہ دوسرے گھر منتقل ہو گئی۔ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کیا

۵۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنُ كَعْبِ بْنِ عَجْدَةَ عَنْ عَمَّتِهِ نَزْدِ بْنِ ابْنَةِ  
كَعْبِ بْنِ عَجْدَةَ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بَدَتْ مَالِكِ بْنِ  
سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ بِالْحُدُ رَجَبٍ  
أَخْبَرْتُمَا أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ  
عَجْدَةَ فَإِنَّ زَوْجِي حَذَرَ فِي طَلَبِ عَبْدِلَهْ

حضرت سعد بن اسحاق رضی اللہ عنہ اپنی چھوٹی بہن  
بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے  
کہ فریجہ بنت مالک رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو سعید خدری  
رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں وفات پائی کہ انھوں نے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ  
اپنے قبیلہ بنی خدرہ میں واپس چلی جائے کیونکہ ان کا شو  
بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے جب وہ غلاموں

ف عورت طلاق کی عدت گزار رہی ہو یا وفات کی ہر صورت وہ شوہر کے گھر گزرا رہے گی بغیر کسی عذر کے دوسرے گھر  
منتقل ہونا جائز نہیں ہے البتہ وہ مکان گھر جائے یا اہل خانہ نکلنے پر مجبور کہیں یا وہاں عزت و عظمت محفوظ نہ ہو تو وہ  
جگہ منتقل ہو سکتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۵۹۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَادَةَ  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت یحییٰ  
عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ يَحْيَى  
بن جزار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ  
ابن ابی طالب کو مرنے والے وقت کہا کہ اُمّ الولید تم سے  
عنہ نے فرمایا: اُمّ ولد کی عدت تین حیض ہے۔

۵۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ  
حضرت رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
نَجَّارٍ بْنِ حَيَوَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سُئِلَ عَنْ عِدَّةِ  
بے شک حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اُم ولد  
أُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَا تُكَيِّسُوا عَلَيْنَا فِي دِينِنَا إِنَّ  
کی عدت کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: تم  
تَكُ أُمَّةً فَإِنَّ عِدَّتَهُمَا عِدَّةُ حُرَّةٍ۔  
لوگ ہمیں ہمارے دین کے بارے شبہ میں نہ ڈالو، اگر  
اُمّ ولد لونڈی ہو تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اتَّخَذَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے  
حَنِيفَةَ وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامِرَةَ مِنْ  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
فَقَهَائِنَا۔  
ابراہیم نخعی اور عامر سے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۵۔ بَابُ الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَمَا يُشْبِهُ الطَّلَاقَ

### خلیہ، بریہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ کا بیان

۵۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ الْخَلِيَّةُ وَ  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: خلیہ اور  
الْبَرِيَّةُ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ  
بریہ کا لفظ استعمال کرنے سے تین طلاقیں واقع  
مِنْهُمَا۔  
ہوتی ہیں۔

۵۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ تَحْتَهُ  
حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک شخص  
وَلَيْدَةٌ فَقَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا قَالَ  
کی زوجیت (نکاح) میں ایک لونڈی تھی اس (شخص)  
الْقَاسِمُ فَرَأَى النَّاسَ إِتْمَانًا تَطْلِيقًا۔  
نے لونڈی کے وارث سے کہہ دیا: تم اس کے بارے  
جو چاہو کہو! حضرت قاسم بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے

کرایہ ادا نہ کر سکتی ہو؟ جواب دیا: امیر وقت پر کرایہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْكِنٍ حَقِصَةٍ ذَوِجِ الْبَيْتِ صَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ طَرِيقَهُ فِي بَجْعَرِهَا فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْأُخْرَى مِنْ أَذْيَارِ الْبُيُوتِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَرَاهَةً أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ذوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر طلاق دی۔ حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے مسجد کی طرف راستہ جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے لیے گھروں سے پیچھے کی طرف سے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا کیونکہ وہ رجوع کے بغیر مطلقہ کے پاس جانے کو ناپسند تصور کرتے تھے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ جس گھر میں شوہر نے طلاق دی ہو اس سے عدت پوری کیے بغیر دوسرے گھر منتقل ہو خواہ وہ طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہو یا غیر بائنہ کی اور خواہ شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فِيهِ رَاجِعًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقُضَ عِدَّتَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۲۴۔ بَابُ عِدَّتِ الْأُمِّ وَلَدٍ

### اُمِّ وَلَدِ کی عدت کا بیان

۵۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا كُوِّفَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةً۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اُمِّ وَلَدِ کی عدت جب اس کا آقا وفات پا جائے ایک حیض ہے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَتَّبِعُنِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَنَفَّسَ مِنْ وَلَدٍ بِهَذَا أَوْ نَحْوِهِ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ مشابہت وغیرہ کے سبب اپنے پیچھے کی نفی کرے۔

## ۲۔ یَابُ الْمَرْأَةِ تَسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا

### بیوی کا شوہر سے قبل مسلمان ہونے کا بیان

۶۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتَ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَخَرَجَ عِكْرَمَةُ هَارِبًا مِّنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَأُرْتَحِلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ قَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ إِلَيْهِ فَرَجَّأ وَمَا عَلَيْهِ رِدَاؤُهُ حَتَّى بَايَعَهُ -  
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ حکیم بنت حارث (قبول اسلام سے قبل) عکرمہ بن ابی جہل کی زوجیت (نکاح) میں تھیں۔ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئیں اور عکرمہ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن پہنچ گیا۔ حضرت اُمّ حکیم نے یمن پہنچ کر اسے دعوتِ اسلام دی تو عکرمہ مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر خوشی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک اسے اوڑھائی حتیٰ کہ عکرمہ نے بیعتِ اسلام کر لی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فِي بَابِ الْإِسْلَامِ كَوَيْفَرَتِي بَيْنَهُمَا حَتَّى يُعْزِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامَ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فَزَوْجٌ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ فُرْقَتُهُمَا تَطْيِيقَةً بَائِنَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب عورت اسلام قبول کرے اور شوہر دارالاسلام میں کافر ہو تو ان کے درمیان فوراً جدائی نہیں کی جائیگی۔ حتیٰ کہ شوہر کو اسلام کی دعوت دیدی جائے اگر وہ اسلام قبول کرے تو عورت اس کی بیوی رہے گی اور اگر شوہر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائیگی اور اس تفریق کو طلاق بائینہ کی حیثیت ہوگی۔ یہی امام اعظم

اس سے ”طلاق“ تصور کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اتَى الرَّجُلُ بِالْعَلِيَّةِ وَ  
بِالْبَرِّيَّةِ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَهِيَ تَطْلِيقَاتٌ فَلَا ذَا  
أَنَاءَ بِهَا وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَأْتِنَ دَخَلَ  
بِأَمْرَاتِهِ أَوْ لَحْمٍ يَدْخُلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب قائل  
کی ”خلیہ“ اور ”بریہ“ کے لفظ کے استعمال سے مراد  
تین طلاقیں ہوں تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر ایک طلاق  
مراد ہو تو ایک طلاق ہوگی اور یہ طلاق بائنہ ہوگی۔ خواہ  
شوہر نے اس سے جماع کیا ہو یا نہ۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يُؤَلِّدُ لَهُ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الشُّبُهَةُ

باپ کو بیٹے کے بارے شبہ ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہیت  
میں رہنے والا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میری بیوی نے  
سیاہ بچہ جن دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کیا تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟  
نے عرض کیا سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا  
ان اونٹوں میں سے کوئی میالے رنگ کا بھی ہے؟ اگر  
شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اس سے سوال  
کہ اس کا رنگ ایسا کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا  
یا رسول اللہ میرے خیال میں اسے کسی رگ نے کھینچا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ممکن ہے تمہارے بچے  
کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

۵۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ  
أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا أَتَى وَلَدًا غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ  
إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا لَدَانَهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ  
فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْمَقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَا  
كَانَ ذَلِكَ قَالَ أَمْرَاةٌ تَزْعُمُ عِرْقَ يَارَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ تَزْعُمُ عِرْقَ۔

ثُمَّ مَاتَ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ  
الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ أَنَا وَارِثَتُهُ وَقَالَ بَنُوهُ لَا  
تَرِثُنِي كَمَا خْتَصَمُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ  
فَسَأَلَ مُعَاوِيَةُ فَضَالَتَ بَيْنَ عُبَيْدِ بْنِ نَاسٍ وَمِنْ  
أَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ يَجِدْ عَنْدهُمْ عِلْمًا فِيهِ  
فَكُتِبَ إِلَى نَزِيدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ  
فِي الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَإِنَّهَا لَا  
تَرِثُ وَلَا يَرِثُهَا وَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ وَ  
بَرِئَ مِنْهَا -

ہو گیا جبکہ بیوی مدت کا تیسرا حیض گزار رہی تھی۔ مطلقہ نے  
کہا میں اس کی وراثت میں شریک ہوں جبکہ وراثت سے  
اسے وراثت میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ  
بتازعہ (جھگڑا) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت  
میں پیش کر دیا گیا۔ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت  
فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور شام سے تعلق رکھنے والے  
کچھ لوگوں سے دریافت کیا ان کو اس سلسلے میں علم نہیں  
تھا پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن  
ثابت رضی اللہ عنہ کو اس بارے خط لکھا۔ حضرت زید  
بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: جب مطلقہ عورت  
تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو نہ وہ شوہر کی وراثت  
ہوگی اور نہ شوہر اس کا۔ اور بیشک بیوی کا شوہر سے  
کوئی تعلق نہ رہا اور نہ شوہر کا بیوی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام  
کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس  
کی مثل روایت کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب عورت  
کے تیسرے حیض کا خون ختم ہو جائے اور وہ غسل کرے  
تو ہمارے نزدیک عدت ختم ہو جائیگی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک  
شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی پھر اسے  
چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اس کے تیسرے حیض کا خون ختم ہو گیا  
تو وہ غسل کی غرض سے غسل خانہ میں داخل ہوئی اور وہ  
پانی کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس کے شوہر نے آکر کہا:  
میں نے تجھ سے رجوع کیا۔ اس عورت نے حضرت عمر فاروق

۶۰۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذَلِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ انْقِصَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَ مَا  
الظَّهَارَةُ مِنَ الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ إِذَا  
اغْتَسَلَتْ مِنْهَا -

۶۰۵- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
ابِرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً  
يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَطَعَ دَمُهَا  
مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَدَخَلَتْ مَغْتَسِلَةً  
وَأَذْنَتْ مَاءَهَا فَأَقَامَهَا فَقَالَ لَهَا قَدْ  
لَا جَمْعَ لِكَ فَسَأَلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ



ابو حنیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا قول ہے ۔

## ۲۸۔ بَابُ انْقِضَاءِ الْحَيْضِ

### حیض کے پورا ہونے کا بیان

۶۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّتَقَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ دَخَلْتُ فِي الدَّارِ مِنَ الْحَيْضَةِ الْثَالِثَةِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمِّهِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ بَيَّأَتْهَا فِيهِ نَاسٌ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَتْ صَدَقْتُمْ وَقَدْ رَوَى مَا الْأَقْرَاءُ إِثْمًا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا جب (عدت کے) تیسرے حیض میں شروع ہوئیں تو اپنی عدت کو مکمل قرار دے دیا اس بارے حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: عمرہ رضی اللہ عنہا نے درست کہا ہے اس سلسلے میں لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جھگڑے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ“ (یعنی عدت تین قروء ہے) انھوں (حضرت عائشہ) نے فرمایا: تم نے درست کہا لیکن کیا تم اقراء کا مفہوم جانتے ہو؟ اقراء سے مراد اطہار (پاکی) ہیں ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس کی مثل بیان کیا کرتے تھے ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ملک) شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے احوص کہ جاتا تھا نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کا انتقام

۶۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ ۔

۶۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ الْأَحْوَصُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۹۔ بَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا طَلَاً كَيْسَلِكُ الرَّجْعَةِ فَتَحِيضُ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

بیوی کو شوہر کے طلاق بھی دینے اور

ایک یا دو حیض کے بعد بیوی کا خون بند ہو جانے کا بیان

۶۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّكَ كَانَ عِنْدَ جَدِّهِ إِمْرَأَةً تَكُونُ هَاشِمِيَّةً وَلَا نَصَارِيَّةً وَهِيَ تَرْضِعُهُ وَكَانَتْ لَا تَحِيضُ وَهِيَ تَرْضِعُهُ فَمَرَّ بِهَا قَرِيبٌ مِنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانٌ عِنْدَ رَأْسِ الشَّتَةِ أَوْ قَرِيبٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ تَحِيضْ فَقَالَتْ أَنَا أَرْتُمُ مَا لَمْ أَحِيضْ فَأَخْتَفَمُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَضَى لَهَا بِالنِّسَاءِ فَلَامَتْهَا هَاشِمِيَّةٌ عُثْمَانُ فَقَالَ هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَتِكَ هُوَ أَشَامٌ عَلَيْكَ بِذَلِكَ يَعْنِي عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ۔

حضرت یحییٰ بن جہان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے دادا کی زوجیت میں دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ اور دوسری نصاریہ۔ انھوں نے اپنی نصاریہ بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ دودھ پلاتی تھیں۔ دودھ پلانے کے دوران انھیں حیض نہیں آیا کرتا تھا اس طرح تقریباً ایک سال گزر گیا پھر اس کے شوہر ایک سال یا سال کے قریب عرصہ گزر جانے پر فوت ہو گیا اور انھیں اس دوران حیض نہ آیا اس (عورت) نے کہا کہ میں اپنا حق وراثت حاصل کروں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا لوگ یہ مسئلہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے انھوں نے وراثت کی مقدار ہونے کا فیصلہ کر دیا (دوسری طرف) ہاشمیہ عورت نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فیصلہ تمھارے چچا زاد کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ عُمَرُ  
قُلْ فِيهَا بَدَأُ بِكَ فَقَالَ أَسَ الْأَيَّامُ الْمُؤْمِنِينَ  
أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا  
الثَّالِثَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآنَا  
أَرَى ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
كَيْفَ مِلْحَ عِلْمًا.

رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں دریافت کیا جبکہ آپ کے  
پاس اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی  
موجود تھے نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عبداللہ  
بن مسعود! تمہاری اس بارے کیا رائے ہے؟ حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے امیر  
المومنین! شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہے جب تک مطلقہ  
تیسرے حیض کے بعد غسل نہ کرے۔ حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں میری بھی یہی رائے ہے  
پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ علم و فضل سے پُر ایک مکان ہیں  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک مطلقہ  
عورت تیسرے حیض کا خون ختم ہونے پر غسل نہیں کر  
لیتی، مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین  
کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب تک عورت (مطلقہ) تیسرے  
حیض کے بعد غسل نہ کرے شوہر رجوع کر سکتا ہے  
حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) کے بیان  
کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا  
ہوئے سنا جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل  
لے، شوہر رجوع کا حق حاصل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو

۶۰۶ - أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ  
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ  
أَحَقُّ بِهَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ -  
۶۰۷ - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى النُّحَيْطُ  
الْمَدَائِنِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُّهُمْ قَالُوا الرَّجُلُ أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ حَتَّى  
تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ قَالَ عِيسَى  
وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ الرَّجُلُ  
أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا  
الثَّالِثَةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -



ثَلَاثُ حَيَضٍ فَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَيْسَ بِعِدَّةٍ  
الْحَائِضُ وَلَا غَيْرُهَا۔  
مایوس ہو چکی ہو تین مہینے اور (۴) جسے حیض آتا ہو  
اس کی عدت تین حیض ہے اور یہ چیز جو تم نے بیان کی  
ہے نہ حائضہ کی عدت ہے اور نہ کسی اور کی ۔

### ۳۔ یَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ (جس عورت کو بیماری کا خون آتا ہو) کی عدت کا بیان

۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ  
سَنَةٌ۔  
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ  
کی عدت ایک سال ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوفُ عِنْدَنَا أَنَّ عِدَّتَهَا  
عَلَى أَقْرَأِهَا الَّتِي كَانَتْ تَجْلِسُ فِيهَا مَقْصُودًا  
كَذَلِكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ غَيْرُهُ مِنَ  
الْفُقَهَاءِ بِرُؤْيِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا تَرَى أَنَّهَا تَتْرُكُ  
الصَّلَاةَ أَيَّامًا أَقْرَأِهَا الَّتِي كَانَتْ تَجْلِسُ  
لَا تَهْرَفُ فِيهَا حَائِضٌ فَكَذَلِكَ تَحْتَدِّبُهُمْ  
فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثَةٌ قُرُوءٍ مِنْهُنَّ بَانَ أَنَّ  
إِنْ كَانَ ذَلِكَ أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک معروف طریقے کے مطابق عدت حیض پر ہوگی،  
جس کے سبب وہ ماضی (گذرے) کے زمانہ میں بیٹھی  
تھی۔ اسی طرح ابراہیم نخعی وغیرہ فقہاء کرام نے فرمایا  
اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیا تمہیں  
نہیں معلوم کہ جن دنوں میں وہ بیٹھی نماز نہیں ادا کرتی کیونکہ  
وہ حائضہ ہے اس لیے اسے اسی طریقہ سے عدت گزارنی  
چاہیے جب تین حیض مکمل ہو جائیں گے تو عدت ختم ہو جائیگی  
خواہ یہ مدت سال سے کم بنے یا لائد

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی اسے ایک یا دو حیض کے بعد حیض نہ آئے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اس کے بعد اگر حمل ظاہر ہو جائے تو اس کی عدت وضع عمل سے ورنہ نو مہینوں کے بعد مزید تین مہینے عدت گزارے ایسے اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق رجمی دی اسے ایک یا دو حیض آنے کے بعد مزید اٹھارہ مہینے تک اسے حیض نہ آیا پھر مطلقہ فوت ہو گئی۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا، اس عورت کے سبب اللہ تعالیٰ نے تمھاری وراثت روک رکھی ہے تم اسے کھاؤ۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے اس (علقمہ) کا ترکہ کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نو مہینے اور اس کے بعد تین ماہ سے زائد عدت ہے اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اس لیے قرآن پاک میں عدت کی کل چار صورتیں بیان کی گئی ہیں لیکن پانچ مہینے (۱) حاملہ کی عدت وضع عمل (۲) جسے (نابالغہ) ہونے کے سبب حیض شروع نہ ہوا ہو تین مہینے (۳) جو حیض سے

ابنِ قسیط و یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب اَنَّہ قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اَیُّمَا امْرَاةً طَلَّقَتْ وَحَاضَتْ حَیْضَةً اَوْ حَیْضَتَیْنِ ثُمَّ رَجَعَتْ حَیْضُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ اسْتَبَانَ بِهَا حَمْلٌ قَدْ لِكَ وَالْأَعْدَاتُ بَعْدَ التَّسْعَةِ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ۔ ۶۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بِنَ قَيْسٍ طَلَّقَتْ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَحَاضَتْ حَیْضَةً اَوْ حَیْضَتَیْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَیْضَتُهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَسَأَلَ عَلْقَمَةُ عَمَّهُ اللّٰهُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذِهِ امْرَاةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا فَكُلَّهِ۔

۶۱۱۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْكُتَيْبِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بِنَ قَيْسٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَكَ بِأَكْلِ مِيرَاثِهَا۔

۶۱۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَمَّا اكْتَرَمَ مِنْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَهَا فَبِهَذَا آتَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قَوْلِهَا إِنَّا لَكِنَّا الْعِدَّةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَجَلَّ عَلَى أُمَّ بَعْرًا أَوْ جَمِ لَاحًا مِمَّنْ لَهَا لِلْحَامِلِ حَتَّى تَضَعَ وَالَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَةَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَالَّتِي قَدْ يَبُسَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَشْهُرٌ وَالَّتِي تَحِيضُ

فرمایا: ہاں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت آتی ہے جس طرح نسب کے باعث حرمت آتی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں جنہوں نے اپنے بھانجوں اور بھتیجوں کو دودھ پلایا اور ان کے پردہ کرتی تھیں جن کو بھانجوں نے دودھ پلایا۔

حضرت عمرو بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جس کی دو بیویاں ہیں دونوں میں سے ایک بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلائے اور دوسری ایک لڑکی کو دودھ پلا دیتی ہے تو اس صورت میں کیا لڑکی اور لڑکے کا نکاح صحیح ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہے۔

حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے سلسلے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: دو سال کے اندر خواہ دودھ کا ایک گھونٹ بھی پی لیا اس سے حرمت آئے گی لیکن دو سال کے بعد دودھ کی حیثیت کھانے کی ہے جسے وہ کھاتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے سلسلے

۶۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۶۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ أَخِيهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ نِسَاءُ أَخَوَاتِهَا۔

۶۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَارْضَعَتْ إِحْدَهُمَا غُلَامًا وَالْأُخْرَى جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَنْزَوِجُ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا لِلْفَاحِ وَاحِدٌ۔

۶۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّ سَالَةَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَقْصَةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحْرِمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ۔

۶۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّ سَالَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ



## ۳۔ باب الرِّضَاع

### رضاعت (دودھ پلانے) کا بیان

۶۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أَرْضَعَهُ فِي الصَّغَرِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے رضاعت صرف بچپن میں دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے۔

۶۱۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِذَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فُلَانًا لِعَمَةٍ لِحَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ عِنْدِي فُلَانٌ مِنَ الرِّضَاعَةِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس موجود تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو سنا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کے بارے جانتا ہوں کہ وہ حفصہ کا فلاں رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا رضاعی چچا بقید حیات ہو تو وہ میرے گھر میں آ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف مخصوص مدت میں دودھ پلانے خواہ ایک دو گھونٹ ہوں، سے رضاعت (دودھ کا رشتہ) ثابت ہو جاتی ہے۔ اس مدت کے بارے فقہاء کے مختلف اقوال ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضاعت کی مدت اڑھائی سال (تیس مہینے)، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دو سال اور حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین سال ہے۔ (حاشیہ مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷)

انہیں دودھ پلایا اس وقت وہ شیر خوار بچے تھے۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شروع میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رضاعت کے ثابت ہونے کے سلسلے میں دس بار دودھ پلانے کا حکم نازل فرمایا تھا پھر وہ پانچ بار دودھ پلانے کے حکم کے ساتھ منسوخ قرار دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا مسلمان قرآن میں اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص دارالقضاء (عدالت) کے قریب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میں بھی اس کے ساتھ تھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بڑے کی رضاعت کا مسئلہ دریافت کیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری ایک لونڈی اس سے میں جماع کرتا تھا۔ میری بیوی نے اس کے پاس جا کر اسے اپنا دودھ پلادیا ہے میں لونڈی سے جماع کرنے لگا تو میری بیوی نے یہ کہتے ہوئے مجھے جماع سے روک دیا کہ قسم بخدا! میں نے اسے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بیوی سے تادیبی کارروائی کرو اور اپنی لونڈی سے جماع کرو کیونکہ رضاعت صرف شیر خوارگی میں ثابت ہوتی ہے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بڑے کی رضاعت کے بارے سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عروہ بن زبیر

۶۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيمًا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نَسِخَنَ بِعَمِّسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ -

۶۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يُسْأَلُهُ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَأَنْتَ لِي وَلِيدٌ فَكُنْتُ أُصِيبُهَا فَعَمَدْتُ امْرَأَتِي إِلَيْهَا فَأَرْضَعْتُهَا كَمَا خَلْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ امْرَأَتِي ذُوْنَكَ وَاللَّهِ قَدْ أَرْضَعْتُهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْجَعُهَا وَأَنْتَ جَارِيَتُكَ فَيَا سَمَاءَ الرِّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيرِ -

۶۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عُبَيْدَةَ

مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ -

سوال کیا گیا ؟ انھوں نے بھی حضرت سعید بن مسیب جیسا جواب دیا۔

۶۲۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ فِي الْحَوَاطِينِ وَلَوْ كَانَتْ مَقَصَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ-

حضرت ثور بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے : وہ سال تک دودھ خواہ ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو، وہ حرمت لاتا ہے۔

۶۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يُرْضِعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كَلثُومِ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِرْضِعِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ فَأَرْضَعْتَنِي أُمُّ كَلثُومُ بَكَتْ أَبِي بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كَلثُومٍ لَمْ تَمُتْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انھیں (حضرت سالم کو) اپنی بہن اُمّ کلثوم بنت ابوبکر کے پاس بھیجا جبکہ وہ شیر خوار بچے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ انھیں دس مرتبہ دودھ پلا دیں تاکہ وہ میرے ہاں آسکے چنانچہ (سالم کہتے ہیں) اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے تین بار دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں۔ انھوں نے تین مرتبہ سے زائد مجھے دودھ نہیں پلایا۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں (بغیر پردے کے) نہیں جاسکتا، کیونکہ اُمّ کلثوم دس بار مجھے دودھ نہ پلا سکیں۔

۶۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَةَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَسْوِمُ أَرْضَعَتْهُ مَعِينَةُ بِنْتُ زَيْدٍ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عاصم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا کہ وہ انھیں دس مرتبہ دودھ پلا دیں تاکہ عاصم بن عبداللہ (بے پردہ) ان کے ہاں آسکے چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ ان کے ہاں (بے پردہ) آجاتے جب حضرت فاطمہ بنت



يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ بِحِلِّكَ الرِّضَاعَةِ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ قُلْنَا لِعَائِشَةَ وَاللَّهُ مَا نَدَى الْكَذِبِي أَمَرَ بِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةً بَنَتْ سُهَيْلٍ إِلَّا رُحْصَةً لَهَا فِي رِضَاعَةِ سَالِمٍ وَحَدَّثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ سَالِمٌ وَحَدَّثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ أَحَدٌ فَعَلَى هَذَا كَانَ مَا أَيْزَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ -

بیٹا قرار پائے گا۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشادِ گرامی کو دلیل بناتے ہوئے مردوں میں سے جس کے بارے میں چاہتیں کہ وہ آپ کے پاس بلا پردہ حاضر ہو جائے آپ اپنی بہن حضرت ام کلثوم اور بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ اسے دودھ پلا دیں تاکہ وہ آپ کی خدمت میں (بلا پردہ) حاضر ہو سکے۔ حضرت عائشہ کے علاوہ دوسری ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاعی رشتہ کی بناء پر کسی مرد کو بلا پردہ اپنے پاس حاضر ہونے سے انکار کر دیا تھا اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن سہیل رضی اللہ عنہ کو حضرت سالم کے سلسلہ میں جو رضاعت کی اجازت دی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے لہذا رضاعت کے رشتہ کی بناء پر ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آئے۔ بڑے شخص کی رضاعت کے سلسلے میں دوسری ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی نظریہ تھا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رضاعت کا رشتہ صرف گوارے میں ہے اور رضاعت وہی ہے جس نے گوشت اور خون بڑھایا۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صرف دو سال کے اندر والی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ ایک ہی گھونٹ ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو سال کے بعد کی رضاعت کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔

۶۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ لَا رِضَاعَةَ إِلَّا فِي الْمَهْدِ وَلَا رِضَاعَةَ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالْدَّمَ -

۶۲۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُحَرِّمُ الرِّضَاعُ إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا مِنَ الرِّضَاعِ وَإِنْ كَانَ مَقْصَةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ كَمَا يُحَرِّمُ

رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا شمار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور وہ غزوہ بدر میں شریک بھی ہوئے انھوں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنی (منہ بولا بیٹا) بنایا جس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا متبنی (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو اپنا بیٹا قرار دینے کے باوجود اپنی بھانجی فاطمہ بنت ولید رضی عنہا کے ساتھ نکاح کر دیا وہ اولین ہجرت کرنے والے عورتوں میں سے اور اس وقت قریش کی با عظمت خاتونوں میں سے ایک ہیں جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا تو انھوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ! ہمیں اس سے دعا کر کہ اس کے باپ کی طرف منسوب کیا گیا اور جس کے باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا نہ ہو سکا اسے اس کے آقا کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

سہل بن سہیل رضی اللہ عنہما جو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں اور نبی عامر بن لوی سے تعلق رکھتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معلومات کے مطابق انھوں نے عرض کیا ہم حضرت زید کو اپنا بیٹا خیال کرتے ہیں اور وہ میرے پاس آئے جبکہ ہم اس سے پردہ بھی نہیں کرتے اور ہمارا گھر بھی ایک ہے اس سلسلے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟

معلومات کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پانچ بار دودھ پلاؤ۔ وہ رضاعت کے نتیجے میں

ابن ربیعہؓ کان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد بدرا و کان تبني ساليما الذي يقال له مولى ابي حذيفة كما كان تبني رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة فانكم ابو حذيفة ساليما وهو يري انه ابنه انكحه ابنة اخيه فاطمة ابنت الوليد بن عتبة ابن ربيعه وهي من المهاجرات الاول وهي يومئذ من افضل ايامي فخرش فكننا انزل الله تعالى في زيد ما اتزل ادعوهما ربائهم هو اقسط عند الله رد كل احدا تبني الى ابنه فان لم يكن يعلم ابوه رد الى معاليه فجاءت سهلة بنت سهيل امرأة ابي حذيفة وهي من بني عامر ابن لؤي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيما بلغنا ككالت كنانا نرى ساليما وكذا و كان يدخل على علي وانا افضل و ليس لنا اذ بك واحد فما تری في شائهم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا ارضعيه خمس رضعات فتجدر بلبسك او بلبينها وكانت تراه ابنا من الرضاعة فاخذت بذلك عائشة فيمنن ثوبك ان يدخل عليها من الرجال فكانت تأمر امرأ كلهم وبنات اخيها يرضعن من احبين ان يدخل عليها وابي سائر امر واج النبي صلى الله عليه وسلم ان

# کِتَابُ الصَّحَايَا

## کِتَابُ الصَّحَايَا

۱۔ وَمَا يَجْزِي مِنْهَا

قربانی کے جانوروں اور ان کے متعلقات کا بیان

۶۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّحَايَا  
وَالْبُتْدَانِ الثَّيْبِيَّ فَمَا حَقَّقَهُ۔  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قربانی  
میں ”ثئی“ جانور یا اس سے بڑا ذبح کیا جائے ف

ف تین قسم کے جانور ہیں جن کی قربانی دی جاسکتی ہے (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) اور بکری۔ اونٹ میں اونٹنی  
گائے میں بیل بھینس بھینسا اور بکری میں بکرا اور بھیر وغیرہ شامل و داخل ہیں۔ اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے کی دو سال  
اور بکری کی ایک سال کی ہونی چاہیے۔ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں جبکہ بکری کی قربانی  
ایک آدمی کی طرف سے کی جاسکتی ہے۔

قربانی سنت ابراہیمی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ کرنے کے لیے منائی جاتی ہے ہر صاحب  
نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے اگر کوئی دوسرے شخص کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہو جبکہ وہ خود بھی صاحب نصاب  
ہو تو وہ اپنی قربانی علیحدہ دے گا اور دوسرے کی طرف سے علیحدہ۔ دوسرے کی طرف سے ایصالِ ثواب کی نیت سے  
قربانی کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والی اپنی امت  
کی طرف سے قربانی کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی  
شخص صاحب نصاب نہ ہو اس پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے البتہ جب وہ قربانی خریدے گا تو اس کا ذبح کرنا واجب  
ہو جائے گا کیونکہ اصل فقہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ نفلی عبادت شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ قربانی کے (جاری ہے)



شَيْئًا لِإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَالْوَالِدَاتُ  
يَرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ  
أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَتَمَامُ الرَّضَاعَةِ  
الْحَوْلَانِ فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهَا تُحَرِّمُ  
شَيْئًا وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَحْتَاطُ  
بِسَنَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَيَقُولُ يُحَرِّمُ  
مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَيَعْدَهُمَا إِلَى تَمَامِ  
سَنَةِ أَشْهُرٍ وَذَلِكَ تَلْثُونَ شَهْرًا وَلَا يُحَرِّمُ  
مَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرَى أَنَّكَ يُحَرِّمُ  
وَنَرَى أَنَّكَ لَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ  
وَأَمَّا لَبْنُ الْفَحْلِ فَلَا تَرَاهُ لَا يُحَرِّمُ وَنَرَى  
أَنَّهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ  
النَّسَبِ فَالْآخِرُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ الْأَبِ  
تَحَرُّمٌ عَلَيْهِ الْخُتْمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ  
الْأَبِ وَإِنْ كَانَتْ الْأُمُّ مَخْتَلِفَتَيْنِ  
إِذَا كَانَ لِبَنِّهِمَا مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ كَمَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللَّقَاحُ وَاحِدٌ فَيُهْدَا  
نَاخِدٌ وَهُوَ حَوْلٌ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى -

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے وَلَوَالِدَاتُ  
يَرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ - لِمَنْ  
أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ اور میں اپنی اولاد کو  
کامل دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم ان کے لیے ہے) جو  
رضاعت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں پس رضاعت  
کی پوری مدت دو سال ہے اس کے بعد کی رضاعت سے  
کسی قسم کی حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ احتیاط کی بنا پر دو سالوں میں چھ  
مہینوں کا اضافہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جیسے  
سال کے اندر رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے اس  
طرح اس کے بعد چھ مہینوں میں بھی حرمت ثابت ہوتی ہے  
یعنی ایسے رضاعت کے کل تیس مہینے ہوئے جن میں حرمت  
ثابت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد نہیں اور ہمارے نزدیک  
دو سال کے بعد رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ  
دو سال تک رضاعت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے ہمارے خیال سے  
مطابق مرد کا دودھ حرمت کا سبب ہے اور ہماری رائے  
مطابق برودہ چیز رضاعت سے حرام ہو جاتی ہے جو نسب  
حرام ہوتی ہے اس طرح رضاعتی مہجائی پر رضاعتی بہن حرام  
پائیگی جبکہ رضاعت کا ثبوت باپ کی طرف سے ہو خواہ دونوں  
مائیں مختلف ہوں لیکن دونوں کا دودھ ایک باپ سے  
جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
ایک ہی مرد کی جانب سے ہو۔ اس روایت سے ہم دلیل  
کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

کرنے والا جانور) جائز ہے اس کی طرف سے خفی جانور بھی جائز ہے۔ سر منڈولنے کے متعلق ہم کہتے کہ بقول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے دن واجب نہیں ہے جبکہ کسی نے حج نہ کیا ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ماں کے پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے قربانی نہیں کی جائیگی۔

وَأَمَّا الْجِلَاقُ فَتَقُولُ فِيهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى مَنْ لَحِمَ يَحْتَجُّ فِي يَوْمِ التَّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا۔

۶۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَدَاةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ لَا يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَدَاةِ۔

## ۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الصَّحَايَا

### قربانی کے مکروہات کا بیان

حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سی قربانی سے بچا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا چار سے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تے اور کہتے کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹا ہے اور وہ چار قربانیاں یہ ہیں (۱) لنگڑی جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (۲) کافی جس کا کان پن ظاہر ہو (۳) ایسی بیمار جس کی بیماری

۶۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزًا أَخْبَرَهُ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الصَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَقَالَ أَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَاءُ مِنْ عَائِشَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ يَدَايَ أَقْصَرُ مِنْ يَدَيْهِ وَهِيَ الْعَرَجَاءُ الْبَيِّنُ طَلْعُهَا وَالْعَوْمَاءُ الْبَيِّنُ عَوْمُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي تُتَّقَى۔

۶۲۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَمَّا لَمْ تُسَنَّ مِنَ  
الصَّحَابِ وَالْبُدَانِ وَعَنِ الَّتِي تُقَصُّ مِنْ خَلْقِهَا -  
۶۲۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَدَّةً بِالنَّمْدِ يَنْتَهَ قَامَرِي  
أَنْ أَشْتَرِيَ لَهُ كِبْشًا فَحِيلًا أَقَرْتُ شَحْرَ  
أَذْبَحَهُ لَهُ يَوْمَ الْأَضْحَى فِي مَصَلَّى النَّاسِ  
فَفَعَلْتُ ثُمَّ حِيلَ إِلَيَّ فَحَلَقَ رَأْسَهُ حِينَ  
ذَبَحَ كِبْشَهُ وَكَانَ مَرِيضًا لَمْ يَشْهَدْ الْعِيدَ  
مَعَ النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عِيدُ اللَّهِ بُنْتُ  
عُمَرَ يَقُولُ كَيْسَ حَلَقَ الرَّأْسِ بِوَجْهِ  
عَلَى مَنْ صَلَّى إِذَا لَمْ يَحْتَجْ وَقَدْ فَعَلَهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غیر منسّی اور سپید نشی نقص  
والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں  
قربانی کی تو انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے  
لیے ایک سینگوں والا بکرا خریدوں پھر اسے قربانی کے  
دن عید گاہ میں ذبح کروں چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا  
پھر ذبح شدہ قربانی ان کے سامنے پیش کر دی گئی  
ان کا بکرا ذبح کر دیا گیا تو انھوں نے اپنا سر منڈوایا  
وہ بیمار تھے اس لیے نماز عید میں لوگوں کے ساتھ نماز  
نہ ہو سکے۔ حضرت نافع (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ  
بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے  
تھے کہ قربانی کرنے والے پر سر منڈوانا ضروری نہیں  
جبکہ اس نے حج نہ کیا ہو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی  
عنہ نے تو ویسے ہی سر منڈوایا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس تم  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں سوالے ایک بات  
کہ چھ مہینے کا مینڈھا بھی ہڈی اور قربانی میں جائز ہے  
جبکہ وہ موٹا تازہ معلوم ہوتا ہو اس سلسلے میں بہت  
آثار وارثین جس کی طرف سے فعل (بکریوں سے)

قَالَ مُجَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ إِلَّا فِي  
خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ أَلْيَدُ عُرْمٍ مِنَ الضَّانِ إِذَا كَانَ  
عَظِيمًا أُجْزِيَ فِي الْهَدْيِ وَالْأَضْحِيَّةِ  
بِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَشَارُ وَالْخَصِيَّةُ مِنَ  
الْأَضْحِيَّةِ يُجْزَى مِنْهَا يُجْزَى مِنْهُ الْفَحْلُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۳ کا) جانور کے ہریال کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی عطا فرماتا ہے خواہ وہ جانور اون والا ہو۔  
قربانی کا جانور موٹا تازہ، خوبصورت اور صحت مند ہونا چاہیے۔ لہذا بیمار جانور، اندھا جانور، ٹنگڑا اور دھڑ  
غریب والا جانور نہیں ہونا چاہیے۔



کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ دیہاتیوں کی ایک جماعت قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے لیے (گوشت) جمع کر لو اور باقی ماندہ تقسیم کر دو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں کہ ان سے چربی جمع کرتے ہیں اور ان سے شیکرے بناتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسی بات ہے؟ یا اس طرح کی بات کی۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے لوگوں کو تین دن سے زائد گوشت جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں اس جماعت کے سبب روکا تھا جو قربانی کے دن آئی تھی۔ اب تم کھاؤ تقسیم کر دو اور جمع کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: تم کھاؤ، توشر بناؤ اور ذخیو کرو۔

أَكَلَ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنِّي أَتَيْتُكَ كَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةٍ يَنْتَبِذُ الدَّهْنُ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ دَفَّتْ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا خَرَدَ الثَّلَاثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَبِذُونَ فِي ضَحَايَاهُمْ يَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَذَّ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ أَذْكَمَا قَالَ قَالُوا لِهَيْئَتِكَ عَنْ إِمْسَالِهِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِّنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي كَانَتْ دَفَّتْ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَإِذَا خَرَدَا.

۶۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُوا وَتَزَادُوا وَلَا تَخْرُفُوا.

ف قربانی کے گوشت کا یہ حکم ہے کہ گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، دوست و احباب کو بھی کھلا سکتا ہے اور غرباء و مسکین میں بھی تقسیم کر سکتا ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں کہ ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے (مبارک ہے)

ظاہر ہوا اور (۴) ایسی کمزوری کی کمزوری کے سبب چربی  
باقی نہ رہی ہو۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں شکر ٹری قربانی جب  
اپنے پاؤں سے چل سکتی ہو جائز ہے اور اگر نہ چل سکتی  
ہو تو جائز نہیں ہے ایسی کافی کہ جس کی ادھی سے زیادہ  
بینائی باقی ہو وہ جائز ہے اور اگر نصف یا اس سے زائد  
بینائی ختم ہو گئی ہو تو جائز نہیں ہے بیماری سے مراد  
ایسی بیماری ہے جس کے سبب اس میں تبدیلی آچکی ہو  
اور کمزوری سے مراد ایسی کمزوری ہے جس کے سبب اس  
میں چربی ختم ہو چکی ہو یہ دونوں جائز نہیں ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبَةً اَنَا خُذْتُ قَامًا مَّا  
اَلْعَرَبَاءُ فَاِذَا مَشَتْ عَلَى رَجْلَيْهَا فَهِيَ تَجْزِي  
وَاِنْ كَانَتْ لَا تَمْشِي لَمْ تُجْزِ وَمَا الْعَوْرَاءُ  
فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ اَلْاَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ  
الْبَصَرِ اَجْزَاةٌ وَاِنْ ذَهَبَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا  
لَمْ تُجْزِ وَاَمَّا الْمَرِيضَةُ الَّتِي فَسَدَتْ  
لِمَرْضِيهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تَسْقِي فَاَهْمًا  
لَا يُجْزِيَانِ۔

### ۳۔ بَابُ لُحُومِ الْاَضَاخِ

### قُرْبَانِی کے گوشت کا بیان

حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت

۶۳۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى عَنْ

ف ایسے ہی اندھا جانور جس کا کان کٹا ہوا ہو جس جانور کی دم کٹی ہوئی ہو تو قربانی ناجائز ہے اگر کسی جانور کی دم یا چکی یا کان  
تھائی یا تھائی سے کم کٹا ہوا ہو تو قربانی جائز ہے اگر اس مقدار سے زائد یہ اعضاء کٹے ہوئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔  
بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے لیکن نابینے کی ناجائز ہے جس جانور کے دانت نہ ہوں یا پستان کٹے ہوئے ہوں یا خشک  
ہو چکے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اگر گائے وغیرہ میں شرکاء میں سے ایک کافر ہو یا ایک کا مقصد گوشت کھانا  
ہو تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ لَابَاسَ بَاكَ  
يَا كُلُّ الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَدَّخِرُ وَيَتَصَدَّقُ  
وَمَا نَحِبُ لَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِأَقْلٍ مِنَ الثَّلَاثِ  
وَأَنْ تَصَدَّقَ بِأَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ جَارٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس سے  
دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قربانی کا گوشت کھائے  
یا ذخیرہ کرے یا صدقہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں  
اور ہم تہائی سے کم مقدار (گوشت) صدقہ کرنے کو پسند  
نہیں کرتے خواہ تہائی سے کم مقدار کا صدقہ کرنا جائز ہے

## ۴- بَابُ الرَّجُلِ يَذْبَحُ أَصْحَابَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو وَيَوْمَ الْأَضْحَى

### عید گاہ جانے سے قبل قربانی کرنے کا بیان

۶۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُبَادِ بْنِ كَيْمٍ أَنَّ عَوِيصَ بْنَ أَشْقَرَ ذَبَحَ  
أَصْحَابَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَرَأَى  
ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ بِأَصْحَابَتِهِ الْآخَرَى -

حضرت عباد بن تیمم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عویم بن اشقر رضی اللہ عنہ نے عید گاہ جانے  
سے قبل قربانی ذبح کر دی اور اس سلسلے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا چنانچہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جگہ دوسری قربانی کرنے  
کا حکم دیا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ لَابَاسَ بَاكَ  
يَا كُلُّ الرَّجُلِ يَذْبَحُ أَصْحَابَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَرَأَى  
ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ بِأَصْحَابَتِهِ الْآخَرَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسے شہر میں ہو  
جس میں نماز عید پڑھی جاتی ہو، اس نے امام کی نماز عید  
پڑھانے سے قبل قربانی ذبح کر دی تو وہ صرف بکری کا  
گوشت ہوگا اس کی قربانی درست نہیں ہوگی اور اگر وہ  
ایسے شہر میں نہ ہو یعنی دیہات میں یا شہر سے دور دراز کسی

ف وہ دیہاتی علاقہ جات جہاں جمعہ یا عید واجب ضروری نہ ہو وہاں طلوع آفتاب کے بعد قربانی کی جاسکتی ہے لیکن جہاں نماز عید  
یا نماز عید پڑھی جاتی ہو وہاں نماز عید قبل قربانی کرنا درست نہیں ہے بلکہ نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خَدُّ لَا بَأْسَ بِالْإِدْخَارِ  
بَعْدَ ثَلَاثِ وَالْتَزَوُّدِ وَقَدْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ  
كَانَ نَهَى عَنْهُ فَقَوْلُهُ الْآخِرُ نَاسِخٌ لِلْأَوَّلِ  
فَلَا بَأْسَ بِالْإِدْخَارِ وَالْتَزَادُ مِنْ ذَلِكَ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تین دن کے بعد گوشت  
کا ذخیرہ کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی حرج نہیں ،  
کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں اجازت  
دی ہے خواہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول پہلے قول کا ناسخ  
ہے لہذا ذخیرہ کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی حرج نہیں  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا  
قول ہے ۔

۶۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ  
الْمَكِّيُّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ  
الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُّوْا  
إِذَا خَرَفَا وَكَصَدَّقُوا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی  
کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا پھر اس کے بعد  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم کھاؤ ، ذخیرہ کرو  
اور تقسیم کرو ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳۴ سے آگے) رکھ لے ، ایک حصہ دوست و احباب اور عزیز و اقارب میں تقسیم کر دے اور ایک  
حصہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر دے اگر سب گوشت گھر رکھ لیا یا دوست و احباب میں تقسیم کر دیا یا سب غرباء و مساکین  
کو دے دیا تو تب بھی جائز ہے اگر قربانی میت کی طرف سے کرنا مقصود ہو تب بھی گوشت کا یہی حکم ہے اگر قربانی  
نذر کی ہو یا میت کی طرف سے وصیت کی ہو تو اس کا گوشت خود نہیں کھا سکتا بلکہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر دے  
قربانی کا گوشت فروخت کرنا یا قصاب کو بطور اجرت دینا درست نہیں ہے بلکہ قصاب کو اجرت رقم کی شکل میں ادا کی  
جائے۔ تین دنوں کے بعد بھی قربانی کا گوشت استعمال کیا جاسکتا ہے جن احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے وہ دوسری  
احادیث سے منسوخ ہیں۔ قربانی کی رسی ، جھول ، ہار اور چڑھ وغیرہ صدقہ کر دیا جائے۔ قربانی کی کھال خود بھی استعمال  
میں لاسکتا ہے یعنی اس کا مشکیزہ ، ڈول بنا کر یا کتابوں کی جلد کے لیے استعمال میں لایا جاسکتا ہے کسی مسکین و  
غریب یا دینی مدرسہ یا مسجد یا کسی بھی رفاہی کام کے لیے بھی کھال دی جاسکتی ہے۔ امام مسجد کو بھی کھال دی جا  
سکتی ہے جبکہ اس سے اجرت و عوض مقصود نہ ہو۔

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَحَرَّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدُودِ بَيْنَ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حدیبیہ کے مقام پر اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَذْنَا الْبَدَنَةَ وَالْبَقَرَةَ تُحْزِي عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأُصْحِيَّةِ كَالْمُهْدِي مُتَقَرِّقِينَ كَانُوا أَوْ مُجْتَمِعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اونٹ اور گائے بطور قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کرنا جائز ہے وہ سات آدمی خواہ ایک گھر کے ہوں یا مختلف ہوں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ الذَّبَائِحِ

### ذبیحہ کا بیان

۶۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعَى لِقَعَةً لَهُ بِأُحُدٍ فَبَجَاءَهَا النَّمُوتُ قَدْ كَاهَا بِشَطَاظٍ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا كُلُّوْهَا۔  
حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی "احد" میں اپنی اونٹنی چرارہا تھا اونٹنی قریب المرگ ہو گئی تو اس آدمی نے ایک نوکدار بکری سے اسے ذبح کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے کھانے کے سلسلے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لہذا اسے تم کھاؤ۔

ف (حلق (گلے) میں چند رگیں ہوتی ہیں کسی تیز دھار آلہ کے ساتھ اس طرح کاٹ دینا کہ خون بہہ جائے لکھن ذبح کیا جاتا ہے اور جس جانور کو ذبح کیا جائے اسے ذبیحہ کہا جاتا ہے ذبح کرتے وقت جو رگیں کاٹی جاتی ہیں (جاری ہے)

تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَجْذَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ۚ آبادی میں ہو تو طلوع فجر یا طلوع آفتاب کے بعد قربانی ذبح کی تو قربانی جائز ہوگی۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۵۔ بَابُ مَا يَجْزِي مِنَ الصَّحَايَا عَنْ أَكْثَرِ مَنْ وَاحِدٍ

### ایک آدمی سے زائد کا قربانی میں شریک ہونے کا بیان

حضرت عطار بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک بکری کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے قربانی کرتا پھر لوگوں نے اس کے بعد فخر سے کا لیم شروع کر دیا تو قربانی فخر بن گئی۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص غریب ہو وہ اپنی طرف سے ایک بکری بطور قربانی ذبح کر سکتا ہے اس کا گوشت خود بھی کھائے اور اپنے اہل خانہ کو بھی کھلائے لیکن ایک بکری دو یا تین آدمیوں کی طرف سے بطور قربانی ذبح کرنا جائز ہے بکری صرف ایک کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے یہی امام ابو حنیفہ

۶۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نَضْحِي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَدُ بَحْهَ الرَّجُلِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً۔

كَانَ الْمُحْتَدُّ كَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُحْتَاجًا فَيَذُبُّ بِحِ الشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يُضْحِي بِهَا عَنْ نَفْسِهِ فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ أَهْلَهُ فَأَمَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ تَذْبَحُ عَنْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَكْثَرٍ فَهَذِهِ لَا يَجْزِي وَلَا يَجُوزُ شَاةٌ إِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا۔

ف بکری، مرنہ، بکرا اور مینڈھا وغیرہ جانور ایک آدمی کی طرف سے قربانی کیا جاسکتا ہے اونٹ، گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اونٹ، اونٹنی، بھینس، بھینسا، گائے اور بیل شرکت افراد کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ گائے یا اونٹ ایک آدمی بھی بطور قربانی ذبح کر سکتا ہے قربانی کے جانور میں حقیقتہً کرنے والا آدمی بھی بطور حصہ دار شریک ہو سکتا ہے۔



قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذُبِحَ بِهِ إِذَا بَصُغَ فَلَا بَأْسَ إِذَا اضْطُرِمَّتْ إِلَيْهِ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے :- جو چیز ذبح کرتے وقت کاٹ دے ضرورت کے وقت اس کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَانَا خُذْ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ كُلُّهُ عَلَى مَا فَسَّرْتُ لَكَ وَإِنْ ذُبِحَ بِسِتٍ أَوْ ظُفْرِ مَنْرُوعَيْنِ فَأَفْرَى الْبُؤْسُ وَإِنَّهُمَا الدَّمَ أَكَلَ أَيْضًا وَذَلِكَ مَكْرُوهٌ فَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَنْرُوعَيْنِ فَإِنَّمَا قَتَلَهَا قَتْلًا فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو تمام چیزیں ہم نے بتائی ہیں ان میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کائے ہوئے دانت یا ناخن سے جانور ذبح کیا گیا ان سے رگیں کٹ گئیں اور خون بہہ گیا تو اسے بھی کھایا جائے گا لیکن یہ مکروہ ہوگا۔ اور اگر دانت اور ناخن جسم سے الگ نہ ہوں ان سے کوئی جانور مارا گیا تو وہ مردار ہوگا اور اسے کھایا نہیں جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ الصَّيْدِ وَمَا يَكْرَهُ أَكْلُهُ مِنَ السَّبَاعِ وَغَيْرِهَا

### شکار اور مکروہ درندوں وغیرہ کا بیان

۶۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَاجِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ -

حضرت ابو ثعلبہ بن خثنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں والے تمام درندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔ ف

ف دانتوں والے درندے مثلاً شیر، گیدڑ، لومڑی، بھو، گتا، پنچے سے کھانے والے پرندے (جاری ہے)

۶۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ  
 مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ سَعْدٍ أَوْ سَعْدَ بْنَ  
 مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِيَةَ لَكْعَبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ  
 تَدْعِي غَنَمًا لَهَا بِسِلْعٍ فَأَصِيبَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَأَذَرَتْهَا  
 ثُمَّ دَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا  
 كُلُّوْهَا۔

اللہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے  
 کہ حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے  
 بتایا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی مقام  
 سلح میں ان کی بکری چرا رہی تھی بکری مرنے لگی تو  
 اس حالت میں لونڈی نے اسے ایک پتھر سے ذبح کر دیا۔  
 اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ؟  
 آپ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کھاؤ  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت  
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو چیز رگوں کو کاٹ دے  
 اور خون بہا دے تو اس سے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں  
 لیکن دانت، ناخن اور ہڈی سے کسی جانور کا ذبح کرنا مکروہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ كُلَّ شَيْءٍ  
 أَفْدَى الْأَوْدَابِ وَأَنْتَهَ الدَّمُ فَذَا بَحَثَ بِهِ  
 فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ  
 فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ أَنْ تُذْبَحَ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَهُوَ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) وہ چار رگیں ہیں (۱) حلقوم یہ وہ رگ ہے جس کے ذریعے سانس آتا جاتا ہے (۲) مری یہ وہ رگ ہے  
 جس کے ذریعے کھانا اور پانی پیٹ میں جاتا ہے (۳، ۴) مری رگ کے ساتھ دو رگیں جنھیں دو جین کہا جاتا ہے ۔  
 تمام گلے کو ذبح گاہ کہا جاسکتا ہے اونٹ بھی ایک جگہ سے ذبح کیا جائے گا عوام الناس میں جو تین جگہ  
 سے ذبح کرنا مشہور ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ذبح کرنے سے جانور کے حلال ہونے کی شرائط یہ ہیں (۱) ذبح  
 کرنے والا عاقل ہو (۲) ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو، کتابی جب ذبح کرے مسلمانوں کی موجودگی میں ذبح کرے  
 جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس سے جانور ذبح کیا جاسکتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ خون بہہ جائے۔ ذبح کرتے  
 بسم اللہ، اللہ اکبر، یا اللہ العظیم یا اللہ اعظم وغیرہ الفاظ پڑھے جائیں۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر تسمیہ اور تکبیر چھوڑ  
 دی اور جانور ذبح کر دیا تو ذبیحہ حرام قرار دیا جائے گا۔ جس طرح مرد ذبح کر سکتا ہے اسی طرح عورت کا ذبح کرنا  
 بھی جائز ہے۔ ذبح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو پانی وغیرہ پلا کر قبلہ کی طرف لٹا کر (قبلہ کی طرف منہ کر کے)  
 اپنا دایاں پاؤں بطور تسلط استعمال کیا جائے اور بسم اللہ اکبر پڑھتے ہوئے تیز ترین آواز کے ساتھ ذبح  
 کر دیا جائے۔ ذبح کرتے وقت اگر ذبیحہ کا سر جسم سے جدا ہو گیا تو وہ حرام نہیں ہوگا البتہ ذابح کو احتیاط سے کام  
 لینا چاہیے۔ قربانی کے جانور کے ذبح کا یہ حکم ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے اور اگر خود ذبح نہ کر سکتا  
 ہو تو دوسرے آدمی سے بھی ذبح کرنا سکتا ہے۔

فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ  
مِنْهُ فَقُلْتُ هُوَ صَبِيٌّ كَرَفَعَتْ يَدَهُ فَقُلْتُ  
أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ لَمْ يَكُنْ يَأْذُرُ  
قَوْمِي فَأَجِدُ فِي عَاقِبَةِ قَالَ فَأَجْتَرَرْتُ  
فَأَكَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَنْظُرُ.

۶۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
زَيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي أَكْلِ الصَّبِيِّ قَالَ لَسْتُ بِأَكْلِهِ  
وَلَا مُحَرَّمٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِي أَكْلِهِ اخْتِلَافٌ  
فَأَمَّا نَحْنُ فَلَا تَرَى أَنَّ يُؤْكَلُ.

۶۴۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَهْدَتْ  
لَهَا صَبِيًّا فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَكْلِهِ فَتَهَا هَا عَشْرُ  
فَجَاءَتْ سَائِلَةً فَأَمَّا أَذْتُ أَنْ تُطْعِمَهَا  
إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَطْعِمِيْنَهَا مِمَّا لَا تَأْكُلِينَ.

فصد رکھتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
سے اپنا ہاتھ اٹھالیا راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں  
نے عرض کیا وہ (گود) حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا نہیں وہ ہماری زمین میں نہیں پائی جاتی اس لیے  
مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ راوی حدیث کا بیان  
ہے کہ میں نے اسے (گود کو) اپنے پاس رکھ کر کھایا تو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ اودھن  
کیا یا رسول اللہ! گود کے کھانے کے بارے آپ کا کیا  
ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے  
نہیں کھاتا اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گود کے  
کھانے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ہم اسے کھانا  
پسند نہیں کرتے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ ان کی خدمت میں ایک گود بطور ہدیہ پیش کی گئی  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انھوں  
نے آپ سے اس (گود) کے کھانے کے متعلق سوال کیا؟  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ ایک  
سائلہ عورت حاضر ہوئی تو انھوں (حضرت عائشہ) نے گود  
اسے کھلانے کا قصد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع  
فرماتے ہوئے فرمایا جو چیز تم خود نہیں کھاتیں اسے کیوں کھلاتی ہو؟

ف اس اور اس سے پہلی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ گود کا کھانا جائز نہیں ہے باقی رہیں وہ روایات (جاری ہے)



۶۴۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ الْخَضِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ أَيْضًا مَائِيًّا كُلُّ الْخَيْفِ مَتَاكُهُ مَخْلَبٌ أَوْ لَيْسَ لَهُ مَخْلَبٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُلُوبَانَا وَإِبْرَاهِيمَ التَّخَنُجِيِّ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں والے تمام درندوں کا کھانا حرام ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دانتوں والا ہر درندہ اور جنگل والا ہر پرندہ کھانا مکروہ (حرام) ہے اور جو پرندہ مردہ کھائے خواہ جنگل سے کھائے یا بغیر جنگل کے اس کا کھانا حرام ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ، ہمارے عام فقہاء اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

## ۸۔ بَابُ أَكْلِ الصَّبِّ

### گوہ کھانے کا بیان

۶۴۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْمَغِيرَةِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِصَبِّ مَحْنُودٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَاهُ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِي كُنَّ فِي

حضرت خالد بن میغرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ ان زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا کہ یہ گوہ ہے کیونکہ آپ اسے کھانے کا

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے) مثلاً شکار، باز، چیل، حشرات الارض مثلاً چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، برا، مچھر، سپر، کھمبل، مکھی، کل اور مینڈک وغیرہ سب جانور حرام ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آفری قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس مچھلی کو دریا باہر پھینک دے اور یا پانی خشک ہونے کے نتیجہ میں دستیاب ہو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بیماری کے سبب پانی پر تیر کر جو مچھلی مر جائے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ الْخَيْرُ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِمَا لَقِظَهُ الْبَحْرُ وَبِمَا حَسَرَ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ الطَّافِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا يُنَازِعُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

## ۱۰۔ بَابُ السَّمَكِ يَمُوتُ فِي الْمَاءِ

### پانی میں مچھلی کے مر جانے کا بیان

حضرت سعید الجاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی مچھلیوں کے بارے سوال کیا جو ایک دوسری کو مار دیں یا سردی کے سبب مرجائیں۔ ابن صواف کے نسخہ میں بموت صردا کی جگہ بموت بردا کے الفاظ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ راوی حدیث حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کی مثل کہا کرتے تھے۔

۶۴۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ الْجَارِيِّ ابْنِ الْجَارِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَيَّتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا وَيَمُوتُ صَرْدًا وَفِي أَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَيَمُوتُ بَرْدًا قَالَ لَيْسَ بِمِ بَأْسٍ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب مچھلیاں گرمی، سردی سے مرجائیں یا ایک دوسری کو مار دیں تو ان کے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا مَاتَتِ الْحَيَّتَانِ مِنْ حَرٍّ أَوْ بَرْدٍ أَوْ قَتَلَ بَعْضُهُمَا بَعْضًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا فَإِذَا مَاتَتْ

۶۴۶ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَذَمَ  
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ الطَّيِّبِ وَالطَّيِّبِ -  
قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَرَكَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت عمارت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے گورہ اور کفتار کھانے سے منع کیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس (گورہ)  
کا نہ کھانا ہمیں پسند ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے۔

## ۹۔ بَابُ مَا لَفِظُهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِي وَغَيْرِهِ

### دریائی مچھلی وغیرہ کے شکار کا بیان

۶۴۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ جُمَرَةَ عَمَّا لَفِظُهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ  
انْقَلَبَ قَدْ عَابَ بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ أُحِلَّ لَكُمْ  
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ قَالَ نَافِعٌ فَأَدْسَلَنِي  
إِلَيْهِ أَنْ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَكَلَّمَهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد الرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی مچھلی کے بارے سوال کیا جسے  
دریائے باہر پھینک دیا ہو؟ تو انھوں نے اس (کے  
کھانے) سے منع فرمایا۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ نے پلٹ کر قرآن منگوا یا اور یہ ارشاد فرمایا أُحِلَّ لَكُمْ  
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ (یعنی سمندر کے جانور کا شکار کرنا  
اور اس کا کھانا حلال ہے) حضرت نافع (راوی حدیث)  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا کہ حضرت عبد الرحمن بن  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو بتادوں۔ اس شکار کے کھانے  
میں کوئی حرج نہیں ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۵ سے آگے) جن سے اس سے کھانے کا ثواب ملتا ہے ان کو مجبوری اور ضرورت پر محمول کیا جائیگا  
ف دریائی جانوروں میں صرف مچھلی کا کھانا جائز ہے باقی سب ناجائز و حرام ہیں۔



(حضرت ابو حنیفہ) حماد سے روایت کیا۔ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا ایک کا ذبح کرنا دو کا ذبح کرنا نہیں ہو سکتا۔

## ۱۲۔ بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

### ٹڈی کے کھانے کا بیان

۶۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سُلَيْمَ بْنَ الْجَرَادِ قَعَالَ وَدَتُّ أَنْ يَحْدِي قَفْعَةً مِنْ جَرَادٍ فَأَكَلَ مِنْهُ۔  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے سوال کیا گیا انھوں نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ٹڈیوں کا تھیلہ ہو اور اس سے کھاؤں۔  
 ۶۵۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ جَرَادًا ذِكِي كَلِّ لَا بَأْسَ يَا كَلِمَ إِنَّ أُخِذَ حَيًّا أَوْ مَيِّتًا وَهُوَ ذِكِي عَلَى كُلِّ حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قَفْعَائِنَا۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہر ٹڈی ذبیحہ کے حکم میں ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ زندہ پکڑی گئی ہو یا مردہ۔ ہر حالت میں وہ ذبیحہ کا حکم رکھتی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دربارے عام فقہاء کا قول ہے

## ۱۳۔ بَابُ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

### عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کا بیان

۶۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ  
 حضرت ثور بن زید دہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار حلال قرار دیے گئے ہیں (۱) مچھلی اور (۲) ٹڈی (مکڑی) ہے اذکما قال علیہ السلام مردار کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کو ذبح کے بغیر کھایا جا سکتا ہے۔

مِيتَةً لِّنَفْسِهَا فَطَفَّتْ خُلُوعًا اِيْكَرَهُ مِنَ السَّمِكِ  
فَاَمَّا سَوِيْ ذٰلِكَ فَلَا بَاسَ بِهٖ -  
کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جب مچھلی از خود مر کر  
پانی پر تیر پڑے تو اس کا کھانا مکروہ ہے ، اس کے  
علامہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔

## ۱۱۔ بَابُ ذَكَارَةِ الْجَنَيْنِ وَذَكَارَةِ اُمِّهٖ

### ماں اور اس کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے : جب  
اونٹنی ذبح کی جائے تو اس کے پیٹ کے بچے کو ذبح  
کرنا بھی اسے (اونٹنی) ذبح کرنا ہے بشرطیکہ بچے کا جسم  
بن چکا ہو اور بال اگ آئے ہوں جب بچہ ماں کے پیٹ  
سے برآمد ہوگا تو اسے ذبح کر دیا جائے تاکہ اس (بچے)  
کے پیٹ سے خون بہہ جائے ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے  
تھے مذبحہ کے پیٹ سے برآمد ہونے والے بچے  
ذبح کرنا ماں کا ہی ذبح کرنا ہے جبکہ اس کا جسم تیار ہو چکا  
ہو اور اس پر بال آچکے ہوں ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بچے کا جسم بن چکا  
اس کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے اور اس  
کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا مکروہ سوائے اس  
کے کہ وہ زندہ برآمد ہو اور پھر اسے ذبح کیا جائے ۔

۶۴۹۔ اَخْبَرَنَا مَا فِرَّحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
كَانَ يَقُولُ اِذَا اُخْرِجَتِ النَّاقَةُ فَذَكَارَةُ مَا فِي  
بَطْنِهَا ذَكَارَتُهَا اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَ  
نَبَتَ شَعْرُهُ فَاِذَا اُخْرِجَ مِنْ بَطْنِهَا ذُبِحَ  
حَتّٰى يُخْرِجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهَا ۔

۶۵۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَيْطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَكَارَةُ مَا كَانَ فِي بَطْنِ  
النَّاقَةِ ذَكَارَةُ اُمِّهِ اِذَا كَانَ قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ وَتَمَّ خَلْقُهُ  
قَالَ مُعْتَمِدًا وَبِهَذَا اَنَا خُذُّ اِذَا تَمَّ خَلْقُهُ  
فَذَكَارَتُهُ فِي ذَكَارَةِ اُمِّهِ فَلَا بَاسَ بِاَكْلِهَا  
فَاَمَّا اَبُو حَنِيفَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ اَكْلَهُ حَتّٰى  
يُخْرِجَ حَيًّا قَيْدَ كَيْ وَكَانَ يُرْوٰى عَنْ  
حَمَّادٍ عَنْ اِبْنِ اِهْيَمٍ اَنَّهُ قَالَ لَا تَكُوْنُ  
ذَكَارَةُ نَفْسٍ ذَكَارَةُ نَفْسَيْنِ ۔

لَهُ يُوَكَّلُ إِلَّا أَنْ يُخْرِقَ وَيُبْصَنَ فَإِذَا خُرِقَ  
 أَوْ بْصَنَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 وہ ذبح کرنے سے قبل مر جائے تو اسے نہیں کھایا جائے  
 گاسولے اس کے اسے زخم آجائے یا کوئی عضو کٹ جائے  
 جب اسے کوئی زخم آجائے یا عضو کٹ جائے تو اس کے  
 کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور  
 ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۵۔ بَابُ الشَّارَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ تَذَكُّرٌ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ

### بکری وغیرہ کا مرنے سے قبل ذبح کرنے کا بیان

۶۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ أَبِي مُبَرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ  
 شَارَةِ ذَبْحِهَا فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا فَأَمَرَكَ بِأَكْلِهَا  
 ثُمَّ سَأَلَ تَمِيمُ بْنُ شَابِثٍ فَقَالَ إِنَّ  
 الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكَ وَكَلَهَا  
 حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
 انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی بکری  
 کے بارے سوال کیا گیا جو ذبح کیے جانے والے وقت اس کا  
 کوئی حصہ حرکت کرتا ہے انھوں نے اس کے کھانے کا  
 حکم دیا پھر انھوں (ابو مرہ) نے زید بن ثابت رضی اللہ  
 عنہ سے اس بارے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: کیا  
 مردہ حرکت کر سکتا ہے؟ اور اس کے کھانے سے  
 روک دیا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا تَحَرَّكَتْ تَحَرُّكًا كَبِيرًا  
 الرَّأْيُ فِيهِ وَالظَّنُّ إِنَّهَا حَيَّةٌ أَكَلَتْ وَإِذَا  
 كَانَ تَحَرُّكُهَا شَيْئًا بِإِلْحَاحٍ وَكَبِيرًا  
 الرَّأْيُ وَالظَّنُّ فِي ذَلِكَ أَنَّهَا مَيِّتَةٌ لَمْ  
 تُوَكَّلْ  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب ذبیحہ  
 اس انداز میں حرکت کرے کہ اس سے اس کے زندہ  
 ہونے کا غالب گمان ہو تو اسے کھایا جائے گا اور جب  
 اعضاء کے پھڑکنے کی شکل میں حرکت ہو اور غالب گمان  
 اس کے مردہ ہونے کا ہو تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔

ف ذبح کرتے وقت اگر جانور زندہ ہو تو اسے کھایا جائیگا ورنہ نہیں کیونکہ مرنے سے جانور حرام ہو جاتا ہے۔



حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عرب  
نزاری کے ذبیحہ کے بارے سوال کیا گیا؟ انھوں  
جواب دیا کہ اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں  
قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ  
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ رِثْمٌ میں سے جو اُن سے دوستی کر  
ہے وہ انھیں میں سے ہے) ف

التَّائِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ  
عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ  
لَهَا وَلَا هِيَ إِلَّا يَهُودٌ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ  
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رو  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ وَهُوَ قَوْلُ  
آبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

## ۱۴۔ بَابُ مَا قُتِلَ الْحَجَرُ

### پتھر سے مارے جانے والے جانور کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
مقام حریف میں دو پرندوں کو پتھر مارا جو انھیں لگے  
ان دونوں میں سے ایک مر گیا تو حضرت عبداللہ بن  
عمر نے اسے پھینک دیا اور جب دوسرے کو ذبح کر  
لگے تو وہ بھی ذبح کرنے سے قبل مر گیا تو اسے بھی ا  
نے پھینک دیا۔

۶۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ رَمَيْتُ  
طَائِفَتَيْنِ بِحَجَرٍ وَأَنَا بِالْجُرُفِ فَأَصَبْتُهُمَا فَأَمَّا  
أَحَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ  
أَمَّا الْآخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْرِكِيهِ بِقَدُومٍ  
فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكِيهِ فَطَرَحَهُ أَيْضًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی پرندے کو پتھر مارا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ مَا دُرِيَ بِهِ  
الطَّيْرُ فَقُتِلَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَائِهِ

ف اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، بلکہ ان کے ساتھ شادی تک کرنا جائز ہے لہذا ان کے ذبیحہ  
کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْكَلْبِ  
اُسْعَلَمَ كُلُّ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ  
اَوْ لَمْ يَقْتُلْ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَنَا خُذْ كُلَّ مَا قَتَلَ  
وَمَا لَمْ يَقْتُلْ اِذَا ذَكَيْتَهُ مَا لَحَرِيَا كُلُّ مِمَّنْ قَاتَ  
اَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَاَتَمَّا اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَ  
كَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: سدھائے  
کتے کے ذریعے جو شکار کیا جائے اسے کھاؤ خواہ اس  
(کتے) نے تمھارے لیے مار دیا ہو یا نہ مارا ہو۔ ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل نافذ کرتے ہیں کہ جو شکار اس (کتے) نے  
مار دیا اسے کھاؤ اور جو نہیں مارا اسے تم ذبح کر لو جب تک  
اس نے اس کا کوئی حصہ نہ کھایا ہو اور اگر اس (کتے)  
نے کھالیا ہو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اسے اپنے  
لیے روک رکھا ہے ایسے ہی ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس  
رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے

## ۱۸۔ بَابُ الْحَقِيقَةِ

### عقیدہ کا بیان

۶۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ضَمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحَقِيقَةِ  
بني ضمروہ کا ایک آدمی اپنے والد کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے حقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ

ف ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سدھائے بوٹے کتے کے شکار کو ذبح سے قبل مارنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے  
کی اجازت دی (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الاثار صفحہ ۳۵۲۔ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)  
بہتر یہ ہے کہ شکار پر گٹا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لی جائے اگر کتے نے شکار بچھڑ لیا بعد میں اسے ذبح  
کر لیا تو اس کا کھانا درست ہے۔

۱۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَدْرِي أَذْكِي هَوَامَّ غَيْرِ ذِكِّي

ایسا گوشت کہ جس کے ذبح ہونے نہ ہو نیکا علم نہ ہو، کا بیان

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام (تکبیر) لیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر تم اللہ کا نام لو، اسے کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام کی بات ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ علیہ کا قول ہے کہ یہ تب ہے کہ گوشت لانے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب ہو اور اگر گوشت لانے والا مجوسی (آتش پرست) ہو وہ بتائے کہ اسے مسلمان نے کسی اہل کتاب نے ذبح کیا ہے تو اس بارے میں اس بات نہیں مانی جائے گی اور اس کے کہنے پر اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

۱۷۔ بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلِّمِ

سدھائے ہوئے کتے سے شکار کر نیکا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ



۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي رِبْعَةُ بْنُ  
 أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ  
 أَنَّهُ قَالَ وَزَنَتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَرَحَيْنَ وَحُسَيْنٍ فَتَصَدَّقْتُ بِوَرْدٍ فِيهِ فِضَّةٌ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْعَقِيقَةُ فَبَلَّغْنَا أَنَّهَا  
 كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ فُعِلَتْ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ  
 ثُمَّ نَسَخَ الْأَمْلُ كُلَّ ذِيحِ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ صَوْمُ  
 شَهْرِ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ غُسْلُ  
 الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَتِ الزَّكَاةُ  
 كُلَّ صَدَقَةٍ كَانَ قَبْلَهَا كَذَلِكَ بَلَّغْنَا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
 فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسین  
 کریمین رضی اللہ عنہ کے بالوں سے چاندی کا وزن کر  
 کے صدقہ کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عقیقہ کے  
 بارے جو ہمیں معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ عقیقہ  
 زمانہ جاہلیت میں تھا، ابتداء اسلام میں بھی تھا لیکن  
 بعد میں قربانی کے سبب اسے منسوخ کر دیا۔ رمضان  
 المبارک کے روزوں کے سبب پہلے روزے منسوخ  
 ہو گئے، غسل جنابت نے پہلے غسلوں کو منسوخ کر دیا  
 اور زکوٰۃ نے پہلے صدقات کو منسوخ کر دیا ایسے ہی  
 ہم تک پہنچا ہے۔

قَالَ لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ فَكَانَتْ إِتْمَاكِرَةً  
الْإِسْمُ قَالَ مَنْ وَلَدَاكَ وَلَدًا فَاحْتِ  
أَنْ يَنْسِكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ -

۶۵۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ  
عَقِيْقَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَكَانَ يَتَّقِي عَنْ  
وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الدَّكْرِ وَالْأُنْثَى -

۶۵۹ - أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّكَ قَالَ وَرَزَنْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حُسَيْنٍ وَ  
حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَتَابَتْ دَائِمَ كَلْبُومِهِمْ  
فَتَصَدَّقْتُ بِوَرْدٍ مِنْ ذَلِكَ فَحَنَّةٌ -

وسلم نے فرمایا: میں عقوق کو پسند نہیں کرتا گو یا کہ آپ  
نے اس کا نام (کلمہ عقیقہ) کو نال پسند فرمایا۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں پسند  
کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرے ف  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب گھر کے افسر اور  
عقیقہ کے بارے میں تو آپ عقیقہ کرتے اور آپ رضی اللہ  
عنہ اپنے بچے کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتے، خواہ  
لڑکا ہو یا لڑکی۔

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے  
بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین  
رضی اللہ عنہما، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ  
عنہما کے بالوں کا چاندی کے ساتھ وزن کر کے صدقہ  
کر دیا۔

بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا اور اسلامی نام رکھا جائے ساتویں دن بال منڈوا کر چاندی سے وزن کر کے چاندی  
بطور صدقہ دے دی جائے اور اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کر کے لوگوں کو دعوت عام  
کہ دی جائے اس سے مقصود شکر الہی ہو عقیقہ کرنا سنت ہے اگر کوئی بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکا  
اور بعد میں بھی کیا گیا تو سنت ادا ہو جائیگی۔ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری بہتر  
اگر کسی نے لڑکے کے عقیقہ پر دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ پر بکرا ذبح کر دیا تو پھر بھی جائز ہے۔ لڑکے کے عقیقہ  
پر دو بکروں کی بجائے ایک بکرا بھی ذبح کیا تب بھی جائز ہے اگر چاہے تو کچا گوشت تین حصوں میں تقسیم کی  
جائے کہ ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے، دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لیے اور تیسرا حصہ غرباء کو دیا جائے اور اگر  
کوئی چاہے تو قربانی کی گائے میں بھی عقیقہ کرنے والا حصہ ڈال سکتا ہے۔  
(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۵)

## ۱۔ بَابُ الدِّيَةِ فِي الشَّفَتَيْنِ

### ہوٹوں کی دیت کا بیان

۶۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّفَتَيْنِ  
الدِّيَةُ فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى ففِيهَا ثَلَاثُ الدِّيَةِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا بِهَذَا الشَّفَتَانِ سَوَاءً  
فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ إِلَّا تَرَى أَنَّ  
الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ سَوَاءً مَنَعَتْهُمَا فَخْتَلَفَ  
وَهَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَآيُ حَنِيفَةً  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ہوٹوں میں دیت ہے اور جب نیچے والا ہونٹ  
سٹلچ ہو جائے تو اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں دونوں ہونٹ برابر  
ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک کی دیت نصف ہے  
کیا تم نہیں دیکھتے کہ خنصر (انگلی) اور ابهام (انگوٹھا)  
میں دیت کے لحاظ سے برابر ہیں جبکہ منافعت کے  
اعتبار سے برابر ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ، ابراہیم  
نخعی اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۔ بَابُ دِيَةِ الْعَمْدِ

### قتل عمد کی دیت کا بیان

۶۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ  
مَضَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا  
مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ إِلَّا إِنْ كَشَاءَ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قتل عمد میں  
قاتل کے ورثاء سے دیت وصول نہیں کی جائیگی (کیونکہ دیت  
قاتل پر ہے) مگر یہ کہ وہ رضا مندی سے دیں۔

ف اگر مقتول مرد ہو تو قاتل پر بطور دیت ایک سوانٹ دیے جائیں گے اور اگر مقتول عورت ہو تو (جاری ہے)



# ۹۔ کتابُ الدِّیَاتِ

## کتابِ دیات

۴۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لِعُمَرَ بْنِ خَزِيمٍ  
فِي الْعُقُولِ فَكَتَبَ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِيلِ  
وَفِي الرِّأْفَةِ إِذَا أُدْعِيَتْ جَدًّا مِائَةً مِنَ  
الْإِيلِ وَفِي بَنَاتِهَا ثَلَاثَ نَفْسٍ وَفِي  
نَسَاءِ مَوْتَةٍ مِثْلَهَا وَفِي أُنْعَيْنِ خَمْسِينَ وَفِي  
الْيَدِ خَمْسِينَ وَفِي الرَّجُلِ خَمْسِينَ وَفِي  
كُلِّ أَصْبَعٍ مِثْلَ هَذَا لَكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِيلِ وَفِي  
السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِيلِ وَفِي الْمَوْضِعِ  
خَمْسٌ مِنَ الْإِيلِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَأْخُذُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ -

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے بارے بتایا جو آپ  
نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو دیات (خون بہا)  
کے بارے لکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جان کی دیت سواونٹ ہے تاکہ میں جبکہ وہ جہ ہو جائے  
اس کی دیت ایک سواونٹ ہے جائفہ میں جان کی  
دیت کا تیسرا حصہ ہے ہوامہ میں اس کی مثل ہے، آنکھ  
میں پچاس اونٹ ہیں، ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں پاؤں  
میں پچاس اونٹ ہیں، انگلی میں دس اونٹ ہیں، دانت  
میں پانچ اونٹ ہیں اور موضعہ میں پانچ اونٹ ہیں  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رقا  
کے جملہ امور سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے امام فقہاء کا قول ہے

**ف جائفہ :-** وہ زخم ہے جو پیٹ تک پہنچ چکا ہو۔

**ماہومہ :-** وہ گہرا زخم جو سر میں آئے۔

**موضعہ :-** وہ گہرا زخم جو جسم کے کسی حصہ میں آئے

مرد کے قتل کی مکمل دیت ایک سواونٹ ہیں اور عورت کی دیت مرد کے مقابلے میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ ہیں۔  
دو ریاضت کے بے لگام مفکر اسلام مسٹر طاہر القادری نے مرد و عورت کی دیت کو سادی قرار دیکر اپنی حماقت کا ثبوت دیا۔ قصوری

وَسَلَّمَ أَتَاهُ قَالَ دِيَّةُ الْخَطَايَا خُمَاسٌ عَشْرُونَ  
بُنْتُ مَخَاضٍ وَعَشْرُونَ ابْنُ مَخَاضٍ وَعَشْرُونَ  
حِقَّةٌ وَعَشْرُونَ جَذَعَةٌ خُمَاسٌ وَلَا تَمَازُ الْفَتَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فِي الدُّكُورِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي  
الْكَبِيرِ وَجَعَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ بَنِي  
مَخَاضٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچ  
اجزاء ہیں بیس بنت مخاض، بیس ابن مخاض، بیس  
بنت لبون، بیس حقه اور بیس جذعہ ہیں۔ حضرت سلیمان  
بن یسار رضی اللہ عنہ نے مذکر میں ہم سے اختلاف فرمایا  
انہوں نے ”ابن لبون“ کہا جبکہ حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے ”ابن مخاض“ کہا۔ حضرت امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل ہے۔

### ۴۔ بَابُ دِيَّةِ الْأَسْنَانِ

#### دانتوں کی دیت کا بیان

۶۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِدْرِيْسُ  
الْحَصِينِيُّ أَنَّ أَبَا غُظْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ  
ابْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا  
فِي الصَّرِّ مِنْ قِتَالٍ لَأَنَّ فِيهِ خُمُسًا مِنَ الْإِذِلِ  
قَالَ قَرَدَنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
فَلِمَ تَجْعَلُ مَقْدَمَ الْفَجْرِ مِثْلَ الْأَضْرَاءِ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَوْلَا أَتَلَكَ لَا تَعْتَبِرُ  
إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ۔

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ابو غطفان نے انھیں بتایا کہ مروان بن حکم نے انھیں  
ابو غطفان کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں یہ سلسلہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ دائرہ کی کتنی  
دیت ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
پانچ اونٹ ہیں۔ ابو غطفان فرماتے ہیں کہ مروان نے  
مجھے دوبارہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت  
میں بھیجا اور کہا کہ تم دائرہ کی دیت آگے والے دانتوں کے  
برابر کیوں قرار دیتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگر تم انھیں انگلیوں کی طرح  
برابر قرار دو تب بھی دیت برابر ہوگی۔

ف تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے یعنی اہل دیت کا دسواں حصہ (دس اونٹ) ہے اور تمام دانتوں کی دیت (چار گنا)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اسی سے  
دلیل پکڑتے ہیں۔

۶۶۴۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ قاتل کے ورثاء دیت نہ دیں نہ ارادتاً نہ صلح اور  
اعتراف و اقرار کی بناء پر اور نہ غلام کی دیت دیں۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اسی سے دلیل  
پکڑتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے

ابن مسعود عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَقِيلُ الْعَاقِلَةَ

عَمْدًا وَلَا صَلَاحًا وَلَا اعْتِرَافًا وَلَا مَا حَتَّى الْمَمْلُوكُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ

فُقَهَائِنَا.

### ۳۔ بَابُ دِيَةِ الْخَطَاِ

#### قتل خطا کی دیت کا بیان

۶۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دِيَةِ

الْخَطَاِ عِشْرُونَ يَنْتَ كَبُورٍ وَعِشْرُونَ

يَنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ يَنْتَ كَبُورٍ وَعِشْرُونَ ابْنُ

كَبُورٍ وَعِشْرُونَ حَقَّةٌ وَعِشْرُونَ جَدَّةٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا نَأْخُذُ

بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ قتل خطا میں دیت بیس بنت مخاض، بیس بنت

لبون، بیس ابن لبون، بیس حقة اور بیس جذعہ ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس

روایت کو دلیل نہیں بناتے بلکہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کی بات کو دلیل بناتے ہیں کہ انھوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۷ سے آگے) نصف دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ

ف بنت مخاض :- وہ اونٹنی جو ایک سال کی مکمل ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے۔

بنت لبون :- وہ اونٹنی جو دو سال کی مکمل ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

حقة :- وہ اونٹنی جو تین سال مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

جذعہ :- وہ اونٹنی بے جو چار سال کی مکمل ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہو۔



تو اس کی دیت ایک سو دینار ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی دیت متعین و مقرر نہیں ہے۔ اس بارے خلیفہ وقت کو اختیار حاصل ہے خواہ وہ سو دینار ہو یا فیصلے کے مطابق اس سے زائد کا حکم کرے۔ ہم یہ مسئلہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهَا إِدْرَاشٌ مَعْلُومٌ فَفِيهَا حُكُومَةٌ عَدْلٍ فَإِنْ بَلَغَتْ الْحُكُومَةُ مِائَةً دِينَارٍ وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ كَانَتْ الْحُكُومَةُ فِيهَا قَرَارًا نَضَعُ هَذَا مِنْ زَيْدٍ بَيْنَ ثَابِتٍ لِأَنَّهُ حَكَمَ بِذَلِكَ۔

## ۶۔ بَابُ التَّفْرِيجِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِ وَاحِدٍ

بہت سے آدمیوں کے مل کر قتل کرنے کی دیت کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بائیس یا سات فرد کو قتل کر دیا جنھوں نے ایک شخص کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعاؤ شہر کے تمام لوگ اسے قتل کرتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ ف

۶۶۹۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ ثَقْرًا أَحْمَسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ لَوْ تَمَامًا عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتَهُمْ بِهـ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ سات افراد یا اس سے زائد مل کر ایک شخص کو غمداً قتل کر دیں خواہ دھوکے سے کریں یا بغیر دھوکے کے انھوں نے اپنی تلواروں کے ساتھ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذَانُ قَتَلَ سَبْعَةً وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ رَجُلًا عَمَدًا أَقْتَلَ غِيلَةً أَوْ غَيْرَ غِيلَةٍ ضَرْبُوكَ بِأَسْيَافِهِمْ حَتَّى قَتَلُوهُ قُتِلُوا بِهـ كُلُّهُمْ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ف ایک یا دو آدمی قتل کریں اور باقی افراد (لوگ) ان کی معاونت کریں تو گویا تمام نے اجتماعی طور پر قتل کیا، لہذا تمام لوگ سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ  
عَقْلُ الْأَسْنَانِ سَوَاءٌ عَقْلُ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ  
فِي كُلِّ أَصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الدِّيَّانَةِ وَفِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ  
عَشْرِ الدِّيَّانَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہم حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ  
کرتے ہیں سب دانتوں کی دیت برابر ہے اور سب  
انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس  
اونٹ میں اور ہر دانت میں نصف عشر یعنی پانچ اونٹ ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے۔

## ۵۔ بِأَسْرِ الشَّيْنِ السَّوْدَاءِ وَالْعَيْنِ وَالْقَائِمَةِ

دانت جو زخم کے سبب سیاہ ہو جائے اور آنکھ جس کی بینائی جاتی رہے کی دیت کا بیان

۶۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ إِذَا  
أُصِيبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيهَا عَقْلُهَا تَامًا -  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أُصِيبَتِ  
السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ أَوْ احْمَرَّتْ أَوْ احْضَرَّتْ  
فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب  
دانت کے زخم سیاہ ہو جائیں تو اسکی پوری دیت ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب  
دانت زخمی ہونے کے بعد سیاہ یا سرخ اور سبز ہو جائے  
تو اس کی دیت پوری ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۶۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ  
يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا فُقِئَتْ مِائَةً دِينَارٍ -

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب  
آنکھ زخمی ہو جائے اور سلامت رہے حکم اسکی بینائی ختم ہو جائے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶۹ سے آگے) برابر ہے یعنی دیت کا بیسواں حصہ (پانچ اونٹ) ہے۔  
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۲۵۰، محمد سعید انیسٹر کراچی)

عام فقہاء کا قول ہے ۔

## ۸۔ بَابُ الْجُرُوحِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْإِثْرِ

### زخموں کی دیت کا بیان

۶۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي كُلِّ نَاقِذَةٍ فِي  
عُضْوٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ كَلْتُ عَقْلٍ ذَلِكَ الْعُضْوُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ فِي ذَلِكَ أَيْضًا حُكُومَةُ عَدَلٍ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ جس عضو کا زخم آر پار ہو جاوے اس کی دیت  
اس عضو کی دیت کا تہائی حصہ ہے ۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس میں  
بھی حاکم وقت کا فیصلہ معتبر ہو گا جب کہ وہ انصاف پر  
مبنی ہو ۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
عام فقہاء کا قول ہے ۔

## ۹۔ بَابُ دِيَةِ الْجَنَيْنِ

### جنین (بچے) کی دیت کا بیان

۶۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنَيْنِ يُقْتَلُ  
فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ  
الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أُغْرِمَ مَنْ لَا شَرِبَ  
وَلَا آكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَكَ وَمِثْلُ  
ذَلِكَ يُطْلَعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَأْنُ هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (بچے) کے  
نپچے کے قتل کے بارے ایک غلام یا ایک نوٹھی بطور  
دیت دینے کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے  
کہا : میں کیسے دیت ادا کروں جبکہ جنین نے نہ پیا ، نہ  
کھایا ، نہ گفتگو کی اور نہ رویا اور ویسے ہی رہا ؟ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ کاموں کا بھائی ہے ۔



وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔ اے موت کے گھاٹ اتار دیا تو ان سب کو اس کے بے قتل کیا جائے گا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ نَزْوِجِهَا

شوہر کا اپنی بیوی کی دیت اور بیوی کا اپنے شوہر کی دیت میں ہونیکا بیان

۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شَهَابٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى النَّاسِ بِمَنَامٍ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فِي الدِّيَةِ أَنْ يُخْبِرَ فِيهِمْ فَقَامَ الصَّحَابُ بَيْنَ سُقْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشِيمِ الضَّبَابِيِّ أَنْ دَرِثَ امْرَأَتَهُ مِنْ دِيَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَدْخُلِ الْغَيْبَةَ حَتَّى آتِيكَ فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَهُ الصَّحَابُ أَنَّ بَيْنَ سُقْيَانَ يَذَلِكَ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ان لوگوں کو جمع کیا جو دیت کے متعلق معلومات رکھتے تھے تاکہ دیت کے بارے انھیں معلومات فراہم کریں۔ حضرت صہاک بن سقیان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اشیم الضبابی کے بارے مجھے لکھا کہ میں اس کی بیوی کو اس کی میراث سے حصہ دلاؤں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں (صہاک کو) فرمایا کہ تم خیمے میں چلو اور میرے آنے تک اس میں قیام کرو جب آپ رضی اللہ عنہ خیمے میں پہنچے تو صہاک بن سقیان رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیت کے بارے بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكُلِّ دَارِثٍ فِي الدِّيَةِ وَالَّذِي نَصِيبُ امْرَأَةٍ كَانَ الْوَارِثُ أَوْ نَزْوِجًا وَغَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دیت اور خون میں ہر وارث حصہ دار ہوگا خواہ بیوی وارث ہو یا خاوند ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے

عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

## ۱۱۔ بَابُ الْبَيْزِ جَبَّارٍ

### کنواں (کھودتے وقت دب کر مر جانے) کی دیت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار پاپوں کے زخمی کرنے میں دیت ہے کنواں کھودتے وقت کسی (مزدور وغیرہ) کے دب کر مر جانے میں دیت ہے اور کان نکالتے وقت دب کر مر جانے میں دیت ہے اور دینہ (دفن شدہ خزانہ) کے دستیاب ہونے میں خمس (پانچواں حصہ) ہے ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رد دیت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ الجبار کا معنی ”عبث و لغو“ ہے العجماء سے مراد وہ تیز طرار جانور ہے جس کو اگر چھوڑ دیا جائے وہ انسانوں کو زخمی کر دے یا سیگوں سے حملہ کرے کنواں کھودنے یا کان نکالتے کوئی شخص جب کسی مزدور وغیرہ کو لٹکائے اور وہ دب کر مر جائے تو اسکی دیت نہیں ہے اور دینہ میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے اور جو چیز کان سے برآمد ہو مثلاً سونا یا چاندی یا شیشہ یا تانبہ یا لوہا اور یا پارہ وغیرہ تو اس میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے ۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔

حضرت حزام بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۶۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَزَرُ الْعَجَمَاءِ جَبَّارٌ وَ الْبَيْزُ جَبَّارٌ وَالْمَعْدَنُ جَبَّارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْجَبَّارُ الْقَهْدَرُ وَالْعَجَمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْقَلِطَةُ تَجَرُّ الْإِنْسَانَ أَوْ تَعْقِرُهُ وَالْبَيْزُ وَالْمَعْدَنُ الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَحْفِرُ لَهُ يَمْرًا وَمَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ فَذَاكَ هَذَا وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ وَالرِّكَازُ مَا اسْتُخْرِجَ مِنَ السَّعْدِينَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ رِصَاصٍ أَوْ نَحَاسٍ أَوْ حَدِيدٍ أَوْ رِيْقٍ قَبِيهِ الْخُمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ۔

۶۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو عورتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس کے نتیجے میں اس کا محل ضائع ہو گیا اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رؤی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی آزاد عورت کے پیٹ پر چوٹ لگائی جس سے بچہ ضائع ہو گیا تو اس کو دیت ایک غلام یا لونڈی یا پچاس دینار یا پانچ سو درہم یہ دیت کا بیسواں حصہ ہے اور اگر وہ اونٹوں کا مالک اس سے پانچ اونٹ لیے جائیں گے اور اگر وہ بکروں والا ہو تو اس سے ایک سو بکریاں وصول کی جائیں گی یہ بھی دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

۶۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ اسْتَبْتَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَتِ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَذَكَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْتَرَةِ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا ضَرَبَ بَطْنُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ فَأُلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا فَبِعْتَرَةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ خَمْسُونَ دِينَارًا أَوْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ نِصْفَ عَشْرِ الدِّيَّارِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِدْبِلِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَتَمِ أُخِذَ مِنْهُ مِائَةٌ مِنَ الشَّاةِ نِصْفَ عَشْرِ الدِّيَّارِ۔

## ۱۔ بَابُ الْمُوضَعَةِ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاسِ

### چہرے اور سر پر زخم کا بیان

حضرت سلیمان بن لیبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ چہرے پر آنے والا البیاضہ زخم جو چہرے کو عینب نہ بنائے وہ سر پر گہرے زخم کی طرح ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چہرے اور سر پر زخم کی دیت برابر ہے اور وہ دیت کا بیسواں حصہ ہے یہی حضرت ابراہیم نخعی، امام اعظم ابو حنیفہ اور

۶۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُوضَعَةِ فِي الْوَجْهِ إِنْ لَمْ تَعِبِ الْوَجْهَ مِثْلَ مَا فِي الْمُوضَعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُوضَعَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاسِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ نِصْفُ عَشْرِ الدِّيَّارِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ النَّخَعِيِّ وَابْنِ حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا۔



بدلہ لیا جاتا ہے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول سے قاتل کی دیت ختم نہیں کی اور نہ ہی آپ نے اسے باطل قرار دیا ہے اس لیے اس کا عاقلہ موجود ہے لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو علم نہیں تھا کہ اس پر دیت واجب قرار دے سکتے ہیں ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اگر معلوم ہو جاتا کہ اس کا مالک ہے اور نہ عاقلہ تو آپ دیت قاتل کے مال سے یا غریب ہونے کی صورت میں بیت المال سے ادا کر سکتے تھے لیکن آپ کو علم تھا کہ اس کا عاقلہ ہے لیکن کون ہے؟ اس بارے علم نہیں تھا کیونکہ اسے ایک حاجی نے آزاد کیا تھا ۔ آزاد کرنے والا معلوم ہو سکا اور نہ عاقلہ کا یقینی علم ہو سکا لہذا آقا کے معلوم ہونے تک آپ نے دیت کو باطل قرار دیا ۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو ابتداءً معلوم ہو جاتا کہ اس کا عاقلہ نہیں ہے تو آپ اس کے مال سے یا مسلمانوں کے بیت المال سے دیت دلوادیتے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا تَرَى أَنَّ عَمْرًا أَبْطَلَ دِيَتَهُ عَنِ الْقَاتِلِ وَلَا تَرَاهُ بَطَلَ ذَلِكَ لِأَنَّ لَهُ عَاقِلَةً وَلَكِنْ عَمْرٌ لَمْ يَعْرِفْهَا فَيَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَوْ أَنَّ عَمْرًا لَمْ يَرَ لَهُ مَوْلًى وَلَا أَنَّ لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ دِيَتَهُ مَنْ قُتِلَ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ وَلَكِنَّهُ رَأَى لَهُ عَاقِلَةً وَلَمْ يَعْرِفْهُمْ لِأَنَّ بَعْضَ الْحَبَايِجِ اعْتَقَهُ وَلَمْ يَعْرِفِ الْمُعْتَقُ وَلَا عَاقِلَتَهُ فَأَبْطَلَ ذَلِكَ عَمْرٌ حَتَّى يُعْرِفَ وَلَوْ كَانَ لَا تَرَى لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي بَيْتِ مَالِهِمْ ۔

• • • • •

## ۱۴۔ بَابُ الْقَسَامَةِ

### قسامہ (قسم کھانے) کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک غفاری رضی اللہ عنہما

۶۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ

حِزَامُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مَحَبَّةٍ أَنَّ نَاقَةَ الْبَرَاءِ  
ابْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأُفْسِدَتْ  
فَبَيَّرَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا  
أُفْسِدَتْ أَمْوَالُهُ بِاللَّيْلِ فَالضَّمَانُ عَلَى  
أَهْلِهَا.

کہ حضرت ہراء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک  
آدمی کے ایک باغ میں داخل ہو کر اسے خراب کر دیا  
اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ  
دن کو باغ کی حفاظت مالک کے ذمہ ہے اور اگر رات  
کے وقت کوئی جانور اسے ضائع کرتا ہے تو اس کی  
ضمانت اس کا مالک دے گا۔

### ۱۳۔ بَابُ مَنْ قَتَلَ خَطَاً وَلَمْ تُعْرِفْ لَهُ عَاقِلَهُ

ایسا قتل خطاء جس کا عاقل معلوم نہ ہو، کا بیان

۶۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ  
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَائِبَةَ كَانَتْ أَعْتَقَتْ  
بَعْضَ الْحُجَّاجِ فَكَانَ يَلْعَبُ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ مِنْ  
بَنِي عَابِدٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةَ بَنِي الْعَابِدِي فَقَامَ  
الْعَابِدِي أَبُو الْمُقْتُولِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
فَطَلَبَ دِيَّةَ ابْنِهِ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَدِيَّهَ وَقَالَ  
لَيْسَ لَهُ مَوْتِي فَقَالَ الْعَابِدِي لَهُ أَمَّا يَت  
لَوْ أَنَّ ابْنِي قَتَلَكَ قَالَ آذَنْ تُخْرِجُوا دِيَّتَهُ  
قَالَ الْعَابِدِي هُوَ آذَنْ كَأَلَا رَقِيعَاتٍ يُتْرَكُ  
يَلْقَمُ قَرَانٌ يُقْتَلُ يَنْقَمُ.

حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک  
سائبہ غلام کو ایک حاجی نے آزاد کر دیا تھا وہ بنی عابد کے  
ایک شخص کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ سائبہ غلام نے عابدی  
کے بیٹے کو قتل کر دیا عابدی مقتول کا باپ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے  
کی دیت کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
اسے دیت دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا اس (سائبہ  
غلام) کا کوئی مالک نہیں ہے۔ عابدی نے آپ رضی اللہ عنہ  
سے سوال کیا کہ اگر میرا بیٹا سائبہ غلام کو قتل کر دیتا ہے  
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تب تم اس  
دیت ادا کرتے۔ عابدی آدمی نے کہا: تب تو سائبہ غلام  
کی حیثیت چکرے غلام کی ہے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے  
تو وہ ڈس لیتا ہے اور اگر اسے قتل کر دیا جائے تو اس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ  
يَدُ وَأَصَابِحَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ  
فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا لَهُ إِتَادَ اللَّهِ مَا قَتَلْنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِخَوَاصِّهِ وَمُحَاصِّصَةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ تَحْلِفُونَ  
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا فَتَالَ  
فَتَحْلِفَ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَا كَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ  
قَوْدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى  
أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلُ بْنُ  
أَبِي حَتْمَةَ لَقَدْ رَكُضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةً حَمْرَاءَ

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ وَ  
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ يَعْنِي بِالدِّيَةِ  
كَيْسَ بِالنَّعْوِ وَرَأْسًا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ  
أَنَّهُ إِشْمَا أَمَّا الدِّيَةُ دُونَ النَّعْوِ قَوْلُهُ  
فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ إِمَّا أَنْ تُدَّ وَأَصَابِحَكُمْ  
وَإِمَّا أَنْ تُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى  
أَخْرِاجِ الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ

حضرت خولبہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور پھر مجھ سے  
رضی اللہ عنہ نے بات چیت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی یہود) یا تمہارے  
ساتھی کی دیت (خون بہا) ادا کریں اور یا تم ان کے  
خلاف اعلان جنگ کر دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہود کی طرف اس بارے میں کہہ دیا یہود نے آپ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب لکھا: ہم نے اسے قتل  
نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیہ، مجھ سے  
اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کو فرمایا: تم قسم اٹھاؤ اور اپنے  
خون کے حقدار بن جاؤ انھوں نے قسم نہ اٹھائی پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تمہارے لیے قسم  
اٹھائیں انھوں نے عرض کیا نہیں کیونکہ وہ سلمان نہیں  
ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف  
سے دیت ادا فرمادی اور آپ نے ایک سواونٹیاں ان  
کے گھر بھیج دیں حتیٰ کہ ان کے گھر داخل ہو گئیں۔ حضرت  
سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سے  
ایک سرخ اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا انھوں نے تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ  
دَمَ صَاحِبِكُمْ (یعنی تم قسم اٹھا کر اپنے ساتھ کے خون  
کے حق دار بن جاؤ) اس سے مراد دیت (خون بہا) ہے  
نہ کہ قصاص۔ اس مسئلہ پر کہ اس سے مراد دیت ہے نہ کہ  
قصاص۔ ابتداء حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول  
دلالت کرتا ہے اَمَّا أَنْ تُدَّ وَأَصَابِحَكُمْ وَ اَمَّا أَنْ تُؤْذَنُوا  
بِحَرْبٍ (یا تمہارے ساتھ کی دیت ادا کریں اور



أَتَمَّ مَا حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ كَيْثٍ  
أَجْدَى قَرَسًا فَوَطَّئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي جُهَيْنَةَ  
فَنَزَذَهُ، مِنْدًا الدَّمَ مَرَمَاتٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
لِبَنِي نِيْنٍ أَدْعَى عَلَيْهِمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا  
مَا مَاتَ مِنْهَا فَا بَوَا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْإِيْمَاتِ  
فَقَالَ لِلْآخَرِينَ أَحْلِفُوا أَنْتُمْ فَا بَوَا فَقَطَّصَى  
بِشَطْرِ الدِّيَارَةِ عَلَى الشَّعْدِيَيْنِ -

انھیں بتایا کہ بنی سعد بن لیت کے ایک آدمی گھوڑا  
دوڑایا اس (گھوڑے) نے بنی جہینہ کے ایک شخص کی  
ایک انگلی کچل ڈالی۔ اس انگلی سے خون بہہ گیا تو وہ  
(بنی سعد کا آدمی) فوت ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنه نے مدعا علیہم کو فرمایا: کیا تم میں سے پچاس آدمی  
قسم کھاتے ہیں کہ وہ اس (زخم) کے سبب مرا ہے  
انھوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اور قسم نہ اٹھائی  
اور آپ کو دوسرے (مدعی) لوگوں سے فرمایا: تم قسم کھاؤ  
انھوں نے بھی انکار کر دیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنه نے قبیلہ سعد کے لوگوں کو نصف دیت ادا کرنے  
کا حکم دے دیا۔

حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ان کی قوم کے لوگوں نے انھیں بتایا کہ حضرت عبداللہ  
بن سہل اور محبیہ رضی اللہ عنہما مفلسی کے ہاتھوں تنگ  
آکر ”خیبر“ چلے گئے۔ حضرت محبیہ رضی اللہ عنہ کو اصرار  
دی گئی کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے  
ایک کنوئیں یا چشتے میں پھینک دیا گیا ہے۔ حضرت محبیہ  
یہود کے پاس گئے اور کہا تم لوگوں نے حضرت عبداللہ بن  
سہل کو قتل کر دیا ہے؟ یہود نے کہا قسم بخدا! ہم نے  
اسے قتل نہیں کیا۔ پھر محبیہ اپنی قوم کے پاس واپس  
آئے اور انھیں اس بارے بتایا۔ پھر حضرت محبیہ ان کے  
ان کے بڑے بھائی حویصہ اور (مقتول کے بھائی)  
عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم گفتگو کی غرض سے  
خیبر آئے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ  
کیا یہ ایچڑ جو تر کے لحاظ سے بڑا ہے وہ بات چیت کر

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو كَيْثٍ بَنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
أَبِي حَشْمَةَ أَنَّ أُنْعَبَرَكَ رَجُلًا مِّنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَبِّصَةَ خَدَجًا إِلَى  
خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمَا فَأَتَى مُحَبِّصَةَ  
فَاخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِعَ  
فِي قَفِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ  
قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَا هُ ثُمَّ أَقْبَلَ  
حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ  
أَقْبَلَ هُوَ وَحَوِصَةُ وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ قَدْ هَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ  
الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَرُ كَيْتَرُ يُرِيدُ السِّتَ  
فَتَكَلَّمَ بِرَيْصَةٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَبِّصَةُ فَقَالَ

# کتاب الحدوث فی السرقة

## چوری کی حدود

### ۱۔ بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاهُ

### آقا کے مال سے غلام کے چوری کرنے کا بیان

۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
إِلْحَمَهُ مِثْلَ جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَبْدٍ  
لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ هَذَا خِيَاثَهُ سَرَقَ فَقَالَ  
وَمَاذَا سَرَقَ فَقَالَ سَرَقَ مِثْلَ لَا مِثْلَ فِي  
تَمَنُّهَا يَسْتُونَ دِرْهَمًا قَالَ عُمَرُ أَمَّا سِلَّةُ  
كَيْسَ عَلَيْهِ قِطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَاخِذًا أَيُّمَا رَجُلٍ  
لَهُ عَبْدٌ سَرَقَ مِنْ ذِي رَحِمٍ مُخْرِمٌ مِنْهُ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمرو الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنا غلام  
لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس کو لٹاخہ کاٹنے کی سزا  
دیجیے کیونکہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر فاروق  
اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس نے کون سی چیز  
چوری کی ہے انھوں (حضرت عبداللہ بن عمرو) نے  
جواب دیا اس نے میری بیوی کا شیشہ چوری کر لیا ہے  
جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دیجیے۔ اس پر لٹاخہ کاٹنے کی  
سزا نہیں ہے کیونکہ تمھارے خادم نے تمھارے مال  
کی چوری کی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کا کوئی

دَمَ صَاحِبِكُمْ لِأَنَّ الدَّمَ قَدْ يَسْتَحِقُّ بِالْيَدِيَةِ  
 كَمَا يَسْتَحِقُّ بِالْيَدِيَةِ كَمَا يَسْتَحِقُّ بِالْقَوْدِ  
 لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ  
 لَهُمْ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ مَنْ ادَّعَيْتُمْ  
 فَيَكُونُ هَذَا عَلَى الْقَوْدِ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُمْ  
 تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّمَا  
 عَنَى بِهِ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِالْيَدِيَةِ  
 لِأَنَّ أَوَّلَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ  
 قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ تَدَّوَا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ  
 تُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 الْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعُقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ  
 فِي أَحَادِيثٍ كَثِيرَةٍ فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ  
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

❖ ❖ ❖ ❖

اور یا تم ان کے خلاف اعلان جنگ کر دو اور اس پر حدیث  
 کا آخری یہ حصہ بھی دلالت کرتا ہے کہ تحلفون و  
 تستحقون دم صاحبکم دم قسم کھا کر اپنے ساتھی  
 کے خون کے حق دار بن جاؤ (خون کا استحقاق کبھی  
 دیت کے باعث ہوتا ہے اور کبھی قصاص کے سبب  
 ہوتا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں  
 یہ فرمایا: تحلفون وتستحقون دم من ادعیتم  
 دم قسم اٹھاؤ اور آدمی کے خون کا تم نے دعویٰ کیا ہے  
 اس کے حقدار ہو جاؤ) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے  
 فرماتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے انصار کو فرمایا تحلفون وتستحقون دم صاحبکم  
 دم قسم اٹھاؤ اور اپنے ساتھی کے خون کے حق دار بن جاؤ  
 اس میں دیت مراد ہے کیونکہ پہلی حدیث اس کی دلیل  
 پیش کرتی ہے جو یہ ہے کہ اما ان تؤذوا صاحبکم  
 واما ان تؤذوا بحرب (یا تو یہود تمھارے ساتھی  
 کی دیت ادا کر دیں اور یا تم ان کے خلاف اعلان جنگ  
 کر دو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسام  
 دیت واجب کرتی ہے اور خون باطل نہیں کرتی۔ اس  
 سلسلے بہت سی روایات موجود ہیں۔ ہم اس روایت سے  
 دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے  
 عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔



تَمَّا فِي رَأْسِ النَّحْلِ أَوْ شَاةٍ فِي الْمَرْعَى  
فَلَا قُطْعَ عَلَيْهِ فَإِذَا أُتِيَ بِالْعَمْرِ الْجَرِينِ  
أَوْ الْبَيْتِ دُتِيَ بِالْعَمْرِ الْمَرَّاحِ وَكَانَ لَهَا  
مَنْ يَحْفَظُهَا فَبَاءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذَلِكَ  
شَيْئًا يَسَاوِي ثَمَنَ الْبَيْتِ فَقِيَرُ الْقُطْعِ وَ  
الْمَيْحَنُ كَانَ يَسَاوِي يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ  
وَلَا يُقْطَعُ فِي أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا يَسَارِجُهُمْ  
اللَّهُ تَعَالَى -

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے درخت پر گئے  
ہوئے پھل یا چراگاہ میں چرنے والی بکری چوری کر لی  
تو اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی اور جب  
پھل خشک کرنے والی جگہ یا گھر میں لایا گیا یا بکری بار  
میں لائی جائے جہاں اس کی نگرانی کرنے والا بھی ہو  
تو کسی چور نے چوری کر لی اور مسروقہ چیز کی قیمت ٹھہر  
کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔  
اور احوال اس زمانہ میں دس درہم کی ہوتی تھی اور اس سے  
کم قیمت کی چیز چوری کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے۔

حضرت محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ایک غلام نے کسی آدمی کے باغ سے ایک پودا چوری  
کر کے اپنے اقل کے باغ میں جا کر لگا دیا۔ باغ کا مالک  
اپنے پودے کی تلاش میں نکلا اور اس نے اپنا پودا پالیا  
مالک باغ نے چور کے بارے حضرت مردان بن حکم کے  
سامنے دعویٰ دائر کر دیا انھوں نے چور کو قید میں ڈال دیا  
اور اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک حضرت  
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس بارے  
سوال کیا؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں  
نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل اور پودے کی چوری  
میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے اور پودے سے مراد  
کھجور کا پودا ہے۔ غلام کے آقا نے کہا: حضرت مروان  
نے میرے غلام کو گرفتار کر لیا ہے اور اسے ہاتھ کاٹنے کی

۶۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ غُلَامًا  
سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ قَفَرَسَهُ فِي  
حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ  
وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَأَسْتَعْدَى عَلَيْهِ مَرُوءَاتُ  
ابْنِ الْعَمَلِ فَسَجَنَهُ وَارَادَ قُطْعَ سَيْدِهِ  
فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى مَا فِي بَيْنِ خَدَيْجٍ  
فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قُطْعَ فِي شَمِيرٍ  
وَلَا كَثْرٍ وَالْكَثْرُ الْجَمَارُ قَالَ الرَّجُلُ إِنَّ  
مَرُوءَاتٍ أَخَذَتْ عِلْدِي وَهُوَ يُرِيدُ قُطْعَ  
يَدَيْهِ فَإِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ تَمْشِيَ إِلَيْنَا فَتُخَيَّرَ  
بِأَلَيْهِ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمْشِي مَعَهُ حَتَّى أَتَى مَرُوءَاتٍ

أَوْ مِنْ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ امْرَأَةٍ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ  
نَفْسٍ مَوْلَاةٍ فَلَا قُطْعَ عَلَيْهَا فِيمَا سَرَقَ  
وَكَيْفَ يَكُونُ عَلَيْهَا الْقُطْعُ فِيمَا سَرَقَ مِنْ  
أُخْتِهِ أَوْ أَخِيهِ أَوْ عَمَّتِهِ أَوْ خَالَتِهِ وَهُوَ  
لَوْ كَانَ مُحْتَاجًا تَرَمُّيًا أَوْ صَغِيرًا أَوْ كَانَتْ  
مُحْتَاجَةً أُجْبِرَ عَلَى نَفَقَتِهِمْ فَكَانَ لَهُمْ فِي  
مَالِهِ نَصِيبٌ فَكَيْفَ يَقُطَعُ مَنْ سَرَقَ مِنْ مَتْنٍ لَهُ  
فِي مَالِهِ نَصِيبٌ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

غلام ہو اس نے آقا کے کسی رشتہ دار یا اپنے آقا یا  
اپنے آقا کی بیوی اور یا اپنی مالکہ کے شوہر کی چوری کر لی  
تو اس چوری کی بناء پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا  
اور جس نے اپنی بہن یا بھائی یا پھوپھی اور یا خالہ کی  
چوری کر لی تو اس کا ہاتھ کیسے کاٹا جاسکتا ہے ؟  
اور یا وہ محتاج یا ضرورت مند اور یا چھوٹا بچہ اور ان کا  
خرچہ ان کے مال سے پورا کیا جاتا ہو گویا ان کے  
مال میں ان کا حصہ ہے تو جس کے مال میں کسی کا حصہ ہو  
اس سے چوری کرنے سے کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے ؟  
یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
عام فقہاء کا ہے ۔

## ۲۔ باب مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَحْرُمُ

پھل یا کوئی ایسی چیز جسے ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا، کی چوری کا بیان

حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت  
کی شاخوں پر لٹکنے والے پھل اور ذخیرہ محفوظ رکھنے والے پھل  
پر چرنے والی بکری کے چوری کرنے سے ہاتھ نہیں  
کاٹا جائے گا اور جب بکری اپنے ہارے میں آجائے  
یا پھل خشک کرنے کی جگہ میں ڈال دیئے جائیں پھر  
چوری کی تو ہاتھ کاٹا جائے گا بشرطیکہ مسروقہ چیز  
کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

۶۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُطْعَ فِي نَسْرِ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي  
حَرُيسَةٍ جَبَلٍ قِيَاذًا أَوْ أَدَاهُ الشَّرَاحُ أَوْ الْجَدِ  
فَالْقُطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنُ الْيَجَنِّ -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ سَرَقَ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ”جس شخص نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا“ انھوں (صفوان) نے اپنی سواری منگوائی اس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ بات کہی گئی ہے کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو وہب! تم مکہ کی پھر لی زمین پر واپس چلے جاؤ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں اپنی چادر اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ ایک چور نے آکر وہ چادر چوری کر لی پھر وہ چور پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اس بار سے میرا ارادہ نہ تھا لہذا یہ چادر اس (چور) پر صدقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے پاس آنے سے قبل ایسے کیوں نہیں کہہ دیا؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب چور یا جس پر زنا کی تمت لگائی گئی ہو امام وقت کے پاس پیش کیا گیا پھر صاحب مد یعنی مدعی نے اپنے صدرِ علوی سے بری ہونے کا اعلان کر دیا تو امام کے لیے جائز نہیں کہ وہ حد کو ختم کر دے بلکہ وہ اسے نافذ کر دے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء و جمہور اللہ کا قول ہے۔

صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قِيلَ لِيَصْفَوَانُ ابْنُ أُمَيَّةَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ قَدْ عَايَرَا جَلَّتِ فَزَكَيْهَا حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ قِيلَ لِي إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبَاطِحِ مَكَّةَ فَنَامَ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ فَجَاءَهُ سَارِقٌ فَاخْذَرْدَاءَهُ فَاخْذَ السَّارِقُ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّارِقِ أَنْ تَقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَحَرَامٌ ذَهَبَ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا دُفِعَ السَّارِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوْ الْقَاضِي فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ هَدِيَّةً لَمْ يَنْبَغِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعْطِلَ الْحَدَّ وَلَكِنَّهُ يُمِضِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ۛ ۛ ۛ



قَالَ لَهُ نَافِعٌ أَخَذْتُ غُلَامَ هَذَا فَقَالَ  
لَعَنَهُ قَالَ فَمَا أَنْتَ صَاحِبُهُ قَالَ أَمِيرٌ يُدْ  
قُطِعَ يَدَاهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قُطْعَ  
فِي تَمْرِ وَلَا كَثْرَ فَا مَرْمَرٍ وَلَا عَبْدٍ  
فَأُرْسِلَ -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ ذَرِبْ هَذَا نَافِعٌ لَا قُطْعَ  
فِي تَمْرِ مَعْلَى فِي شَجَرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

❖ ❖ ❖ ❖

۳۔ بَابُ الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْهُ الشَّيْءُ يَجِبُ فِيهِ الْقِطْعُ فِيهِ السَّارِقُ  
بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

خليفة وقت کے پاس مقدمہ پیش ہونیکے بعد سزا و قہر چیز چور کے حوالے کنیز کا بیان

حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

عَائِشَةُ فَقَطَعَتْ يَدَهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
الْقَطْعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ قَصَاعِدًا۔

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا۔ دونوں کینروں نے  
غلام پر الزام عائد کر دیا چنانچہ غلام سے اس بارے  
پوچھا گیا تو اس نے اس کا اعتراف کر لیا۔ حضرت  
اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ہاتھ  
کاٹنے کا حکم جاری کر دیا اور فرمایا: دینار کا چوتھائی  
حصہ یا اس سے زائد چوری کرنے سے ہاتھ کاٹا  
جائے گا۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے  
زمانہ میں ترنج (بھل) چوری کر لیا حضرت عثمان غنی  
رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا  
چنانچہ ترنج کی قیمت بارہ دینار فی دینار تین درہم  
کے لحاظ سے لگائی گئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہ نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا (حکم دیا)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس  
چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کی مقدار میں لوگوں کا  
اختلاف پایا جاتا ہے۔ اہل مدینہ نے کہا: چوتھائی  
حصہ دینار چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جاتی  
ہے انھوں نے بطور دلیل یہ روایت بیان کی اور اہل عراق  
نے کہا: دس درہموں سے کم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں  
دی جائیگی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں جب  
حدود میں اختلاف پایا جائے تو ثقہ اور معتبر روایت کو لیا  
جائیگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء

۶۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ أُتْرَجَةً  
فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُقَوَّمَ فَقِيَمَتْ بِثَلَاثَةِ  
دَرَاهِمٍ مِنْ صَرَفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا لِيُنَادِيَ  
فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْمَا  
يُقَطَعُ فِيهِ الْيَدُ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رُبْعُ  
دِينَارٍ وَمَرُوءَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَقَالَ أَهْلُ  
الْعِرَاقِ لَا تُقَطَعُ الْيَدُ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ  
دَرَاهِمٍ وَمَرُوءَا ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَ  
عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ  
عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ فَإِذَا اجْتَاءَ الْإِخْتِلَافُ فِي  
الْحُدُودِ أُخِذَ فِيهَا بِالثَّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۴۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

### جس چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کی مقدار کا بیان

۶۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنٍ قِيَمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ڈھال کی  
چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا (یعنی حکم دیا) جس کی قیمت  
تین درہم تھی۔

۶۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَرَّعَتْ إِلَى  
مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ مَوْلَى ابْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَدَلَّتْهُ بَعِثَتْ مَعَهُ  
تَيْنِ مِنَ الْمَرْأَتَيْنِ يَبْرُؤُ مَرَا جِلٍ قَدْ حَبِطَتْ  
عَلَيْهِ حِرْقَةٌ حَضَرَتْهُمَا لَتٌ فَأَخَذَ الْغُلَامُ  
الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَأَسْتَحْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ  
لِبَدًا أَوْ قُرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَئِمَا قَدِمْنَا  
الْمَدِينَةَ دَفَعَتْ ذَلِكَ الْبُرْدَ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا  
فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا ذَلِكَ الْبِدَ وَلَمْ يَجِدُوا  
الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَرْأَتَيْنِ فَكَلِمَتَا عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَلِمَتَا لَيْثٍ وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ  
فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کا بیان  
ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ کی  
طرف روانہ ہوئیں جبکہ ان کے ساتھ دو آزاد کردہ لونڈیاں اور  
عبداللہ بن ابی بکر کی اولاد کا غلام بھی تھا۔ دونوں لونڈیوں  
کو ایک مراحل چادر سے کر روانہ کیا گیا اس چادر کے  
اوپر ایک سبز کپڑا سی دیا گیا (راویہ حدیث) حضرت عمرہ  
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غلام نے چادر بچھ کر اس  
اوپر سے بولے کپڑے کو کھولا اور بیچ سے چادر نکال  
لی اس کی جگہ پوستین یا بکری کے بال رکھ کر اوپر سے  
سی دیا جب ہم واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو یہ چادر ہم نے اس  
کے مالکوں کو دیدی۔ انھوں نے جب اسے کھولا تو بیچ سے  
پوستین برآمد ہوئی اور انھوں نے چادر نہ پائی انھوں نے  
دونوں کنیزوں سے اس بارے دریافت کیا ان دونوں  
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا یا انھوں نے

ف کم از کم دس درہم کی چیز چوری کرنے سے قطعید (ہاتھ کاٹنے) کی سزا دی جائیگی اس سے کم پر نہیں۔



أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ  
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَمَنْ بَيْتَ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ  
الصَّالِحِ قَوْجَدُوهُ عِنْدَ صَائِغٍ دَعَا أَتَكَرَّدَ  
قُطْعَ جَاءَهُ يَوْمَ فَأَعْتَرَفَ بِهِ الْأَقْطَعُ أَوْ شَيْهَدَ  
عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ عَاوُذُكَ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ  
عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرَقَتِهِ -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ  
يُرْوَى ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا  
كَانَ الَّذِي سَرَقَ حُلِيَّ أَسْمَاءَ أَقْطَعَ الْيَدَ  
الْيُمْنَى فَقُطِعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ جِلْدِهِ الْيُسْرَى وَ  
كَانَتْ تَتَكَبَّرُ أَنْ يَكُونَ أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرَّجْلِ  
وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهِ بِهَذَا  
وَنَحْوِهِ مِنْ أَهْلِ بِلَادِهِ وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنْ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

فرمایا: تیرے باپ کے مالک کی قسم! تمھاری رات  
چور کی رات جیسی نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنه کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ہار  
گم ہو گیا وہ شخص بھی لوگوں کے ساتھ مل کر اسے تلاش  
کرتا اور وہ کہتا تھا: اے اللہ! جس نے اس نیک گھر  
سے چوری کی ہے اسے ہلاک کر دے لوگوں نے ایک  
سنار کے پاس وہ ہار پایا۔ سنار نے بتایا کہ اس ہاتھ  
اور پاؤں کاٹے ہوئے شخص نے مجھے یہ ہار دیا ہے۔  
اس شخص نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہی دی گئی  
تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں لے لیا  
کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: قسم بخدا! میرے نزدیک اپنے حق میں اس کی  
بددعا زیادہ شدید ہے اس کی چوری کر نیکی نسبت۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت  
ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کی ہے کہ انھوں  
نے فرمایا: جس چور نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار  
چوری کیا تھا اس کا صرف دایاں ہاتھ کاٹا ہوا تھا تو حضرت  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹا تھا  
اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات  
کا انکار کرتی تھیں کہ چور کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے ہی

رہیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۸ سے آگے اور اگر دوبارہ چوری کر لیا تو بایاں پاؤں کاٹا جائے گا اور اگر اس کے بعد چوری کرے گا  
تو اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹا جائے گا بلکہ قید میں بطور سزا ڈال دیا جائے گا۔ ہاتھ اور پاؤں گٹے سے کاٹا جائے  
گا اور ابلتے ہوئے تیل میں داغاجلے گا۔

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم کا قول ہے ۔

## ۵۔ باب السَّارِقِ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ يَدُهُ وَرَجُلُهُ

حس چور کا ایک ہاتھ یا ایک ٹانھہ اور ایک پاؤں پہلے کاٹا جا چکا ہو، کا بیان

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عین کارہنے والا ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا ہوا تھا مدینہ طیبہ میں آیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والیٰ عین کے بارے شکایت کرتے ہوئے کہنے لگا والیٰ عین نے اس پر (ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر) ظلم کیا ہے راوی حدیث کا بیان ہے کہ وہ نماز تہجد بھی پڑھتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعُوا يَدَهُ وَرِجْلَهُ قَدْ مَرَّ قَتَرًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاشْكَى إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ وَآيَتِكَ مَا لَيْلِكَ بِلَيْلٍ سَارِقٍ شَحَرًا افْتَقَدُوا حِلْيَةً لَا سَمَاءَ يَدَتِ عَمَّيسٍ امْرَأَةً

ف جس چیز پر ہاتھ کاٹا جائے گا وہ کم از کم دس درہم کی ہو اس سے کم قیمت چیز کے چوری کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

چوری کے سلسلے میں ہاتھ کاٹنے کی چند شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں ۔  
(۱) چور مکلف ہو (۲) چور کو نگانہ ہو (۳) نابینا نہ ہو (۴) چوری کی جائی والی چیز درہم دس سے کم قیمت کی نہ ہو (۵) چوری کرتے وقت اور ہاتھ کاٹتے وقت مسروقہ چیز کی قیمت دس درہم ہو (۶) دس درہم قیمت اسی علاقہ میں ہو (۷) نقداً کوئی چیز چوری کی ہو (۸) چوری اس انداز میں کی کہ اس کا چلانا واضح ہو (۹) چیز خفیہ (پوشیدہ) طور پر اٹھائی ہو (۱۰) جس آدمی کے ہاں سے کسی چیز کی چوری کی ہو اس آدمی کا اس پر مکمل طور پر قبضہ ہو (۱۱) چوری دارالحرب سے نہ کی گئی ہو (۱۲) اور وہ چیز محفوظ ہو۔  
چور کا ہاتھ یا پاؤں نہ سخت سردی میں نہ سخت گرمی میں کاٹا جائے گا بلکہ دوسرے موسم تک اسے قید میں رکھا جائے گا پھر وقت موسم آنے پر کاٹا جائے گا۔ پہلی دفعہ چوری کرنے پر چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا (جاری ہے)

اس کا ٹمٹھ کاٹنے کا حکم دیا چنانچہ ٹمٹھ کاٹ دیا گیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا غلام مفروضہ یا نہ جو بھی چوڑی کرے گا اس کا ٹمٹھ کاٹا جائے گا لیکن صرف اور صرف امام وقت (خلیفہ) ٹمٹھ کاٹ سکتا ہے کیونکہ حدود کا نفاذ وہی کر سکتا ہے یا اس کا نائب۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَقْطَعُ يَدَ الْاَبِي وَغَيْرِ الْاَبِي اِذَا سَرَقَ وَلَكِنْ لَا يَنْبَغِي اَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ اَحَدًا اِلَّا اِمَامًا اَوْ مَنْ يَحْكُمُ بِاَمْرِهِ لَا يَقُومُ بِهِ اِلَّا اِمَامًا اَوْ مَنْ وَّلَاهُ الْاِمَامُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ -

## ۱۔ بابُ الْمُخْتَلِسِ

### کوئی چیز اچک کر لے جانے والے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مروان بن حکم کے زمانہ میں کوئی چیز اچک لی۔ مروان نے اس کا ٹمٹھ کاٹنے کا حکم کیا تو ان کے پاس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آگئے۔ انھوں نے مروان کو بتایا کہ اس پر ٹمٹھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ (کوئی چیز) اچک کر لے جانے والے پر ٹمٹھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۶۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا اخْتَلَسَ شَيْئًا فِي مَمَرٍ مَرَّوَانِ ابْنِ الْحَكَمِ فَأَمَّا دَمْرَوَانُ قَطَعَ يَدَيْهِ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ تَرِيدٌ بَيْنَ ثَابِتٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا اَنَا خَذُّ لَا قَطْعَ فِي الْمُخْتَلِسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى -



أَكْثَمًا لَمْ يَزِدْنَا فِي الْقَطْعِ عَلَى قَطْعِ الْيَدِ  
الْيُمْنَى وَالرَّجُلِ الْيُسْرَى فَإِنْ أُقِيَ بِهِ بَعْدَ  
ذَلِكَ لَمْ يَقْطَعَاهُ وَضَمَّتَاهُ وَهُوَ قَوْلُ  
آخِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَجَحَهُمُ  
اللَّهُ -

کاٹا ہوا تھا۔ حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ  
دوسرے کی نسبت اپنے شہر کے اس واقعہ اور دوسرے  
واقعات کے بارے بہتر جانتے تھے ہمیں حضرت عمر فاروق  
اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی طرف سے  
یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ دونوں حضرات ایسا چور جس کا  
پہلے ہی دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹا ہوا مزید نہیں کاٹتے  
تھے اگر وہ پھر چوری کرتے ہوئے پکڑا جاتا تو وہ دونوں  
مزید اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹتے تھے بلکہ اس سے  
ضمان یعنی تادان وصول کرتے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ الْعَبْدِ يَأْتِي تَحْرِيرُهُ

بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنے کا بیان

۶۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ ابْنُ قَبِيْعٍ  
بِإِذْنِ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ  
يَدَهُ فَإِذَا سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ قَالَ لَا  
تَقْطَعْ يَدَ الْإِبْنِ إِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ آخِي كِتَابُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا  
أَنَّ الْعَبْدَ الْإِبْنِ لَا تُقْطَعُ يَدُهُ فَأَمَرَ بِهِ  
ابْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک مفور غلام نے چوری  
کر لی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے حضرت سعید  
بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اس کا  
کاٹیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کو  
ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا اور کہا جب مفور غلام  
چوری کرے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ کیا تم یہ حکم  
میں پایا ہے کہ مفور غلام اگر چوری کرے تو اس کا  
نہیں کاٹا جائیگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

ثَوْبَهُ ثُمَّ اسْتَلْقَى وَمَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ كَثُرَتْ سَيِّئَاتِي وَصَعُفَتْ قُوَّتِي  
وَأَنْتَ شَرُّ رِعِيَّتِي فَأَقِمْ بَيْنِي وَإِلَيْكَ غَيْرُ  
مُضَيِّعٍ وَلَا مُفْرِطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ  
النَّاسَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمْ  
السُّنَنُ فُرِضَتْ لَكُمْ الْفَرَائِضُ وَتُرِكَكُمْ  
عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّتْ بِأَحَدِي يَدَايِهِ  
عَلَى الْأُخْرَى إِلَّا أَنْ تَصَلُّوا بِالنَّاسِ يَمِينًا  
وَسِمَا لَا تُحَرِّمُوا أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ أَيْسَرِ  
الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّثًا فِي  
كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجْمًا وَرَأَى وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عَمْرُ بْنُ  
الْحَطَّابِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُمْهَا الشَّيْخُ  
وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيْتُمْ فَارْجُمُوهُمَا الْبَيْتَةَ  
فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَا مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
فَمَا أُنْسَلَتْ ذُ وَالْحَجَّةُ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ

بٹھار یا پھر کنکریاں جمع کر کے ان پر اپنی چادر بچھا کر اس  
پر لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف  
بلند کر کے دعا کی اسے اللہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری  
طاقت کمزوری میں تبدیل ہو چکی ہے اور میری رعیت  
راولدار پھیل چکی ہے تو مجھے اپنے پاس اس حالت میں  
بلائے کہ میں نے (احکام شریعت میں) نہ کمی کی ہو اور نہ  
زیادتی کا ارتکاب کیا ہو۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنه مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگوں کو مخاطب کرتے  
ہوئے فرمایا اے لوگو! تمہارے لیے سنتیں واضح ہو چکی  
ہیں اور تمہارے لیے فرائض کا بھی تعین ہو چکا ہے تم ایک  
واضح (حق) راستے پر چھوڑے جا رہے ہو پھر حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنه نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے  
ہوئے کہا: خبردار! تم دائیں بائیں لوگوں کے ساتھ مل  
کر گمراہ نہ ہونا۔ خبردار! تم ایت رجم کے بارے ہلاک  
ہونے سے بچو کہ کوئی شخص کہے کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ  
(قرآن) میں نہیں پاتے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے رجم کیا اور ہم نے رجم کیا۔ اس ذات کی قسم جس کے  
قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کے یہ بات  
کننے کا خوف نہ ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنه نے کتاب اللہ  
میں اضافہ کر دیا ہے تو میں یہ الفاظ قرآن میں لکھ دیتا  
الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيْتُمْ فَارْجُمُوهُمَا  
الْبَيْتَةَ (یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کا  
ارتکاب کریں تو دونوں کو یقینی طور پر سنگسار کر دو)  
بے شک ہم نے اسے پڑھا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب  
رضی اللہ عنه نے فرمایا: ذوالحجہ کا مہینہ پورا نہیں ہوا تھا

# ۱۱۔ ابواب الحدود فی الزنا

## ابواب حدود زنا

### ۱۔ باب الرجیم

#### رجیم (سنگسار کرنے) کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ: جب شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے اسے  
سنگسار کرنے کا حکم کتاب اللہ (قرآن) میں موجود ہے  
جیسے اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو جائے  
(زانی) خود اعتراف کر لے۔ ف

حضرت سجی بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت  
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب منیٰ سے مقام  
پر واپس تشریف لائے تو انھوں نے وہاں اپنا اونٹ

۶۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ تَزَنَّى  
إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا أَقَامَتْ  
عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ وَالْإِعْتِرَافُ۔

۶۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَمَّا صَدَرَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مَنْى أَنَا حَرِيٌّ لَا بَطْحَ  
تَمَّ كَوْمَ كَوْمَةٍ مِنْ بَطْحَاءِ قَوْمٍ عَلَيْهِ

ف زنا کے ثابت ہونے کے تین طریقے ہیں (۱) عینی گواہ گواہی پیش کر دیں (۲) غیر شادی شدہ عورت  
حمل ظاہر ہو جائے اور (۳) یا خود زنا کرنے کا اعتراف واقرا کرے۔  
غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو ایک سو کوڑوں کی حد لگائی جائیگی اور شادی شدہ زنا کار کا ایک سو  
تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَاخِذُ أَيُّمَا رَجُلٍ  
حُرٍّ مُسْلِمٍ زَنَى بِأَمْرَأَةٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِرَأْمَرَأَةٍ  
قَبْلَ ذَلِكَ حُرَّةً مُسْلِمَةً وَجَامِعَهَا قَبْلَ  
الزَّجْمِ وَهَذَا هُوَ الْمُحْسِنُ فَإِنْ كَانَ لَهُ  
يُجَامِعُهَا إِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا  
أَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ أُمَةً يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً  
لَمْ يَكُنْ بِهَا مُحْصَنًا وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ  
بِمِائَةٍ وَهَذَا قَوْلُ آيٍ حَنِيفَةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ  
الْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام  
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس آزاد مسلمان  
مرد نے کسی عورت سے زنا کیا جبکہ اس سے قبل کسی آزاد  
مسلمان عورت سے شادی کی ہو اور اس سے جماع بھی  
کر چکا ہو وہ محسن ہے اور اس کے بارے رحم کا حکم  
ہے اگر اس نے اپنی بیوی سے جماع نہ کیا صرف  
شاری کی یا اس کی زوجیت میں یہودی یا نصرانیہ کتیز ہو  
تو وہ محسن نہیں ہے لہذا اسے رحم نہیں کیا جائے گا بلکہ  
ایک سو کوڑے مارے جائیں گے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۔ بَابُ الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ

### زنا کا اقرار کرنے کا بیان

۶۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَمَا يُدْبِنِ حَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَن  
رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ  
عنہما کا بیان ہے کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں ایک تھکڑا لے کر حاضر ہوئے ان میں سے  
ایک نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ ہمارے درمیان

(بقیہ صفحہ ۴۹۴ کا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمانے کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ زنا  
کی حد کے بارے تمہاری کتاب میں کیا لکھا ہے؟ لیکن انھوں نے خیانت سے کام لینے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اس میں  
بھی قرآن کے مطابق آیت رحم موجود تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق رحم کی سزا دی گئی۔  
اور اس سے معلوم ہوا کہ یہود اور غیر مسلم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانت، دیانت، صداقت، شرافت  
اور عدل و انصاف کے میدان میں لاثانی تصور کرتے تھے۔

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رجم کے بارے تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: زانیوں کو ذلیل و خوار کرنا اور انھیں کوڑے لگانے کا حکم ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا تم نے جھوٹ کہا ہے تورات میں رجم کا حکم موجود ہے یہودی تورات لائے اور انھوں نے اسے کھولا تو ایک یہودی نے ریت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پھر اور بعد والی عبارت پڑھ دی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہودی سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھو جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو پیچھے ریت رجم موجود تھی۔ اس یہودی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔ تورات میں رجم کرنے کا حکم موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں زانیوں پر سنگسار کرنے کا حکم دیا تو انھیں سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مرد کو وہ پتھروں سے پجانے کے لیے وہ عورت پر جھکاتا ہوں

۶۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً تَرْتَابَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالَا نَقْضُحُهُمَا وَيُجْلَدَانِ فَقَالَ لَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذِبُكُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ قَالَا يَا التَّوْرَةَ فَتَشَرُّوْهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ قَرَأَهَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِنَّ قَرَأَ آيَةَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ مَدَقَّتْ يَا مُحَمَّدٌ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَرَأْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَفِيئُهَا الْحِجَارَةَ۔

==

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل یہود کے بہت بڑے عالم اور مذہبی راہنما تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھ کر پکار اٹھے کہ یہ جھوٹا چہرہ نہیں ہو سکتا اور اسلام قبول کر لیا۔  
(باقی اگلے صفحہ پر)





کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصلہ کر دیں اور مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گفتگو کی اجازت دے دی۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کر لیا ہے لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں تو میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دے دی ہے پھر میں نے اہل علم سے اس بارے سوال کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ایک سال جلا وطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی بیوی سنگسار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری ہے میں تمھارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) کے فیصلہ کروں گا تمھاری بکریاں اور لونڈی تمھیں لوٹائی ہیں لڑکے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انیس اس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی سے پاس جائے اگر وہ اعتراف (زنا) کرے تو اسے سزا دیا جائے۔ اس عورت نے اعتراف (زنا) کر لیا۔

اسے جرم کر دیا گیا۔  
حضرت عبداللہ بن ابی بلیکہ رضی اللہ عنہ کا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں حاضر ہوئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَقْضَاهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاشْدَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا يَعْزِي أَحَبُّهُ أَقْضِي يَا مَرْأَتِي فَأُخْبِرُ وَفِي أَنْ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ فَأُتَدِينُهُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأُخْبِرُونِي إِشْمًا عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ وَلَا شِمَا الرَّجُلِ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَارْدُ عَلَيْكَ وَجَلْدِ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرِّبِي عَامًا وَأَمَّا ابْنُكِ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ الْآخِرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا۔

❖ ❖ ❖ ❖

۶۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ تَمِيمٍ بْنِ كَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَهُ

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ  
الْأَعْرَقُ قَدْ تَرَانِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ  
ذَلِكَ مَرَامًا كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَتَّى إِذَا  
أَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَى أَهْلِهِمْ فَقَالَ أَيْشَتُكِ  
أَيُّمَ جَنَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّحَابَةُ  
قَالَ أَبْكَرُكُمْ تَيْبٌ قَالَ تَيْبٌ قَامَ مِنْهُمْ  
فَرُحِيحٌ۔

سعید (راوی حدیث) کا بیان ہے کہ وہ شخص دلی طور  
پر مطمئن نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنه تشریف لائے۔ اس شخص نے حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل  
کہا تو انھوں نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
کی طرح جواب دیا حضرت سعید (راوی حدیث) کا کہنا  
ہے کہ وہ دلی طور پر پھر مطمئن نہ ہوا حتیٰ کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا  
کہ اس نالائق نے زنا کا ارتکاب کیا ہے حضرت  
سعید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دوسری طرف اپنا چہرہ پھیر لیا راوی بیان  
کرتے ہیں کہ اس شخص نے کئی بار ایسے عرض کیا اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار اس سے اپنا  
چہرہ انور پھیر لیا اور جب کئی بار اس نے اس پر اصرار  
کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اہل خانہ کو  
طلب فرمایا اور ان سے پوچھا کہ کیا اسے جنون کی بیماری  
ہے؟ انھوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بیشک یہ  
بالکل صحیح ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا  
کیا یہ غیر شادی شدہ ہے یا شادی شدہ ہے؟ انھوں  
نے جواب دیا شادی شدہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حکم سے اسے رجم سنگسار کیا گیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قبیلہ بنی اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص  
ہزأل نامی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ہزأل!

۶۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّهُ يَكْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ يُدْعَى  
هَزْأً لَا يَأْهَرُ إِلَهُ لَوْ سَدَرْتَهُ يَرْدُ آتِكَ

اس سے کوڑے مارنے کی سزا دی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم حدودِ الہی سے بچو جس شخص نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردے میں چھپ جائے بیشک جو شخص اپنا پردہ دکناہ ظاہر کرے گا تو اس پر ہم کتاب اللہ (قرآن) کا حکم جاری کریں گے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے ایک بارہ (غیر شادی شدہ) کنیز سے زنا کا ارتکاب کر لیا اور اسے حاملہ کر دیا پھر خود زنا کا اقرار کر لیا اور وہ شخص محسن (شادی شدہ) نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے کوڑوں کی سزا دی گئی پھر اسے ذک کی طرف حلاوطن کر دیا گیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ سنا کہ قبیلہ بنی اسلم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کر لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے اس بارے میں علاوہ کسی اور کو بھی بتایا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو توبہ کرو اور اس کے پردے میں چھپ جاؤ اس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

مِنْ هَذِهِ الْقَادُورَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَدْرِيسْتُمْ  
اللَّهُ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِلْنَا صَفَحَتَهُ نَقِمٌ عَلَيْهِ  
كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ  
صَفِيَّةَ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
الْصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا  
وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بَكْرٍ فَأَحْبَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ  
عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ تَرَانِي وَلَمْ يَكُنْ أَحْصِيَن قَامَدَ  
بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَجَعَلَ الْحَدَّ ثُمَّ نَفَى  
إِلَى قَدَلٍ۔

۶۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا  
مَنْ أَسْلَمَ آتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِي حَدَّثَنِي  
تَرَانِي قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هَذَا لِأَحَدٍ  
غَيْرِي قَالَ لَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ تَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ وَاسْتَدْرِيسْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ  
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمْ يُقَدِّرْ  
نَفْسَهُ حَتَّى آتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ  
كَمَا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَمَا قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمْ يُقَدِّرْ بِهِ نَفْسَهُ حَتَّى



فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑوں کی سزا دی اور اسے جلاوطن کر دیا اور کنیز کو کوڑوں کی سزا دی کیونکہ اس سے غلام نے زنا بالجبر کیا تھا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک عبدالملک بن مروان نے زنا بالجبر کی جانے والی عورت کے حق میں فیصلہ کیا کہ زانی اسے مہر ادا کرے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو عورت زنا کو برہنہ کرے اس پر حد نہیں ہے البتہ زنا بالجبر کرنے والے پر حد ہے جب اس پر حد واجب ہو جائے تو مہر باطل قرار پائے گا حد اور مہر دونوں ایک جگہ میں واجب نہیں ہوتے۔ اگر کسی شخص پر شبہ کی بنیاد پر حد لگی تو مہر اس پر واجب ہوگا یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

يَهَا فَجَلَدَ كَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَعَاةٌ وَلَعَدُ يَجْلِدُ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا۔

۴۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ سَلَّهَا بَشِيكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ نَزَا بِالْجَبْرِ كَالِ عَوْرَتِ كَيْسٍ فِي حَقِّ مِصْلَةٍ كَيْسٍ كَالِ عَوْرَتِ كَيْسٍ قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا وَعَلَى مَنْ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَإِذَا وَجِبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جَمَاعَةٍ قَاحِدٍ فَإِنْ دُوِيَ عَنْهُ الْحَدُّ بِشُبُهَةٍ وَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامَةِ مِنْ قُتَيْبَةَ۔

## ۴۔ يَابُ حَدِّ الْمَمَالِيكِ فِي الزِّنَاءِ وَالشُّكْرِ

### زنا اور شراب کے بارے غلاموں کی حد کا بیان

حضرت عبداللہ بن عیاش المخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے میں اور قریش کے چند نوجوانوں نے بیت المال کی لوٹ پوٹ کو زنا کی سزا میں پچاس پچاس کوڑے لگائے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی لوٹ پوٹ کے بارے

۴۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ رَيْبَعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْنَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَا حِدَّ إِلَّا مَارَةَ خَمْسِينَ خَمْسِينَ فِي الزِّنَاءِ۔

۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ

لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ قَالَ يَحْيَىٰ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا  
الْحَدِيثَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ  
ابْنُ هُرَّالٍ فَقَالَ هَذَا جَدِّي وَالْحَدِيثُ  
صَحِيحٌ حَقٌّ.

اگر تو اسے اپنی چادر سے چھپائے رکھتا تو تمھارے  
لیے بہتر تھا۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے یہ حدیث ایک مجلس میں بیان کی جس میں حضرت  
یزید بن نعیم بن ہرّال رضی اللہ عنہ موجود تھے حضرت  
یزید بن نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت ہرّال رضی اللہ  
عنہ میرے دادا تھے اور یہ حدیث صحیح اور برحق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا أَكَلَهُ نَاحِدٌ وَلَا يَحْتَدُّ  
الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ بِالزَّانِي حَتَّى يُقِرَّ أَمَّا بَعْدُ  
مَذَابٍ فِي أَمْرٍ بَعْدَ مَجَالِسٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَكَذَلِكَ  
جَاءَتْ السُّنَّةُ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ  
عَلَى كَفَيْهِم بِالزَّانِي حَتَّى يُقِرَّ أَمَّا بَعْدُ مَذَابٍ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا  
وَلَا أَنْ أَقَرَّ أَرْبَعَةَ مَذَابٍ ثُمَّ رَجَعَ قَيْدَ  
رُجُوعِهِ حَتَّى سَبِيلُهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص کے صرف زنا کرنے  
کا اعتراف کرنے سے حد نہیں لگائی جائے گی۔ حتیٰ کہ  
وہ چار مختلف مجالس میں خود اعتراف اور اقرار نہ کرے  
اور اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ کسی شخص پر صرف  
ایک بار خود زنا کا اعتراف کر لینے پر حد نہیں لگائی جائے  
گی حتیٰ کہ وہ چار بار اقرار نہ کرے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور  
اگر کسی شخص نے چار بار اقرار کر لیا پھر اس نے رجوع  
کر لیا تو اس کا رجوع قبول کیا جائے گا اور اسے چھوڑ  
دیا جائے گا۔

## ۳۔ بَابُ الِاسْتِكْرَاهِ فِي الزِّنَاءِ

### زنا بالجبر کا بیان

۴۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا  
كَانَ يَقُومُ عَلَى رَقِيقٍ الْخُمُسِ وَلَا تَلَهُ  
اسْتِكْرَاهَ جَارِيَةً مِنْ ذَلِكَ الرَّقِيقِ فَوَقَعَ  
حَضْرَتُ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَا بَيَانُ هِيَ كَهْمُ  
كِي غَلَامُوں پَر اِيك غَلَام نِكْرَان مَقْرَر مَحْاسِنِ غَلَامِ  
مِيں سِي اِيك لَوْنْدِي سِي زَنَا بِالْجَبْرِ كَرِيَا تُو حَضْرَتُ

سزا آزاد کی سزا کا نصف یعنی صرف چالیس کوڑے ہیں  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے غلام کی  
شراب نوشی کی حد کے بارے سوال کیا گیا؟ انھوں نے  
جواب دیا: جو بات ہم تک پہنچی ہے اس کے مطابق  
اس پر آزاد آدمی کی نصف حد ہے کیونکہ حضرت علی  
حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہم نے اپنے غلاموں کو شراب نوشی کی سزا آزاد آدمی  
کی سزا سے نصف دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے  
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ شراب نوشی اور نشہ کی حد  
اسی کوڑے ہیں اور اس بارے غلام کی حد چالیس  
کوڑے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے  
عام فقہاء کا قول ہے۔

حَدِّ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۷۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَ  
سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَّغْنَا  
أَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحَرِّ وَإِنْ عَلِيًّا وَعُمَرَ  
وَعُثْمَانَ وَابْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَدُوا  
عَبْدًا هُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحَرِّ فِي الْخَمْرِ۔

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِبَهُذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ الْحَدَّ  
فِي الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ قَتْلَانُونَ وَحَدُّ الْعَبْدِ فِي  
ذَلِكَ أَرْبَعُونَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۵۔ بَابُ الْحَدِّ فِي الشَّعْرِ يُحْزَنُ

اشارہ و کنایہ سے تہمت لگانے کی حد کا بیان

حضرت ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنی  
والدہ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کے حوالے  
سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے  
زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دیتے ہوئے کہا

۷۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّجَّالِ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَمَّةٍ بِنْتِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ فِي زَمَانِ حُمَرَ  
اسْتَبَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أَبِي يَدْرِي وَلَا أُمِّي



آبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ تَرِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ  
إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا تَزَنَّتْ  
وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا  
ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ يَبْعُوهَا وَكَوْ  
يَضْفِيرُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَا أَذْهَبُ إِلَى بَعْدِ  
الثَّلَاثَةِ إِلَّا الدَّائِعَةَ وَالضَّفِيرَ الْحَبْلُ -

سوال کیا گیا جو زنا کا ارتکاب کرے جبکہ وہ محصنہ  
(شادی شدہ) نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
وہ زنا کرے اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے اسے پھر  
کوڑے مارو پھر جب وہ زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ  
پھر اسے بیچ ڈالو خواہ ایک معمولی رسی کے عوض حضرت  
ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد نہیں رہا  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کے بارے میں  
بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد اور الضفیر سے  
مراد رسی ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ يَجْكَ  
الْمَلُوكُ وَالْمَمْلُوكَةُ فِي حَدِّ الزِّنَا وَنُصْفَ حَدِّ  
الْحُرَّةِ تَحْسِينٌ جَلْدَةً وَكَذَلِكَ الْقَدْحُ  
وَشَرْبُ الْخَمْرِ وَالشُّكْرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۴۰۴۔ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ جَلَدَ عَبْدًا  
فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ فَقَالَتْ  
عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عَامِرٍ بِنِيبَعَةَ فَقَالَ أَذْكَتُ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ حَدًّا  
كَمَا دَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْ رَعِيَّتِي أَفِي فِرْيَةٍ أَكْثَرَ  
مِنْ أَرْبَعِينَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ غلام اور کنیز کی حد  
زنا آزاد کا نصف یعنی چار کوڑے ہیں اور اسی طرح  
تہمت، شراب نوشی اور نشہ کی حد ہے یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے  
حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تہمت کی سزا میں  
ایک غلام کو اسی کوڑے لگائے حضرت ابوالزناد رضی اللہ  
عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ  
عنہ سے اس بارے سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا  
میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دوسرے  
خلفاء کا زمانہ پایا۔ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں  
دیکھا کہ تہمت کی سزا غلام کو چالیس کوڑوں سے  
زائد دی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَا يَضْرِبُ  
الْعَبْدُ فِي الْفِرْيَةِ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَلْدَةً نِصْفَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ غلام کو تہمت کی

عَلَيْنَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ  
مِنْ خُلَايَ رَيْحَ شَرَابٍ فَسَأَلْتُهُ فَرَزَعَهُ  
أَنَّهُ شَرِبَ طَلَاءً وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ  
كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهِ الْهَدَى فَجَلَدَهُ الْهَدَى -

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے  
تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے  
شراب کی بو پائی تو میں نے اس سے اس بارے دریافت  
کیا اس نے جواب دیا کہ اس نے طلاء (انگوروں کا مشروب)  
پیا ہے میں اس بارے دریافت کرتا ہوں کہ اگر اس  
(طلاء) میں نشہ ہوتا ہے تو میں اسے کوڑوں کی مرادوں  
چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑوں  
کی سزا دی۔

۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْدٍ  
الدَّائِلِيُّ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي  
الْحَمْرِ يَشْرِبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ  
إِبْنِ طَالِبٍ أَرَى أَنْ تَضْرِبَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ  
إِذَا شَرِبَهَا سَكَرَ فَلَا ذَا سِكَرَ هَذِي وَإِذَا  
هَذِي أَفْتَرَى أَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ  
فِي الْحَمْرِ ثَمَانِينَ -

حضرت ثور بن زید الدیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے  
مشورہ کیا کہ کوئی شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کی  
سزا کیا ہونی چاہیے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
نے مشورہ دیا میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے  
لگائے جائیں کیونکہ جب وہ شراب نوشی کرے گا وہ نشہ  
میں ہوگا جب وہ نشہ میں ہوگا فحش بکے گا اور جب  
فحش بکے گا تو وہ تہمت لگائے گا یا جیسے حضرت علی  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا (راوی کو شک ہے) پس حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں  
اسی کوڑے لگائے۔

۷۹۔ بَابُ شُرْبِ الْبَيْتِ وَالْغَبِيرِ آءٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

بیع (بدبو دار شہد) اور غبیر (جوار کی بنی ہوئی) وغیرہ کی شراب کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

بِنَايِيهِ فَاسْتَشَارَ فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ قَاتِلُ مَدَحِ آبَاةٍ وَأُمِّهِ وَقَالَ اخْرُوجْ  
قَدْ كَانَتْ لِي بِيهِ وَأُمِّهِ مَدَحٌ سَوِي هَذَا  
كَرَى أَنْ تَجِدَ الْوَحْدَ فَجَعَلَهُ عُمَرُ  
الْحَدَّ ثَمَانِينَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ فِي هَذَا عَلَى  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَرَى عَلَيْهِ حَدًّا  
مَدَحِ آبَاةٍ وَأُمِّهِ فَآخِذْنَا بِقَوْلِ مَنْ دَرَأَ  
الْحَدَّ مِنْهُمْ وَمِمَّنْ دَرَأَ الْحَدَّ وَقَالَ كَيْسُ  
فِي التَّعْرِيفِ جَدُّ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ وَبِهَذَا آخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا .

میرا باپ زانی ہے اور نہ میری والدہ زانیہ ہے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں شورہ کیا ۔  
ایک آدمی نے کہا اس نے اپنی والدہ اور والد کی تعریف  
کی ہے (لہذا اس پر حد نہیں) اور دوسروں نے کہا  
اس کے باپ اور والدہ کے لیے یہی وصف تھا؟ ہمارے  
خیال کے مطابق اسے کوڑوں کی سزا دی جائے پس  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑوں کی سزا دی  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
مسئلہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے کچھ لوگوں  
نے کہا ہمارے خیال میں اس شخص پر حد نہیں ہے کیونکہ اس  
نے اپنے والدین کی تعریف کی ہے۔ اس قول سے ہم  
دلیل اخذ کرتے ہیں جس میں انھوں نے حد لگانے سے  
نفی کی ہے۔ اس شخص پر حد نہ لگانے والوں میں سے  
ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ان (حضرت علی)  
کا کہنا ہے کہ اشارہ و کنایہ کی تہمت میں حد نہیں ہے اس  
قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ الْحَدِّ فِي الشُّرْبِ

### شراب نوشی میں حد کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت سائب  
بن یزید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ

۷۰۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجَ



الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَقَالَ  
فَقَتَحَ الْمَنَاءَ دَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

سرگوشی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:  
تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟ اس نے جواب دیا  
میں نے اسے شراب فروخت کر دینے کے بارے کہا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے شراب  
پینا حرام قرار دی ہے اس نے اس کی خرید و فروخت  
بھی حرام قرار دی ہے اس شخص نے مشکیزے کا منہ  
کھول دیا یہاں تک کہ تمام شراب بہہ گئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ عراق سے  
تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک ہم کھجور اور انگور کے  
پھل اور گنا خریدتے ہیں پھر ان سے شراب بنا کر فروخت  
کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے  
اسے فرمایا: میں تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں سننے  
والے تمام جنوں اور انسانوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں  
تم کو اس کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دے سکتا  
لہذا تم اسے نہ خریدو نہ بیچو نہ بخوڑو اور نہ اسے پلاؤ،  
کیونکہ وہ نجس (پلید) اور شیطانی فعل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے

۴۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ بَيْتًا عُمُ مِنْ تَمْرِ  
التَّجْلِ وَالْعِنَبِ وَالْقَصَبِ فَتَعَصَّرَهُ حَتَّى  
فَنَيْبَعَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنِّي  
أَشْهَدُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ  
مِنَ النِّجَةِ وَالْإِنْسِ إِنِّي أَمْرُكُمْ أَنَّ  
تَبْتَاعُوهَا وَلَا تَعَصِّرُوهَا وَلَا تَسْقُوَهَا  
فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ مَا كَرِهْنَا

ف ابتداء کے اسلام میں شراب حلال تھی بعد میں اسے بتدریج (مرحلہ وار) حرام قرار دیا گیا شروع شروع میں نماز کے وقت  
حرام قرار دی گئی پھر مکمل طور پر حرام قرار دی گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شراب کی حرمت کا اعلان فرمایا تو  
صحابہ نے اپنے شراب والے ٹکے ٹوڑ دیئے اور شراب گرا دی۔ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ گئی تھی  
شراب نوشی کے نقصانات میں سے یہ ہے کہ اس سے عقل ملب ہو جاتی ہے اور شہوت نفسانی میں قوت پیدا ہو جاتی ہے  
جس کے نتیجے میں انسان بدکاری کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع (مذہب دار اور نشہ آور شہد) کے بارے سوال کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی نشہ آور شراب ہو وہ حرام ہے۔  
حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر (جوار کی بنی ہوئی شراب) کے بارے دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں بھلائی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے پینے) سے منع فرمایا (راوی کا بیان ہے) کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بغیر (کے بارے پوچھا؟ انھوں نے جواب دیا وہ (جوار سے بنی ہوئی شراب) نشہ آور ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَسْرِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَشْكُرُ فَهُوَ حَرَامٌ ۚ ۷۱۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرِ فَقَالَ لَا تَخْمِرُ فِيهَا وَهِيَ عَنْهَا قَسَأْتُ رَبِّدًا مَا الْغُبَيْرُ ۚ فَقَالَ الشُّكْرُ ۚ

## ۸۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَمَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَشْرِيَةِ

### شراب کے حرام ہونے اور مکروہ مشروبات کا بیان

حضرت ابو عبدہ مصری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے انگوروں سے پھوٹے ہوئے پانی کے بارے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایک شخص شراب کی ایک مشک لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام قرار دی ہے؟ اس نے کہا نہیں اس کے پہلو میں موجود ایک شخص نے اس

۷۱۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِي دَعْلَةَ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَا يُعَصَّرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيًا خَمْرِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَمِلْتَ أَتَى اللَّهُ هَرًا وَجَلَّ حَرَمُهَا قَالَ لَا سَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ قَالَ أَمَرْتُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ

## ۹۔ بَابُ الْخَلِيطَيْنِ

### دو چیزوں کا خلط ملا کر کے شراب بنانے کا بیان

- ۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَابٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شُرْبِ التَّمْرِ وَالزَّيْتِ جَمِيعًا وَالزَّهْوِ وَالزُّطْبِ جَمِيعًا
- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور انگور ملا کر تر انگور اور تازہ کھجور کو ملا کر پینے سے منع فرمایا
- ۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَالزَّيْتُ جَمِيعًا
- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گد ری اور تر کھجور ملا کر، تر کھجور اور خشک انگور ملا کر شراب بنانے سے منع فرمایا۔

## ۱۰۔ بَابُ يَبِيْذِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْفَتِ

### دباء (توبنا) اور مرفت (مربان) کی شراب کا بیان

- ۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفْتُ قَبْلَ أَنْ
- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع پر خطبہ دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا۔ آپ کے پاس

**ف** کیونکہ ان چیزوں کے مرکب سے حاصل شدہ پانی یقیناً نشہ آور ہوگا جس کا استعمال حرام ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔



شُرْبًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ  
وَنَحْوِ ذَلِكَ فَلَا خَيْرَ فِي بَيْعِهِمْ وَلَا  
أَكْلِ ثَمَنِهِمْ -

۱۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَافَةُ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا  
تُكَلِّمُ رَبَّهُ مِنْهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يَسْقَهَا -  
۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ  
ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ  
ابْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبِي بَنِي  
كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ قِصِيخٍ وَتَمْرِ فَأَتَاهُمُ  
ابْنُ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ  
أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَدَارِ  
فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِيزَابٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا  
يَا سَفِيلَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ -

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَيْمِ عِنْدَنَا مَا كَرِهَ  
وَلَا يَبْغِي أَنْ يَشْرَبَ مِنَ الْيُسْرِ وَالزَّبِيبِ  
وَالشَّمْرِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ إِذَا كَانَ شَدِيدًا أَسْكِرَ -

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جن چیزوں کا استعمال کرنا ہم  
نا پسند و مکروہ تصور کرتے ہیں مثلاً شراب اور نشہ آور  
چیزیں وغیرہ ان کی خرید و فروخت اور ان کی قیمت کے  
کھانے میں بھی مہلکی نہیں ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے  
دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت  
میں اس سے محروم ہوگا اور اسے پی نہیں سکے گا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ انصاری  
اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو تازہ اور خشک  
کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور  
اس نے کہا بے شک شراب حرام قرار پاگئی ہے حضرت  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے انس! رضی اللہ عنہ!  
تم ان مشکوں کے پاس جاؤ اور انھیں توڑ دو حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنا موشلا کپڑا  
اور مشکوں کو نیچے سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گئے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک نچوڑ مکروہ و حرام ہے لہذا کسی کے لیے جائز  
نہیں ہے کہ خشک کھجور، خشک انگور، اور تر کھجور سب  
کو نچوڑ کر نوش کرے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے جبکہ سخت نشہ آور ہو ۔

رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ هَلَاكَ أَنْ أَجْعَلَ  
لَكَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ قَالَ  
نَعَمْ فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثًا وَبَقِيَ  
ثَلَاثُ فَأَتَوَاهُ إِلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ  
فَإِذْ خَلَّ إِصْبَعُهُ فِيهِ ثُمَّ رَمَاهُ فَنَبَذَهُ فَتَبِعَهُ  
يَتَمَطَّلُ فَقَالَ هَذَا الْطَّلَاءُ مِثْلُ طَّلَاءِ  
الْإِيلِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوهُ فَقَالَ  
عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَحْلَلْتَهَا وَاللَّهِ  
قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ مَا أَحْلَلْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي  
لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ  
لَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ  
لَهُمْ۔

شخص نے آپ سے کہا: کیا آپ اس شراب سے  
ایسی چیز بنا سکتے ہیں جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں نے شراب کو پکایا حتیٰ کہ اس کے  
دوثلث (ہم دو حصے) اڑ گئے اور ایک ثلث (ہم تیسرے  
حصہ) باقی رہ گیا لوگ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے اس میں  
اپنی انگلی داخل کی پھر اپنا ہاتھ اوپر کیا تو وہ آپ کے  
ہاتھ کے ساتھ اوپر کو آگئی اور آپ کا ہاتھ چپ چپ  
کرنے لگا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
یہ طلاء (انگوروں کا مشروب) اونٹ کے طلاء کی مثل  
سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پینے  
کا حکم دیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے  
کہا: قسم بخدا آپ نے اسے حلال قرار دیا ہے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ قسم بخدا! میں  
نے (جو چیز حرام ہے) اسے حلال قرار نہیں دیا۔ اسے  
اللہ! میں ان کے لیے کوئی ایسی چیز حلال قرار نہیں دیتا  
جسے تو نے ان پر حرام قرار دیا اور نہ میں ان پر ایسی چیز  
کو حرام کرتا ہوں جسے تو نے حلال قرار دیا۔ ف

**ف** حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حرام یا حلال قرار دینا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ہی حرام و حلال  
قرار دینا ہے چنانچہ اس مضمون کو قرآن نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے ارشادِ ربانی ہے مَا أَتَاكُمُ  
الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں اسے  
قبول کر لو اور جس چیز سے آپ منع فرمائیں اس سے کج جاؤ۔  
دوسری جگہ ہے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت  
کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ حضور کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جاری ہے)

أَبْلَغَهُ فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالُوا تَهَى أَنْ يُتَبَذَّ  
فِي الدُّبَاءِ وَالْمَذَقَّتِ -

میرے پہنچنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
خطبہ مکمل کر لیا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے بتایا: آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور مرتبان میں نمینہ  
(شراب) بنانے سے منع فرمایا۔ ف

۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى أَنْ يُتَبَذَّ فِي الدُّبَاءِ وَ  
الْمَذَقَّتِ -

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے توبہ اور مرتبان میں نمینہ (شراب)  
سے منع فرمایا۔

## ۱۱۔ بَابُ تَبِيدِ الطَّلَاءِ

### طلاء کی نمینہ (انگوروں کا مشروب) کا بیان

۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَصَنِ  
عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ  
مَعْمُودِ بْنِ كَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ شَكَى إِلَيْهِ أَهْلُ  
الشَّامِ وَبَاءَ الْأَمُّ مِنْ أَوْثَقْلِهَا وَقَالُوا لَا  
يُضْلِكُنَا إِلَّا هَذَا الشَّرَابُ قَالَ اشْرَبُوا  
الْعَسَلَ قَالُوا لَا يَصْلِحُنَا الْعَسَلُ قَالَ لَهُ

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کا  
ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب شام تشریف  
لائے تو وہاں کے باشندوں نے وہاں کی بیماری  
ناقص آب دہوا کی شکایت کی اور لوگوں نے مزید کہ  
کہ شراب نوشی کے بغیر ہماری صحت درست نہیں  
آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شہد پی لو۔ لوگوں  
شہد ہماری طبیعت کو موافق نہیں آتا۔ ان میں سے

ف انگور یا کھجور سے سچڑی ہوئی شراب کو نمینہ کہا جاتا ہے چونکہ شراب حرام ہے اس لیے اسے کشید کرنا  
کرنا، معاونت کرنا، اور کسی کو لا کر دینا منع ہے اس دور میں لوگ توبہ اور مرتبان میں شراب تیار کرنے کا دھند  
تھے اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے منع فرمایا۔



# کتاب الفرائض

## کتاب فرائض (وراثت کا بیان)

۷۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذَوْيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَرَضَ لِسَيِّدِ الْيَتَامَى يَفْرِضُ  
النَّاسَ الْيَوْمَ۔

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دادا کو وراثت  
سے اتنا ہی حصہ دلایا جتنا آج کے زمانہ میں لوگ  
دیتے ہیں۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ فِي الْجَدِّ  
وَهُوَ قَوْلُ تَمِيمِ بْنِ تَابِتٍ وَبِهِ يَقُولُ الْعَامَّةُ  
وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ  
بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَا يُورِثُ إِلَّا اخْوَا  
مَعَهُ شَيْئًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دادا کا وراثت میں  
حصہ ہے یہی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول  
ہے اور اسی کے مطابق عام فقہاء فرماتے ہیں لیکن امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دادا کے حصہ کے بارے میں حضرت  
ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم  
کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں چنانچہ دادا کے ہوتے  
ہوئے بھائیوں کو وراثت سے حصہ نہیں دلاتے تھے۔

ف بعض روایات میں "علم الفرائض" کو نصف اور باقی تمام علوم کو نصف علم قرار دیا گیا ہے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقَرَآنَ وَعَلِمُوا النَّاسَ قَانِي مَقْبُوضٍ"  
تم فرائض اور وراثت، ترکہ اور قرآن کی تعلیم دو اور تم لوگوں کو تعلیم دو کیونکہ میں جوارِ الہی میں پہنچ جاؤں گا۔  
(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۹، سعید کنبی کراچی)  
وراثت کے تفصیلی مسائل کے لیے سراجی، شریفیہ، فتاویٰ رضویہ، رسالہ علم الفرائض (مفتی محمد افضل لائل پوری)  
اور رسالہ میراث از مفتی احمد یار خاں گجراتی کا مطالعہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ  
بِشُرْبِ الظَّلَاةِ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ ثَمَنُهُ  
وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ لَا يُسَكِّرُ فَإِنَّ مَا كُلُّ  
مُعْتَقٍ يُسَكِّرُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ -

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ایسی طلاء کے  
نوش کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے دو ثلث  
(۲ حصے) اڑ چکے ہوں اور ایک ثلث (تیسرا حصہ) باقی  
باقی رہ گیا ہو اور وہ نشہ آور بھی نہ رہے ہو۔ پرانی شراب  
جو نشہ آور نہ ہو اس میں بھلائی نہیں ہے (یعنی  
حلال نہیں ہے)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱۱ کا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینا اللہ تعالیٰ کا ہی  
حرام قرار دینا ہے۔  
جو چیز نشہ آور ہو اس کا استعمال کرنا حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں موجود ہے کہ کل مسکر  
خمس وکل تخمیر حرام یعنی ہر نشہ آور چیز شراب سے اور ہر شراب حرام ہے۔ اور ایک روایت  
میں شراب نوشی کرنے والے، کشید کرنے والے، جس کے لیے کشید کی گئی ہو، اٹھانے والے جس کے لیے  
کرلائی گئی ہو پر لعنت بھیجی گئی ہے۔

ایک ہے تو سارا اس کے لیے ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حب جہتان یعنی ماں کی ماں (نانی) اور باپ کی ماں (دادی) دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ دونوں کے لیے ہوگا اور اگر دونوں میں سے ایک موجود ہو تو وہ (چھٹا حصہ) سارے کا سارا اس کا ہوگا اور اس سے اوپر والی دادی (پرہ دادی، پر نانی) وراثت کی حقدار نہیں ہوگی یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا إِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ أُمُّ الْأُمِّ وَأُمُّ الْأَبِ فَالْشُّدُوسُ بَيْنَهُمَا وَلَا تَنْ خَلَّتْ بِهِ إِحْدَاهُمَا فَهُوَ لَهَا وَلَا تَرِثُ مَعَهَا جَدَّةٌ قَوْلُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَمَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

## ۱۔ یَابِ مِيرَاتِ الْعَمَّةِ

### بھوپھی کے ترکہ کا بیان

حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے والد نے کثیر بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فراتے ہوئے سنا کہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ بھتیجا بھوپھی کا وارث ہوتا لیکن بھوپھی وارث نہیں بنتی۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شاید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول ”بھتیجا وارث ہوتا“ کی وجہ یہ ہے کہ وہ بھتیجا ذوسہم (حصہ دار) ہے اور بھوپھی خود وارث نہیں بنتی اس لیے کہ وہ ذوسہم نہیں اور ہم حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جب کوئی ذوسہم اور عصبہ موجود ہو

۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَوَرَّثَتْ وَلَا تَرِثُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا يَعْنِي عُمَرُ هَذَا فِي مَا تَرَى أَنَّهَا تَوَرَّثَتْ لِأَنَّ ابْنَ الْأَخِ ذُو سَهْمٍ وَلَا تَرِثُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ بِذَاتِ سَهْمٍ۔

وَحَنَّ تَرَوِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ



۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ  
ابْنِ ذُو يُبَّيٍّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى  
أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا ذَاتَ مَالٍ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا عَلِمْنَا لَكَ فِي سُنَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَرْجِي  
حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ  
الْمُعِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا الشُّدُسُ فَقَالَ  
هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكَمَةَ  
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَنْفَدَهَا لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ  
جَاءَتِ الْجَدَّةُ ثَانِيَةً الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَالِي  
فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ  
الَّذِي قَضَى بِهِ إِلَّا لِقَعِيرِكَ وَمَا أَنَا بِذَائِدٍ  
فِي الْفَرَائِضِ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ  
الشُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ  
بَيْنَكُمَا وَإِنْ كُنْتُمَا خَلْتُمْ بِهِ فَهُوَ لَهَا -

حضرت قبیسہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ (کسی کی) نانی حضرت ابوبکر صدیق کے پاس حاضر  
ہوئی اور اپنا حق وراثت مانگا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی  
اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق  
تمہارا کوئی حصہ نہیں اور سنت رسول (حدیث رسول)  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بھی ہم تمہارے حصہ کے  
بارے کچھ نہیں جانتے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں  
لوگوں سے اس بارے دریافت کر لوں۔ پس حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا حضرت  
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا:۔ اس طرح کا ایک  
فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش  
ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ دلا  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارے  
علاوہ اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے؟ حضرت محمد  
بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے بھی  
اس کی مثل کہا تو حضرت ابوبکر صدیق نے دادی کے  
لیے وراثت کا حکم جاری فرمادیا۔ پھر حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دادی حاضر ہوئی اور  
نے آپ سے حق وراثت لینے کا سوال کیا تو حضرت  
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتاب اللہ (قرآن) کے  
مطابق تمہارا کوئی حصہ نہیں اور جو فیصلے (حضور انور)  
حضرت ابوبکر صدیق کے ادوار میں (تمہارے بارے  
میں وراثت میں کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کر سکتا لیکن  
چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں (دادی و نانی) اکٹھی ہو تو  
(چھٹا حصہ) تم دونوں کے لیے ہے اور اگر تم میں سے

## ۲۔ بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُورَثُ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہو سکتا ہے؟

۴۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقْسِمُوا وَرَثَتِي دِينًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةٍ  
بَيْنَا فِيْ وَمَوْنَةٍ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا وارث ایک  
ایک درہم کر کے تقسیم نہیں ہو گا لیکن جو کچھ میں چھوڑوں  
گا میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خادموں کی  
اجرت کے علاوہ جو کچھ ہوگا وہ صدقہ ہے۔

۴۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَتَّبِعْنَ عُثْمَانَ بْنَ  
عَفَّانٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَوِيَّاتُ مَا تَرَكْنَا  
مَدَقَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی  
جوار رحمت میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ  
فرمایا تاکہ ایسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
سے اپنی وراثت کے بارے دریافت کر سکیں حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ازواج مطہرات رضی اللہ  
عنہن کو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہمارے انبیاء کرام علیہم السلام کے ترکہ کا کوئی وارث  
نہیں ہوتا بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ف

ف انبیاء کرام علیہم السلام دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے مستغنی و بے پروا ہوتے ہیں، ان کو دولت کیساتھ  
کوئی علاقہ و تعلق نہیں ہوتا انبیاء کرام علیہم السلام دولت، درہم اور دنیا چھوڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہوتے بلکہ علم و عرفان  
کی دولت و وراثت چھوڑ کر جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ (حاری ہے)

ذُو سَهْمٍ وَلَا عَصْبَةٍ فَلِلنَّحَالَةِ الثُّلُثُ وَ  
لِلْعَمَةِ الثُّلُثَانِ وَحَدِيثٌ يَدْرِيهِ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّكَ أَنَّ ثَابِتَ  
ابْنِ الدَّاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهُ فَأَعْطَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ  
عَبْدِ الْمُنْدِيرِ وَكَانَ ابْنُ أُخْتٍ مِيرَاثَهُ وَكَانَ  
ابْنُ شَهَابٍ يُورِثُ الْعَمَةَ وَالنَّحَالَهَ وَذَوِي  
الْقُرْبَاتِ يَقْرَأُ آبَاؤُهُمْ وَكَانَ مِنْ أَفْقَرِ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ وَأَعْلَمِهِمْ بِالرِّوَايَةِ -

۲۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ بْنِ بَجَلَانَ الزَّمَنِيِّ أَنَّهُ  
أَخْبَرَهُ عَنْ قَوْمِي يَقْرَأُ يَشْ كَانَ قَدِيمًا  
يُقَالُ لَهُ إِنَّ مِرْسِي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى صَلَوَةً  
الظُّهْرِ قَالَ يَا يَرْفَاءُ هَلُمَّ ذَلِكَ الْكِتَابَ يَكُنَّا  
كَانَ كَتَبَهُ فِي شَأْنِ الْعَمَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ وَ  
يَسْتَنْبِرُ اللَّهُ فِيهِ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ فَأَتَى بِهِ  
يَرْفَاءُ ثُمَّ دَعَا يَتُورًا فِيهِ مَاءٌ أَوْ قَدَحٌ  
فَمَلَأَ ذَلِكَ الْكِتَابَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ كَوِّ  
رَضِيكَ اللَّهُ أَقْرَبَكَ لَوْ رَضِيكَ اللَّهُ أَقْرَبَكَ -

تو خالہ کے لیے ثلث (تیسرا حصہ) اور چھو بھی کیلئے  
دو ثلث (دو حصے) ہیں اور جو حدیث اہل مدینہ بیان  
کرتے ہیں تو دوسرے لوگ اسے رد کرنے کی طاقت  
نہیں رکھتے کیونکہ حضرت ثابت بن دحاح رضی اللہ  
عنه کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا کوئی وارث موجود نہیں  
تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ جو ان کا بھتیجا تھا کو ترکہ دلایا اور حضرت  
ابن شہاب رضی اللہ عنہ چھو بھی اور خالہ کو اور دوسرے  
قریبی رشتہ داروں کو وراثت سے حصہ دار بناتے تھے  
اور وہ اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ فقیہ اور روایت  
کے لحاظ سے سب سے زیادہ عالم تھے۔

قریش کے آزاد کردہ غلام ابن مرسى رضی اللہ عنہ  
کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنه نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو اپنے خادم یرفاعة سے  
کہا کہ وہ کتاب بلاؤ وہ ایسی کتاب تھی جس میں چھو بھی  
کے ترکہ کے بارے لکھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ  
اس کے بارے لوگوں سے دریافت کریں اور اس  
بارے اللہ تعالیٰ سے استتارہ کریں، آپ کے خادم  
یرفاعة وہ کتاب لے کر حاضر ہو گئے پھر حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک ٹشت یا پیالہ منگوایا اور  
اس میں وہ کتاب دھو دی اور پھر آپ نے فرمایا: اگر  
اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو میں تمہارا حصہ متعین کر دیتا۔ اگر  
اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو میں تمہارا حصہ مقرر کر دیتا۔



## ۴۔ باب میراث الاولاد

### ولاء کی میراث کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالملک بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بتایا: حضرت عاص بن ہشام رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا انھوں نے تین بیٹے چھوڑے دو بیٹے ایک ماں سے (سکے بھائی) اور ایک سوتیلہ تھا۔ دو سگے بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا اس نے کچھ مال اور غلام چھوڑے اس کا سکا بھائی اس کا وارث ہوا اور وہ اس (مرحوم) کے مال اور غلاموں کا وارث ہو گیا۔ پھر اس کا بھائی فوت ہو گیا اس نے اپنا ایک بیٹا اور ایک باپ کی طرف سے (سوتیلہ) بھائی چھوڑا۔ بیٹے نے کہا اپنے (مرحوم) باپ کے مال اور غلاموں کی ولاء میں لوں گا اس (مرحوم) کے بھائی نے کہا کہ سب کچھ کے غم مالک نہیں بن سکتے البتہ مال تم لے لو لیکن غلاموں کی ولاء نہیں۔ تم مجھے بتاؤ اگر آج میرا بھائی فوت ہو جاتا تو کیا میں اس کا وارث نہ بنتا؟ دونوں نے کہا جی ہاں! حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء کا فیصلہ اس (مرحوم) کے بھائی کے حق میں کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء باپ کی طرف

۲۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَذْرَمٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَيْنَ ثَلَاثَةً ابْنَيْنِ لِأُمِّهِ وَرَجُلًا لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ أَحَدُ الْبَنَيْنَ اللَّذَيْنِ هُمَا لِمِمْ وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيًا قَوْمًا شَعْرَةً أَخُوهُ لِمِمْ وَأَبْنَاهُ وَتَرَكَ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيَهُ ثُمَّ هَلَكَ أَخُوهُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَأَخَاهُ لِمِمْ فَقَالَ ابْنَةُ قَدْ أَخَذْتُ مَا كَانَ أَبِي أَخَذْتُ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي وَقَالَ أَخُوهُ لَيْسَ كُلُّهُ لَكَ إِنَّمَا أَخَذْتُ الْمَالَ فَأَمَّا وَوَلَاءَ الْمَوَالِي فَلَا أَمَّا آيَتُ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرَاهُ أَنَا فَأَخْتَصَمْتُ إِلَى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَاءَ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ دُونَ بَنِي الْأَخِ مِنَ الْأَبِ

## ۳۔ یَابُ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

### مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، کا بیان

۴۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَالْكَافِرُ مِلَّةً وَاحِدَةً يَتَوَارَثُونَ بِهَا وَإِنْ اخْتَلَفَتْ مِلَّتُهُمْ يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا اور سب کا سب کفر ایک ہی ملت ہے اور وہ (اہل کفر) ایک دوسرے کے مالک ہوں گے خواہ ملت (دین) کے لحاظ سے مختلف ہوں چنانچہ یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث ہو سکتا ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے وارث نہیں بنے تھے۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) العلماء وراثۃ الانبیاء علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔  
ف ترکہ میں حصہ دار بننے کے لیے متوفی کا ہم مذہب ہونا شرط ہے لہذا اسی بناء پر کہ مطابق مسلمان کافر کا وارث مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا کیونکہ دونوں کا دین مختلف ہے۔

الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
وَلَدٌ مِنْ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ  
إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ لَمْ يَتَّقِ  
فَوْلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمَّهِمْ۔

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت مخیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایسا  
غلام کا لڑکا جو آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہوا، اس  
کی ولایت کا حق دار کون ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا  
ان کے باپ کے فوت ہوتے وقت وہ آزاد نہ ہوں  
تو ان کی ولایت کے حق دار ان کی ماں کے موالی ہونگے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر باپ کی وفات  
سے قبل غلام آزاد ہو جائے تو اس کی ولایت باپ کے  
موالی کے حصہ میں آئے گی یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَذْنَا وَإِنْ أُعْتِقَ  
أَبُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ حُرٌّ وَلَا أَوْهُمْ فَصَارَ  
وَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمَّهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

## ۵۔ بَابُ مِيرَاثِ الْحَمِيلِ

حمیل (وہ بچہ جو دار الحرب سے قیدی بنا کر لایا جائے) کی میراث کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عجمی کو ترکہ  
دلانے سے انکار کر دیا تھا سوائے اس کے کہ وہ  
عرب میں پیدا ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حمیل یعنی وہ بچہ  
جو دار الحرب سے قیدی بنا کر لایا گیا ہو اور اس کے ہمراہ  
کوئی عورت بھی موجود ہو وہ عورت کے حصہ میں آئے گی یہ میراث بچہ ہے

۴۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْأَشْجِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ يَوْمَئِذٍ أَحَدًا مِنَ الْأَعَاجِمِ  
إِلَّا مَا وَلِدَ فِي الْعَرَبِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَذْنَا لَا يَوْرَثُ  
الْحَمِيلُ الَّذِي يُسْبَى وَتُسْبَى مَعَهُ امْرَأَةٌ  
فَتَقُولُ هُوَ وَلَدِي أَوْ تَقُولُ هُوَ أَخِي أَوْ  
تَقُولُ هِيَ أُخْتِي وَلَا تَسْبُ مِنْ الْأَنْسَابِ



وَالْأَمْرُ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ -

۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ  
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَأَخْتَصَمَ إِلَيْهِ تَقْرٌ مِّنْ  
جُهَيْنَةَ وَتَقْرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَمِ  
وَكَانَتِ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ  
بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَمِ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ  
ابْنُ كَلْبٍ فَمَاتَتْ فَوَرَثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا  
وَتَرَكَتُ مَالًا وَمَوَالِيًا ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ  
وَرِثَتُهُ نَكَاحًا وَلَدًا الْمَوَالِي وَقَدْ كَانَ ابْنُهَا  
أَحْدَثًا فَقَالَ الْجُهَيْنِيُّونَ كَيْسَ كَذَلِكَ  
إِنَّمَا هُم مَوَالِي صَاحِبَتِنَا فَمَا ذَا مَاتَ  
وَلَدُهَا فَلَدْنَا وَلَدًا وَهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ  
فَقَضَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُهَيْنِيَّاتِ  
بِوَلَدِ الْمَوَالِي -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَيْضًا تَأْخُذُ إِذَا  
تَقَرَّضَ وَلَدُهَا الدَّكُورُ رَجَعَتِ الْوَلَدُ وَ  
مِيرَاتُ مَنْ مَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ مِّنْ مَّوَالِيهَا  
إِلَى عَصَبَتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ

(سوتیلے) بھائی کے لیے ہوگی نہ کہ ماں اور باپ کی  
طرف سے بننے والے (رگے) بھائی کی اولاد کے لیے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ان کے والد کا بیان ہے کہ وہ ایک بار حضرت ابان  
بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان  
(حضرت ابان بن عثمان) کے پاس قبیلہ جہینہ اور بنی  
حارث بن خزرج کے کچھ لوگ جھگڑا لے کر حاضر ہوئے  
وہ مسئلہ یہ تھا کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت بنی حارث  
کے ایک شخص جسے ابراہیم بن کلب کہا جاتا تھا، کے  
نکاح میں تھی وہ فوت ہو گئی، اس کا بیٹا اور شوہر اس  
کے وارث ہوئے اس (مرحومہ) نے مال اور کچھ غلام  
چھوڑے تھے پھر اس (مرحومہ) کا بیٹا فوت ہو گیا تو  
اس کے وارثوں نے کہا: غلاموں کی ولاء ہمارے لیے  
ہے جن کا وہ (مرحومہ) مالک تھا اور قبیلہ جہینہ کے لوگوں  
نے کہا: ایسے نہیں ہو گا وہ غلام (جو بطور میراث چھوڑے  
ہیں) ہمارے قبیلے کی عورت کے ہیں جب اس کا بیٹا  
فوت ہو گیا تو ان (غلاموں) کی ولاء ہمارے لیے ہے  
اور ہم اس کے وارث ہوں گے حضرت ابان بن عثمان  
رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء کا فیصلہ قبیلہ جہینہ کے  
لوگوں کے حق میں کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بیٹا وفات  
پا جائے تو اس کی میراث اور ولاء بعد میں وفات پانے  
والے عصبات کی طرف لوٹتی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے۔

۱۔ یَا بَ الرَّجُلِ یُوصِیْ عِنْدَ مَوْتِهِ بِثُلُثِ مَالِهِ

مرد کا موت کے وقت اپنے تہائی مال سے وصیت کرنا کا بیان

۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلَدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَقِيْلَ بْنَ يَحْمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ هَهُنَا غُلَامًا تَقَاعًا مِنْ غَسَّانٍ وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ دُوَكَّةَ مَالٍ وَكَئِيسَ هَهُنَا إِلَّا ابْنَتُهُ عَجَلَتْهُ فَقَالَ عُمَرُ مُرْدُودَةٌ فَلْيُؤْمِرْ لَهَا فَاذْطَى لَهَا بِمَالٍ يُعَالِ لَهَا بِنِيرِ جُشَمَةٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ فَبِعْتُ ذَلِكَ الْمَالَ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا بَعْدَ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ عَمِيَّةُ الرَّحْمَنِ أَوْطَى لَهَا هِيَ أُمُّ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ -

حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں (مدینہ طیبہ میں) قبیلہ غسان سے تعلق رکھنے والا قریب البون ایک لڑکا ہے جبکہ اس کا وارث شام میں ہے اس کا مال ہے اس کی چچا زاد ہمیشہ یہاں موجود ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسے (لڑکے کو) حکم دو کہ وہ اپنی چچا زاد کے لیے وصیت کر دے لڑکے نے اپنے مال یعنی برہنہ کی وصیت اس (چچا زاد ہمیشہ) کے لیے کر دی۔ حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے اس کے بعد وہ مال تیس ہزار روپے میں فروخت کیا اور اس کی چچا زاد ہمیشہ جس کے لیے وصیت کی تھی وہ ام عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے سال میں شدید بیماری کا شکار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جیسے آپ کے علم میں ہے کہ میں شدید بیماری میں مبتلا ہوں جبکہ میرے پاس مال بھی موجود ہے اور میرا وارث صرف

۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعِ اِشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ مِنِّي الْوَجْعَ مَا كَرِي وَآنَا ذُو مَالٍ وَلَا تَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتُهُ

يُورِثُ إِلَّا بَيِّنَةً إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ  
فَإِنَّهُ إِذَا ادَّعَى الْوَالِدُ ابْنَهُ وَ  
صَدَّقَهُ فَهُوَ ابْنُهُ وَلَا يُحْتَابُ فِي هَذَا  
إِلَّا بَيِّنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ عَبْدًا أَوْ كَذِبًا  
مَوْلَاهُ بِذَلِكَ فَلَا يَكُونُ بَنُ الْأَبِ مَا دَامَ  
عَبْدًا حَتَّى يُصَدِّقَهُ الْمَوْلَى وَالْمَرْأَةُ إِذَا  
ادَّعَتْ الْوَلَدَ شَهِدَتْ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ  
عَلَى آتَمَا وَلَدَهُ وَهُوَ يُصَدِّقُهَا وَهُوَ  
حُرٌّ فَهُوَ ابْنُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

یا میرا بھائی ہے اور یا جیل کہے کہ یہ میری بہن ہے  
صرف کسی حسب و نسب کے اقرار کرنے سے وراثت  
ثابت نہیں ہوگی جب تک گواہی پیش نہ کی جائے البتہ  
دونوں باپ بیٹا ہوں کیونکہ جب باپ دعویٰ کرے گا  
کہ وہ جیل اس کا بیٹا ہے اور وہ (جیل) اس کی تصدیق  
بھی کر دے تو گواہی کی ضرورت نہیں رہے گی مگر جب  
کہ بیٹا غلام ہو اور اس (غلام) کا آقا نفی کر دے تو وہ  
(غلام) باپ کا بیٹا ثابت نہیں ہوگا حتیٰ کہ مالک اس  
کی تصدیق کر دے اور جب عورت اس (جیل) کے بچہ  
ہونے کا دعویٰ کر دے اور ایک مسلمان آزاد عورت  
بھی اس کی تصدیق کر دے کہ وہ اسی نے جناب ہے تو  
وہ اس عورت کا بچہ قرار پائے گا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ فَحْلِ الْوَصِيَّةِ

### وصیت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان  
لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے ہاں کوئی ایسی چیز ہو  
جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو اسی حالت میں  
دوراتیں گزار دے سولے اس کے کہ وہ وصیت اس  
کے پاس لکھی ہوئی ہو۔

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ أَمٍّ مُسْلِمَةٍ لَهَا شَيْءٌ يُؤْمِنُ  
فِيهِ بَيِّنَتَانِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ عِنْدَكَ  
مَكْتُوبَةٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ هَذَا



ان کا وارث قرار دیا اگر وہ مکہ مکرمہ میں وفات پائیں  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میت کا  
قرض وغیرہ ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ مال کے ثلث  
(تیسرا حصہ) سے وصیت پوری کرنا جائز ہے تنہائی  
مال سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے اگر کسی نے  
اپنے تنہائی مال سے زائد کی وصیت کی اس کی موت کے  
بعد ورثاء کی رضامندی سے اس کا پورا کرنا جائز ہے  
ورثاء کی رضامندی (اجازت) کے بعد رجوع کرنا درست  
نہیں ہے اگر ورثاء (ابتداءً) مسترد کر دیں تو وصیت  
تنہائی مال میں جاری ہو جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تنہائی مال کی وصیت کرنا اور یہ مال  
کثیر ہے۔ ورثاء کی اجازت کے بغیر ثلث مال سے  
زائد میں وصیت کرنا درست نہیں ہے یہی امام اعظم  
ابوضیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْوَصَايَا جَائِزَةٌ فِي  
ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهِ وَكَيْسَ  
لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَإِنْ أَدَّى  
بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَاجْتَنَبَتْهُ الْوَرَثَةُ بَعْدَ  
مَوْتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا  
بَعْدَ إِجَازَتِهِمْ دَانَ رُدُّوْا رَجَعُوا ذَلِكَ إِلَى  
الثُّلُثِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ  
وَصِيَّةٌ بِأَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا أَنْ يُجِيزُ  
الْوَرَثَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

ف اپنے ثلث (تنہائی حصہ) میں وصیت کی جاسکتی ہے اس سے زائد مال میں جائز نہیں ورثاء سے قبل قرض ادا کر کے پھر اس کی وصیت پوری کی جائیگی اور باقی ماندہ ورثاء میں تقسیم کر دی جائے گی۔

لِيْ اَخَاتَصَّدَّقِيْ بِشُلَّتِيْ مَا لِيْ قَالَ لَا قَالَ  
فِي الشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَيَا ثُلُثِ شَهْرٍ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ  
تَذَرُ مَا دُوْرَتَكَ اَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ اَنْ  
تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَ اِنَّكَ  
لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى  
اِلَّا اُجِدْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِيْ اِمْرَاتِكَ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُخْلِفْ بَعْدَ  
اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ يُخْلِفَ فَنَعْمَلْ  
عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى  
اِلَّا اَزْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَ رَفَعَةً وَ لَعَلَّكَ  
اَنْ تُخْلِفَ حَتَّى يَنْتَقِعَ بِكَ اَقْرَامُ  
وَيُفْتَرَ بِكَ اَخْرُوجْ اَللّٰهُمَّ اَمْرِ  
لَا صَحَابِيْ هِجَرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَيَّ  
اَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاشِيْنَ سَعْدُ بْنُ خُوْلَةَ  
يَرِيْثِيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِحَكَّةٍ

میری بیٹی ہے کیا میں اپنے مال کے دوثلث (دو تہائی) کا صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا نصف مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا ثلث مال؟ (تیسرا حصہ) صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی میں وصیت کرو یہ مال زیادہ ہے یا بڑا ہے (راوی حدیث کو شک ہے) اگر تم اپنے وراثہ کو مالدار چھوڑ جاؤ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں تنگ دست چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھر یہ جو بھی مال تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہو اس کا ثواب ملے گا خواہ تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو اپنے سامنیوں سے (بیاری کے باعث) پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پیچھے ہرگز نہیں رہو گے کیونکہ جو بھی تم نیک کام رضا الہی کے لیے کرو گے اس کے عوض اللہ تعالیٰ تمہارا درجہ بلند فرمائے گا اور ممکن ہے کہ تم (طویل زندگی پاؤ) پیچھے رہ جاؤ اور تمہارے سبب لوگوں کو نفع و فائدہ ہو جبکہ دوسرے لوگوں کو نقصان ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے صحابہ کو ہجرت کو مکمل فرما دے اور انھیں تو اٹے پاؤں نہ پھیر دے لیکن پریشان حال حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار افسوس فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دس مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلانا ہوگا یا نصف صاع (آدھا ٹوپہ) گندم یا ایک صاع کھجور یا جوہر مسکین کو دینے ہوں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت یرفاع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے یرفاع (رضی اللہ عنہ) بے شک بیت المال کا مال میرے نزدیک یتیم کے مال کے قائم مقام ہے اگر مجھے محتاجی ہوتی ہے تو میں اس سے لے لیتا ہوں اور جب کشادہ حال ہوتا ہوں تو اسے واپس کر دیتا ہوں پھر جب مجھے ضرورت نہ ہو تو اس پر ہیز کرتا ہوں اور مسلمانوں کی عظیم ذمہ داریاں میرے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں جب تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سنا اگر میں اسے پورا نہ کروں تو میری طرف سے دس مسکینوں کو پانچ صاع گندم کا کھانا کھلا دو جو ہر مسکین کو نصف صاع آئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت یرفاع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا ہے یرفاع! مجھ پر لوگوں کے امور کی ذمہ داری عظیم ڈالی گئی ہے جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کسی معاملہ میں قسم کھائی ہے (پورا نہ کرنے کی صورت میں) تو تم میری طرف سے (بطور کفارہ) دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو ہر مسکین کو نصف صاع گندم۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ غَدَاءً وَ عَشَاءً أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

۳۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ يَرْفَعَةَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا يَزِيدُ إِنِّي أَنْزَلْتُ مَالَ اللَّهِ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيمِ إِنْ أَحْتَاجْتُ أَخَذْتُ مِنْهُ فَإِذَا أَيْسَرْتُ رَدَدْتُهُ إِنْ اسْتَعْنَيْتُ اسْتَعْفَقْتُ وَإِنِّي قَدْ دَكَيْتُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ أَمْرًا عَظِيمًا فَإِذَا أَنْتَ سَمِعْتَنِي أَخْلِفْ عَلَى يَمِينٍ فَلَمْ أَمْضِهَا قَاطِعٌ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاكِينٍ خَمْسَةَ أَصْوَعٍ بَرِّبَيْنَ كُلِّ مَسْكِينَيْنِ صَاعٌ۔

۳۹۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ يَسَارِ بْنِ كُمَيْرٍ عَنْ يَرْفَعَةَ غَلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ إِنَّ عَلِيَّ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ النَّاسِ جَسِيمًا فَإِذَا رَأَيْتَنِي قَدْ حَلَفْتُ عَلَى شَيْءٍ قَاطِعٌ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاكِينٍ كُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) کھلایا جائے یا تین دنوں کے مسلسل روزے رکھے جائیں۔



# ۳۔ کتابُ الْإِيمَانِ وَالذُّنُوبِ

## قسموں اور تذروں کا بیان

### ۱۔ بَابُ أَدْنَى مَا يَجْزِي فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

#### قسم کے کفارہ میں کم از کم ادائیگی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قسم کے کفارہ کے سلسلے میں دس سکینوں کو کھانا کھلاتے ایک مدگندہ دیتے اور مد سے مراد چھوٹا مد لیتے اور وہ خیال کرتے کہ یہ ان کی طرف سے کافی ہوگا۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں لوگوں کو بلا خطر کیا کہ وہ قسم کے کفارے میں مسکینوں کو کھانا کھلاتے ایک مدگندہ دیتے اور مد سے مراد چھوٹا مد لیتے اور وہ خیال کرتے کہ یہ ان کی طرف سے کافی ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی پھر تاکید کیساتھ اسے مضر بنایا پھر وہ مانت ہو گیا تو اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دس سکینوں کو کپڑے دینا ہے اور جس شخص نے قسم اٹھائی اور اسے مضر بنایا پھر وہ مانت ہو گیا تو اس کا کفارہ دس سکینوں کو کھانا کھانا ہر ایک کو ایک مدگندہ ہے اور جس شخص نے نہ پائے تو وہ تین دنوں کے روزے

۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ بِأَطْعَامِ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مَدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ وَكَانَ يَعْتِقُ الْجَوَارِيَ إِذَا وَكَّدَ فِي الْيَمِينِ.

۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَذْكَتُ النَّاسَ وَهُمْ إِذَا أَعْطُوا الْمَسَاكِينَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ أَعْطَوْا مَدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ بِالسِّدِّ الْأَصْغَرِ دَسًّا أَوْ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُمْ.

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّلَهَا ثَمَنَ حَنْتٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَجُلٍ أَوْ كِسْفُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ وَتَوَلَّى يَوْمَئِذٍ هَانَتْ فَعَلَيْهِ أَطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ مَدُّ مِّنْ حِنْطَةٍ فَيَنْ

عَلَيْكَ مَشْيًا فَجِئْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ  
فَمَشَيْتُ -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ جَعَلَ  
عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ لَزِمَهُ الْمَشْيُ أَنْ  
يَجْعَلَهُ نَذْرًا أَوْ غَيْرَ نَذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

میں نے کہا ہاں۔ تو میں نے ایسے کہہ دیا پھر کچھ دیر  
کے لیے میں مٹھرا رہا حتیٰ کہ میں سمجھ گیا اور تجھے (لوگوں کی  
طرف سے) کہا گیا بیت اللہ تک پیدل چلنا تم پر لازم ہو  
گیا ہے چنانچہ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے  
پاس آیا اور ان سے اس سلسلے میں سوال کیا۔ انھوں نے  
جواب دیا کہ تم پر چلنا لازم ہو گیا ہے پس میں پیدل گیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے بیت اللہ تک  
پیدل چلنا اپنی ذات پر لازم قرار دے لیا تو اس پر پیدل  
چل کر جانا واجب ہو جائے گا خواہ نذر کی بناء پر یا غیر  
نذر کی بناء پر۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء و جمہم اللہ کا قول ہے۔

### ۳۔ بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ ثُمَّ عَجَزَ

پیدل چلنا لازم قرار دینے اور پھر اس سے عاجز آجانے کا بیان

حضرت عروہ بن اذینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں اپنی دادی کے ساتھ نکلا انھوں نے (دادی صاحبہ  
نے) بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی جب ہم  
ایک راستے میں پہنچے تو وہ پیدل چلنے سے عاجز آگئیں  
انھوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ سے مسئلہ دریافت کرے اور میں  
بھی غلام کے ساتھ نکلا۔ غلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انھوں نے جواب دیا تم اسے حکم دو کہ

۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ  
أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدِّهِ عَلَيْهِمَا مَشْيٌ  
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ  
عَجَزْتُ فَأَمْرُ سَلْتُ مَوْلَى لَهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ لِيَسْأَلَهُ وَخَرَجْتُ مَعَ الْمَوْلَى فَسَأَلَهُ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَرَّهَا فَلْتَرْكَبْ  
ثُمَّ لَتَمْشِ مِنْ حَيْثُ بَحَذَتْ -

۴۰۔ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ  
ابْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ مُبَرَّازٍ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ يَكْفَرَ عَنْ ثَمِينِ بْنِ صَافٍ مَاعٍ رِجْلٍ مَشْكِينٍ  
۴۱۔ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ  
قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْكَقَارَاتِ فِيهِ إِطْعَامُ الْمَسَاكِينِ  
نِصْفَ صَاعٍ لِكُلِّ مَشْكِينٍ۔

حضرت یسار بن نمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قسم  
کا کفارہ ہر غریب کو نصف صاع (آدھا ٹوپی) ادا کیا جائے۔  
حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تمام  
قسموں کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر  
مسکین کے لیے نصف صاع ہے۔

## ۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

### بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر مانتے کا بیان

۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَتَهَا حَاتَّةٌ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ  
عَلَيْهَا مَشْيًا إِلَى مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَمَا تَتَّ وَكَوْ تَقْضِيهِ  
فَأَقْبَى ابْنُ عَبَّاسٍ إِبْرَتَهَا أَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی مھو پھی  
کے حوالے سے اور وہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان  
کرتی ہیں کہ انھوں نے مسجد قبا تک پیدل چلنے کی نذر  
مانی تھی کہ وہ پورا کیے بغیر فوت ہو گئی۔ حضرت عبداللہ  
بن عباس رضی اللہ عنہ نے فتویٰ جاری کیا کہ ان کی  
بیٹی ان کی طرف سے چل کر جائے۔

۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَأَنَا حَدِيثُ  
السِّنِّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَقُولُ عَلَى الْمَشْيِ  
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَا يُسَيِّئُ نَدَى مَا شَىءُ فَقَالَ  
الرَّجُلُ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُعْطِيَكَ هَذَا الْجَدَّ  
وَلَجَرُوقًا فِي يَدِهِ وَتَقُولُ عَلَى مَشْيٍ  
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى فَقُلْتُ لَعَمْرُ فَقُلْتُ  
فَمَكَتُ حِينَئِذٍ حَتَّى عَقَلْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّ

حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ میں نے اپنے بچپن کے زمانہ میں ایک شخص سے کہا کہ  
اگر کسی نے کعبۃ اللہ تک پیدل چل کر جانا اپنے اوپر  
واجب قرار دے لیا تو وہ یہ خیال نہ کرے کہ یہ نذر اس  
پر واجب ہو گئی ہے جبکہ اس نے نذر کا لفظ استعمال  
کیا ہو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی اس نے کہا کیا  
یوں کہہ دو گے بیت اللہ تک پیدل جانا مجھ پر واجب  
ہے تو میں تم کو یہ کسڑی (جو اس کے ہاتھ میں تھی) دے دوں



يُرَكَّبُ وَعَلَيْهِ هُدًى لِرُكُوبِهِ وَكَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْصِدَ -  
 عطاء بن رباح رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے  
 ہیں وہ سوار ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر ہری  
 واجب ہوگی۔ لیکن دوبارہ پیدل چلن اس کے  
 لیے ضروری نہیں۔

### ۴۔ بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

#### قسم میں استثناء (لفظ انشاء اللہ کے ساتھ) کرنے کا بیان

۴۷۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
 ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَالَ وَاللَّهِ ثُمَّ قَالَ  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ  
 لَمْ يَحْتِثْ -  
 حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے  
 اللہ کی قسم اٹھائی پھر انشاء اللہ کہا بعد میں وہ اپنی قسم  
 پوری نہ کر سکا تو وہ حائث (قسم توڑنے والا) شمار  
 نہیں ہوگا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا قَالَ  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَصَلَّى بِيَمِينِهِ فَلَا تَمْنَعُ  
 عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص  
 اپنی قسم کے متصل (فوراً بعد) انشاء اللہ کہہ دے  
 تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی اور یہی امام اعظم  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ف قسم کھانے کے متصل انشاء اللہ کہہ دیا بعد میں قسم پوری نہ کرنے والا، قسم توڑنے والا شمار نہیں ہوگا  
 لہذا اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

سوار ہو جائے جس جگہ سے پیدل چلنے سے عاجز آئی  
(قدرت حاصل ہونے کے بعد) پھر وہاں سے پیدل چلے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ایک جماعت  
کا قول ہے اس سے زیادہ پسندیدہ ہمارے نزدیک  
وہ قول ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا  
قول ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے پیدل چل کر  
بیت اللہ کا حج کرنے کی نذر دیا پھر وہ اس سے عاجز  
آگیا تو اسے چاہیے کہ سوار ہو جائے اور حج بیت اللہ کرے  
اور ایک بدنہ کی قربانی کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
یہ روایت بھی مروی ہے کہ وہ ایک بدی بھیج دے اس  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ بدی پیدل چلنے سے  
قائم مقام ہو جائیگی۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر واجب ہے  
تو میری کمر میں درد شروع ہو گیا تو سوار ہو کر مکہ مکرمہ  
پہنچا تو اس بارے حضرت عطاء بن رباح وغیرہ  
عنہم سے پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا: تم پہ ہر  
جگہ حب میں مدینہ طیبہ میں آیا تو اس بارے پھر  
کیا تو انہوں (اہل مدینہ) نے مجھے حکم دیا کہ جہاں  
میں پیدل چلنے سے عاجز ہوا تھا وہیں سے  
پیدل چل کر جاؤں چنانچہ میں (دوبارہ) پیدل چل کر  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ قَالَ هَذَا قَوْمٌ وَاحِدٌ  
إِنَّمَا مِنْ هَذَا الْقَوْلِ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ  
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۲۵۔- أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ  
ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَذَرَّ  
أَنْ يَحْبِرَ مَا شِئْنَا شَرَّ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ وَلْيَحْبِرْ  
وَلْيَنْحَرْ بِدَنَةٍ وَجَاءَهُ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ  
وَيَهْدِي هَدًى فَيَهْذِ إِنْ أَخْذِي كَوْنُ الْهَدْيِ  
مَكَانَ الْمَشْيِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔

۲۶۔- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ كَانَ عَلَى مَشْيٍ فَأَصَابَتْهُ حَاضِرَةٌ  
فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَطَاءَ  
ابْنَ أَبِي رِبَاعٍ وَغَيْرَهُ فَقَالُوا عَلَيْكَ هَدْيٌ  
فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ فَأَمَرُونِي  
أَنْ أَمْشَ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَدَّةً أُخْرَى  
فَمَشَيْتُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَطَاءُ نَأْخُذُ

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَذَرَأَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ تَذَرَأَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ تَذَرَأَنْ تَذَرَأَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَمْ يُسَمَّ فَلْيُطِعهُ اللَّهُ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اطاعت الہی کی نذر مانے وہ اسے پورا کرے اور جو اس کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص کسی نافرمانی (گناہ) کے کام میں نذر مانے اور اس کا تعین نہ کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے (نافرمانی نہ کرے) اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے نذرمانی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کروں گی آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔  
ایک معمر (بوڑھا) آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے سوال کیا کہ اس میں کفارہ کیسے ہوگا (جبکہ یہ نذر گناہ اور نافرمانی کے سلسلہ میں ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ (وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ظہار کرتے ہیں) پھر اس میں کفارہ کا تعین بھی کر دیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ

۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ أَتَيْتُ امْرَأَةً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ إِنِّي تَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي فَقَالَ لَا تَنْحَرِي ابْنَكَ وَكَيْفَرِي عَنْ يَمِينِكَ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ كَيْفَ يَكُونُ فِي هَذَا كَفَّارَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَعَيْتَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيهِمْ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا قَدَرُوا آيَتَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ وَهَذَا امْرَأَتَا وَصَفَتْ لَكَ أَنَّ مِنْ حَلَفٍ أَوْ



## ۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

وجوبِ نذر کے بعد کسی شخص کے فوت ہو جانے کا بیان

۴۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَكَ تَقْضِيهِ  
قَالَ أَقْضِيهِ عَنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بے شک حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریا  
کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جبکہ ان پر نذر واجب  
تھی اور اسے پورا نہیں کر سکی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: تم ان کی طرف سے نذر پوری کر دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَدَقَةٍ  
أَوْ حَيْثُ قَضَاهَا عَنْهَا أَجْزَى ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنَ  
فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک شخص  
نے کسی چیز کی نذر مانی، صدقہ کی یا حج کی تو دوسرے  
کسی شخص نے اس کی طرف سے پوری کر دی وہ اس  
کی طرف سے پوری ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ مَنْ حَلَفَ أَوْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ

کسی گناہ کے کام میں قسم کھانے یا نذر ماننے کا بیان

۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ عَمَّا كَانُوا

ف جس چیز کی نذر مانی جائے اسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے مثلاً کسی اعتکاف، حج، صدقہ، روزہ اور  
دوسرے کسی عمل کی نذر مانی تو بعد میں وہ آدمی فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے دوسرا شخص ادا کرے تو ادا ہو جائے  
گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ متوفی کی طرف سے دوسرا آدمی کوئی نیکی کرے تو اس کا اسے ثواب پہنچ جاتا ہے۔ یہ  
ایصالِ ثواب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب حق ہے۔

قسم کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا تم میں سے کوئی جب  
قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے پورا  
کرے یا خاموشی اختیار کرے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے جائز  
نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ (وغیرہ) کی قسم کھائے (بلکہ  
صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے پورا کرے  
یا خاموشی اختیار کرے۔

أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَنِيكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا  
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيُبْرِمَ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبُ هَذَا نَاخِذٌ لَا يَنْبَغِي  
لِأَحَدٍ أَنْ يَحْلِفَ يَا بَنِي فَمَنْ كَانَ حَالِفًا  
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيُبْرِمَ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

## ۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ مَا لَهُ فِي رِثَاةِ الْكُعْبَةِ

کعبہ کے دروازے پر اپنے مال کو وقف کر نیکی قسم کھانے کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
نے فرمایا: جس شخص نے کہا کہ میرا مال کعبہ کے دروازے  
کے لیے وقف ہے تو وہ اس کا کفارہ ادا کرے

۵۳۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَني أَيُّوبُ بْنُ  
مُوسَى مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ  
مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ

ف اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا منع ہے مثلاً نبی، رسول، بیت اللہ، قرآن، ولی، ماں اور  
باپ وغیرہ کی قسم کھانا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عَمْرًا وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمَا أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَنِيكُمْ لِيَحْلِفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ أَوْ يَسْكُتَ“ (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی  
جامع ترمذی، جلد اول، صفحہ ۲۸۰، سعید کہنی کراچی) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ کو سواری کی حالت میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ۔ لہذا قسم  
اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔

نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَلَا يَعْصِيهَا وَ  
لِيُكْفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ -

کرتے ہیں۔ یہ وہی بات ہے جس کی میں نے تمہارے  
لیے وضاحت کر دی ہے کہ جس شخص نے کسی نافرمانی  
کے کام میں قسم کھائی یا نذرمانی تو وہ ہرگز نافرمانی نہ کرے  
بلکہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ ف

۵۱۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَكَ سَهِيلُ بْنُ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى  
يَمِينٍ قَرَأَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ  
عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ،  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے  
کسی معاملے میں قسم اٹھائی پھر اس نے اس سے بہتر  
پہلو دیکھ لیا تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ  
کام کر گزرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

### اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم کھانے کا بیان

۵۲۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَكَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلَّ اللَّهُ يَتَمَلَّكُمْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو  
یوں کہتے ہوئے سنا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے آباء (باپوں) کو

ف جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی (یعنی معصیت و گناہ کے سلسلے  
میں) کی نذرمانی، تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے بلکہ  
اپنی نذر کا کفارہ ادا کرے۔



قَالَ مُعْتَدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ اللَّغْوُ مَا  
حَلَفَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَرَى أَنَّكَ حَقٌّ  
فَأَسْتَبَانَ لَكَ بَعْدَ أَنَّكَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَهَذَا  
مِنَ اللَّغْوِ عِنْدَنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لغو قسم یہ ہے  
کہ کوئی شخص کسی چیز کو صحیح تصور کرتے ہوئے  
قسم کھائے پھر ایسے معلوم ہوا کہ حق اس کا غیر ہے  
تو یہ ہمارے نزدیک قسم لغو ہے -

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا قَالَتْ فِيمَنْ قَالَ مَا لِي فِي رِقَابِ الْكُفَّةِ يُكْفَرُ  
ذَلِكَ بِمَا يُكْفَرُ الْيَمِينُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَلَّغْنَا هَذَا عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُفِي بِمَا جَعَلَ  
عَلَى نَفْسِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِذَلِكَ وَيَمْسِكَ مَا  
يَقُوتُهُ فَإِذَا أَكَادَا مَا لَا تَصَدَّقُ بِمِثْلِ مَا  
كَانَ أَمْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا -

جیسا کہ قسم کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے فل

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو روایت  
ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے پہنچی ہے  
وہ ہماری زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ جو چیز اس  
اپنے اوپر واجب قرار دی ہے اسے پورا کرے اور  
اسے چاہیے کہ وہ اپنا مال صدقہ کر دے البتہ بمقدار  
ضرورت اپنے لئے رکھ لے جب وہ (بعد میں)  
کشادہ حال ہو جائے تو جتنا مال اس نے روکا تھا  
اتنی مقدار کا صدقہ کر دے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور  
ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## ۹۔ بَابُ اللَّغْوِ مِنَ الْإِيمَانِ

### لغو (فضول و باطل) قسموں کا بیان

۴۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ  
لَغْوُ الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى  
وَاللَّهُ -

حضرت ہشام بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انسان کا یوں کہنا  
لغو قسم ہے لا واللہ بلی واللہ فل

فل قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس سکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انھیں  
کپڑے پہنائے یا سلسل تین دنوں کے روزے رکھے۔

حالف نے قسم کھا کر کفارہ اپنی ذات پر واجب کیا لہذا وہ قسم کے کفارہ کی طرح ادا کرے گا۔  
فل بات بات پر قسم کھانا ”لغو قسم“ ہے لغو قسم پر ثمرات مرتب نہیں ہوتے یعنی کفارہ لازم نہیں آتا البتہ  
یہ ایک محبوب چیز ہے لہذا اس سے اجتناب و پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

يَلْقُطُهَا لِعِيَالِهِ ثُمَّ يَشْقُلُ عَلَيْهِ دُخُولُهَا حَاطَةً  
فَيَسْأَلُهَا أَنْ تَتَجَادَزَ لَهْ عَنْهَا عَلَى أَنْ يُعْطِيَ  
بِكَيْلَتِهَا ثَمَرًا عِنْدَ صِرَاحِ النَّخْلِ فَهَذَا كَلَّهُ  
لَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَنَا لِأَنَّ الشَّرْكَاءَ كَانَ  
لِلْأَوَّلِ وَهُوَ يُعْطَى مِنْهُ مَا شَاءَ فَإِنْ شَاءَ  
سَلَّمَ لَهُ ثَمَرُ النَّخْلِ وَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهَا  
بِكَيْلَتِهَا مِنَ الثَّمَرِ لِأَنَّ هَذَا لَا يَجْعَلُ  
بَيْعًا وَلَا وَجُعِيلَ بَيْعًا مَا حَلَّ يَتَنَبَّرُ  
إِلَى آجِلٍ -

کھجور کا درخت ہو وہ کسی مفلس (محتاج) کو ایک یا  
دو کھجوروں کے درخت کا پھل اس کے اہل خانہ کے  
لیے دے دے پھر اس محتاج کا باغ میں آنا جانا اسے  
(صاحب باغ) کو اچھانہ لگے۔ صاحب باغ نے اسے  
کہہ دیا کہ پھل تیار ہونے پر وزن کر کے اس کے حوالے  
کر دے گا ان تمام صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی  
صرح نہیں کیونکہ جیسے والا کھجوروں کا مالک ہے وہ جس  
طریقے سے چاہے دے سکتا ہے چاہے تو درخت کے  
اتار کر یا چاہے تو خشک باپ کر بھی دے سکتا ہے  
بلاشبہ یہ بیع (فروخت) کی صورت نہیں ہوگی۔ اگر  
فروخت (بیع) کی صورت ہو تو کھجور کی بیع کھجور کے  
عوض وقت کے تعین کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

## ۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُو وَصْلَاهُمَا

### پھل پکنے سے قبل فروخت کر نیکے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والے اور خریدنے  
والے کو اس وقت تک پھلوں کی خرید و فروخت سے  
منع فرمایا حتیٰ کہ وہ پک جائیں۔

حضرت ابوالرحال محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے  
اپنی والدہ عمرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی  
بیع سے منع فرمایا۔ حتیٰ کہ (ممکنہ) آفت سے

۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى  
يَبْدُو وَصْلَاهُمَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ -

۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَنْجُو مِنَ الْعَاهَةِ -



# ۱۴۔ کتاب البیوع فی التجارات والسیلہ

## کتاب البیوع تجارت و بیع سلم

### ۱۔ باب بیع العرایا

#### بیع عرایا کا بیان

۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيِّ أَنْ يَبِيعَهَا بِمَخْرَجِهَا. ۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دُرَيْمُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شِقُّ دَاوُدَ لَا يَدْرِي أَقَالَ خَمْسَةَ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو (صرف) اندازے سے بیچنے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق میں اجازت عنایت فرمائی (راوی حدیث) ابو داؤد کو شک ہے کہ پانچ وسق کہا یا پانچ وسق سے کم کہا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ الْعَرِيَّ لَا تَمَّا تَكُونُ أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ لَهُ الْخَلُّ فَيُطْعِمُ الرَّجُلَ مِنْهَا كَمَّا تَحْلِي أَوْ تَحْلَتَيْنِ.

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "عریہ" یہ ہے کہ کسی شخص کی ملک میں

ف عرایا، عریہ کی جمع ہے اس کا معنی ہر یہ، عطیہ کے ہیں۔ جمہور کے نزدیک عرایا بیع کی قسم نہیں ہے بلکہ یہ صرف ہبہ اور عطیہ ہے مالک کو حق مال ہے کتنی مقدار کسی چیز کی خواہ ناپ کر خواہ اندازے سے اور چاہے تو وزن کر کے دے سکتا ہے۔

### ۳۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَيُسْتَتْنِي بَعْضُهُ

پھل فروخت کرتے وقت کچھ پھلوں کا استثناء (علیہ) کر نیک بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے کہ حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جسے افراق کساجاتا تھا انھوں نے اسے چار ہزار درہم میں فروخت کر دیا اور اس سے آٹھ سو درہم کی کھجوریں مستثنیٰ (علیہ) کر لیں۔ ف

حضرت ابوالرجال رضی اللہ عنہ اپنی والدہ مہربنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے پھلوں کو فروخت کرتی تھیں اور ان سے کچھ پھل مستثنیٰ کر لیتی تھیں۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ (پھلوں کی) خرید و فروخت کرتے تھے اور کچھ پھل ان سے مستثنیٰ کر لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پھل فروخت کرتے وقت کچھ مستثنیٰ (علیہ) کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ استثنا تعین و مقدار سے کیا گیا ہو یعنی

۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ حَاطِطًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْاِفْرَاقُ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَاسْتَتْنِي مِنْهُ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمَرًا۔

۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ عَنْ أُمِّ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا كَانَتْ تَبِيعُ ثَمَارَهَا وَتُسْتَتْنِي مِنْهَا۔

۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رِبْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ وَيُسْتَتْنِي مِنْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَكَ بِاسْ يَأْنُ يَبِيعُ الرَّجُلُ ثَمَرًا وَيُسْتَتْنِي بَعْضُهُ إِذَا اسْتَتْنِي شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهِ مُبْعًا أَوْ خُمْسًا أَوْ سُدُسًا۔

ف اپنے اہل خانہ کے کھانے کے لیے کچھ پھلوں کا استثناء کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں نہ بائع کو دھوکا و نقصان ہوگا اور نہ مشتری کو۔

## محفوظ ہو جائیں۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَاعَ شَيْءٌ  
مِنَ الْخَمَارِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ فِي النَّحْلِ حَتَّى  
يَبْلُغَ إِلَّا أَنْ يُحْمَرَ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يَبْلُغَ بَعْضَهُ  
فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ عَلَى أَنْ  
يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِذَا لَحِيحَهُ أَوْ يَصْفَرَّ  
أَوْ كَانَ إِخْضَرَ أَوْ كَانَ كُفْرَى فَلَا خَيْرَ فِي  
شَرِّهِمْ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ وَلَا بَأْسَ  
بِشَرِّهِمْ عَلَى أَنْ يُقْطَعَ وَيُبَاعَ وَكَذَلِكَ  
بَلَّغْنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا  
بَأْسَ بِبَيْعِ الْكُفْرَى عَلَى أَنْ يُقْطَعَ فِيهِذَا  
تَأْخُذُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: درخت  
پر موجود کسی قسم کے پھل کی خرید و فروخت منع ہے  
حتیٰ کہ وہ پک جائیں لیکن جب سرخ ہو جائیں یا زرد  
ہو جائیں اور یا ان میں سے کچھ پک جائیں تو ان کے فروخت  
کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کو درختوں پر پکنے  
تک چھوڑا جاسکتا ہے اگر وہ (پھل) سرخ نہ ہوا ہو یا  
زرد نہ ہوا ہو یا سبز ہوا ہو یا بالکل تازہ نکلا ہوا اس کی خرید و  
فروخت میں کوئی بھلائی نہیں کہ انھیں پکنے تک درخت  
میں چھوڑ دیا جائے البتہ انھیں توڑ کر فروخت کرنے میں  
کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے ہی ہمیں حسن بصری رحمۃ اللہ  
علیہ کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ تازہ تازہ نکلنے  
والا پھل توڑ کر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں پس  
اسی کے ساتھ ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۷۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزَّكَاةِ  
عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَبِيعُ شَمَارًا حَتَّى يَطْلُعَ  
الْثَرِيَّا يَعْنِي بَيْعَ النَّحْلِ۔

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب تک ثریا  
ظاہر نہ ہو جاتا اپنے پھلوں کو فروخت نہیں کرتے تھے  
یعنی کھجوروں کی خرید و فروخت۔

ف اگر درختوں پر ابھی پھل ظاہر نہ ہوا ہو یا ظاہر تو ہوا ہو لیکن بالکل کچا ہو تو اس کی خرید و فروخت منع ہے  
کیونکہ ممکن ہے کہ پھل قلیل نکلے یا نکلا ہوا پھل کسی آفت کا شکار ہو جائے ایسے مشتری کو نقصان کا سامنا کرنا پڑے  
اس لیے اس کی خرید و فروخت منع ہے۔



حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ایک قفیز (نام پیمانہ) ترکھور کو ایک قفیز خشک کھجور کے عوض دست بدست فروخت کرنے میں مہلانی نہیں ہے کیونکہ ترکھور خشک ہو کر ایک قفیز سے کم مقدار میں باقی رہ جاتی ہے لہذا اس کی بیع فاسد ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَخَيْرٍ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيزَ رُطْبٍ بِقَفِيزٍ مِنْ تَمْرٍ يَدَّ إِسْدِلَانَ الرُّطْبَ يَنْقُصُ إِذَا جَفَّ قِصِيْرًا قَلَّ مِنْ قَفِيزٍ فَلِذَاكَ كَسَدَ الْبَيْعِ فِيهِ۔

## ۵۔ بَابُ مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل کھانا وغیرہ فروخت کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے لوگوں کے لیے غلہ خریدا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت کر دیا اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلہ وغیرہ کو فروخت نہ کرو حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ کرو۔ ف

۶۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا أَمَرَهُ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَشْتَوْفِيَهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَزَادَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتِغَاءً حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

ف اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں بائع یا مشتری کو نقصان ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے اگر بیع (فروخت شدہ چیز) ناقص ہو تو عمدہ چیز وصول کر لی تو مشتری کو نقصان ہوگا اور اگر بیع عمدہ تو ناقص کی قیمت وصول کر لی تو بائع کا نقصان ہوگا لہذا منع ہے۔

چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اور ساتواں حصہ۔

## ۴۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ

ترکھجور کے بدلے خشک کھجور فروخت کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت اسود بن سفیان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن عیاش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کے عوض گندم فروخت کرنے والے کے متعلق سوال کیا؟ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ان دونوں جنسوں سے بہتر کون سی ہے؟ حضرت زید بن عیاش رضی اللہ عنہ نے جواب دیا گندم۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اس سے مجھے منع کیا اور انھوں نے مجھے کہا میں نے سنا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ترکھجور کے بدلے خشک کھجور کو خرید و فروخت کرنے والے کے بارے سوال کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ترکھجور جب خشک جائے تو (وزن کے لحاظ سے) کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ أَنَّ تَرِيْدًا أَبَا عِيَّاشٍ مَوْلَى لِبَنِي زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمَّنِ اشْتَرَى الْبَيْضَاءُ بِالسُّلَيْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ قَالَ فَتَهَا فِي عَنْهُ وَقَالَ آتَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَمَّنِ اشْتَرَى الثَّمَرَ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْنَقُصُ الرُّطْبَ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَتَهَى عَنْهُ۔

ف ترکھجوریں خشک ہو کر کم رہ جاتی ہیں لہذا نقصان اور گھٹائے کی صورت واضح ہے اس لیے یہ بیع منع ہے۔

الْقَبْضَ لَعَلَّ يَبِيعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى  
يَقْبِضَهُ فَلَا يَتَّبِعِي أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ  
رَجُلٌ حَتَّى يَقْبِضَهُ -

مطلب یہ ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت  
نہ کیا جائے لہذا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ  
کسی چیز کو خرید کر اسے فروخت کر ڈالے حتیٰ کہ اس  
پر قبضہ نہ کرے۔

۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَتَّاءَ أَوْ غَيْرَهُ نَسِيئَةً ثُمَّ يَقُولُ انْقَدَنِي وَاصْنَعْ عِنْدَكَ

کوئی چیز نقد کم قیمت پر اور ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کہنیکا بیان

۷۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ  
بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى  
السَّقَّاحِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاعَ بَرًّا مِنْ أَهْلِ  
دَارِ نَخْلَةٍ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَادَ مَا لُحْدُ وَبَحَ  
إِلَى كَوْفَةٍ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَتَّقِدُوهُ وَيَضَعُ  
عَنْهُمْ فَسَأَلَ نَزِيدُ بْنُ كَابِيتٍ فَتَالَ لَا أَمْرَكَ  
أَنْ تَأْكُلَ ذَلِكَ وَلَا تُوَكِّلَهُ -

حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سفاح رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت  
ابو صالح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں  
نے دار نخلہ والوں سے ایک مقررہ وقت تک کے لیے  
(ادھار) کپڑا خریدا۔ پھر دار نخلہ والوں نے کوفہ جانے  
کا قصد کر لیا اور انھوں نے ان (ابو صالح بن عبید) سے  
فوراً نقدی ادا کرنے کا مطالبہ کر دیا تو ان (ابو صالح بن  
عبید) نے دار نخلہ والوں سے قیمت میں کمی کرنے کے  
لیے کہا بعد میں انھوں نے (ابو صالح) حضرت زید بن  
ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بارے دریافت کیا ؟  
انھوں نے جواب دیا میں تمہیں اس کے کھانے کی اجازت  
نہیں دے سکتا اور نہ اس کے کھانے کی اجازت  
دے سکتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص پر مدت مقررہ تک  
قرض واجب ہو مقروض کہے کہ اگر وہ (قرض خواہ) کچھ

كَانَ مُحْتَدًّا وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا مِنْ وَجِبَ  
لَهُ دَيْنٌ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَى أَجَلٍ فَسَأَلَ أَتِ  
يَضَعُ عَنْهُ وَيَعْجِلُ لَهُ مَا بَقِيَ لَمْ يَتَّبِعْ ذَلِكَ



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَذَلِكَ كُلُّ شَيْءٍ يُبَاعُ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يُتَّبَعُ أَنْ يُبَاعَ الَّذِي اشْتَرَاهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي كُفِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَقْبِضَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحَبُّ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلُ ذَلِكَ فَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مِثْلَ الطَّعَامِ لَا يُتَّبَعُ أَنْ يُبَاعَ الْمَشْتَرَى شَيْئًا إِشْتَرَاهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ كَذَلِكَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الدَّائِرِ وَالْعَقَّارِ وَالْأَمْوَالِ الَّتِي لَا تُحَوَّلُ أَنْ تُبَاعَ قَبْلَ أَنْ تُقْبِضَ أَمَّا نَحْنُ فَلَا نُجِيزُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَقْبِضَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ایسے ہی ہر چیز خواہ وہ غلہ یا کوئی اور چیز کسی کے لیے جائز نہیں ہے خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دے اور ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس چیز کی فروخت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے کہ اس پر قبضہ قبل فروخت کر دیا جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر چیز کو غلہ کی مثل گنا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تمام چیزیں غلہ کی مثل ہیں کسی چیز کو خرید کر اس پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت درست نہیں ہے اور ایسے ہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ علیہ کا قول ہے سوائے جائیداد غیر منقولہ کے کہ وہ میں اجازت دیتے ہیں مثلاً گھر، کھجور کا درخت اور یہ چیزیں منتقل نہیں ہو سکتیں لہذا ان پر قبضہ کر کے قبل فروخت کرنا جائز ہے لیکن ہم ان میں سے کے بارے قبضہ کرنے سے قبل (فروخت اجازت نہیں دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ کی خرید کرتے تھے تو آپ نے ہمارے پاس ایک شخص بھیجے ہمیں کہا کہ ہم خریدی ہوئی اپنی اشیاء کو بیچیں قبل دوسری جگہ منتقل کر لیا کریں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا بَنَاتُ الطَّعَامِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مِنْ يَامُوتَنَا بِأَنْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَاتِ الَّتِي تَبْتَاعُ فَبِئْرَ إِلَى مَكَاتٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ يُبَاعَ. قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا كَانَ يُرَادُ بِهَذَا

معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص دو قفیز جو  
سے ایک قفیز گندم دست بدست خریدے۔ اس  
سلسلے میں ایک مشہور حدیث ہے جو حضرت عبادہ بن  
صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے  
برابر برابر، چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر، گندم  
گندم کے بدلے برابر برابر اور جو، جو کے بدلے برابر  
برابر (خرید و فروخت) ہوں گے۔ چاندی کے عوض  
سونا لینا جبکہ چاندی زیادہ ہو میں کوئی مضائقہ نہیں  
جو کے عوض گندم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ  
جو زیادہ ہوں اور دست بدست ہوں۔ اس سلسلے میں  
بہت سی احادیث مشہور ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

يَشْتَرِي الرَّجُلُ قَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بِقَفِيزٍ  
مِنْ حِنْطَةٍ يَدَايِيدُ وَالْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ  
فِي ذَلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ  
بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلًا  
بِمِثْلٍ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَ  
الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ  
تَأْخُذَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُ وَلَا  
بَأْسَ بِأَنْ تَأْخُذَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ  
أَكْثَرُ يَدَايِيدُ فِي ذَلِكَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مَعْرُورَةٌ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ نَسِيبَةً ثُمَّ يَشْتَرِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا آخَرَ

غلہ ادا کر بیچ کر پھر اس کی قیمت سے دوسری چیز خریدنے کا بیان

حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ  
عنہما اس معاملہ کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی سونا  
کے عوض غلہ فروخت کرے پھر سونے پر قبضہ کر لے  
سے قبل اس کے عوض کھجور خرید لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی آدمی اس (سونا)

۷۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ حَفْصَةَ أَنَّ أَبَا الزِّنَادِ أَنَّ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ كَانَ  
يَكْرَهُانِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ  
بِذَلِكَ يَشْتَرِي بِذَلِكَ الذَّهَبَ تَمَرًا أَوْ قَبْلَ  
أَنْ يَقْبِضَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ لَا نَرَى بَأْسًا أَنْ  
يَشْتَرِيَ بِهَا تَمَرًا أَوْ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا إِذَا كَانَ

لَا تَهْ يَعْجَلُ قَلِيلًا بِكَثِيرٍ دَيْنًا فَكَانَ  
يَسِيرُ قَلِيلًا نَقْدًا اِبْكَثِيرُ دَيْنًا وَهُوَ قَوْلُ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأَيْدُ بَنِي ثَابِتٍ وَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

رقم کم کر دے تو باقی ماندہ قرض وہ فوراً ادا کرے گا تو  
یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں کثیر قرض کی بجائے  
قلیل قرض ادا کرے گا۔ یہی حضرت عمر فاروق، حضرت  
زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم  
کا قول ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ

### گندم کے عوض جو خیریدنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت  
عبدالرحمن بن اسود کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا انھوں نے  
اپنے غلام سے کہا، تم اپنے گھر سے گندم لے جاؤ اور  
اس کے عوض جو خیرید لاؤ اور تم بالکل دونوں جنسوں  
برابر برابر لین دین کرنا۔

۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ سُلَيْمَانَ  
ابْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ  
ابْنَ عَبْدِ يَعْقُوبَ فَنِي عَلَفَ دَابَّتَهُ فَقَالَ  
لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةٍ أَهْلِكَ فَاشْتَرِ بِهِ  
شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہم اس

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَدْرِي بِأَسَاسِيَاتٍ

ف گندم اور جو کو مساوی طور پر لینا اور دینا حضرت عبدالرحمن بن اسود کے نزدیک جائز ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل  
کہ گندم اور جو کو ایک ہی جنس تصور کیا جاتا ہے درحقیقت یہ ان کا اپنا ذاتی اجتہاد ہے۔  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے فقہاء کے نزدیک ایک کلو گندم کے عوض دو کلو جو وصول کیے  
جاسکتے ہیں۔ ان کی دلیل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے الحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ  
وَالشَّعِيرَةُ بِالشَّعِيرَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الخ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ گندم اور جو الگ الگ جنس ہے  
دونوں ایک نہیں ہیں۔



فَلَيْسَ يَتَّبِعِي أَنْ يُفْعَلَ ذَلِكَ بِهَا كَذَا  
كَثُرَتِ الْأَشْيَاءُ بِهَا حَتَّى صَارَ ذَلِكَ لَا  
يَضُرُّ بِأَهْلِهَا فَلَا بَأْسَ بِدَلِيلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
تَعَالَى -

تو یہ جائز نہیں ہے۔ بیوپاریوں کو شہر سے باہر ملنے کے  
بارے یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اس باہر والی زمین میں  
جا کر ان سے ملاقات کرنے میں شہر کے باشندوں کے  
نقصان کا امکان ہو تو اس آدمی کا ایسا کرنا جائز نہیں ہے  
اور جب (لائی جانے والی) اشیاء عام ہوں اور ان  
(بیوپاریوں) سے ملاقات کرنے میں شہر کے باشندوں  
کے لیے نقصان کا امکان نہ ہو تو اس میں کوئی حرج  
نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## ۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِيمَا يَكَالُ

### مکیلی راہی اور تولی جانے والی چیزوں میں بیع سلم کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس  
معاملہ میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی متعین شدہ قیمت  
کے بدلے ادھار چیز خریدے خواہ بائع کے پاس غلہ  
موجود ہو یا نہ ہو لیکن وہ چیز کھیت میں نہ ہو کہ اس کا تیار  
ہونا معلوم نہ ہو اور یا کھجور ہو (کہ درخت پر ہونے کے  
باعث) اس کا تیار (پکنا) واضح نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلوں کی خرید و فروخت سے منع  
فرمایا حتیٰ کہ ان کا پکنا واضح ہو جائے۔ ف

۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ  
طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ إِنْ كَانَ  
لِصَاحِبِهِ طَعَامٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ  
لَمْ يَبْدُ صِلَاحُهَا أَوْ فِي ثَمَرٍ لَمْ يَبْدُ صِلَاحُهَا  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ وَعَنْ شَرَايِهَا حَتَّى يَبْدُ  
صِلَاحُهَا -

ف بیع سلم، اس بیع میں بیع (جس چیز کا خریدنا مقصود ہو) بائع کے ذمہ قرض ہوتی ہے جبکہ مشتری فی الفور  
(جلدی سے) ثمن (قیمت) ادا کر دیتا ہے جو روپیہ (بطور قیمت) ادا کرتا ہے اسے سلم، جسے دیا جاتا ہے (جاری ہے)

الْقَمَرِ بَعَيْنِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَقَدْ ذَكَرْهُمَا  
الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا  
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا۔

عوض کھجور خریدے اس پر قبضہ کرنے سے قبل  
جبکہ کھجور کی مقدار متعین ہو اور وہ ادھار نہ ہو۔ حضرت  
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ قول بیان کیا  
گیا تو انھوں نے اسے ناپسند قرار نہ دیا بلکہ انھوں نے  
کہا، اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۹۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّجَشُّسِ وَتَلَقِّي السِّلَعِ

دلائی اور بیوپاری (کی آمد پر شہر کے باہر) ملنے کے مکروہ ہونے کا بیان

۷۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى أَنْ تُلْقَى السِّلَعُ حَتَّى تُهْبَطَ الْأَسْوَاقُ  
وَنَهَى عَنِ التَّجَشُّسِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کے  
باہر بیوپاریوں سے (ان کی آمد پر) ملاقات کرنے  
سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں داخل ہو جائیں  
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائی (بڑھا چڑھا کر بولی  
جیسے) سے منع فرمایا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ كُلُّ ذَلِكَ مَكْرُوهٌ  
فَأَمَّا التَّجَشُّسُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيُرِيدُ فِي الْقَمَرِ وَ  
يُعْطَى فِيهِ مَا لَا يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهِ لَيْسَ بِذَلِكَ  
غَيْرُكَ فَيَشْتَرِي عَلَى سَوَمٍ فَهَذَا لَا يَنْبَغِي وَأَمَّا  
تَلَقِّي السِّلَعِ فَكُلُّ أَرْضٍ كَانَ ذَلِكَ يَصْرُ بِأَهْلِهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ تمام امور مکروہ ہیں  
”تجسس“ سے مراد وہ شخص ہے جو اگر قیمت بڑھانا چلا  
جائے اور وہ چیز خریدنا نہ چاہتا ہو جبکہ دوسرا آدمی اس  
کی بڑھائی ہوئی قیمت کے مطابق (مہنگی) چیز خریدے

ف باہر جا کر بیوپاریوں سے سستی چیز خرید کر شہر کی لوگوں کو حد سے زیادہ مہنگی بیچنے کا امکان موجود ہے  
اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ يَحْلِفَ قَائِمًا تَجْعَلُ  
الْغُلَامَ قَصَّةً عِنْدَهُ الْعَبْدُ كَبَا عَمَّ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَلْفٍ  
وَتَحْسِبُ مَا شَاءَ مِنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : میں  
نے غلام عیب سے بری الذمہ کی شرط پر فروخت  
کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی  
قسم کھائیں کہ انھوں نے غلام اس حالت میں فروخت  
کیا کہ انھیں اس کی بیماری کا علم نہیں تھا۔ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھانے سے انکار  
کر دیا تو غلام واپس کر دیا گیا وہ غلام حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بالکل تندرست ہو گیا بعد میں  
انھوں نے اسے ڈیڑھ ہزار درہم میں فروخت کیا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : حضرت زید  
بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہمیں یہ روایت پہنچی  
ہے کہ انھوں نے تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے  
کی شرط پر غلام فروخت کیا اور ایسے ہی حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر (غلام)  
فروخت کیا جس سے ان کے نزدیک بری الذمہ ہونے  
کی شرط جائز ثابت ہوتی ہے۔ ہم حضرت زید بن ثابت  
اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے  
دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص نے کوئی غلام یا کوئی اونٹ

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالْبَرَاءَةِ فَهُوَ  
بِرِّي مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَذَلِكَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُمَرَ بِالْبَرَاءَةِ وَتَرَاهَا بِرَاءَةً جَائِزَةً  
فَيَقُولُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُمَرَ نَاخِذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ شَيْئًا وَتَبَرَّأَ  
مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَرَضِيَ بِذَلِكَ الْمُشْتَرِي  
وَقَبَضَهُ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ بِرِّي مِنْ كُلِّ  
عَيْبٍ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يَعْلَمْ لِأَنَّ الْمُشْتَرِيَّ

ق اگر بائع بیع کے تمام عیوب بیان کر دے یا بیع میں عیوب مشتری کے پاس جا کر پیدا ہوئے ہوں تو  
بائع بری الذمہ قرار پائے گا اور مشتری کو بیع ختم کرنے کا بالکل اختیار نہیں ہوگا اگر بائع نے بیع کے کچھ عیوب  
مشتری سے پوشیدہ رکھے اور بعد میں مشتری کو ان کا علم ہو گیا تو مشتری بیع ختم کر سکتا ہے اگر بیع میں عیوب کے  
بارے بائع کو علم نہ ہو، اس نے تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر بیع کی جبکہ بعد میں مشتری کو ان عیوب کا  
علم ہو گیا، تو بائع بری الذمہ قرار پائے گا۔



قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا عِنْدَكَ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ  
السَّلَامُ يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي طَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ  
يَكِيلُ مَعْلُومٍ مِنْ صَتِيفٍ مَعْلُومٍ وَلَا خَيْرَ فِي أَنْ  
أَنْ يَشْتَرِطَ ذَلِكَ مِنْ زُرْعٍ مَعْلُومٍ أَوْ مِنْ تَحْلٍ  
مَعْلُومٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں  
ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں بیع ”سلم“ یہ ہے کہ  
کوئی آدمی مقررہ غلہ کی مقررہ وقت تک کے لیے قیمت  
کی وضاحت کرے اور جب اس بارے کھیت یا درخت  
کا تعین کر دیا جائے تو اس میں کوئی بہتری نہیں ہے  
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۱۱۔ بَابُ بَيْعِ الْبَرَاْعَةِ

### خرید و فروخت میں عیب سے بری الذمہ ہونے کا بیان

۴۷۲۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ بَا عَر  
غُلَامًا لَهُ بِشْمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ بِالْبَرَاْعَةِ  
وَقَالَ الَّذِي ابْتَا عَرُ الْعَبْدَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
بِالْعَبْدِ إِذَا عُدْتُ تُسَمِّي لِي فَنَاخْتَصِمَا إِلَى عُثْمَانَ  
ابْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَا عَرُ عَبْدًا وَبَا  
دَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَعْطَى بِالْبَرَاْعَةِ فَقَضَى  
عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ  
لَقَدْ بَا عَرُ وَمَا بَا دَا وَتَعْلَمُهُ فَتَأْتِي

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک  
غلام عیب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر آٹھ سو  
درہم میں فروخت کیا۔ خریدنے والے نے حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ غلام بیمار ہے تم  
نے مجھے اس بارے بتایا نہیں دونوں (خریدار اور حضرت  
عبد اللہ بن عمر) اپنا جھگڑا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
کی خدمت میں لے گئے۔ خریدار آدمی نے عرض کیا۔  
انھوں نے مجھے غلام فروخت کیا جبکہ غلام بیمار تھا

البقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴۹ کا) اسے سلم الیہ بیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو رأس المال کہا جاتا ہے بیع مطلق کے انعقاد کے جوارکان  
میں وہ ”بیع سلم“ کے بھی ارکان ہیں بیع سلم کے منفقہ ہونے کی کچھ شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔  
(۱) بیع میں شرط یا بالکل نہ ہو (۲) رأس المال کا واضح ہونا (۳) رأس المال کی نوع (قسم) کا بیان کرنا (۴) کھرے یا کھڑے  
ثمن کی وضاحت کرنا (۵) رأس المال کی مقدار کا تعین کرنا اور (۶) مجلس بیع میں رأس المال پر سلم الیہ کا قابض ہو جانا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَهُ نَاخِدُ بَيْعِ الْغَدَرِ  
كَلَهُ قَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہر قسم کی دھوکے  
والی بیع فاسد ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا  
يَبُوعُ فِي الْحَيَوَانِ وَإِنَّمَا نَهَى عَنِ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ  
الْمَضَامِينِ وَالْمَلَقِيَةِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ وَالْمَضَامِينِ  
مَا فِي بَطُونِ إِنْكَاسِ الْإِذِلِّ وَالْمَلَقِيَةِ  
مَا فِي ظُهُورِ الْجَمَالِ -

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ  
حیوان میں ربا (اسود) نہیں ہے اور تین قسم کے حیوانوں  
کی بیع منع ہے (۱) مضامین (۲) ملقح اور (۳) جس  
الحبلہ۔ مضامین سے مراد اونٹوں کی ٹوٹوں اور ٹنیوں  
کے پیٹ والے (اولاد) حیوانات ہیں اور ملقح سے  
مراد اونٹوں کی پشت میں موجود حیوانات ہیں۔

۴۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ  
وَكَانَ بَيْعًا يَبْتَاغِي الْجَاهِلِيَّةَ يَبِيعُ  
أَحَدُهُمُ الْجُرُودَ أَنْ تُنْتَجَبَ الثَّقَاتُ ثُمَّ  
تُنْتَجَبَ الْإِثَى فِي بَطْنِهَا -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”حبل الحبلہ“ کی بیع  
سے منع فرمایا۔ یہ زمانہ جاہلیت کی بیع تھی۔ اس کی صورت  
یہ تھی کہ کوئی شخص اس شرط پر ادنیٰ خریدتا تھا کہ اس کا  
بچہ پیدا ہوگا پھر جب بچہ کا بچہ پیدا ہوگا تو قیمت  
ادا کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا الْبَيْدُ عَرُكُهَا  
مَكْرُوهَةٌ وَلَا يَبْنِي لِأَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا وَ  
قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ تمام  
بیوع مکروہ ہیں اور یہ جائز نہیں ہیں کیونکہ ہمارے  
نزدیک ان کی بنیاد دھوکہ پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا۔

قَدْ بَرَّءَ مِنْ ذَلِكَ فَمَاذَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ  
قَالُوا يَبْرءُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَهُ  
يَعْلَمُهُ فَمَاذَا مَا عَلِمَهُ وَكَتَمَهُ فَإِنَّهُ لَا  
يَبْرَأُ مِنْهُ وَكَالُوا إِذَا بَاعَهُ بَيْعَ الْمُبْدَاتِ  
بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَهُ أَوْ لَمْ يَعْلَمْهُ إِذَا  
قَالَ أَتَبِعْتُكَ بَيْعَ الْمُبْدَاتِ قَالُوا لَا يَقُولُ  
أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَبَيَّنَّ ذَلِكَ أُخْرَى  
أَنْ تَبْرَأُوا لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هَذَا وَهَذَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَالْعَامَّةُ -

تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت  
کی اور خریدار بھی اس شرط پر رضامندی کا اظہار کرے  
اور اس چیز کو اپنے قبضہ میں کرے تو بائع (بیچنے والا)  
بری الذمہ ہو جائے گا خواہ وہ کسی عیب کو جانتا ہو یا  
نہ جانتا ہو کیونکہ خریدار نے اسے بری الذمہ قرار دے دیا  
ہے لیکن اہل مدنیہ فرماتے ہیں کہ بائع (بیچنے والا) ان  
عیوب سے بری الذمہ ہوگا جن کے بارے وہ جانتا نہیں  
تھا لیکن وہ عیوب جن کے بارے وہ جانتا تھا اور  
انہیں پوشیدہ رکھا ان سے بری الذمہ نہیں ہوگا اور وہ  
مزید فرماتے ہیں اگر بائع نے تمام عیوب سے بری الذمہ  
ہونے کی شرط پر کوئی چیز فروخت کی یا وہ عیب کے  
بارے جانتا نہیں تھا تو کہا کہ یہ ہر عیب سے بری  
ہو کر فروخت کرتا ہوں اور اس نے عیب کے بارے  
وضاحت بھی کر دی تو مناسب یہ ہے کہ وہ بری الذمہ  
ہو جائے گا کیونکہ اس نے اس (بری الذمہ ہونے) کی  
شرط عائد کر دی تھی۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
ہمارا اور عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۲۔ بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ

### دھوکہ کی بیع کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ  
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ -

ف زندگی کے ہر شعبہ میں دھوکہ دینا منع اور حرام ہے لہذا بیع کی ہر وہ صورت جس میں کسی کو دھوکہ ہو سکتا ہے منع ہے۔



عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ  
اِشْتَرَاءُ التَّمْرِ فِي رَعْدُوسٍ التَّحْلِ بِالْتَمْرِ  
وَالْمُحَاقَلَةِ كَرَاءِ الْأَرْضِ -

بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا۔ بیع مزابنہ کی  
صورت یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر موجود کھجوروں کے  
عوض خشک کھجوریں خریدنا اور بیع محاقلہ سے مراد  
زمین کا کرایہ ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُزَابَنَةُ عِنْدَنَا اِشْتَرَاءُ  
التَّمْرِ فِي رَعْدُوسٍ التَّحْلِ بِالْتَمْرِ كَيْلًا لَا يَذَرِي  
التَّمْرَ الَّذِي أُعْطِيَ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ وَالذَّرْبُ  
بِالْعَبِ لَا يَذَرِي أَيُّهُمَا أَكْثَرُ وَالْمُحَاقَلَةُ اِشْتَرَاءُ  
الْحَبِّ فِي السُّبُلِ بِالْحِنْطَةِ لَا يَذَرِي أَيُّهُمَا  
أَكْثَرُ وَهَذَا كُلُّهُ مَكْرُوهٌ وَلَا يَتَّبَعِي  
مُبَاشَرَةً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
وَقَوْلُنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
نزدیک بیع مزابنہ کی صورت کھجور کے درخت پر موجود  
پھل کے عوض انداز سے سے خشک کھجوریں خریدنا  
اور یہ معلوم نہ ہو کہ جو خشک کھجوریں دی گئی ہیں وہ زیادہ ہیں  
یا کم اور خشک انگوروں کو تر انگوروں کے عوض خریدنا معلوم  
نہ ہو کہ دونوں میں سے کثیر کیا ہے اور بیع محاقلہ یہ ہے  
کہ گندم کی بالیوں میں موجود گندم کے بدلے انداز سے سے  
خشک گندم خریدنا جبکہ دونوں میں سے کسی کی قلت و  
کثیر معلوم نہ ہو یہ تمام کی تمام صورتیں مکروہ ہیں اور اسی  
بیع جائز نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

ف ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”عَنِ السَّبْيِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ نَهَى عَنْ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ“ (امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ مترجم، مسند امام اعظم ابو حنیفہ، صفحہ ۳۱۵، ادارہ نشریات اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ  
اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا۔

بیع مزابنہ: بیع مزابنہ کی شکل یہ ہے کہ درختوں پر موجود کھجوروں کو کچھ مقدار خشک کھجوروں کو ناپ کر فروخت کرنا  
ہے اور بالیوں پر موجود انگوروں کو خشک انگوروں کے ساتھ فروخت کرنا ہے۔  
بیع محاقلہ: بیع محاقلہ کی صورت یہ ہے کہ بالیوں میں موجود گندم کو کچھ مقدار تیار گندم کو ناپ کر فروخت  
کرنا ہے۔

بیع کی یہ دونوں صورتیں مجہول ہیں اور زمانہ جاہلیت کے خرید و فروخت کے طریقے ہیں اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔

## ۳۔ بَابُ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ

### بیع مزانبہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزانبہ سے منع فرمایا اور بیع مزانبہ یہ ہے کہ درخت پر موجود کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض اور انگوروں کو خشک انگوروں کے عوض اندازے سے فروخت کرنا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزانبہ اور بیع محافلہ سے منع فرمایا۔ بیع مزانبہ یہ ہے کہ درخت پر موجود کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرنا اور بیع محافلہ یہ ہے کہ کھیتوں میں اُگنے والی گندم (جو ابھی بالور میں ہے) کے بدلے خشک گندم کی خرید و فروخت کرنا اور (یا) زمین کے کرائے کے بدلے خشک گندم وصول کرنا، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے (حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے) سوال کیا کہ زمین کے کرایہ کے عوض سونا یا چاندی وصول کرنا کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابن احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُزَابِنَةِ بِبَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّيْتِ كَيْلًا۔

۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ لِشُرَاءِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَافَلَةِ لِشُرَاءِ الزَّمْرِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَأَلْتُ عَنْ كَسَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَبَاقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ۔

۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَخْبُرُ بِأَنَّهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بیعت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص نے گوشت کے عوض زندہ بکری کی خرید و فروخت کی یہ معلوم نہ ہو کہ گوشت زیادہ ہے یا بکری میں گوشت زیادہ ہے تو بیع فاسد اور مکروہ ہے اور یہ بیع جائز نہیں ہوگی اور یہ بیع، بیع مزانیہ اور بیع محاقلہ کی مثل قرار پائے گی اور ایسے ہی زیتون کا تیل زیتون کے عوض اور تلوں کے عوض تلوں کے تیل کی بیع ہے (یعنی فاسد باطل ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّمُكَ بَاعَ لَنَا قَنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ حَيَّةٍ لَا يُدْرَى اللَّحْمُ أَكْثَرُ أَوْ مَا فِي الشَّاةِ أَكْثَرُ فَالْبَيْعُ كَالْبَيْعِ الْمَكْرُوهِ لَا يَتَّبِعِي وَهَذَا مِثْلُ الْمَذَابِنَةِ وَالسُّحَاقِلَةِ وَكَذَلِكَ بَيْعُ الزَّيْتُونِ بِالزَّيْتِ وَدُهْنِ السِّنْسِمِ بِالسِّنْسِمِ۔

❖ ❖ ❖ ❖

## ۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يُسَادِرُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ فَيَزِيدُ عَلَيْهِ أَحَدًا

کسی شخص کے کوئی چیز خریدنے پر دوسرے شخص کا زیادہ قیمت لگانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص دوسرے کے سودے کو نہ خریدے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب ایک شخص کسی چیز کی خرید و فروخت میں مصروف ہو تو دوسرے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے حتیٰ کہ وہ خریدے یا (اسے) بھڑکے۔

۷۸۲۔ أَحْبَبَنَا مَا لَكَ حَتَّى تَنَافِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ۔  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّمُكَ لَا يَتَّبِعِي إِذَا سَادَرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فِيهِ حَتَّى يَشْتَرِيَهُ أَوْ يَدَّعِيَهُ۔

❖ ❖ ❖ ❖

ف یہ عمل قیمت بڑھانے یا دوسرے بھائی کو بیع سے محروم کرنے کا سبب ہو سکتا ہے لہذا یہ ممنوع ہے۔



## ۱۴۔ بَابُ شَرَاءِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

### گوشت کے عوض جانور خریدنے کا بیان

حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشت کے بدلے جانور کی بیع منع ہے حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی آدمی دس بکریوں یا ایک بکری کے عوض ایک اونٹ خریدتا ہے تو اس بار آپ مجھے بتائیں؟ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ جواب دیا: اگر خریدار نے اسے ذبح کرنے کی نیت سے خریدا ہے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ گوشت کے عوض جانور خریدنے سے منع کرتے تھے ابان اور شام دو روز تو گورنروں کو تحریری طور پر اس سے منع کرتے تھے

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو بولے فرماتے ہوئے سنا: گوشت کو ایک بکری یا دو بکریوں کے عوض خرید و فروخت کرنا زمانہ جاہلیت کا جواب ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھیں یہ روایت پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے عوض جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا

۷۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِّي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا اشْتَرَى شَارِقًا بِعَشْرِ شِيَاهِ أَوْ قَالَ شَاهٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيُنَحِّدَهَا فَلَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ مِنْ أَذْرَكُتٍ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ وَكَانَ يَكْتُبُ فِي عَهْدِ الْعُمَالِ فِي زَمَانِ أَبَانَ وَهَشَامٍ يَنْهَوْنَ ذَلِكَ۔

۷۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو دُبَيْنُ الْحَصِينِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ مِيسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاهِ وَالشَّاتَيْنِ۔

۷۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ

اتنی رقم کی فلاں چیز خریدی تو بائع (فروخت کر دے والے)  
کے قدبعت بے شک میں نے فروخت کر دی کہنے تک  
اسے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۔ بَابُ الْإِخْتِلَافِ فِي الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

### بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف ہونے کا بیان

۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ  
كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا بَيْعَانِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ  
الْبَائِعِ أَنْ يَتَرَادَا إِنْ  
قَالَ مُحَمَّدٌ دَبْهَذَا أَنَا خُذْ إِذَا اخْتَلَفَا  
فِي الثَّمَنِ تَخَالَفَا وَتَرَادَا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِذَا كَانَ  
الْبَيْعُ قَاسِمًا بَيْنَهُمَا كَانَ قَوْلُ الْمُشْتَرِي  
قَدْ اسْتَهْلَكَهُ كَالْقَوْلِ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي  
فِي الثَّمَنِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي  
قَوْلِنَا فَتَخَالَفَا وَيَتَرَادَا إِنْ ائْتِيَ الْقِيَمَةُ  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرید و فروخت  
کرنے والوں کا جب بیع میں اختلاف ہو جائے تو  
بائع کا قول مغیر ہوگا یا دونوں بیع کو مسترد کر دیں۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بائع اور  
مشتری کا قیمت میں اختلاف ہو جائے تو دونوں قسم  
اٹھائیں اور بیع مسترد کر دیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے یہ تو تب ہے کہ فروخت  
شدہ چیز اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور اگر مشتری  
(خریدنے والے) نے اسے نقصان پہنچا دیا ہو تو اس  
کی قیمت کے سلسلے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

ف کیوں کہ بائع کو عام طور پر نقصان ہونے کا احتمال ہوتا ہے دونوں (بائع اور مشتری) میں سے جو  
قسم نہ اٹھائے وہ جھوٹا قرار دیا جائے گا کیونکہ سچی قسم اٹھانے میں بالکل وبال نہیں ہوتا اور نہ اس سے اس  
بارے باز پرس ہوگی۔

## ۱۶۔ بَابُ مَا يُوجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

بائع اور خریدار کے درمیان جس چیز سے بیع کی ہو جاتی ہے، کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو جہاں ہونے تک (بیع ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے سوائے بیع خیار کے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمیں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: بائع اور مشتری (خرید و فروخت کرنے والے) دونوں کو جہاں ہونے تک اختیار حاصل ہوتا ہے انھوں (حضرت ابراہیم) نے مزید فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو اس وقت اختیار ہوتا ہے جب تک گفتگو ختم نہیں کر لیتے اس کی صورت یوں ہے کہ جب بائع (فروخت کرنے والا) کہے کہ بعت (بیع) میں نے فلاں چیز تمہیں فروخت کی۔ دوسرے شخص (مشتری) (میں نے خرید لی) کہنے تک اسے اختیار ہوگا اور یا یوں کہ مشتری (خریدنے والا) نے کہا: یہ

۴۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُبْتَاعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بِبَيْعِ الْخِيَارِ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَتَفْسِيرُهُ: عِنْدَنَا عَلَى مَا بَلَّغْنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: الْمُبْتَاعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ مَالِكٌ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَطْطِيقِ الْبَيْعِ إِذْ قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بَعْتُكَ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلْ إِلَّا خَرَقًا شَتَرْتُ فَإِذَا قَالَ الْمُشْتَرِي قَدْ اشْتَرَيْتُ يَكْذِبُ كَذَا قُلْتُ أَن يَرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلْ الْبَائِعُ قَدْ بَعْتُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

ف ایجاب و قبول سے بیع منعقد ہو جاتی ہے بعد میں بیع کو فسخ کرنا درست نہیں ہے البتہ بیع خیار میں بعد بھی مشتری کو بیع ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ نیز بیع میں کوئی خامی نکل آنے پر بھی بیع فسخ کرنا درست ہے ان صورتوں کے علاوہ کوئی ایسی شکل نہیں کہ بیع ختم کی جاسکے۔



حق دار ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنا اپنا حق وصول کرے اور ایسے ہی اگر مشتری مفلس ہو گیا جبکہ اس نے مال پر قبضہ بھی نہیں کیا تھا تو بائع زیادہ حق دار ہے کہ وہ اپنا حق وصول کرے۔

✽ ✽ ✽ ✽

## ۱۹- بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيعُهُ فَيَغْبِنُ فِيهِ أَوْ يَسْعُرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

کسی چیز کی خرید و فروخت میں دھوکہ دینے یا مسلمان کیلئے قیمت مقرر کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمت میں عرض کیا کہ بیع (خرید و فروخت میں) اسے دھوکہ دیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جب تم کسی سے خرید و فروخت کرنے لگو تو کہہ دیا کرو دھوکہ مت دینا۔ وہ شخص جب بھی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تو کہتا: دھوکہ نہ دینا۔

۴۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَهُ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ فَقَالَ لَا خِلَافَةَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے خیال کے مطابق یہ حکم صرف اس شخص کے لیے تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَذَى أَنْ هَذَا كَانَ لِلذَّالِكِ الرَّجُلِ خَاصَّةً.

حضرت سجد بن سبیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ (حاطب) بازار میں خشک انگور فروخت کر رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا: تم نے قیمت میں اضافہ کر دیا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔

۴۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَيْبًا لَهُ يَالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَنْ تَرِيدَ فِي السَّعْرِ وَمَا أَنْ تَرْفَعَهُ مِنْ سَوْقِنَا.

ف دھوکہ دینا بہت بڑا جرم ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں واضح طور پر موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جاری ہے)

قول کے مطابق مشتری کا قول معتبر ہوگا لیکن ہمارے  
قول کے مطابق دونوں قسم کھائیں اور قیمت واپس  
کر دیں۔

۴ ۳ ۲ ۱

## ۱۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِتَسْيِةٍ فَيَفْلِسُ الْمُبْتَاعُ

کسی شخص کا ادھار کوئی چیز کرنے اور خریدار کے مفلس ہونے کا بیان

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص  
نے کوئی چیز فروخت کی پھر خریدار مفلس ہو گیا جبکہ  
فروخت کرنے والے نے اپنی چیز کی قیمت وصول نہ کر  
ہو تو اس کی (فروخت شدہ چیز) اصل حالت میں موت  
ہے وہ اس کا حق دار ہوگا اور اگر مشتری (خریدار)  
فوت ہو گیا ہو تو مال کا مالک قرض خواہوں میں برابر  
حق دار ہوگا۔ ف

جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب مشتری  
فوت ہو جائے جبکہ اس نے (خریدے ہوئے مال پر)  
قبضہ بھی کر لیا ہو تو صاحب مال قرض خواہوں میں برابر  
شریک ہوگا اور اگر مشتری نے خریدی ہوئی چیز پر  
قبضہ نہ کیا ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت

۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا  
رَجُلٌ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ  
يَقْبِضْ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ قَمِيمٍ شَيْئًا فَوَجَدَهُ  
بَعَيْنِهِمْ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي  
فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيهِ أَسْوَأُ لِلْغُرْمَاءِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبِضَ فَصَاحِبُهُ  
فِيهِ أَسْوَأُ لِلْغُرْمَاءِ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَقْبِضْ  
الْمُشْتَرِي فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَقِيَّةِ الْغُرْمَاءِ  
حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ وَكَذَلِكَ أَنَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِي  
وَلَمْ يَقْبِضْ مَا يَشْتَرِي فَالْبَائِعُ أَحَقُّ بِمَا بَاعَ

ف اگر مال اصل حالت میں موجود ہو اور مشتری مفلس ہو گیا ہو تو مال بائع کو واپس کر دیا جائے گا اور اگر مشتری فوت ہو  
اور اس (موتی) نے بیع پر قبضہ بھی کر لیا ہو تو وراثت سے بائع کو قیمت پوری کر دی جائیگی۔ پھر دوسرے قرض  
کیا جائے اور بعد میں ورثاء میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ كُلَّ شَرْطٍ  
اِشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي وَالْمُشْتَرِي  
عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ مِنْ شَرْطٍ اِلَّا الْبَيْعُ وَفِيهِ  
مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوْ الْمُشْتَرِي فَالْبَيْعُ كَاسِدٌ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۷۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ  
لَا يَطْلُؤُ الرَّجُلُ وَلِيَدَاةٍ إِلَّا وَلِيَدَاةٍ إِنْ  
شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَإِنْ شَاءَ  
صَتَرَ بِهَا مَا شَاءَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهَذَا  
تَفْسِيرٌ أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَسَرَّى لِأَنَّهُ  
إِنْ وَهَبَ لَمْ يَجُزْ هِبَتُهُ كَمَا يَجُزُّ هِبَتُ  
الْحُرِّ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ  
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جو بھی شرط بائع کی طرف  
سے مشتری پر یا مشتری کی طرف سے بائع پر لگے اور  
وہ بیع کی شرائط سے بھی نہ ہو تو اس بیع میں بائع کا  
فائدہ ہو یا مشتری کا فائدہ، وہ بیع فاسد ہے اور یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی اگر  
اپنی ایسی لونڈی سے جماع کرے اگر چاہے تولے  
فروخت کرے، اگر چاہے تولے ہیہ کرے اور اس  
کے علاوہ جو چاہے اس سے کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ  
کسی کا ایسی لونڈی سے جماع کرنا جائز نہیں ہے جسے  
آزاد کی طرح ہیہ نہ کیا جاسکتا ہو، حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مفہوم ہے۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

**ف** بیع (خرید و فروخت) کے منعقد ہونے کی آٹھ شرائط ہیں جب وہ پائی جائیں گی تو بیع درست ہوگی  
ورنہ نہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) بائع اور مشتری دونوں کا عاقل ہونا (۲) بائع اور مشتری کا مستعد ہونا یعنی ایک ہی  
شخص بائع اور مشتری نہیں ہو سکتا (۳) ایجاب و قبول کے موافق ہونا (۴) ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا  
(۵) بائع اور مشتری کا ایک دوسرے کی بات کو سنا (۶) بیع (جس چیز کے بارے میں سودہ ہو رہا ہو) کا موجود  
ہونا (۷) بیع معلق نہ ہو یعنی محدود دنوں تک کے لیے نہ ہو اور (۸) بیع (جس چیز کا سودہ کرنا مقصود ہو)  
اور ثمن (قیمت) واضح ہے۔

(مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۱ صفحہ ۳۲، ۳۳، شیخ غلام علی ایندلسی، لاہور)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي أَنْ  
يُسْقَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُقَالَ لَهُمْ يَبْعُوا كَذَا وَكَذَا يَكْذِبُ  
وَكَذَا وَيَجْبُرُوا عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي  
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے  
کہ مسلمان بتجار کے لیے قیمت کا تعین کر دیا جائے اور  
اس کے دائرہ کار میں انھیں اشیاء کی خرید و فروخت  
پر مجبور کیا جائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۔ بَابُ الْإِشْتِرَاطِ فِي الْبَيْعِ وَمَا يُفْسِدُهُ

بیع میں شرط لگانے اور اسے فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

۴۸۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الذَّهْرِيُّ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مَسْعُودٍ إِشْتَرَى مِنْ أُمِّ آتِيَةَ الثَّقَفِيَّةِ  
جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنْ تَكُونَ بِعَتَهَا  
فَهِيَ لِي بِالْثَمَنِ الَّذِي يَبِيعُهَا بِهِ فَاسْتَفْتَى  
فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَقْرَبُهَا  
وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے اپنی ثقفی بیوی سے ایک لونڈی خریدی  
جبکہ بیوی نے اس پر یہ شرط عائد کی کہ جب تم اسے  
فروخت کرو گے تو مجھے فروخت کرنا اور میں اس کی  
قیمت ادا کروں گی پھر انھوں نے حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ سے اس بارے دریافت کیا تو حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس (لونڈی) کے  
قریب نہ جاؤ (اس سے جماع نہ کرنا) جبکہ اس میں کسی  
کی شرط ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۶۱ سے آگے) مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے“  
کوئی بھی ایک راستہ یا طریقہ اختیار کرنا جس میں کسی کو دھوکہ ہو وہ منع و حرام ہے مثلاً کسی چیز یا قیمت میں کذب بیانی  
کرنا، ملاوٹ کرنا، کم تولنا، گھٹیا چیز دے کر اعلیٰ چیز کی قیمت وصول کرنا وغیرہ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَجِهْدَا نَاخِذُ لَا يَكُونُ  
بِيعَهَا طَلَقُهَا فَإِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهَذَا  
عَيْبٌ تُؤَدِّيهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم  
اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لونڈی کا فروخت  
کرنا طلاق کے قائم مقام نہیں ہوتا یہ ایک عیب ہے  
لہذا اسے واپس کر دیا جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَامِرٍ أَهْدَى لِعُثْمَانَ بْنِ  
عُقَّاتٍ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ وَلَهَا ذَوْجٌ فَكَانَ  
عُثْمَانُ لَنْ أَقْرَبَهَا حَتَّى يُفَارِقَهَا فَأَرَضَى  
ابْنُ عَامِرٍ مَرَّةً وَجْهًا فَفَارَقَهَا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان  
بن عفان رضی اللہ عنہ کو بصری کی ایک کنیز بطور ہدیہ پیش  
کی جبکہ اس کا شوہر بھی تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا میں اس سے ہرگز حرام نہیں کروں گا،  
حتیٰ کہ اس کا شوہر اسے جُدا (طلاق کے ذریعے) کر دے  
حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو  
راضی کر لیا اور اس نے اسے جُدا کر دیا۔

## ۲۳۔ بَابُ عَهْدَةِ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ

### تین دن اور ایک سال کے وعدہ کا بیان

۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهَقَامَ  
ابْنَ إِسْحَاقَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عَهْدَةَ الثَّلَاثِ  
وَالسَّنَةِ يُخْطَبَانِ بِهِ عَلَى الْمَنْبَرِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے حضرت ابان بن عثمان اور حضرت ہشام بن اسماعیل  
رضی اللہ عنہما کو سنا کہ وہ دونوں لوگوں کو تین دن اور ایک سال  
کے وعدہ کی تعلیم دیتے تھے اور وہ دونوں ہر منبر اس  
بارے خطبہ دیتے تھے۔ ف

ف کسی چیز کی خرید و فروخت میں زیادہ سے زیادہ نیا ربع کو برقرار رکھنے یا نسخ کرنے کے اختیار کی مدت  
(جاری ہے)

## ۲۱۔ بَابُ مَنْ بَاعَ تَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا أَوْ لَهُ مَالٌ

کسی بیوند شدہ کھجور یا مال دار غلام کو فروخت کرنے کا بیان

۴۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ تَخْلًا قَدْ أُيِّرَتْ فَشَرَّتْهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا الْمُبْتَاعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیوند شدہ کھجور فروخت کی تو اس کا بھیل بائع (فروخت کر نیوالے) کے لیے مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط لگالے۔

۴۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا أَوْ لَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے مالدار غلام فروخت کیا وہ مال بائع (فروخت کر نیوالے) کے لیے ہے مگر یہ کہ مشتری (خریدار) اس کی شرط لگالے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۲۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدَى إِلَيْهِ

خاوند والی لونڈی خریدنے یا اسے بطور ہدیہ حاصل کرنے کا بیان

۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ جَارِيَةٍ فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَردَّهَا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ہے کہ بے شک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر بن عدی رضی اللہ عنہ سے ایک لونڈی خریدی اور انھوں نے اسے زوج (شوہر) پایا تو اسے واپس لوٹا دیا۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ  
وَلَيْدَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيْعُكَ  
عَلَى أَنْ وَلَا تَأْخُذَ بِهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ  
ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ الْوَلَاءَ لِمَنْ  
أَعْتَقَ لَا يَتَحَوَّلُ عَنْهُ وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

❖ ❖ ❖ ❖

فقد کیا کنیز کے آقا نے کہا : کہ ہم کنیز اس شرط پر فروخت  
کرتے ہیں کہ اس کی ولاء (وراثت) کے حقدار ہم ہوں  
گے میں نے اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ شرط تمہارے  
لیے رکاوٹ نہیں بن سکتی کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے  
کی ہوتی ہے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء (ترکہ) آزاد  
کرنے والے کے لیے ہوتی ہے اور یہ حق اس سے منتقل  
نہیں ہو سکتا اور وہ بالکل نسب کی مثل ہے ۔ یہی  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے ۔

## ۲۵۔ بَابُ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

### اُمّ ولد کی خرید و فروخت کا بیان

۷۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
أَيْسَرُ وَلَيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهَا  
لَا يَبْيَعُهَا وَلَا يَهْتَمُّهَا وَلَا يُورَثُهَا وَهُوَ  
يَسْتَمِيعُ مِنْهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا : جس لونڈی نے  
اپنے آقا سے بچہ بنا تو آقا اسے نہ فروخت کرے اور نہ اسے  
وارث بنائے اور نہ اسے بہہ کرے اور آقا اس سے فائدہ  
اٹھا سکتا ہے جبکہ وہ (آقا) فوت ہو جائے تو وہ لونڈی  
آزاد ہو جائے گی ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم تین دن اور ایک سال کے وعدہ و پیمان کو نہیں پہچانتے مگر اس صورت میں کہ آدمی تین دن یا ایک سال کے اختیار کی شرط عائد کرے تو اس صورت میں معاملہ شرط کے مطابق ہوگا لیکن حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تین دن سے زائد میں اختیار جائز نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَعْرِفُ عَهْدَةَ الثَّلَاثِ وَلَا عَهْدَةَ السَّنَةِ إِلَّا أَنْ تَشْتَرِطَ الدَّجْلُ خِيَارَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ خِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى مَا اشْتَرَطَ وَآمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

## ۲۲۔ بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

### ولاء کی بیع کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ ف حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک کتیز خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

۴۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبَتِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْوَلَاءِ وَلَا هَبَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۶۵ سے آگے) تین دن اور کم کی مدت کا تعین نہیں ہے۔ یہ موقف احناف اکثر

اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ف آزاد کردہ غلام کی طرف سے بطور وراثت حاصل ہونے والے مال کو ”ولا“ کہا جاتا ہے۔

إِلَى أَجَلٍ وَالشَّاهِدُ بِالشَّاهِدَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَبَلَّغْنَا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ  
الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسَبَةً فِيمَازَنَا خُذْ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا .

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی روایت پہنچی  
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور دوسرے جانور  
کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۷۔ بَابُ الشَّرْكَاءِ فِي الْبَيْعِ

### بیع میں شرکت کا بیان

۸۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْبَيْزَ فِي زَمَانِ عُمَرَ  
ابْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا يَبِيعُهُ فِي سُوْقِنَا  
أَعْجَبِي فَإِنَّهُمْ لَمْ يَفْقَهُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ  
يَقْبَلُوا فِي الْمِيزَانِ وَالْمِكْيَالِ قَالَ يَعْقُوبُ  
كَذَلِكَ هَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْتُ لَهُ  
هَلْ لَكَ فِي غَنِيمَةٍ بَارِدَةٍ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ  
بِزٍّ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهُ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ يَرْخِصُ  
لَا يَسْتَطِيعُ بَيْعَهُ إِشْتَرِيكَ لَكَ ثُمَّ أَبِيعَهُ  
لَكَ قَالَ نَعَمْ فَذَلِكَ هَبْتُ فَصَفَقْتُ يَدَيَّ  
ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَطَرَحْتُ فِي دَارِ عُثْمَانَ فَدَرَأَ  
الْعُكُومَ فِي دَارِهِ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا  
يَرْجَأُ بِهِ يَعْقُوبُ قَالُوا ادْعُوهُ لِي فَجِئْتُ  
فَقَالَ مَا هَذَا أَقُلْتُ هَذَا الَّذِي قُلْتُ لَكَ قَالَ

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے  
انہیں بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ  
میں کپڑے کی خرید و فروخت کا معاملہ کرتے تھے، اور  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان کر رکھا تھا کہ کوئی  
عجمی ہمارے بازار میں کپڑے کی خرید و فروخت نہ کرے  
کیونکہ عجمی لوگ دین کے بارے زیادہ معلومات نہیں رکھتے  
اس لیے وہ ماپ اور تول میں انصاف قائم نہیں کر سکتے،  
حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے  
عرض کیا، کیا میں تمہارے لیے خرید و فروخت کروں؟  
آپ نے فرمایا: کس چیز کے بارے؟ میں نے کہا کپڑے  
کے بارے کیونکہ میں وہ مقام جانتا ہوں جہاں اس کا مالک  
سستا فروخت کرتا ہے چونکہ وہ بازار میں فروخت نہیں  
کر سکتا اس لیے میں اس سے کپڑا آپ کے لیے خریدوں گا



اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔

## ۲۶۔ بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَنَقْدًا

### ایک جانور کے عوض دوسرا جانور ادھار اور نقد فروخت کرنے کا بیان

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ عصفیر نامی اپنا ایک اونٹ بیس اونٹوں کے بدلے ادھار فروخت کیا ۔ ف

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی چار اونٹوں کے عوض اس شرط پر خریدی کہ وہ اسے ربذہ (مقام کا نام) میں پہنچا دے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو روایت پہنچی وہ اس روایت کے برعکس ہے ۔

حضرت یزید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوالحسن البزار رضی اللہ عنہ ایک صحابی شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ ہمیں

۴۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عَصْفِيرًا بِعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ۔

۴۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أُونْتٍ مَقْضُومَةٍ عَلَيْهِ يُعْرِفُهَا إِنَاءًا بِالرَبَذَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خِلَافَ هَذَا۔

۸۰۰۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَوَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ الْبِزَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَعِيرِ بِالْبَعِيرِ

ف ایک جانور کو دوسرے کے عوض بیع نقد متفقہ طور پر جائز ہے لیکن ادھار کی صورت میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے فقہاء احناف کے نزدیک ایک جانور کی بیع دوسرے کے عوض مطلقاً منع ہے ۔

رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ سب کچھ آپ کا ہے، خبردار! بے شک میں نے کسی ظلم کر کے یہ رقم وصول نہیں کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میں خرید و فروخت کی اسی طرح کی بلکہ اس سے بھی بہتر جگہ کے بارے جانتا ہوں۔ آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کیا دوبارہ بیع (خرید و فروخت) کر دے گا؟

راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں اگر آپ چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں چاہتا ہوں۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے کہا: میں بہترین طریقے سے خرید و فروخت کروں گا تو آپ مجھے بھی شریک کر لیں۔ تو آپ نے جواب دیا: ہاں، میرے اور تمہارے درمیان شراکت ہے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر دو شخص ادھار کی خرید و فروخت میں شریک ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں خواہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی اصل رقم نہ ہو۔ اس بناء پر کہ منافع دونوں کے لیے ہوگا اور نقصان بھی حضرت

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَدَبَّاسٍ  
يَأْنُ تَشْتَرِكُ الرَّجُلَانِ فِي الشَّرَاءِ  
بِالتَّسْوِيَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا  
نَاسٌ مَّالٍ عَلَى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا  
وَالْوَضِيعَةُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ وَإِنْ

ف بیع (تجارت یا خرید و فروخت کا معاملہ) میں شراکت جائز ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ایک آدمی کی رقم ہو جبکہ دوسرا تجارت کا کام کرے نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں۔

(۲) دونوں کی رقم برابر ہو اور تجارت کا کام بھی دونوں کریں۔ نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں، یہ

دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن دونوں صورتوں میں ایک آدمی صرف نفع میں شریک ہو جبکہ نقصان میں شامل نہ ہو تو یہ صورت جائز نہیں ہوگی۔

أَنْظَرْتَهُ قُلْتُ كَفَيْتُكَ وَلَئِنْ رَأَيْتُ  
حَرَسَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبَ  
عُثْمَانُ إِلَى حَرَسِ عُمَرَ فَقَالَ  
أَنْتَ يَعْقُوبُ بْنُ يَسِيْعٍ بَرِيٌّ فَلَا تَمْنَعُوهُ  
قَالُوا نَعَمْ فَجِئْتُ بِالْبَرِّ السُّورِيِّ  
فَلَمَّا أَلْبَيْتُ حَتَّى جَعَلْتُ قَمِيصَهُ فِي  
مَزُودٍ وَذَهَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ وَبِالَّذِي  
اشْتَرَيْتُ الْبَرَّ مِنْهُ فَقُلْتُ عَدَا  
لِذِي لَكَ فَاعْتَدَا وَبَقِيَ مَالٌ  
كَثِيرٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذَا  
لَكَ أَمَّا إِنِّي لَمُ أَظْلِمُ بِهِ أَحَدًا  
قَالَ جَرَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَفَرِحَ  
بِذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمَّا إِنِّي فَتَدَّ  
عَلَيْتُ مَكَانَ بَيْعِهَا مِنْهَا أَوْ  
أَفْضَلَ قَالَ وَعَايِدُكَ أَنْتَ قَالَ  
قُلْتُ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ قَدْ شِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ  
فَنَانِي بَاغٍ خَيْرًا فَاشْرِكْنِي  
قَالَ نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ -

اور پھر اسے آپ کے لیے فروخت کر دوں گا۔ حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ میں (دوہاں) پہنچا  
اور کپڑا خریدا اور اسے لاکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
کے گھر رکھ دیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس  
تشریف لائے تو اپنے گھر ڈھیر دیکھ کر فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟  
لوگوں نے جواب دیا یہ کپڑا ہے جو حضرت یعقوب رضی اللہ  
عنہ لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا انھیں لاؤ! میں حاضر ہوا  
تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟ میں  
جواب دیا یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں نے آپ سے  
عرض کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اسے  
اچھی طرح دیکھ لیا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے  
آپ کے لیے خوب دیکھ لیا ہے لیکن حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے محافظوں نے اس بارے میں شکوک و  
شبهات پیدا کر دیے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
ہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کے محافظوں کے پاس تشریف لے گئے  
فرمایا: بے شک حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ میرے کپڑے  
کی خرید و فروخت کرتے ہیں لہذا تم انھیں نہ روکو انھیں  
نے کہا ٹھیک ہے۔ تو میں نے جلدی سے بازار میں  
فروخت کر دیا اور اس کی قیمت پھیلی میں محفوظ کر لی اور  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بائع  
میرے ساتھ تھا تو میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہ سے عرض کیا یہ اپنی رقم شمار کر لیجیے۔ آپ نے اپنی  
رقم گن لی پھر بھی بہت سی رقم بچ گئی۔ راوی حدیث  
(حضرت یعقوب) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان



کہ لوگوں کو اس پر مجبور کیا جاسکے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس بارے میں مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے بکڑی گاڑنے والے کو فرمایا کہ وہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی سواری سے اٹھالے اس سلسلے میں یہ فیصلہ ہے (لیکن) وسعت و کشادگی افضل بہتر ہے۔

فَلَا يُجَبَّرُونَ عَلَى ذَلِكَ بَلَّغْنَا أَنَّ شَرِيحًا  
اُخْتُصِمَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لِيَذْنِي وَضَعِ  
النَّصِيبَةَ إِرْكَعَ بِجُحْلِكَ عَنْ مَطِيئَةِ أَخِيكَ  
فَهَذَا الْحُكْمُ فِي ذَلِكَ وَالشُّرُوعُ أَفْضَلُ۔

## ۲۹۔ بَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

### ہبہ اور صدقہ کا بیان

حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے صدقہ کی بناء پر یا صدقہ کی بناء پر کوئی چیز ہبہ کی تو وہ اس میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس شخص نے محض ثواب کی نیت سے کسی کو کوئی چیز ہبہ کی تو وہ ایسا ہبہ ہے کہ اس بارے میں وہ خوش نہ ہو تو وہ رجوع کر سکتا ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص نے اپنے کسی رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی یا صدقہ کی بناء پر کوئی چیز ہبہ کی تو جسے وہ چیز دی گئی اس نے اس پر قبضہ بھی لیا

۸۰۳۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَكَ نَادَاؤُ بَنِي  
الْحَصَيْنِ عَنْ أَبِي بَطْنَانَ بْنِ طَرِيفِ الْمُرِّي  
عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ وَهَبَ  
هَبَةً لِيَصِلَ رَحِمُهُ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ  
فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هَبَةً  
يَرَى أَنَّهُ لَمْ يَأْتِ بِهَا الشَّوَابَ فَهُوَ عَلَى  
هَبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا  
قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبًا أَخَذَ مَنْ وَهَبَ هَبَةً  
لِيَذْنِي رَحِمِهِ مَحْرَمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ

**ف** جب کوئی آدمی کسی کو کوئی چیز بطور صدقہ ہبہ (بلا معاوضہ دے) کرے یا بطور صدقہ کسی غریب کو دے تو ہبہ کرنے والا بعد میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس نے کوئی چیز کسی کو صدقہ کی نیت سے نہ دی ہو وہ بعد میں صدقہ کر سکتا ہے۔ (حاشیہ مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۲۷، کراچی)

وَلِی السَّدَّاءُ وَالْبِیْعُ أَحَدُهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ  
وَلَا یَفْعَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فِی الرِّبْحِ  
فَإِنَّ ذَٰلِكَ لَیَجُوزُ أَنْ یَأْكُلَ أَحَدُهُمَا  
رِیْعَ مَا طَمَسَ صَاحِبُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر خرید و فروخت کی  
ذمہ داری ایک آدمی اٹھائے جبکہ دوسرا بالکل ذمہ دار  
نہ ہو تو نافع میں ایک کو دوسرے پر فوقیت (نفع میں)  
نہیں دی جائے گی کیونکہ جب دوسرا شخص نقصان میں  
شامل ہے تو وہ اپنے ساتھی کا نفع کیسے کھا سکتا ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے۔

## ۲۸۔ بَابُ الْقَضَاءِ

### قضاء کا بیان

۸۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ  
جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جَدَارِهِ فَإِنْ  
ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا  
مَغْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رُمِيَتْ بِهَا بَيْنَ  
أَكُنَّا فِيكُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِحْدَانَا عَلَى  
وَجْهِ الشَّوْشِعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ وَحُسْنُ الْخُلُقِ قَامًا فِي الْحُكْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی  
شخص اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے  
نہ روکے۔ راوی حدیث (حضرت اعرج) کا بیان ہے  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے  
کہ میں تم کو انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ قسم بخدا! میں  
لکڑی تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت  
ہمارے نزدیک لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے وسعت  
پیدا کرنے اور حسن اخلاق کے لیے ہے اور یہ حکم نہیں ہے

ف ہمسائے کی دیوار کو اس کی رضامندی اور اجازت سے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن زبردستی یا طاقت و قوت کی بنیاد پر ہرگز  
نہیں کیونکہ ایسی صورت میں لڑائی اور قتل و غارت تک نوبت پہنچ سکتی ہے جس کی اسلام کسی صورت بھی اجازت نہیں دیتا البتہ  
مشترکہ دیوار کو دونوں استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ وہ دونوں کی ملکیت ہوتی ہے۔

۸۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَتَهَا  
قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جُذًا إِذَا  
عِشْرِينَ وَسَقَاتِ مَالٍ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا  
حَقَّتْهُ الْوَقَاةُ قَالَ وَاللَّهِ يَا بَنِيَّةَ مَا مِنْ  
النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ غَنَى بَعْدِي مِنْكَ وَلَا  
أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْكَ وَلَا فِيَّ كُنْتُ تَحُلُوكَ  
مِنْ مَالِي جُذًا إِذَا عِشْرِينَ وَسَقَاتِ لَوْ كُنْتُ  
جُذًا ذَرِيرًا وَاحْتَدَرْتَنِي كَانَ لَكَ فَرَاتُهَا هُوَ  
الْيَوْمَ مَالٌ وَارِثٌ وَلَكِنَّمَا هُوَ أَخْلُوكَ أُخْتَانِ  
فَا تَسْمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَتْ يَا أَبَتِ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا  
لَتَرَكْتُهَا لَكِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمِنْ  
الْأُخْرَى فَتَالِي دُوبَطْنِ يَنْتِ خَارِجَةً

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں عالیہ مقام  
میں اپنے مال سے کھجوروں کا ایک باغ دیا جس سے  
بیس و سق کھجوریں اترتی تھیں۔ جب حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت آیا تو آپ نے  
فرمایا: اے میری بیٹی! میں اپنے بعد تمام لوگوں میں سے  
کسی کو تم سے زیادہ مالدار دیکھنا پسند نہیں کرتا اور نہ تمھارا  
منفلس ہونا مجھے محبوب ہے بے شک میں نے تمھیں کھجوروں  
کا ایک باغ دیا جس سے بیس و سق کھجوریں اترتی تھیں  
اگر تم اس باغ کو کاٹ کر محفوظ کر لیتیں تو وہ تمھارا ہوتا  
لیکن اب وہ مال میراث ہے بیشک وہ باغ تمھارے  
بھائی اور تمھاری دو بہنوں کے درمیان قرآن کے حکم کے  
مطابق اسے تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۷۴ سے آگے) ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں مافی الارحام کا علم عطا فرمایا ہوا تھا۔  
جیسا کہ ان کی زبان سے نکلا اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی کر دکھایا یعنی انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایک تمھاری بہن حضرت حبیبہ بنت خاریجہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا  
جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، مرید اور جاں نثار ہیں، ان کے علم کی یہ حالت ہے  
تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و فضل کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ معتبر روایات و احادیث میں موجود  
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف مافی الارحام کے بارے جانتے تھے بلکہ قیامت تک جو کچھ ہونے  
والا تھا سب کچھ آپ نے بیان فرمادیا۔ حتیٰ کہ جنتی لوگوں کے دخول جنت اور جہنمی لوگوں کے جہنم میں جانے کی  
کیفیات کو صاف صاف بیان فرمادیا۔ ایسا کیوں نہ بیان فرماتے کہ آپ ہی تو وہ ذات ہیں جو کہ عَلَّمَکَ  
مَا لَمْ تَعْلَمْ اے محبوب! جو آپ نہیں جانتے تھے وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ سکھا دیا ہے اے اعزاز  
کے حامل قرار پائے ہیں۔



فَقَبَضَهَا الْمَوْهُوبُ لَهُ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ أَثَرٌ  
يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ دَهَبَ هَبَةً لَغَيْرِ ذِي رَحْمٍ  
مَحْرُومٍ وَقَبَضَهَا فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا لَأَنْ  
لَمْ يَثْبُتْ مِنْهَا أَوْ يَزِدْ تَحِيَّتًا فِي يَدِهِ أَوْ يَحْذَرُ  
مِنْ مُلْكِهِ إِلَى مُلْكٍ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

تو ہبہ کرنے والا اس میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس  
شخص نے کسی غیر رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کر دی اور اس  
نے اس پر قبضہ بھی کر لیا تو ہبہ کرنے والا رجوع کر سکتا  
ہے بشرطیکہ اسے اچھا عوض نہ ملے یا اس میں اچھائی نہ  
پائے اور یا اس کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں  
وہ چیز منتقل ہو جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

### ۳۔ بَابُ التُّحْلِی

#### عطیہ کا بیان

۸۰۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَعْمَانَ  
ابْنَ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ  
لَا أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنِّي تَحَلَّيْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ وَلَدِكَ  
تَحَلَّيْتُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ انھیں (حضرت نعمان کو)  
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بیشک میں نے  
اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہے؟ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سب لڑکوں  
کو اسی طرح غلام دیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں  
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے رجوع  
کر لو (یعنی غلام واپس لے لو) ف

ف بطور عطیہ دی ہوئی چیز اصل حالت میں موجود ہو اور اس میں اور لوگ بھی شریک ہوں تو عطیہ دینے والا آدمی رجوع کر  
سکتا ہے جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیے گئے باغ میں رجوع کا فیصلہ کیا۔  
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخری حصہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے علم سے (جاری ہے)

حَتَّى مَاتَ التَّاحِلُ وَالْمَنْحُولُ فَهِيَ  
مَرْدُودَةٌ عَلَى التَّاحِلِ وَعَلَى وَرَثَتِهِ  
وَلَا يَجُوزُ لِلْمَنْحُولِ حَتَّى يَقْبِضَهَا إِلَّا  
الْوَلَدُ الصَّغِيرُ فَإِنْ قَبِضَ وَإِذْ لَهُ  
قَبْضٌ فَإِذَا أَعْلَمْتَهَا وَأَشْهَدَ بِهَا فَهِيَ  
جَائِزَةٌ لِوَلَدِهِ وَلَا سَبِيلَ لِلْوَالِدِ إِلَى  
الرَّجْعَةِ فِيهَا وَلَا إِلَى إغْتِصَابِهَا بَعْدَ  
أَنْ أَشْهَدَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

اپنے بیٹے یا غیر بیٹے کو کوئی چیز عطیہ دی اس نے ابھی  
اس پر قبضہ نہ کیا ہو کہ فینے والا فوت ہو جائے تو وہ چیز  
عطا کرنے والے کی ہوگی اور وہ چیز عطا کرنے والے کو  
واپس کر دی جائیگی اور وراثت کو دی جائیگی۔ عطیہ جائز  
نہیں ہوتا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے سوائے  
نابالغ بچے کے۔ اگر بچے کے والد نے اس پر قبضہ کر  
لیا تو وہ اس کے بیٹے کے لیے جائز ہے بشرطیکہ اس  
نے اس کا اعلان کر دیا ہو اور اس پر گواہ بنالیا ہو اور باپ  
اس سلسلے میں رجوع نہیں کر سکتا اور نہ ہی گواہی کے بعد  
اسے غضب کر سکتا ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

### ۳۔ بَابُ الْعُمْدَى وَالشُّكْنَى

#### مستقل اور عارضی رہائش گاہ کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے  
کسی تاجیات اور وراثت کو عطیہ دیا وہ اسی کا ہوگا جسے عطا  
کیا گیا اور عطا کرنے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔  
کیونکہ وہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث جاری ہوگی نہ

۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّ مَارَجَلٍ  
أَعْمَرَ عُمْدَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لَدَيْ يَعْطَاهَا لَا  
تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ  
الْعُمْدَةُ فِيهِ

ف اگر کسی کو کسی مکان کا مستقل طور پر مالک بنادیا گیا وہ مالک قرار پائے گا اور اس مکان میں وراثت کا  
سلسلہ جاری ہوگا اور اگر کسی آدمی کو عارضی طور پر (بطور اعانت و مدد) کسی مکان کا (محدود مدت تک) مالک بنا  
بنادیا تو وہ اس کا مستقل طور پر مالک و مختار قرار نہیں پائے گا اور نہ اس میں وراثت جاری ہوگی بلکہ (جاری ہے)

أَمَّا هَاجَرِيَّةٌ فَوَلَدَتْ جَارِيَةً.

عرض کیا: اے میرے ابا جان! قسم بخدا! اگر اتنا اتنا مال بھی ہوتا تو اسے میں چھوڑ دیتی ایک تو میری بہن اسماءؓ اور دوسری کون ہے؟ آپ (حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے فرمایا: (جسبہ) بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے۔ یہ خیال ہے کہ وہ لڑکی پیدا ہوگی چنانچہ انھوں (جسبہ بنت خارجہ) نے لڑکی جن دی۔

۸۰۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ نَحْلًا ثُمَّ يُسَكُونَهَا قَالَ فَإِنْ مَاتَ ابْنٌ أَحَدِهِمْ قَالَ مَا لِي بِمَدِي وَلَهُمْ أُعْطِيَ أَحَدًا وَإِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ ابْنِي قَدْ كُنْتُ أُعْطِيهِ إِذَا هُوَ مِنْ نَحْلٍ نَحْلُهُ لَمْ يَخْذُهَا الَّذِي نَحْلُهَا حَتَّى تَكُونَ إِنْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ فَهِيَ بَاطِلٌ.

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوکیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو کوئی چیز بہہ کر رہے ہیں پھر اسے روک لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو وہ مکتا ہے مال میرا میں کسی کو نہیں دوں گا۔ اور اگر وہ خود فوت ہو جائے تو مکتا ہے کہ یہ مال میرے بیٹے کا ہے، میں نے اسے دے دیا ہے، جس شخص نے کسی کو کوئی چیز دی اس نے اس پر ابھی قبضہ نہ کیا حتیٰ کہ مینے والا فوت ہو تو وہ چیز وراثت کی ہوگی اور وہ عطیہ فاسد قرار پائے گا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے نابالغ بچے کو کوئی چیز بطور عطیہ دی تو جائز ہے اس نے اس کا اعلان کر دیا اور اس بارے گواہ بنے اور اس کا ولی اس کا باپ ہے۔

۸۰۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَجُوزَ نَحْلُهُ فَأَعْلَنَ بِهَا وَآشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَإِلَّا وَلِيِّهَا أَبْوَةٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَسْتَرِي بَيْنَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلَةِ وَلَا يَقْضِلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَمَنْ نَحَلَ نَحْلًا وَلَدًا أَوْ غَيْرَهُ فَلَمْ يَقْبِضْهَا الَّذِي نَحْلُهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں مساوات کرے، کسی ایک کو دوسروں پر فضیلت نہ دے کسی



# ۱۵۔ کِتَابُ الصَّرَفِ

سونے اور چاندی کی ایک دوسرے کے عوض خرید و فروخت

۱۔ أَبْوَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سونے کو چاندی کے عوض اس طرح نہ فروخت کرو کہ ان میں سے ایک ادھار اور دوسری چیز نقد ہو اگر وہ (بائع اور مشتری) تجھ سے مہلت لے کہ وہ گھر سے لاکر دے گا تو تم اسے مہلت نہ دو۔ بیشک میں تم پر ”رماہ“ کا خوف کرتا ہوں ”رماہ“ سود ہے۔ ف

۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَبِيعُونَ الْوَرَمَ بِالذَّهَبِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ نَاجِزٌ فَإِنْ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى أَنْ يَلْبِغَ بَيْتُهُ فَلَا تَنْظِرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الزَّمَانُ وَالزَّمَانُ هُوَ الرِّبَا۔

ف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے سود کی تعریف یوں کی ہے کہ ”وہ زیادت کے عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو، سود ہے، مثلاً سو روپے دیے اور یہ ٹھہرا لیا کہ پیسہ اوپر سولے گا تو یہ پیسہ عوض شرعی سے خالی ہے لہذا سود ہے جو حرام ہے“ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رسالہ سود ایک بدترین جرم، صفحہ ۲۲، پر وگر لیبو بکس لاہور) مسئلہ سود کو سمجھنے کے لیے ایک یہ قاعدہ ذہن میں رکھیں۔ ”جو دو چیزیں انداز سے میں مشترک ہیں یعنی ایک ہی قسم کے انداز سے ان کی تقدیر کی جاتی ہے (جاری ہے)

۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَا يَلِكُ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ وَرَثَ حَقِصَةً دَارَهَا وَكَانَتْ  
حَقِصَةً قَدْ اسْتَكْنَتْ بِنْتُ  
زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ  
بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَمَا يَأْتِيهِ لَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْعُمَرَى  
هَبَةَ ابْنِ أُمِّ شَيْخًا قَمُولَهُ مَا السُّكْنَى  
لَهُ غَارِبَةً تُرْجَعُ إِلَى التَّيْدَى اسْكَنْهَا وَ  
إِلَى وَاسِثَةٍ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ  
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا يَتَأَوَّلُ الْعُمَرَى  
أَنْ قَالَ هِيَ لَهُ وَلِعَقِيبِهِ أَوْ لِحَدِيقَةٍ  
وَلِعَقِيبِهِ فَهُوَ سَوَاءٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے  
گھر کے وارث ہوئے جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے  
زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنی زندگی میں ہی  
مالک بنا دیا تھا۔ جب حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ  
کی بیٹی کا انتقال ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
نے گھر پر قبضہ کر لیا اور انھوں نے خیال کیا کہ وہ الکا ہے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ”عمری“ ایسا ہدیہ ہے جو  
کسی نے تمام زندگی کے لیے (مستقل) دیا ہو جسے دیا  
گیا ہو وہ اس کا ہوتا ہے اور ”السکنی“ وہ عارضی ہوتا  
ہے جسے بعد میں اصل مالک اور اس کے بننے والے ورثہ  
کو واپس کیا جاسکتا ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور ”العمری“  
کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی شخص دوسرے کو کہے کہ یہ چہ  
اس کے لیے ہے اور اس کے بعد (ورثاء) والوں کے  
یا بعد والوں کا ذکر بھی کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۸) کا معینہ مدت کے بعد وہ مکان اصل مالک کو واپس کرنا ہوگا۔

۸۱۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا فَرَّعٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
وَالْعَدَائِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَبِيعُوا الدَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ  
وَلَا تَكْشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا  
شَيْئًا غَائِبًا بِثَابِتٍ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سونا سونے کے  
عوض فروخت نہ کرو مگر برابر طور، تم ان میں سے ایک  
کی دوسرے پر زیادتی نہ کرو تم چاندی کو چاندی کے عوض  
فروخت نہ کرو سوائے برابر طور کے، اس میں سے کچھ کا  
دوسرے پر اضافہ نہ کرو اور تم اس میں سے کسی نقد چیز کو  
اُدھار کے ساتھ فروخت نہ کرو۔

۸۱۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي كَيْمٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ دِينَارُ بَنِي  
قَالِدٍ وَهَمٌّ بِالدِّينَارِ هَمٌّ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار کو دینار کے  
عوض اور درہم کو درہم کے عوض (فروخت کرو) ان میں  
سے کسی پر اضافہ نہ کرو۔

۸۱۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّ ثَابِتٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ التَّمَسَّ مَرُكَابًا بِمِثْلَةٍ دِينَارٍ وَقَالَ  
قَدْ عَانِي طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ اللَّهُ فَقَالَ فَتَدَا  
وَضُنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ طَلْحَةَ  
الدَّهَبَ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَنِي

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن  
اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں  
ایک سودینار کی ضرورت پیش آئی حضرت مالک بن اوس  
کا کہنا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے  
پاس طلب کیا تو ہم دونوں (خرید و فروخت پر) رضامند  
ہو گئے حتیٰ کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دینار

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۸۰، ۵۸۱ سے آگے) اور ایک روایت میں سودی کاروبار کرنے والے کو ستر بار اپنی ماں سے  
زنا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے چنانچہ روایت الفاظ ملاحظہ ہوں ”الرِّبَا سَبْعُونَ حَوْبًا أَلَيْسَ هَاكَالْغَدِي  
يُنْكَحُ أُمِّهِ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود ستر گناہ ہے ان میں سے آسان تر اس آدمی کی مثل ہے جو  
اپنی والدہ سے زنا کرتا ہے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ سودی کاروبار کرنا اپنی والدہ سے کئی بار زنا کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے جب یہ کئی بار زنا  
کرنے کے برابر ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ گناہ کبیرہ ہے جس سے بچنا بہر صورت ضروری اور واجب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت  
قدس سرہ العزیزہ کا رسالہ ”سود ایک بدترین جرم“ کا مطالعہ کریں۔



۸۱۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا  
تَبِيعُوا الْوَسْرَ قِي بِالْوَسْرِ قِي إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا  
تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَسْرِ قِي أَحَدُهُمَا غَايِبٌ  
وَالْآخَرُ تَاجِدٌ وَإِنْ اسْتَنْظَرْتُمْ حَتَّى يَلِغَ بَيْتُهُ  
فَلَا تُنْظَرُوا قِي أَخَافُ عَلَيْكُمْ الزُّبُورَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سونے کو  
سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، تم چاندی  
کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر اور تم سونے  
کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو جبکہ دونوں میں سے  
ایک ادھار ہو اور دوسری نقد ہو اور اگر کوئی تم سے مہلت  
مانگے کہ وہ اپنے گھر سے لائے گا تو تم اسے مہلت نہ دو  
بے شک میں تم پر سود کا خوف کرتا۔

رہیقہ حاشیہ صفحہ نمبر ۹، ۵ کام مثلاً دونوں وزنی ہیں یا دونوں کھلی ہیں اور دونوں میں بھی ایک جنس کی مثلاً گھوٹ سے  
گیہوں یا لوہے سے لوہا، تو ایسی دو چیزوں کی آپس میں بیع (خرید و فروخت) اسی وقت سے ہے ہی جب دونوں اپنے  
اسی اندازہ میں جو شرعاً یا عرفاً ان کا مقرر ہے بالکل برابر ہیں ان میں کوئی ادھار بھی نہ اور اگر ایسی دو چیزیں ایک یا  
دونوں ادھار ہوں یا اپنے اس اندازہ مقرر میں برابر نہ کی گئی ہوں اب خواہ سرے سے اندازہ ہی نہ کیا گیا یا اندازہ کیا  
گیا مگر کمی بیشی رہی یا برابر تو کی مگر دوسری قسم کے اندازے سے کی مثلاً جو تول کی چیز تھی اسے ناپ کے برابر کیا  
یا جو ناپ کی تھی اسے تول کر یکساں کیا تو یہ بیع (خرید و فروخت) محض ناجائز اور با (سود) قرار پائے گی۔

(امام احمد رضا خاں بریلوی، سود ایک بدترین جرم، صفحہ ۶۰ پر و گریسیدو کس، لاہور)

حرمت سود ایک قطعی امر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ط اور اللہ تعالیٰ نے  
بیع حلال اور سود حرام قرار دیا جس طرح بیع (خرید و فروخت، تجارت) کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ایسے ہی سود  
کی حرمت (حرام ہونے) پر بھی شک نہیں ہے۔

سودی کاروبار کرنا تینیس بار زنا کرنے کے برابر جرم ہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ  
أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبَا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثِينَ زَنِيَةً جس آدمی نے ایک درہم سود کھایا وہ تینیس بار  
زنا کرنے کے برابر ہے۔

ایک روایت میں بطور سود ایک درہم لینے کو تینیس بار (۳۰) زنا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث کے  
الفاظ یہ ہیں لِدِرْهَمٍ بِأَلَدِهِ جُرْمًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِدْعَةِ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تینیس بار زنا سے زیادہ جرم ہے (جاری ہے)

معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ اس طرح کی خرید و فروخت نہ کر دسوائے برابر طور کے یا وزن کے لحاظ سے برابر ہو۔

حضرت یزید بن عبد اللہ العبثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سونا سونے کے عوض فروخت کرتے وہ اپنا سونا ترازو کے ایک پلے میں رکھ دیتے اور دوسرے شخص کا دوسرے پلے میں ڈال دیتے پھر ترازو اٹھاتے جب ترازو کا کانا برابر ہوتا تو وہ سونا پکڑ لیتے اور اپنا سونا دوسرے کو دے دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم مکمل طور پر دلیل اخذ کرتے ہیں اور اس سلسلے میں بہت سی روایات ثابت ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے فقہاء و کا قول ہے۔

۸۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ نَأَى سَعِيدَ الْمُسَيَّبِيِّ بِرَاطِلِ الدَّهَبِ بِالدَّهَبِ وَقَالَ قَيْفَرُ الدَّهَبِ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَيَقَرُّغُ الْأَخَرُ الدَّهَبِ فِي كِفَّةِ الْأُخْرَى قَالَ ثُمَّ يَرْكَعُ الْمِيزَانُ فَإِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيزَانِ أَخَذُوا وَاعْطَى صَاحِبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمَ تَاخَذُ عَلَى مَا جَاءَتْ الْأَشَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۲۔ بَابُ الرَّبْوَافِيْمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ

### ماپ تول والی چیزوں میں سود کا بیان

حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سود صرف سونا، چاندی اور ایسی ماپ تول والی چیزوں میں ہوتا ہے جنہیں کھایا جائے یا پیاجائے فیہ

۸۱۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يَبْأُلُ الدَّ فِي ذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ أَوْ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ وَمَا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ۔

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کو کیلی (ماپ کر خرید و فروخت ہونی والی) قرار دیا ہے (جاری ہے)

تَحَارِزِي مِنَ الْقَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ  
كَلَامَهُ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ  
مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الدَّهَبُ بِأَلْفِضَةٍ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ  
وَالنَّعْمُ بِالنَّعْمِ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ  
بِالشَّعِيرِ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ.

وصول کر لیے اور انھیں اپنے ہاتھ میں الٹ پٹ کرنے لگے  
پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم انتظار کرو)  
حتیٰ کہ میرا خازن مقام غابہ سے آجائے اور حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی یگفتاگو سن لی تو فرمایا:  
قسم نبدا! تم حب تک ان (حضرت طلحہ) سے عوض وصول  
نہ کرو، ان سے علیحدگی اختیار نہ کرو پھر حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: سونا چاندی کے عوض، کھجور کھجور کے عوض اور جو جو  
کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر برابر برابر۔

۸۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ وَأَعْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ  
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَاعَ  
سِقَايَةً مِنْ ذَرِّقٍ أَوْ ذَهَبٍ بِأَكْثَرِ مِثْقَلٍ  
وَمِنْهَا فَقَالَ كَيْ أَبْوَالدَّ رَدَّ أَيْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى  
عَنْ مِثْقَلٍ هَذَا إِلَّا مِثْقَلًا بِمِثْقَلٍ فَقَالَ لَهُ  
مُعَاوِيَةُ مَا تَدْرِي بِمِثْقَلٍ فَقَالَ لَهُ  
أَبْوَالدَّ رَدَّ أَيْ مَنْ يَخْذُرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ  
أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيُحْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أَسَاكُنُكَ يَا رَضِي  
أَنْتَ بِهَا قَالَ فَقَدِمَ أَبُو الدَّ رَدَّ عَلَى  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرَهُ فَكُتِبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ  
أَنْ لَا يَبِيعَ ذَلِكَ إِلَّا مِثْقَلًا بِمِثْقَلٍ أَوْ وَرَنًا  
يَعْنِي -

حضرت عطاء بن یسار یا سلیمان بن یسار رضی اللہ  
عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ  
عنہ نے چاندی یا سونے کا ایک برتن اس کے اصل وزن  
سے زیادہ کے ساتھ فروخت کیا حضرت ابوذر رضی اللہ  
عنہ نے انھیں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و  
فروخت سے منع فرمایا مگر برابر برابر ہو حضرت معاویہ  
رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا ہماری رائے کے مطابق اس  
میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے میرا قدر  
کون قبول کرے گا۔ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے  
بیان کرتے ہیں جس زمین میں تم رُلش پذیر ہو میں اس میں  
نہیں مٹھروں گا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں  
اس بارے بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت



قَالَ اَلْاَنْصَارُ يَا خُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ  
قَالَ اِذْعُوهُ لِيْ قَدْ رِىَ لَهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذُ  
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا  
يَعْطُوْنِي الْجَنِيْبُ بِالْجَمْعِ اِلَّا صَاعًا بِصَاعَيْنِ  
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِعِ الْجَمْعِ بِاللّٰهِ رَاهِمٌ وَاشْتَرِ بِاللّٰهِ رَاهِمٌ  
جَنِيْبًا۔

جو ایک صاع (کھجوریں) دو صاع کھجوروں کے عوض وصول  
کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں میرے  
پاس لاؤ چنانچہ انھیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک صاع  
(کھجوریں) دو صاع (کھجوروں) کے عوض وصول نہ کرو  
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ اچھی کھجوریں ردی  
کھجوروں کے عوض نہیں دیتے سوائے ایک صاع دو صاع کے  
عوض۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ردی کھجوریں  
دراہم کے عوض فروخت کر دو پھر دراہم کے ساتھ اچھی  
کھجوریں خرید لو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر بٹائل  
مقرر فرمایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اعلیٰ  
قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انھیں فرمایا: کیا حیر کی سب کھجوریں اس طرح کی ہیں؟  
اس نے جواب دیا قسم بخدا! نہیں یا رسول اللہ! لیکن  
ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے  
(کھجوروں کے) عوض وصول کی جاتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم اپنی کھجوریں درہموں کے  
ساتھ فروخت کر دو پھر درہموں سے اچھی کھجوریں خرید لو،  
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما پی جانے والی  
چیزوں میں بھی اسی طرح ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۱۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدُ  
ابْنُ سَهْلٍ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ  
رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَبَاءَ بِشَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلْ تَمْرًا  
خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَكِنْ  
الصَّاعُ مِنْ هَذَا اِثْنَانِ وَالصَّاعُ مِنْ  
بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ تَمْرِكَ بِاللّٰهِ رَاهِمٌ ثُمَّ  
اشْتَرِ بِاللّٰهِ رَاهِمٌ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ  
مِثْلَ ذَلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَاْخُذُ  
وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

قَالَ مُحْتَدًا إِذَا كَانَتْ مَا يُكَالُ مِنْ صَنِيعٍ  
وَاحِدٍ أَوْ كَانَتْ مَا يُؤْذَنُ مِنْ صَنِيعٍ وَاحِدٍ  
فَهُوَ مَكْرُوهٌ أَيْضًا إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ يَدَّ ابْيَدٍ  
بِمَثْرَكَةِ الَّذِي يُؤْكَلُ وَيَشْرَبُ وَهُوَ قَوْلُ  
إِبْرَاهِيمَ التَّخَعُّيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

۸۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالشَّمْرِ مَثَلًا  
بِمَثَلٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَامِلَكَ  
عَلَى خَيْبَرَ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَدِيٍّ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب باب  
تول والی چیزیں ایک ہی جنس کی ہوں تو وہ مکروہ ہیں سوائے  
برابر طور اور ہاتھوں ہاتھ ہوں کیونکہ وہ کھائی اور پی جانے  
والی چیزوں کی طرح ہو جائیں گی یہی حضرت ابراہیم نخعی،  
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے بدلے کھجور  
برابر طور پر (فروخت کر دو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیبر میں موجود آپ کا عامل  
جو انصار کے قبیلہ عدی سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۸۳ کا) جو، گندم، چھوٹا رے، جو اور نمک ہے یہ چیزیں ہمیشہ کیلی ہی رہیں گی لہذا ان چیزوں کو  
تول کر فروخت کرنا حرام قرار پائے گا اور دو چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزنی (تول کر فروخت ہونے والا)  
قرار دیا ہے وہ سونا اور چاندی ہے یہ دونوں چیزیں ہمیشہ موزونی ہی رہیں گی۔ لہذا ان کا ماپ کر فروخت کرنا حرام  
قرار پائے گا ان چھ چیزوں کے علاوہ چیزوں کے کیلی یا موزونی ہونے کا دار و مدار عرف عام پر ہوگا یعنی جس چیز کو لوگ  
ماپ کر فروخت کرتے ہوں اسے کیلی کہا جائے گا اور جسے تول کر فروخت کرتے ہوں اسے موزونی کہا جائے گا  
مذکورہ چھ چیزوں کے بارے میں مشہور حدیث ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ  
مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالشَّعِيَّةُ بِالشَّعِيَّةِ مَثَلًا بِمَثَلٍ، فَمَنْ زَادَ زَادَ فَقَدْ أَرَى بَيْعَ  
الذَّهَبِ بِالدَّهَبِ كَيْفَ سِثْمٌ يَدَّ ابْيَدٍ، وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالْبُرِّ كَيْفَ سِثْمٌ يَدَّ ابْيَدٍ وَبِيعُوا الشَّعِيَّةَ بِالشَّعِيَّةِ  
كَيْفَ سِثْمٌ يَدَّ ابْيَدٍ حضرت عبارہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے  
چاندی چاندی کے عوض برابر برابر کھجور کھجور کے عوض برابر برابر گندم گندم کے بدلے برابر برابر نمک کے بدلے برابر برابر جو جو  
برابر برابر جس آدمی نے سود لیا تم سونا سونے کے عوض نقد جسے چاہو بیچو، تم گندم کے بدلے گندم نقد جسے  
بیچو اور تم جو کے بدلے جو نقد جسے چاہو بیچو (امام ابویسی محمد بن یحییٰ ترمذی، جامع ترمذی، جداول صفحہ ۲۳۵ ایچ ایم سعید پبلی کیشنز)

الْمُضْمُونِ عَلَى إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ فَقَالَ لَهُ  
سَعِيدٌ أَتُرِيدُ أَنْ يُؤَقِّبَهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْأَذْوَاقِ  
الَّتِي ابْتِغَتْ قَالَ نَعَمْ فَكُنْهَا عَنْ ذَلِكَ -

اے فروخت کر دیتا ہوں۔ حضرت سعید بن مسیب  
رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگوں  
کو یہ غلہ دے دو جو تم نے خریدا ہے؟ انھوں نے  
جواب دیا ہاں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
نے انھیں اس بارے میں منع کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَتَّبِعِي لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ  
لَهُ دَيْنٌ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ لَا تَهْ  
غَرُّ فَلَاحِدِي أَيْ خَرَجٌ أَمْ لَا يَخْرُجُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی شخص  
کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ قرض پر قبضہ کیے بغیر  
اسے فروخت کرے اس لیے یہ دھوکہ ہے معلوم نہیں  
کہ اسے وہ وصول ہوگا یا کہ نہیں؟ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۲۲- أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَنَا مَرْسِي بْنُ مَيْسَرَةَ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ  
إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ الدَّائِنَ وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا تَبِعْ إِلَّا مَا  
أُوتِيَ إِلَى رَحْلِكَ -

حضرت موسیٰ بن مہیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے ایک شخص کو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ  
عنہ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک قرضہ فروخت  
کرنے والا آدمی ہوں اور اس بارے میں کچھ تفصیل بتائی۔  
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا کسی  
چیز پر قبضہ کیے بغیر اسے تم فروخت نہ کرو۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ نَأْخُذْ بِمَنْ يَتَّبِعِي الرَّجُلُ  
أَنْ يَبِيعَ دَيْنًا لَهُ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَّا مَنْ أَلْذِي  
هُوَ عَلَيْهِ لِأَنَّ بَيْعَ الدَّائِنِ غَرٌُّ وَلَا يَدْرِي  
أَيُّ خَرَجٍ مِنْهُ أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی  
کے لیے جائز نہیں ہے کہ جو چیز کسی پر بطور قرض ہو اسے  
فروخت کرے البتہ مقروض کو فروخت کی جاسکتی ہے  
کیونکہ قرض کا فروخت کرنا دھوکہ ہے معلوم نہیں اس سے  
وصول ہوگا یا کہ نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

ف کسی چیز پر قبضہ کرنے سے قبل اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بائع (فروخت  
کرنے والے) کو وصول نہ ہو ایسے مشتری (خریدنے والے) کے ساتھ کذب بیانی یا دھوکہ ہو اور اسلام  
دھوکہ یا نقصان کی کسی صورت کی اجازت نہیں دیتا۔



۸۲۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ سَأَلَ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي طَعَامًا  
مِنَ الْجَارِ بِدَيْنَارٍ وَنِصْفِ دُرْهَمٍ أَوْ يَعْطِيهِ  
دَيْنَارًا وَنِصْفَ دُرْهَمٍ طَعَامًا قَالَ لَا وَلَكِنْ  
يُعْطِيهِ دَيْنَارًا أَوْ دُرْهَمًا وَيُرَدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ  
نِصْفَ دُرْهَمٍ طَعَامًا-

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک  
شخص نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے  
ایسے شخص کے بارے سوال کیا جو مقام جار میں ایک درہم  
اور آدھے درہم کا غلہ خرید کر پھر اسے ایک دینار اور  
آدھے درہم کا دے سکتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا  
نہیں لیکن وہ اسے ایک دینار اور ایک درہم دے دے  
اور فروخت کرنے والا اسے آدھے درہم کا غلہ واپس  
کر دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْوَجْهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَ  
الْوَجْهُ الْأَخَرُ يَجُوزُ أَيْضًا إِذَا لَمْ يُعْطِ مِنَ  
الطَّعَامِ الَّذِي اشْتَرَى أَقْلَ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ  
الدَّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهُ  
أَقْلَ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ الدَّرْهَمِ مِنْهُ فِي  
الْبَيْعِ الْأَوَّلِ لَمْ يَجُزْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ طریقہ  
ہمارے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور ایک دوسرا  
طریقہ بھی جائز ہے وہ یہ ہے کہ جب اس نے آدھے  
درہم کے عوض خریدے جانے والے غلے کو اسی قیمت  
سے بغیر کمی کے دے دے اور اگر وہ غلہ آدھے درہم  
سے کم میں دیا تو جائز نہیں ہوگا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۳- بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْعَطَايَا وَالِدَيْنِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

عطیہ یا قرضہ پر کسی شخص کے قبضہ کرنے سے قبل فروخت نہ کیا بیان

۸۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَمِيلَ الْمُؤَدِّينَ يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ إِنِّي رَجُلٌ اشْتَرَى هَذِهِ الْأَرْضَ مِنَ  
الَّتِي يُعْطِيهَا النَّاسُ بِالْجَارِ فَأَبْتَاعَ مِنْهَا  
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَ الطَّعَامَ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے جمیل مؤذن کو حضرت سعید بن مسیب  
رضی اللہ عنہ سے یوں کہتے ہوئے سنا کہ بیشک میں ایک  
ایسا شخص ہوں کہ میں ان سے کچھ غلوں کو خرید لیتا ہوں  
جو مقام جار میں لوگ دیتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد

کیونکہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ان سے  
قرض کی ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے  
ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس میں کوئی شرط  
نہ لگائی گئی ہو۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے  
قرض لیا وہ اس کی ادائیگی کے علاوہ کوئی شرط نہ لگائے  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس سے بہتر اور اس سے افضل

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ  
لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ  
أُشْتَرِطَ عَلَيْهِ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى۔

۸۲۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطُ إِلَّا  
قَضَاءً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لَهُ  
أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِ أَحْسَنَ مِنْهُ فَإِنَّ الشَّرْطَ

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوشش ہونی چاہیے کہ کسی سے قرض نہ لیا جائے اور اگر کسی مجبوری کی بناء پر لے لیا تو  
اسے وعدہ کے مطابق بغیر مطالبہ کے واپس کر دینا ضروری ہے تاکہ فریقین کے تعلقات قائم رہ سکیں جس پر قرض ہوتا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان سے اگر کوئی آدمی اس حالت میں شہید ہو جائے کہ اس پر قرض ہو  
جب تک وہ قرض ادا نہیں کرے گا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

جو لوگ قرض کی ادائیگی کا سوچتے بھی نہیں بلکہ مال مٹول سے کام لیتے ہیں انکی مذمت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں  
البتہ کسی کی مجبوری کی بناء پر قرض خواہ مزید ڈھیل دے دیتا ہے تو اس بارے امام اہل سنت امام احمد رضا صاحب بریلوی  
رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ اسے (قرض خواہ کو) روزانہ قرضہ کی مقدار اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔  
قرضہ کی رقم ادا نہ کرنا صرف جرم ہی نہیں بلکہ مستقل طور پر عداوت، دشمنی اور قتل و غارت کا سبب بن سکتا ہے۔  
دورِ حاضر میں یہ مرض عام ہے کہ لوگ شیر باد تصور کرتے ہوئے قرض تو وصول کر لیتے ہیں لیکن ادائیگی کے  
بارے سوچتے بھی نہیں۔ یہ ایک بات بھی ہے کہ قرض ادا نہ کرنا حقوق العباد کی تلفی بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ بھی معاف  
نہیں فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علیہ کا قول ہے۔

## ۴۔ یَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِيْ اَفْضَلَ مِنْكَ اخْذًا

### مقروض آدمی کا بہترین انداز میں قرض ادا کرنے کا بیان

حضرت حمید بن قیس المکی رضی اللہ عنہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی آدمی سے کچھ درہم بطور قرض لیے پھر انھیں اس بہ طریقے سے ادا کر دیا اس آدمی نے کہا: یہ تو میرے درہم سے بہتر ہیں جو میں نے تجھیں قرض دیے تھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں (اس بارے) جانتا ہوں لیکن میرا دل اس طرح خوش ہوتا ہے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے ایک چھوٹا اونٹ بطور قرض لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس شخص کو ایک چھوٹا اونٹ ادا کر دیں۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان اونٹوں میں سب اونٹ چار سال ہیں (یعنی چھوٹا اونٹ کوئی نہیں ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو یہی (بڑا اونٹ) دے دو

۸۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثَمَّ قَضَى خَيْرًا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ هَذِهِ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِي الَّتِي اسْتَسْلَفْتُكَ قَالَ أَبُو عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنْ نَفْسِي بِذَلِكَ طَيِّبَةٌ۔

۸۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا مَرْثَدٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَةً فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو مَرْثَدٍ فَقَالَ لَهُ أَجِدُ فِيهَا إِلَّا جَمَلًا رُبَاعِيًّا خِيَارًا فَقَالَ اعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔



الْمَذَارِعُ فَقَالَ قَدْ نُهِيَ عَنْهُ قَالَ حَنْظَلَةُ  
فَقُلْتُ لِرَافِعٍ يَا لَذَّهَبٍ وَالْوَرَقُ قَالَ  
رَافِعٌ لَا بَأْسَ بِكَرَائِهَا يَا لَذَّهَبٍ وَ  
الْوَرَقُ .

کھیتی کے کمرائے کے بارے سوال کیا تو حضرت حنظلہ  
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا : بیشک اس سے منع کیا  
گیا ہے ۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے  
سونا اور چاندی کے عوض کمرائے کے بارے حضرت  
رافع رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت رافع رضی اللہ  
عنہ نے جواب دیا : سونے اور چاندی کے عوض کمرائے  
میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَدَبَاسَ  
يَكْرَأُهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ بِالْحِنْطَةِ  
كَيْلًا مَعْلُومًا وَصَرَبًا مَعْلُومًا مَا لَمْ  
يَشْتَرِ ذَلِكَ مَتَا يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَعْلُومًا  
فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ كَرَائِهَا سَعِيدُ  
ابْنِ جُبَيْرٍ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُومًا فَرَخَّصَ  
فِي ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ ذَلِكَ إِلَّا مِثْلُ الْبَيْتِ  
يَكْرَى .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس دقت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ سونا ، چاندی اور گندم کے  
بدلے زمین بطور کرایہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ  
(گندم کا) وزن اور جنس واضح ہو اور یہ شرط نہ عائد کی جائے  
کہ زمین کی پیداوار سے وہ ادا کرے گا کیونکہ زمین کی  
پیداوار کے بارے اس طرح کی شرط لگانے میں کوئی  
بھلائی نہیں ہے ہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔ حضرت سعید بن مسیب  
رضی اللہ عنہ سے ایسی گندم جس کی مقدار معلوم ہونے کے  
عوض کمرائے پر زمین کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں  
نے اس کی اجازت دی اور انھوں نے کہا : یہ مکان  
کمرائے پر دینے کی مثل ہے ۔

۸۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَتَحَ خَيْبَرَ قَالَ لِلْيَهُودِ  
أَقْرَبُكُمْ مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ عَلَى أَنْ تَأْتِيَ الْبَيْتَ  
وَبَيْنَكُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ ، حضرت سعید  
بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے  
ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہود سے فرمایا : جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی میں  
بھی وہ تمہیں دیتا ہوں چنانچہ بیشک پھل تمہارے اور  
ہمارے درمیان مشترک ہوں گے ۔ راوی حدیث کا بیان ہے

شرط نہیں ہے کیونکہ (ماسوائے ادائیگی قرض کے) شرط لگانا درست نہیں ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

فِي هَذَا لَا يَتَّبِعِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ  
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

## ۵۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِطْعِ الدَّارِهِمِ وَالذَّنَاتِيزِ

درہمیں اور دیناروں کے کاٹنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاندی اور سونے کا کاٹنا زمین پر فساد کا سبب ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی مفاد بغیر درہمیں اور دیناروں کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔

۸۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ بِنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قُطِعَ الْوَرَقُ وَالذَّهَبُ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْأَمْوَالِ۔  
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَتَّبِعِي قِطْعَ الدَّارِهِمِ وَالذَّنَاتِيزِ لِيُغَيَّرَ مَنَفَعَتُهُ۔

## ۶۔ بَابُ الْمُعَامَلَةِ وَالْمُزَارَعَةِ فِي النَّخْلِ وَالْأَرْضِ

کھجور اور زمین کے بارے میں مزارعت اور معاملہ کا بیان

حضرت ربیع بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہے کہ بے شک حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے

۸۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ أَنَّ حَنْظَلَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كَيْدَاءِ

ف ایک صحیح اور مفید چیز کو بلا غرضائع کہنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور نقصان کرنے کے زمرے میں آتا جو شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ جب یہ سلسلہ علوم الناس میں عام ہو جائے تو قومی دولت کے ضیاع کے قحط کا اسکان ہو سکتا ہے جو باعث فساد و نقصان ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدًا وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ لَا يَأْسُ  
بِمَعَا مَلِكٍ التَّخِيلِ عَلَى الشَّطْرِ وَالْقُلْتُ وَ  
الرُّبْعِ وَيُمْنَارَعَةَ الْأَرْضِ مِنَ الْبَيْضَاءِ عَلَى  
الشَّطْرِ وَالْقُلْتُ وَالرُّبْعِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ  
يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَذْكُرُ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمُخَايَرَةُ  
الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کھجور بغیر فصل کے  
زمین کے نصف حصہ، تہائی حصہ اور چوتھائی حصہ میں  
معاملہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم  
رحمۃ اللہ علیہ اسے ”بیع مخایرہ“ قرار دے کر اسے مکروہ  
خیال کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ہے۔

## باب احیاء الارضین یا ذن الامام او بغیر اذنیہ

### امام (خلیفہ وقت) کی اجازت بغیر زمین قابل کاشت بنانیکا بیان

۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ  
لَهُ وَلَيْسَ لِعَزْقٍ بَطَالٍ حَقٌّ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: جس شخص نے مردہ (بجھڑ) زمین زندہ (قابل  
کاشت بنائی) کی وہ اسی کی ہے کسی ظالم کا (اس میں)  
کوئی حق نہیں ہے۔ ف

۸۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۹۲ کا) کے القابات ملے ہوئے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یقیناً تربیت کا اثر تھا کہ حضرت  
عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہود کی طرف سے ہماری دولت بطور رشوت وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انھوں  
(یہود) نے آپ کے عدل و انصاف کو دیکھ کر اس کی تعریف کیے بغیر نہ سکے۔

ف چونکہ اس نے محنت و مشقت سے زمین آباد کی لہذا اسی کی ہونی چاہیے اگر خلیفہ وقت اس پر قبضہ کرتا  
ہے یا کسی دوسرے آدمی کو دے دیتا ہے تو یہ مہر احقہ ظلم اور حق تلفی ہوگی جو خلاف شریعت ہے لہذا بخر زمین کو جو آباد  
کرتا ہے وہ اسی کی ہوگی۔



بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ  
اِنْ شِئْتُمْ فَلَيْسَ قَالَ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ  
رضی اللہ عنہ کو بھیجتے وہ پھل کا اندازہ لگا کر یہود کو کہتے  
اگر چاہو تو تم لے لو اور اگر چاہتے ہو تو میں لے لیتا ہوں  
راوی بیان کرتے ہیں کہ یہود پھل لے لیتے۔

حضرت سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ  
رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
اور یہود کے درمیان مشترکہ پھلوں کا اندازہ لگاتے اور

راوی حدیث کا کہنا ہے کہ یہودی اپنی عورتوں کے  
زیورات جمع کر کے کہتے: یہ تمہارے لیے ہیں تم وصولی

میں کچھ کمی کر دو اور تقسیم میں بھی کچھ رعایت کر دیں۔  
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے

گروہ یہود! قسم بخدا! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی  
مخلوق میں ذلیل ترین لوگ ہو اس کے باوجود یہ بات

مجھے تم پر نہیں اچھا رتی کہ میں ظلم کروں لیکن جو چیز بطور  
رشوت تم نے (زیورات وغیرہ) پیش کی ہے وہ حرام

ہے ہم اسے نہیں کھائیں گے یہود نے کہا اس (انصاف)  
کے سبب تو زمین و آسمان قائم (محفوظ) ہیں۔ ف

۸۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ  
فِي حَرْصِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ قَالَ فَجَمَعُوا  
مُحْلِيًا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ فَقَالُوا هَذَا لَكَ وَ  
خَفِيفٌ عَنَّا وَتَجَاوَزُ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ يَا  
مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَاللَّهِ اِتَّكُمُ لِمَنْ أَبْغَضَ  
خَلَقَ اللَّهُ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي أَنِّي أَحِيفُ  
عَلَيْكُمْ أَمَّا الَّذِي عَمَرُتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ  
فَإِنَّهَا سُحَّتْ وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا قَالُوا بِهَذَا  
قَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ

ۛ ۛ ۛ ۛ

ف ہر ایسا معاملہ جس کے کسی کو نقصان کا امکان ہو وہ جائز نہیں ہے۔ مثلاً پھل دار درختوں پر ابھی پھل نہیں لگا  
تو اس (آئینہ آئے والے پھل) کو فروخت کرنا یا پھل تو درخت پر یا فصل پر آچکا ہے لیکن ابھی کچا ہے تو اس کو  
بیع یعنی خرید و فروخت کرنا یا اس کا کسی چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے وہ پھل یا فصل نیا  
سے قبل کسی بیماری یا طوفان کا شکار ہو جائے اور معاملہ کرنے والے کو نقصان ہو سکتا ہے۔  
ہمارے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسلمانوں کے ساتھ بلکہ کفار کے ساتھ بھی ایسا معاملہ دیا نہ دیا  
اور حق و صداقت پر مبنی سلوک کیا جس کے نتیجے میں کفار کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق آمین (جبار)

وَأَنْتَهَارَهُمْ وَشَرُّ بِهِمْ۔

۸۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ وَبْنُ يَحْيَى  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الصُّحَّاحَ بْنَ خَلِيفَةَ سَأَلَ خَلِيفًا  
لَهُ حَتَّى التَّهْمِ الصَّغِيرِ مِنَ الْعَرِيفِ فَأَدَّاهُ  
أَنْ يَمْرَأَهُ فِي أَرْضِ مُحْتَمِلٍ بِنِ مَسْلَمَةَ فَأَبَى  
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ الصُّحَّاحُ لَمْ تَمْنَعْنِي  
وَهُوَ لَكَ مَنُفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوْ لَا وَآخِرًا  
وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى فَكَلَّمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مُسْلِمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْلِي سَبِيلَهُ فَأَبَى  
فَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَمْنَعْ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ  
وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوْ لَا  
وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ قَالَ مُحَمَّدُ لَا  
وَاللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَا بِهِ  
وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْزِيَهُ

چشموں، اپنے بارش کے پانی، اپنی نہروں اور اپنے  
پینے کے پانی کے بارے (تقسیم میں) صلح کر لیں۔  
حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ضحاک بن خلیفہ  
رضی اللہ عنہ نے وادی عریض سے ایک چھوٹی سی نہر  
نکالی انھوں نے وہ نہر محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنے  
کا قصد کیا تو محمد بن مسلمہ نے (اجازت دینے سے) انکار  
کر دیا۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے نہ روکو  
کیونکہ اس میں تمھارا فائدہ ہے کہ تم پہلے اور آخر وقت میں  
پانی استعمال کر سکو گے اور تمھیں نقصان بھی نہیں ہوگا  
حضرت ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت  
ضحاک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے  
گفتگو کی، انھوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو  
طلب کیا اور راستہ دینے کا حکم دیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ  
رضی اللہ عنہ نے پھر انکار کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کو نہ روکو کیونکہ اس میں تمھارا بھی  
فائدہ ہے تم اول وقت اور آخر وقت میں پانی استعمال  
کر سکو گے اور یہ معاملہ تمھارے لیے نقصان دہ نہیں ہے  
محمد بن مسلمہ نے کہا قسم بخدا نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! وہ نہر ضرور گزارے گی خواہ  
تمھارے پیٹ پر سے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
نہر گزارنے کا حکم دیا۔ ف

ف خلیفہ وقت کو سیاسی اور مصلحت کی بناء پر فیصلہ کرنے کا حق ہوتا ہے اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
دوسرے آدمی کی زمین سے پانی گزارنے کا فیصلہ سختی سے کیا اگر ہمسائے کو پانی نہ دیا جائے تو اس کا کھیت (جاری ہے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے مردہ درنجر زمین زندہ (قابل کاشت بنائی) کی وہ اسی کی ہے۔

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ مَنْ أَحْيَى  
أَرْضًا مَيِّتَةً يَأْذِنُ الْإِمَامُ أَوْ يَغْيِرُ مَا ذِيهِ  
فَهِيَ لَهُ فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَا يَكُونُ  
لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ قَالَ وَيَنْبَغِي  
لِلْإِمَامِ إِذَا أَحْيَاهَا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ دَرَانِ  
تَحْرِيفُ لَمْ تَكُنْ لَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے نجر زمین خلیفہ وقت کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے قابل کاشت بنائی وہ اسی کی ہے۔ لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ زمین زندہ کرنے سے مالک نہیں ہوگا جب تک کہ امام وقت اس کی اجازت دے خلیفہ وقت کو چاہیے کہ نجر زمین کو قابل کاشت بنانے والے کو دے دے اور اگر وہ نہ دے گا تو زمین اس کی نہیں ہوگی۔

## ۸۔ بَابُ الصُّلْحِ فِي الشُّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ

### آب پاشی میں صلح اور پانی کی تقسیم کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہروز اور ندیب کے پانی کو روکا جائے حتیٰ کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر بلند مقام کی طرف سے پست جگہ کی طرف چھوڑ دیا جائے۔

۸۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَبِيلِ مَهْرُورٍ وَمَذْيَبٍ يَسْكُ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَانَ ثُمَّ يَرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس طرح ان لوگوں درمیان صلح ہو جاتی تھی ہر جماعت کو چاہیے کہ اپنے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ مَنْ أَحْيَى  
أَرْضًا مَيِّتَةً يَأْذِنُ الْإِمَامُ أَوْ يَغْيِرُ مَا ذِيهِ  
فَهِيَ لَهُ فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَا يَكُونُ  
لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ قَالَ وَيَنْبَغِي  
لِلْإِمَامِ إِذَا أَحْيَاهَا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ دَرَانِ  
تَحْرِيفُ لَمْ تَكُنْ لَهُ -



۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ أَوْ يُسَيِّبُ

سَائِبَهُ أَوْ يُوهِي بِعَتَقِ

کسی شخص کا اپنے حصہ کا غلام آزاد کرنے یا اسے سائبہ بنانے یا اسے آزاد کر نیکی وصیت کرنی کا بیان

۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

عُمَرَ وَهَّابٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَائِبَةً.

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (ایک غلام) سائبہ چھوڑا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دلاء (غلام) آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام میں سائبہ نہیں ہے اور اگر کسی کے لیے سائبہ آزاد کرنا درست ہوتا تو دلاء آزاد کرنے والے کے لیے نہ ہوتی اور ان لوگوں کا موقف درست قرار پاتا جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (غلام) آزاد کرنے کا مطالبہ کر دیا تھا کہ تم آزاد کرو اور دلاء ان کے غیر کی ہوگی اور اس سلسلے میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دلاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے اور جب یہ بات صحیح ہو کہ ”دلاء“ آزاد کرنے کے لیے نہیں ہے تو اس سے استثناء کرنا جائز ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو مل جائے۔ اسی طرح اس کی بیع اور ہبہ کرنا بھی درست قرار پاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے ہمارے نزدیک ”دلاء“ نسب کے قائم مقام ہے اور وہ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الْمَشْهُورِ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ مَسْعُودٌ لَا سَائِبَةَ فِي الْإِسْلَامِ وَلَوْ اسْتَقَامَ أَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلُ سَائِبَةً فَلَا يَكُونُ لِمَنْ أَعْتَقَهُ وَلَا وَهَّابٌ لَا اسْتِقَامَ لِمَنْ طَلَبَ مِنْ عَائِشَةَ أَنْ تُعْتِقَ وَ يَكُونُ الْوَلَاءُ لِغَيْرِهَا فَقَدْ طَلَبَ ذَلِكَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَا إِذَا اسْتَقَامَ أَنْ لَا يَكُونَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَا إِذَا اسْتَقَامَ أَنْ يُسْتَتَنَى عَنْهُ الْوَلَاءُ فَيَكُونُ لِغَيْرِهِ وَاسْتَقَامَ أَنْ يَهَبَ الْوَلَاءُ وَيَبِيعَهُ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبَتِ الْوَلَاءُ عِنْدَنَا بِمَثَرَةٍ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ أَعْتَقَ أَنْ أَعْتَقَ سَائِبَةً أَوْ غَيْرَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۸۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى  
الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَائِطِ بَيْتِهِ  
رَبِيعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَآمَرَ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْ يَحْوِلَهُ إِلَى تَائِحِيَةٍ مِّنَ  
الْحَائِطِ هِيَ أَرْقَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَقْرَبُ  
إِلَى أَرْضِهِ فَمَتَعَهُ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَهُ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِتَحْوِيلِهِ -

• • • • •

۸۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ نَعْمَ بَيْرٍ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ أَيُّمَا رَجُلٍ  
كَانَتْ لَهُ بَيْرٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَ النَّاسَ  
مِنْهَا أَنْ يَسْتَقُولُوا مِنْهَا لِشَفَائِهِمْ وَإِبْلَاهِهِمْ  
وَعَنْبِهِمْ وَأَمَّا لِيْزُ عَلَيْهِمْ وَتَحْلِيهِمْ  
فَلَهُ أَنْ يَمْنَعَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت عمرو بن کیلی المازنی رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے باغ  
میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک نہر تھی  
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نہر کو باغ کی  
دوسری طرف لے جانے کا ارادہ کیا کیونکہ اس میں حضرت  
عبدالرحمن کے لیے سہولت تھی اور ان کی زمین کے قریب  
تھا تو باغ کے مالک نے ایسا کرنے سے روک دیا حضرت  
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
سے اس سلسلے میں گفتگو کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے حضرت عبدالرحمن کے حق میں یعنی نہر گزارنے کے  
سلسلے میں فیصلہ کر دیا۔

حضرت عمر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنوئیں کے  
بچے ہوئے پانی کے بارے نہ روکا جائے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کا کنواں  
ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے لوگوں کو  
پانی بھرنے، اپنے اونٹوں اور کبھیوں کو پلانے سے  
منع کرے البتہ کھیت اور کھجوروں کو سیراب کرنے سے  
منع کر سکتا ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۵ کا) تو قابل کاشت نہیں ہو سکتا جس کے نتیجے میں معاشی مسئلہ کا بحران پیدا ہونے کا امکان قوی ہوتا  
ہے۔ ایسا کرنے سے ایک طرف تو حق عسایہ ادا ہو جائے گا اور دوسری طرف معاشی مسئلہ کے بحران سے اسے  
بچایا جائے گا۔

یا انھوں نے آزاد کر دیا تو ”ولاء“ شرکاء میں اپنے اپنے حصہ کے مطابق ہوگی اور اگر شرکاء نے آزاد کرنے والے نے قیمت وصول کر لی تو ”ولاء“ سب کی سب معقول (آزاد کرنے والے) کے لیے ہوگی وہ (آزاد کرنے والا) غلام سے ضمانت کے مطابق مزدوری کروالے کا جتنی اسے بطور ضمانت قیمت ادا کی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ولد زنا اور اس کی ماں (ام ولد زنا) کو آزاد کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ بہت اچھا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان سے ایسے دو غلاموں کے بارے سوال کیا گیا جن میں سے ایک زانیہ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور دوسرا ایک نیک عورت کے لطن (پیٹ) سے پیدا ہوا ہو، تو ان میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ انھوں نے جواب دیا ان دونوں میں سے جو قیمت کے لحاظ سے زیادہ قیمتی ہو ایسے ہی ہم کہتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ائمہ ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بحالت نیند وفاق ہو گئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کثیر تولد میں (ان کی طرف سے) غلام آزاد کیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ میت کی طرف سے

۸۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا فَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَعْتَقَ وَلَدَ زَنَى وَأُمَّهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَأْسُ بِذَلِكَ وَهُوَ حَسَنٌ جَمِيلٌ بَلَّغْنَا عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عِبْدَيْنِ أَحَدَهُمَا لَبِيعِيَّةٌ وَالْآخَرُ لِرُمْدَةٍ أَيُّهُمَا يُعْتَقُ قَالَ أَغْلَاهُمَا شَمًّا يَدِينَارٍ فَهَكَذَا نَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۸۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ تَوَفَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي تَوَمِيمِ نَامَتِهِ فَأَعْتَقَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَا كَثِيرَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَأْسُ أَنْ يُعْتَقَ عَنِ الْمَيِّتِ فَإِنْ كَانَ أَوْجَعِي



۸۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ  
لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُيِّمَ  
قِيَمَةَ الْعَدْلِ ثُمَّ أُعْطِيَ شِرْكَاءُ وَهُوَ حَصَصَهُمْ  
وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا  
أُعْتَقَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا نَأْخُذُ مَنْ أَعْتَقَ  
شِقْصًا فِي مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ كُلُّهُ فَإِنْ كَانَ  
الَّذِي أَعْتَقَ مُوسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ شِرْكَائِهِ  
مِنَ الْعَبْدِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ  
لِشُرَكَائِهِ فِي حِصَصِهِمْ وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
أَبُو حَنِيفَةَ يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِقَدَرِ مَا أَعْتَقَ  
وَالشُّرَكَاءُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ وَاعْتَقُوا كَمَا  
أَعْتَقَ وَإِنْ شَاءُوا صَنَعُوا إِنْ كَانَ مُوسِرًا  
وَإِنْ شَاءُوا اسْتَسْعَوْا الْعَبْدَ فِي حِصَصِهِمْ فَإِنْ  
اسْتَسْعَوْا أَوْ اعْتَقُوا كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ  
عَلَى قَدَرِ حِصَصِهِمْ وَإِنْ صَنَعُوا الْمُعْتَقَ  
كَانَ الْوَلَاءُ كُلُّهُ لَهُ وَرَجَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا  
ضَمِنَ وَاسْتَسْعَاكَ بِهِ.

(ولاء) آزاد کرنے والے کے لیے ہے خواہ اسے غلام  
کو بطور سائبہ آزاد کیا ہو یا غیر سائبہ کے۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے  
مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس (آزاد کرنے  
والے) کے پاس غلام کی قیمت کی مقدار میں رقم بھی موجود  
ہو تو عدل و انصاف کی بنیاد پر غلام کی قیمت لگائی جائے  
گی پھر شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے  
گی اور غلام اس کی جانب سے آزاد قرار پائے گا۔  
ورنہ اس کے حصہ کے مطابق آزاد ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے مشترکہ  
غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا وہ تمام (غلام) آزاد ہو  
جائے گا اور اگر وہ (آزاد کرنے والا) صاحب ثروت ہو  
تو غلام کے شرکاء کے حصوں کا وہ ضامن ہوگا اور اگر  
وہ مفلس ہوگا تو غلام محنت و مزدوری کر کے شرکاء کے  
حصے پورے کرے گا ایسے ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی طرف سے ہمیں پہنچا ہے۔ حضرت امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے حصہ کی مقدار  
غلام آزاد ہوگا (سکن) باقی شرکاء کو اختیار ہوگا، اگر  
چاہیں تو پہلے آدمی کی طرح اسے آزاد کر دیں اور اگر  
وہ چاہیں تو وہ ضمانت وصول کر لیں جبکہ وہ صاحب  
ثروت ہو اور اگر چاہیں تو اپنے حصوں کے مطابق غلام  
سے مزدوری کروالیں۔ اگر شرکاء نے مزدوری کروالی

ادْعَايَ فَلَانَةَ جَارِيَةً كَانَتْ تَخْدُمُهَا  
فَوَجَدُوهَا فِي بَيْتِ جَدِّهَا لَهَا  
حُجْرَةٌ صَيِّغَةٌ قَالَتِ الْآنَ حَتَّىٰ أَغْسِلَ  
بَوْلَ هَذَا الصَّبِيِّ كَفَسَلْتُهُ ثُمَّ جَاءَتْ  
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَسَحَدْتَنِي قَالَتْ  
نَعَمْ قَالَتْ لَمْ قَالَتْ أَحَبَبْتُ الْعِشْقَ  
قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا تَعْتَقِينَ أَبَدًا ثُمَّ  
أَمَرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ أُخْتِهَا أَنْ يَبِيعَهَا  
مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسَيِّئُ مَلَكَتْهَا  
قَالَتْ ثُمَّ ابْتَغِ لِي بِشَمَنِهَا رَقَبَةً  
ثُمَّ أَعْتِقْهَا فَقَالَتْ عَمْرُؤُ خَلَيْتُ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ  
مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ لَاتَهَا مَاتُ فِي  
الْبَتَامِ آيِ اغْتَسِلِي مِنْ آبٍ ثَلَاثَةَ  
يَمَدٍّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَإِنَّكَ تُشْفَيْنِ  
فَدَخَلَ عَلَىٰ عَائِشَةَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
آبِي بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ  
زُرَّارَةَ فَذَكَرَتْ لَهُمُ عَائِشَةُ الَّذِي  
رَأَتْ فَانْطَلَقَا إِلَى قَنَازَةَ فَوَجَدَا أَبَا  
ثَلَاثَةَ يَمَدٍّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاسْتَقُوا  
مِنْ كُلِّ بَيْرٍ مِّنْهَا ثَلَاثَ شُجْبٍ حَتَّىٰ  
مَلَكُوا الشُّجْبَ مِنْ جَمِيعِهَا ثُمَّ اتَّوَا  
بِذَلِكَ الْمَاءِ إِلَى عَائِشَةَ فَابْتَغَسَتْ  
فِيهِ فَشُفِيَتْ -

جس نے پیشاب کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگو! تم فلاں لوٹدی کو میرے  
پاس لاؤ جو ان کی خدمت گزاری کے فرائض انجام دیتی  
تھی۔ لوگوں نے اسے ہمایوں کے گھر میں پایا جبکہ اس  
کی گود میں بچہ تھا۔ اس عورت نے کہا اب میں اس  
بچے کے پیشاب کو دھو لوں۔ اس نے پیشاب صاف کیا  
پھر وہ آئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے  
فرمایا: کیا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا،  
ہاں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیوں؟  
اس نے جواب دیا: میں نے آزادی کو پسند کیا۔ آپ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم بخدا! تم کبھی آزاد نہیں ہوگی  
پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھتیجے کو حکم  
دیا کہ اسے کسی بدو کے ہاتھوں فروخت کر دیں جو اسے  
پریشانی کے عالم میں رکھے۔ پھر فرمایا اس کی وصول شدہ  
قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دو۔ حضرت عمرہ  
رضی اللہ عنہا (راویہ حدیث) کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے جتنی دیر چاہا اسی حالت میں رہیں پھر انھوں نے حضرت  
عائشہؓ نے خواب دیکھا کہ تم تین مختلف کنوؤں کے پانی  
سے غسل کرو تو تم شفا حاصل کر لوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت اسماعیل بن ابوبکر اور  
حضرت عبدالرحمن بن زرارہ رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے،  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں اپنے خواب کے  
بارے بتایا وہ دونوں ایسی جگہ گئے جہاں سے پانی  
ملتا تھا اور انھوں نے وہاں سے تین مختلف کنوؤں کا  
پانی پیا۔ انھوں نے ہر کنوئیں کے پانی سے تھالی مشک

يَذَلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ وَإِنْ كَانَ لَهُ مَوْتٌ  
كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُلْهِقُ الْأَجْرُ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

غلام آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر میت نے اس  
بارے وصیت کی ہو تو ”ولاء“ اس کی ہوگی اور اگر  
میت نے وصیت نہ کی ہو تو ”ولاء“ آزاد کرنے والے  
کے لیے ہو اور اسے ان شاء اللہ العزیز ثواب پہنچے گا۔

## ۱۔ بَابُ بَيْعِ الْمُدَائِرِ

### مدبر (غلام) کی خرید و فروخت کا بیان

حضرت ابوالرحمان محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ  
اپنی والدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے  
حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ زوجہ رسول حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی بطور مدبر آزاد  
کر دی پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں  
جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بیمار رہیں پھر حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک سندھی آدمی حاضر  
ہوا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم پر  
جادو کیا گیا۔ اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
کہا: تمہارے لیے ہلاکت ہو مجھ پر کس نے جادو کیا  
ہے؟ اس شخص نے کہا: ایک عورت نے جس کی ایسی  
ایسی علامات ہیں اس نے عورت کی علامات بیان کر  
دی۔ اس شخص نے مزید کہا: اس کی گود میں ایک بچہ

۸۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحَالِ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عُمَرَ  
ابْنَتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ  
زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرٍ  
مِنْهَا ثُمَّ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
بَعْدَ ذَلِكَ اشْتَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
تَشْكِيَ لُحْمًا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ  
سِنْدِيٌّ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ مُطَبُوءَةٌ  
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ مِنْ طَبَائِئِي  
قَالَ أَمْرًا مِنْ تَعْنِيهَا كَذَا وَكَذَا  
فَوَصَفَهَا وَقَالَ إِنَّ فِي حَجْرِهَا  
أُولَانَ صَبِيًّا قَدْ بَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ

ف ”مدبر“ ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کے بارے آقا نے وصیت کر دی ہو کہ میرے فوت ہونے کے بعد  
آزاد ہے چنانچہ وصیت کے مطابق آقا کی وفات کے بعد وہ (غلام) آزاد ہو جائے گا۔



عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ  
 عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ  
 ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مَاتَ فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ قَالَتْ  
 فَلَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْفَتْحُ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ  
 ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَى أَخِي فِيهِ فِقَامٌ  
 إِلَيَّ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَالْبَنُ وَلِيدَةَ  
 أَبِي وَلِيدَةَ عَلَى قَرَائِشِهِ فَنَسَا وَقَالَ إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا  
 إِلَيَّ فِيهِ أَخِي عُثْبَةُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ  
 أَخِي ابْنُ الْوَلِيدَةَ أَبِي ذَكِيٍّ عَلَى قَرَائِشِهِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ  
 لِلْقَرَائِشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ  
 بِنْتِ زَمْعَةَ اِخْتَجِي مِنِّي كَمَا تَرَايَ مِنْ  
 تَرَايَ مِنْ شَبِيهِمْ بِعُثْبَةَ قَسَارًا هَا حَتَّى لَقِيَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت عتبہ  
 بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سعد  
 بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ کیا تھا کہ بیشک  
 زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفہ سے ہے (لہذا)  
 تم اسے اپنے پاس رکھو۔ راویہ حدیث کا بیان ہے کہ فتح مکہ  
 کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا  
 اور کہا: یہ بھتیجا ہے اس کے بارے میرے بھائی نے  
 مجھ سے عہد و پیمان کیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ  
 عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے  
 اور کہا: یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا  
 ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ دونوں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت سعد  
 رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے  
 میرے بھائی عتبہ نے اس کے بارے مجھ سے وعدہ لیا تھا،  
 اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی  
 ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے  
 بستر پر پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: جس کے بستر پر پیدا ہو لوگ اسی کا ہے اور  
 زانی کے لیے پتھر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس سے  
 پردہ کرو کیونکہ عتبہ سے اس کی مشابہت معلوم ہوتی ہے  
 چنانچہ اس نے حضرت سودہ کو نہ دیکھا حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

**ف** بچہ جس کے ہاں پیدا ہو اسی کا مقصور ہوگا، باطنی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

پانی لیا تینوں کنوؤں کے پانیوں سے مشک بھر کر وہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے۔ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے غسل کیا تو آپ  
شفایاب ہو گئیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے  
خیال کے مطابق مدبر (غلام) کو فروخت نہیں کیا جائے  
گا۔ یہی زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اسی سے ہم دلیل اخذ  
کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنی لونڈی کو بطور مدبر آزاد  
کیا تو اس کے لیے اس سے جماع کرنا اور اس کا کسی سے  
نکاح کرنا درست ہے (لیکن) اسے فروخت کرنا اور  
اسے ہیبت کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے لڑکے کا حکم  
اسی والا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۱۔ بَابُ الدَّعْوَى وَالشَّهَادَاتِ وَإِدْعَاءِ النَّسَبِ

دعوی، گواہی اور نسب کا دعویٰ کرنے کا بیان

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۸۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا نَحْنُ فَلَا تَرَى  
أَنْ يُبَاعَ النُّمْدَانُ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهِ نَأْخُذُ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
فُقَهَائِنَا۔

۸۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ  
مَنْ أَعْتَقَ وَلِيْدَةً عَنْ دُبْرِمِنْهَ كَانَتْ  
لَهُ أَنْ يَتَّخِذَهَا وَأَنْ يُزَوِّجَهَا وَلَيْسَ  
لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا وَلَا أَنْ يَتَّخِذَهَا وَلَا يَتَّخِذَهَا  
بِمَنْزِلَتِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

الْأَوَّلُ لَكَ يُقْبَلُ إِلَّا شَاهِدًا مِنْ قَائِلٍ  
مَنْ قَضَىٰ بِالنِّسْبَيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ  
ابْنُ مَرْوَانَ

وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابن شہاب  
رضی اللہ عنہ محدثین مدینہ وغیرہ کے نزدیک زیادہ معلومات  
رکھنے والے تھے اور ایسے ہی ابن جریج رضی اللہ عنہ نے  
بھی حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے حوالے  
سے بیان کیا ہے۔ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ شروع شروع میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ  
ہوتا تھا (لیکن) سب سے پہلا آدمی جس نے ایک گواہ  
کے ساتھ قسم کا فیصلہ کیا وہ حضرت عبد الملک بن  
مروان رضی اللہ عنہ ہیں۔

### ۱۳۔ بَابُ اسْتِخْلَافِ الْخَصْمِ

#### مقدموں میں قسم لینے کا بیان

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت ابو عطفان بن ظریف رضی اللہ  
عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت اور  
حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہما ایک گھر کے بارے میں جھگڑا  
لے کر حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق فیصلہ  
کیا کہ وہ منبر شریف کے پاس قسم کھائیں۔ حضرت زید  
بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسی جگہ پر قسم کھاتا  
ہوں تو حضرت مروان نے کہا قسم بخدا! نہیں مگر اسی جگہ  
پر جہاں حقوق کے سلسلے میں فیصلے ہوتے ہیں راوی حدیث  
(ابو عطفان) کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ

۸۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ  
الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَظْمَانَ بْنَ طَرِيفٍ  
الْمَدَنِيَّ يَقُولُ اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ  
ابْنُ مَطِيعٍ فِي دَارِ ابْنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ  
فَقَضَىٰ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالنِّسْبَيْنِ  
عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَخْلَيْتَ لِي  
مَكَانِي فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا وَاللَّهِ لَا  
عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحَقِّ قَالِ فَجَعَلَ زَيْدٌ  
يُخْلِفُ أَنْ حَقَّهُ الْحَقُّ وَأَيْضًا أَنْ يَخْلِفَ  
عِنْدَ الْمُنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يُعْجِبُ  
مِنْ ذَلِكَ۔



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا حُجَّةُ الْوَلَدِ  
لِقَمَرِ آتِشَ وَلِلْعَاہِرِ الْحَاجِرِ وَهُوَ كَوَلُّ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُتَّهَائِشَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس  
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ روکا اسی کا ہے  
جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہے  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام  
فقہاء کا قول ہے۔

## ۱۲۔ بَابُ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

### گواہی کے ساتھ قسم کا بیان

۸۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذَلِكَ وَقَالَ ذَكَرَ ذَلِكَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ  
الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ يَدُ عَمٍّ وَ أَوَّلُ  
مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ  
أَعْلَمَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ  
غَيْرِهِ كَذَا لَكَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَيُّضًا عَنْ عَطَاءٍ  
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَتَيْتُهُ قَالَ كَانَ الْقَضَاءُ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فیصلہ فرمایا کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم ہوگی۔ ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے خلاف  
روایت پہنچی ہے ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابن ابی  
ذئب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن شہاب الزہری رضی  
اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے کہا  
میں نے ان (ابن شہاب) سے ایک گواہی کے ساتھ  
کے بارے سوال کیا، تو انھوں نے جواب دیا یہ مدینہ  
ہے سب سے پہلا آدمی جس نے اس کے مطابق فیصلہ

ف کسی معاملے میں ثبوت کے لیے دوسروں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہو  
ورنہ مشہور روایت البینۃ علی المدعی والیسین علی من انکر (گواہی مدعی کے ذمہ اور انکار کرنے والے  
کے ذمے قسم ہے) کے مطابق فیصلہ طے کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَهَذَا أَنَا خُذْ وَتَقْسِمْ  
 قَوْلِهِ لَا يَغْلِقُ الرِّهْنُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ  
 يَرْهَنُ الرِّهْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَهُ  
 إِنِّي جِئْتُكَ بِمَالِكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا وَلَا  
 قَالَ الرِّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِقُ الرِّهْنُ وَلَا يَكُونُ  
 لِمُرْتَمِهِنِ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ نَقُولُ وَهَذَا  
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ كَسَرَ مَا لَكَ  
 ابْنُ أَنَسٍ -

حضرت امام محمدؒ: عا یہ نے فرمایا ہم اس  
 روایت سے دیکھیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ارشادؒ: روکا جائے، کی تفصیل یوں  
 ہے کہ بے شک ایک شخص کوئی چیز دوسرے شخص کے  
 پاس رہن رکھتا ہے پھر اس سے کہے کہ اگر اتنی مدت  
 میں میں تمہارا مال یا تو ٹھیک ورنہ تمہارے مال کے  
 عوض رہن ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 رہن نہ روکا جائے وہ رہن رہن رکھنے والے کے مال کا  
 عوض نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ہم کہتے ہیں۔ یہی امام اعظم  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور ایسے ہی حضرت  
 مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح بیان کی ہے

## ۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَ الشَّهَادَةِ

### کسی شخص کے پاس گواہی ہونے کا بیان

۸۴۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ  
 الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَالِدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُمَيْيَّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا  
 میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے نہ بتاؤں؟ وہ  
 گواہ ہے جو (از خود) گواہی کے لیے آجائے یا

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۰۶ سے آگے) رہے گی، گورہن کہتے ہیں جو چیز رکھی جائے اسے مرہونہ، رکھنے والے  
 گورہن اور جس کے پاس رکھی جائے اسے مرہون کہا جاتا ہے۔ رہن ایک طرح کی امانت ہوتی ہے لہذا جب  
 راہن وعدہ کے مطابق واپس لینا چاہے تو مرہون کو رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہیے بلکہ وہ فوراً واپس کرے رہن کی حفاظت  
 اور نقصان سے بچانا مرہون کی ذمہ داری ہے۔

عنہ نے اپنے حق کے بارے قسم کھائی (لیکن) انھوں نے  
منبر شریف کے قریب قسم کھانے سے انکار کر دیا چنانچہ  
حضرت مروان رضی اللہ عنہ کو اس بارے تعجب ہوا کہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ تَرِيدُ بِنِ ثَابِتٍ  
تَأْخُذُ وَحَيْثُمَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ  
وَكُوْنُ مَا يَرَى تَرِيدُ بِنِ ثَابِتٍ أَنْ ذَلِكَ يُلْزِمُهُ  
مَا أَجَبِي أَنْ يُعْطِيَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ  
كِرَّةٌ أَنْ يُعْطِيَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ  
يُؤْخَذَ بِقَوْلِهِ وَفِعْلِهِ مِمَّنْ اسْتَخْلَفَهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت  
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے  
ہیں کہ کوئی شخص جہاں بھی قسم کھائے جائز ہے اور اگر  
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اسے (منبر کے پاس  
قسم کھانا) لازم و ضروری خیال کرتے تو وہ اس سے انکار  
نہ کرتے کیونکہ حق اس کے ہاتھ میں تھا لیکن انھوں نے  
اس چیز کو ناپسند کیا کہ جو چیز ان کے ذمہ میں نہیں ہے  
وہ دی جائے لہذا قسم لینے والے کی بہ نسبت وہ (حضرت  
زید بن ثابت) رضی اللہ عنہ زیادہ حق دار ہیں کہ ان کے  
قول اور ان کے فعل پر عمل کیا جائے۔

## ۱۴۔ بَابُ الزَّهْنِ

### زہن کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن  
مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں  
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہن روکا جائے

۸۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْلَقُ الزَّهْنُ۔

۱۔ فریقین اپنے مدعی کو ثابت کرنے کیلئے گواہ پیش کریں گے ورنہ مدعی علیہ پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے موقف کو صحیح ثابت  
کے لیے قسم کھائے، وہ کسی بھی مقام پر کھا سکتا ہے، قسم کھانے کے لیے کسی مخصوص مقام کی قید لگانا درست نہیں ہے  
۲۔ کوئی چیز کسی کے پاس رکھ دینا اور اس سے رقم وصول کر لینا، رقم کی ادائیگی تک وہ چیز اس کے پاس (جاری



# ۱۶۔ کتاب اللُّقْطَةِ

## نقطہ (گری ہوئی چیز) کی کتاب

حضرت ابن شہاب ذہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گمشدہ اڑتیاں کھلی چھوڑ دی جاتی تھیں وہ بچے پیدا کرتی تھیں انھیں کوئی بھی نہیں پکڑتا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے پہچاننے اور ان کی تشہیر کا حکم فرمایا۔ پھر انھیں فروخت کر دیا جاتا پس جب ان کا مالک آتا تو اسے ان کی قیمت دی جاتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ دونوں وجوہات درست ہیں اگر چاہے تو امام (خلیفہ وقت) انھیں چھوڑ دے حتیٰ کہ ان کا مالک آجائے اگر اسے نقصان کا خوف ہو یا کوئی ایسا آدمی دستیاب نہ ہو جو انھیں چراگے تو انھیں فروخت کر کے اس کی قیمت محفوظ کر لے۔ حتیٰ کہ ان کا مالک آجائے اس میں کوئی حرج نہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ایک آدمی نے کوئی گم شدہ چیز پائی تو وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے گمشدہ چیز پائی ہے تو آپ اس سلسلے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟

۸۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ حَمَّالَ الدَّيْلِ كَانَتْ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا مَرُّ سِلَكَةٍ تَنَا تَبَرُ لَا يَمْسُهَا أَحَدٌ حَتَّى إِذَا كَانَ لَمَنْ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ أَمَرَ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَعْرِيفِهَا فَكُنَّ تَبَاعُ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا أُعْطِيَ كَسَنُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كِلَا الرَّجْهَيْنِ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ الرَّمَامُ تَرَكَهَا حَتَّى يَجِيءَ أَهْلُهَا فَإِنْ خَافَ عَلَيْهَا الصُّبُعَةَ وَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَرُدُّهَا قَبْلَ عَمَّا وَوَقَّفَ لَمَنْهَا حَتَّى يَأْتِيَ أَرْبَابُهَا فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ۔

۸۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ لُقْطَةً فَمَاتَا مُرْنِي فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا قَالَا قَدْ فَعَلْتُ

پوچھنے سے قبل گواہی دے ف

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْأَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ أَلَا تَأْتِي بِالْقَهَادَةِ  
أَوْ يُخْبِرُ بِالْقَهَادَةِ قَبْلَ أَنْ تُسْأَلَ لَهَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس کسی آدمی  
کی گواہی ہو اور وہ انسان اس کے بارے نہ جانتا ہو تو  
اسے چاہیے کہ وہ گواہی دے دے خواہ اسے اس  
بارے نہ کہا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقِيلَ إِنَّا خُذْنَا مِنْكَ كَانَتْ  
عِنْدَهُ شَهَادَةٌ لِشَايِنٍ لَا يَعْلَمُ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ  
بِهَا فَلْيُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْأَلْ لَهَا  
إِنْيَاهُ -

ف بہترین گواہ وہ ہے جو ضرورت کے وقت خود اگر گواہی دے، گواہی چھپانا یا حقائق کے خلاف گواہی دینا اور یا رشور  
وغیرہ کے چکر میں پڑ کر کذب بیانی سے کام لینے والا آدمی مجرم اور قابل سزا قرار پائے گا۔

ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْرِضَ فَإِنْ شَاقَّ لِعُمَرَ قَدْ شَغَلَنِي عَنْهُ ضَيْعَتِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ۔

عمر نے اس کی تشہیر کرنے کے بارے حکم دیا۔ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا کاروبار اس بارے رکاوٹ بن سکتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں سے اسے (ادنیٰ) پکڑا وہاں چھوڑاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مِنَ التَّقَطِّ لُقُطَةً تُسَادِي عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَمَّا فِيهَا حَوْلًا فَإِنْ عُرِفَتْ وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا أَكْلَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيْرُهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ يُعْرِضَهَا لَهُ وَإِنْ كَانَ قِيَمَتُهَا أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ عَرَضَهَا عَلَى قَدَرِ مَا يَلِي أَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْأُولَى وَإِنْ كَانَ الْحُكْمُ فِيهَا إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْأُولَى وَإِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَجَدَهَا فِيهِ بَرئَ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ضَمَانٌ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم یہ لیں اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی گم شدہ چیز جس کی قیمت دس درہم یا اس سے زائد ہو چکی ہو تو وہ اس کی ایک سال تک تشہیر کرے اگر اس کی تشہیر ہو جائے (اور اس کا مالک مل جائے تو درست ہے) ورنہ اسے صدقہ کر دیا جائے گا۔ اور اگر گمشدہ چیز کو پانے والا خود مفلس ہو، تو وہ خود اسے کھا سکتا ہے اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ اس کی قیمت وصول کرے یا اس جیسی چیز حاصل کرے اور اگر گمشدہ چیز کی قیمت دس درہموں سے کم ہو تو وہ جتنے دن مناسب سمجھے اس کی تشہیر کرے پھر اس کے ساتھ وہ طریقہ اختیار کرے جو پہلی صورت میں بیان ہوا ہے اور جب اس کا مالک آجائے تو اس کا حکم پہلی صورت جیسا ہو گا اور اگر اس (گمشدہ) چیز کو اسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا تو اٹھانے والا بری الذمہ ہو جائے گا اور اس پر کسی قسم کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ آپ کعبۃ اللہ کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ جس نے گمشدہ کوئی چیز اٹھائی وہ خود گمراہ (گمشدہ) ہے۔

۸۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَ إِلَى الْكُفَّةِ مَنْ أَخَذَ ضَالَةً فَهُوَ ضَالٌّ۔



قَالَ يَزِيدُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَا امْرَأَتَكَ  
أَنْ تَأْكُلَهَا لَوْ شِئْتُ لَمَّا تَأْخُذْهَا

ۛ ۛ ۛ ۛ

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم  
اس کی تشہیر کرو، اس نے عرض کیا: میں نے اس کی  
تشہیر کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مزید تشہیر کرو  
عرض کیا میں نے مزید تشہیر کی ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا  
کہ اسے کھاؤ اور اگر تم چاہو تو اسے نہ بکرو۔

حضرت ثابت بن صہاک انصاری رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ انھوں نے ”مقام حرہ“ میں ایک اونٹ  
پایا اور اس کی تشہیر کی پھر اس صلے میں حضرت عمر فاروق  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ

۸۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ  
أَخْبَرَنَا سَمِعْتُ سَكِيمَةَ بْنَ يَسَّارٍ يُحَدِّثُ  
أَنَّ ثَابِتَ بْنَ صَهَّالٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ  
أَنَّهُ دَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَفَهُ شَحَّ

ف گرا ہوا بچہ مل جائے تو اسے ”لقیط“ کہا جاتا ہے۔ اگر بچے کے ہلاک ہونے کا یقین ہو تو اسے اٹھانا ضروری ہے  
ورنہ اسے اٹھانا مستحب ہے۔ بچے کو اٹھانے والے کو ملقط کہا جاتا ہے۔ لقیط کو اٹھانے والے سے کوئی زبردستی  
حاصل نہیں کر سکتا۔ لقیط کو اٹھانے والا خلیفہ وقت کو اطلاع دینے کے بعد جتنی رقم خرچ کرے گا وہ بیت المال  
سے وصول کر سکتا ہے۔ لقیط کو اٹھانے والے پر لازمی ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور اگر تحصیل علم کی  
صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اسے صنعت و حرفت سکھانے کا انتظام کرے تاکہ وہ بے کار ہو کر نہ رہ جائے۔

(مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت، جلد ۹، صفحہ ۵، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور)

گرا ہوا مال مل جائے تو اسے ”لقطہ“ کہا جاتا ہے اگر کسی کا خیال ہو کہ اس چیز کے مالک کو تلاش کر کے اسے دے  
دے گا تو اسے اٹھانا مستحسن و مستحب ہے اور اگر مالک کو تلاش کر کے دینے کا قصد نہ ہو تو اسے نہیں اٹھانا چاہیے۔ کوئی  
بھی چیز گم ہوئی مل جائے تو مالک کو دینے کی نیت سے اٹھالینا بہتر ہے، کیونکہ نہ اٹھانے کی صورت میں وہ چیز  
ضائع ہو سکتی ہے یا کوئی ایسا آدمی اٹھا سکتا ہے جو مالک کو نہیں دے گا۔ لفظ اٹھانے والے کے حق میں امانت کی  
حیثیت رکھتا ہے لفظ اٹھانے والے پر ضروری ہے کہ اتنی مدت خوب تشہیر کرتا رہے کہ یقین ہو جائے کہ اب مالک  
نہیں آئے گا۔ اگر مالک نہ آیا تو وہ چیز کسی غریب کو صدقہ کی جا سکتی ہے اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو  
اسے اختیار ہے چاہے تو صدقہ برقرار رہنے دے تو اسے ثواب مل جائے گا ورنہ وہ چیز واپس بھی لے سکتا ہے۔ اگر  
اٹھانے والا غریب ہے تو اعلان کے بعد اس چیز کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔

۸۵۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالشُّفْعَةِ  
فِيمَا لَا يُقْسَمُ فَإِذَا دَقَّعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ فِي هَذَا  
أَحَادِيثٌ مُّخْتَلِفَةٌ قَالَ الشَّرِيدُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ  
مِنَ الْجَارِ وَالْجَارِ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ بَلَّغْنَا ذَلِكَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم زمین (جو  
تقسیم شدہ نہ ہو) شفعہ کا فیصلہ کیا۔ پس جب حدود کا  
تعیین ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک  
اس سلسلے میں مختلف احادیث مبارکہ آئی ہیں (زمین میں)  
شریک پڑوسی کی نسبت زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی  
غیر پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اس سلسلے میں ہمیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روایت پہنچی ہے  
حضرت عمرو بن شہید رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت  
شہید بن سوید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی  
شفعہ کے بارے زیادہ معتد ہے، اس روایت سے ہم  
دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۵۳- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ يَسْلَى الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الشَّرِيدِ  
عَنْ أَبِي الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقِيمٍ  
وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
مِنْ عُقْمَانَا

## ۲۔ بَابُ الْمَكَاتِبِ

### مکاتب کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مکاتب وہ غلام ہے جس پر  
بطور مکاتبہ (آزادی کی رقم) کوئی چیز ہو۔ ف

۸۵۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَّا  
بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَاتِبِهِ شَيْءٌ

ف مکاتب اس غلام کو کہا جاتا ہے جس کے آقا نے اسے کما ہو کہ تم اتنی رقم لے آؤ تو تم آزاد ہو (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَإِسْمَا  
يَعْنِي بِذَلِكَ مَنْ أَخَذَ هَآلِيكَ هَبَ بِهَا  
فَأَمَّا مَنْ أَخَذَ هَآلِيكَ أَوْ لِيَعْرِضَهَا  
فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ  
یہ حکم اس شخص کے بارے جو اس پر قبضہ کرنے کی نیت  
سے پکڑے اور جو واپس (مالک کو) دینے کے ارادے  
پکڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

## ۱۔ بَابُ الشُّفْعَةِ

### شفعہ کا بیان

۸۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عُمَارَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو  
ابْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي أَرْضٍ فَلَا شُفْعَةَ  
فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بَيْرٍ وَلَا فِي فَخْلٍ وَلَا فِي غَلٍّ  
فہا یداد غیر منقولہ مثلاً گھر، پلاٹ اور دکان وغیرہ کوئی آدمی خرید لیتا ہے تو اتنی ہی قیمت میں کوئی دوسرا شخص اس کا  
حقدار قرار پا جائے تو اسے ”شفعہ“ کہا جاتا ہے اور حقدار قرار پانے والے کو شفیع کہا جاتا ہے۔ شفیع کی چھ

شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔  
(۱) جائیداد بیع یعنی خرید و فروخت کے ذریعے کسی کے نام منتقل ہوئی ہو لہذا صدقہ، وراثت اور وصیت وغیرہ کی  
جائیداد میں شفیع درست نہیں ہوگا۔ (۲) جائیداد غیر منقولہ ہو، گویا جائیداد منقولہ میں شفیع نہیں ہوگا۔ (۳) جائیداد سے  
مالک کی ملکیت ختم ہو چکی ہو لہذا اگر فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو تو شفیع نہیں ہوگا۔ (۴) جس جائیداد کے بارے  
شفیع کیا گیا ہے وہ شفیع کے قبضہ میں ہو۔ (۵) اس جائیداد کی فروخت کے بارے شفیع نے صراحت سے اور نہ اشارۃ  
رماسندی کا اظہار کیا ہو (بہار شریعت)

شفیع کے تین مراتب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں :-  
(۱) شفیع جائیداد میں شریک ہو (۲) جائیداد اس کے قبضے میں ہو اور (۳) متصل بمسایہ



بَقِيَ كَانَ مِيرَاثًا لَوَسَّ ثَمَنَهُ الْأَخْذَارِ مَنْ  
كَانُوا۔

۸۵۶۔ أَخْبَرَكَ مَالِكُ الْأَخْبَرِ فِي الثَّقَةِ عِنْدِي  
أَنَّ عُمَرَوَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ  
سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ  
ثَمَنَ هَلَكِ الْمَكَاتِبُ وَتَرَكَ بَيْنَهُنَّ أَيْسَعُونَ  
فِي مَكَاتِبِهِ أَيْسَعُهُمْ أَمْ هُمْ عَيْدٌ فَقَالَ بَلَى  
يَسْعُونَ فِي كِتَابَةِ أَيْسَعُهُمْ وَلَا يُؤْصَرُ عَنْهُمْ  
لِمَوْتِ أَيْسَعُهُمْ شَيْءٌ۔

فوت ہو جائے پہلے لوگوں کا قرضہ ادا کیا جائے گا۔ پھر  
اس کی مکاتبت کی باقی ماندہ رقم ادا کی جائے گی  
پھر باقی ماندہ رقم اس کے آزاد و رثاء میں تقسیم ہوگی۔  
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک ثقہ راوی کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عروہ بن  
زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے ایسے  
آدمی کے بارے سوال کیا گیا جس نے اپنی ذات اور  
اپنے بیٹے کے بارے مکاتبت (آقا سے رقم کے عوض  
آزادی کا فیصلہ) کی پھر وہ فوت ہو گیا اور اس نے بیٹے  
بھی چھوڑے ہوں کیا وہ بیٹے اپنے باپ کی مکاتبت  
کے بارے کوشش کر سکتے ہیں (محنت و مزدوری کر کے)  
یا وہ غلامی کے زمرے میں ہوں گے؟ راوی حدیث کا  
بیان ہے کہ انھوں نے جواب دیا کہ بیٹے اپنے والد کی  
مکاتبت کے سلسلے میں کوشش کریں اور ان کی ذلت  
سے ان کے حقوق متاثر نہیں ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں، یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ کا قول ہے کہ جب وہ (مکاتبت کی رقم) ادا کر دیں  
گے تو سب کے سب آزاد ہو جائیں گے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک  
راوی نے مجھے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا اپنے مکاتبت سے سونا اور چاندی بطور  
کتابت وصول کر لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر  
جانتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ فَإِذَا آدُوا عَتَقُوا جَمِيعًا۔

۸۵۷۔ أَخْبَرَكَ مَالِكُ الْأَخْبَرِ فِي مُخْبَرٍ أَنَّ  
أَمْرَ سَلَمَةَ تَرَوِجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ تُقَاطِعُ مَكَاتِبَ بَيْتِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ  
وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِي شَهَادَتِهِ  
وَحُدُودِهِ وَجَمِيعِ أَمْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا سَبِيلَ  
لِمَوْلَاهُ عَلَى مَالِهِ مَا دَامَ مُكَاتِبًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وہ (مکاتب) شہادت محدود  
اور دوسرے تمام امور میں غلام کے قائم مقام ہے سوائے  
اس کے کہ جب تک وہ مکاتب ہوگا آقا کو اس کے  
مال و متاع سے کوئی عمل دخل نہیں ہوگا۔

۸۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ  
الْمَكِّيُّ أَنَّ مَكَاتِبًا لِرَبِّهِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ  
وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِّنْ مَّكَاتِبِهِ وَدُيِّرَتْ  
النَّاسِ وَتَرَكَ ابْنَهُ فَأَشْكَلَ عَلَى عَامِلٍ مَّكَّةَ  
الْقَصَا فِي ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ  
أَنِ ابْدَأْ بِدُيُورِ النَّاسِ فَأُخْضِرَهَا ثُمَّ اقْضِ  
مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِّنْ مَّكَاتِبِهِ ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ  
مِنْ مَّالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوَالِيهِ۔

حضرت حمید بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
بیشک حضرت ابن متوکل رضی اللہ عنہ کا ایک مکاتب  
(غلام) تھا جو مکہ مکرمہ میں فوت ہو گیا اس نے اپنا حق  
مکاتبت (رقم) اور لوگوں کا قرض چھوڑا، اور اس نے  
ایک لڑکی بھی چھوڑی۔ اس کے بارے مکہ مکرمہ کے  
گورنر کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا اس نے اس بارے  
عبدالملک بن مروان کو ایک خط لکھا جس کے ذریعے ان  
سے اس بارے دریافت کیا۔ حضرت عبدالملک بن مروان  
نے جواب تحریر کیا کہ سب سے پہلے لوگوں کے قرض ادا  
کر دیکھو اس (متوفی) پر جو حق مکاتبت (رقم) باقی ہے  
اسے ادا کرو۔ پھر باقی رقم اس کی بیٹی اور موالی کے  
درمیان تقسیم کر دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُضَائِهَا إِنَّمَا إِذَا مَا  
بُيِّنَ بِدُيُورِ النَّاسِ ثُمَّ بِمَكَاتِبِهِ ثُمَّ مَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کہ جب مکاتب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۲ سے آگے) جب وہ متعین و مقرر رقم اپنے آقا کے لیے لے آئے گا تو آزاد ہو جائیگا اگر مکاتب فوت ہو جائے اور اس کے  
ذمہ آقا کی کچھ رقم باقی ہو تو متوفی (مکاتب) کی میراث سے آقا کی رقم پوری کی جائیگی پھر اس کا باقی ماندہ قرض ادا کیا جائے  
اور پھر جو وراثت بچے گی وہ متاع میں تقسیم کی جائے گی۔

إِنَّ الْقَضَا نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّ مَا وَقَعَتْ فِي سَبَاقِ فَوَقَعَتْ  
يَوْمًا فِي إِبِلٍ فَسَبَقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
كَأَيَّةَ أَنْ سَبَقَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا  
أَوْ أَمَادُوا رَفَعُوا شَيْءًا وَفَضَعَهُ اللَّهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ لَا بَأْسَ فِي  
التَّصْلِيلِ وَالْعَافِرِ وَالْحَقِّ -

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قصواء نامی اونٹنی  
جب بھی دوڑ میں حصہ لیتی آگے بڑھ جاتی تھی۔ ایک دن  
دوڑ میں وہ پیچھے رہ گئی تو مسلمان اس کے پیچھے رہ جانے  
سے بہت پریشان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: لوگ جب کسی چیز کو آگے بڑھائیں یا دیر پر رہنے  
کا ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ اسے پیچھے کر دیتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس سے  
دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تیراندازی میں، سم والے جانور اور  
موزے والے جانور میں دوڑ کا مقابلہ کرنے میں کوئی  
حرج نہیں۔ ف

## ۱۷۔ ابواب السیر

### البواب سیر

۸۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا  
أُتِيَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ لَا قَشَا لَآلِي  
فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انھیں یہ روایت پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: جس قوم میں چوری علم ہو جائے تو ان کے  
دلوں میں رعب ڈالاجاتا ہے جس قوم میں زنا عام ہو جائے  
اس میں اموات (موتیں) عام ہو جاتی ہیں۔ جس قوم میں

ف گھوڑ دوڑ اگر بغیر کسی شرط یا عوض کے ہو، تو جائز ہے اور اگر کسی شرط یا عوض سے ہو تو ناجائز ہے۔

(حاشیہ مؤطا محمد رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۶۶، کراچی)

اس کی وجہ یہ ہے کہ شرط کی صورت میں جیتنے کے سبب جو رقم یا عوض وصول کیا جائیگا وہ سود کی طرح مقصور ہوگا جس کے  
لینے دینے سے کہ مدت، عداوت اور بغض کی راہ ہموار ہوگی جو ایک قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کا سبب ہوگی۔



## ۳۔ بَابُ السَّبْقِ فِي الْخَيْلِ

### گھوڑ دوڑ کا بیان

۸۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَيْسَ  
بُرْهَانُ الْخَيْلِ بَأْسٌ إِذَا الْوَحْلُوا فِيهَا فَحِلْلَانِ  
سَبَقَ أَحَدُ السَّبْقِ وَلَانِ سَبَقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ  
كُنَى ع

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے  
سنا کہ گھوڑ دوڑ میں کوئی حرج نہیں جب وہ مقابلہ  
کرنے والے کسی محل کو درمیان میں داخل کر لیں (تیسری  
شخصیت کو درمیان میں لے آئیں) اگر وہ مسابقت (دوڑ)  
میں جیت گیا تو وہ (انعام وغیرہ) وصول کرے گا اور  
اگر وہ پیچھے رہ گیا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ مکروہ (ممنوع)  
ہے جبکہ دونوں یہ شرط طے کر لیں کہ جس کا گھوڑا جیت  
جائے گا وہ رقم وغیرہ وصول کرے گا تو یہ جوئے کی مثل  
ہوگا اور اگر مقابلہ (گھوڑ دوڑ میں) دو آدمی ہوں تو شرط  
ایک کی طرف سے ہو یا تین آدمی ہوں تو ان میں سے  
دو کی طرف سے شرط ہو تیسرے کی طرف سے نہ ہو کہ اگر  
وہ (تیسرا) جیت گیا تو انعام وصول کرے گا لیکن اگر  
آگے نہ بڑھ سکا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہوگی تو اس میں  
کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
کے نزدیک محلل کا یہی مفہوم ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْنَا يَكْرَهُ  
مِنْ هَذَا أَنْ يَصْنَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا  
فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا أَخَذَ الشَّيْءَ جَمِيعًا  
فَيَكُونُ هَذَا كَالْمَبَايَعَةِ قَامًا إِذَا كَانَ  
السَّبْقُ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ كَالْوَأْتِلَةِ وَالسَّبْقُ  
مِنْ ائْتَيْنِ مِنْهُمْ وَالثَّالِثُ كَيْسَ مِنْهُ  
سَبَقٌ أَخَذَ وَلَانِ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرِمْهُ  
فَهَذَا إِلَّا بَأْسٌ يَمُورُ أَيْضًا وَهَذَا الْمُحْلَلُ الَّذِي  
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

۸۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنْ

مفسر کے لیے ہے۔

## اِبَابُ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

### کسی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں عطیہ دینے کا بیان

۸۶۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ قَرَاءَةُ ابْلَغَ رَأْسٍ مَغْرَايَةٍ كَهَوْلَةٍ-

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے دریافت کیا گیا جو اللہ کی راہ میں عطیہ دیتا ہے انھوں نے جواباً فرمایا: جب وہ چیز مجاہدین تک پہنچ جائے تو وہ (اس کا اجر و ثواب) اسی کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْلَغَ وَادِي الْقُرَى كَهَوْلَةٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَائِنَا إِذَا دَفَعَهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ كَهَوْلَةٍ-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ چیز ”وادی قریٰ“ میں پہنچ جائے تو وہ اس کی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے فقہاء نے فرمایا جب اس چیز کا مالک کسی کو دے دیتا ہے تو وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔

**ف** عطیہ کا زیادہ اجر و ثواب یہ ہے کہ کسی غریب، مسکین، یتیم، بیوہ عورت، دینی طالب علم اور یا مجاہد کو دیا جائے۔ ایک روپیہ بطور عطیہ اللہ کی راہ میں دینے سے دس روپے کا اجر و ثواب ملے گا۔ قرآن پاک میں ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مَثَالٍ هَذَا۔ جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ قبیل سی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتی ہے اور اس کا اجر و ثواب اسے عطا کیا جائے گا۔

تَقْصُ قَوْمَ الْمَكِّيَّاتِ دَالِيْمِزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ  
وَلَا حَكْمَ قَوْمٍ يَغْيِرُ الْحَقُّ إِلَّا قُتِلَ فِيهِمُ الدَّمُ  
وَلَا خَتَرَ قَوْمٍ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلِطَ عَلَيْهِمُ  
الْعَدُوُّ۔

۸۶۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً  
قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا لِأَيِّدٍ كَثِيرَةً فَكَانَ سَهْمَانُهُمْ  
إِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَتُفْلًا بَعِيرًا بَعِيرًا۔

كَانَ مُحَمَّدٌ كَانَ الثَّقَلُ لِرَسُولِهِ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقِلُ مِنَ الْخُمْسِ  
أَهْلَ الْحَاجَةِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلِ  
الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَكَانَ  
نَقْلُ بَعْدِ إِخْرَاجِ الْغَنِيْمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمْسِ  
الْمُحْتَاجِ۔

مال اور تول میں کمی عام ہو جائے، ان کا رزق کم کر دیا جاتا  
ہے جو قوم حق و انصاف سے فیصلے نہ کرے اس میں  
خونریزی عام ہو جاتی ہے اور جو قوم اپنے عہد و پیمان  
کی پرواہ نہیں کرتی تو اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نجد“ کی طرف ایک  
سریہ (جماعت) بھیجا جنہوں نے بہت سے اونٹ  
بطور مال غنیمت پائے ان میں (شرکاء) سے ہر ایک  
کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ایک ایک اونٹ مزید  
انعام میں ملا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”نفل“  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم ”خمس“ ممتازوں میں تقسیم فرمادیتے اور بیشک  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ  
اے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم! اعلان فرمادیتے کہ  
”انفال“ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے ہے لیکن آج کے دن مال غنیمت کی تقسیم  
ہو جانے کے بعد ”انفال“ نہیں ہے۔ مگر خمس وہ

ف ”سیر“، ”سیرۃ“ کی جمع ہے اس کا معنی ”طریقہ“ ہے اور علماء کی اصطلاح میں ”مغازی و جہاد“ کے  
احوال و واقعات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کو میدان جہاد میں اترنے سے  
قبل کچھ ہدایات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں کہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے البتہ  
جو مقابلے میں آئے اسے ضرور قتل کیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت سے ارشاد فرماتے کہ  
دشمن کی زمین سے درختوں کو نہ اکھاڑا جائے اور انھیں نقصان نہ پہنچایا جائے۔ آپ مجاہدین کو مال غنیمت سے  
خصوصی حصہ عطا فرماتے۔



۸۶۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا -

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
فَاغْتَرَضَهُمْ بِمِيقَاتِهِمْ مَنْ قَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ  
عَلَيْهِ لِأَنَّهُ أَحْلَى دَمَهُ بِأَعْدَاءِ النَّاسِ  
يُسَيِّفُ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر  
ہتھیاراٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس  
شخص نے مسلمانوں پر ہتھیاراٹھایا اور ان کے قتل کے  
درپے ہوا پھر اسے کسی نے قتل کر دیا تو قاتل پر کوئی  
چیز لازم نہیں ہوگی۔ کیونکہ مقتول نے لوگوں پر ہتھیار  
اٹھا کر خود اپنے خون کو حلال قرار دے دیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے  
ہوئے سنا: کیا میں تم کو ایسی خبر بتاؤں یا ایسی بات  
نہ بیان کروں جو بہت سی نمازوں اور صدقات سے بہتر  
ہو؟ لوگوں نے کہا: بتائیں ہاں۔ انہوں نے بتایا: دو  
آدمیوں کے درمیان صلاح کروانا ہے اور تم بغض سے  
بچو کیونکہ وہ مونڈنے والا ہے۔

۸۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِلَّا أَخْبَرَكُمْ  
أَوْ أَحَدًا فُكُّوْهُ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلَاةِ وَ  
الصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ  
الْبَيْنِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبُغْضُ فَيَا كَمَا هِيَ  
الْحَالَةُ -

فَإِسْلَامُ مَنْ سَلَمَتْ كَالْمَرْءِ هِيَ اس لیے کسی انسان پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا تو کسی انسان کے قتل کرنے  
کیسے اجازت دے سکتا ہے؟ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کو گالی نکالنا فسق (بے حیائی) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔  
لیکن افسوس! شرمناک بات ہے کہ آج ہم اپنے دین کے سنہری اصولوں کو بھلا کر ایک دوسرے کے گلے کو کاٹنا اور قتل کرنا  
بچوں کا کھیل تصور کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان کو قتل کرنا تمام انسانوں کو قتل کرنے  
کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچا لینا تمام انسانوں کی جان بچانے کے برابر ہے۔ قرآن کے اس عظیم قانون کو  
مذہب رکھتے ہوئے ہمیں احترام انسانیت معلوم ہونا چاہیے۔

۲- ایک حدیث میں آتا ہے کہ دو ناراض آدمیوں میں سے جو پہلے صلح کر لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہلے داخل کرے گا، اس بات  
کے مطابق ناراض لوگوں کو از خود صلح کر نیکی کو شش کر نی چاہیے اگر وہ خود نہ کریں تو دوسرے لوگوں کیلئے بھی یہ نیکی کا کام ہے کہ دونوں کی  
رخش کو ختم کر کر ناراضگی دور کر دیں۔ صلح کرنا نفلی نماز اور نفلی صدقہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## ۲۔ بَابُ إِثْمِ الْخَوَارِجِ وَمَا فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ

### امام کی ہدایت اور جماعت کی فضاہیت

۸۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْدِثُ  
فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ  
وَعَلَمَ أَعْمَالَكُمْ مَعَ أَعْمَالِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ  
لَا يُجَاوِزُونَ حَتَّى يَجْرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ  
مُتْرُوقِ الشَّهْرِ مِنَ الزَّيْمَةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا  
تَرَى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقَدْحِ فَلَا تَرَى شَيْئًا  
تَنْظُرُ فِي الرَّيْشِ فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَتَمَارَى  
فِي الْفُتُوقِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَأَخْبَرُ  
فِي الْخُدْرِيَّ وَلَا يَنْبَغِي إِلَّا لُزُومُ الْجَمَاعَةِ۔

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا  
تم میں ایک ایسی قوم ظاہر ہو رہی ہے کہ تم اپنی نمازوں  
کو ان کے مقابلے میں اور تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال  
کے مقابلے میں حقیر (معمولی) سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں  
گے لیکن ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا وہ دین  
سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا  
ہے تم ان کے تیر کے پھل کو خون آلود دیکھو گے یا تم  
پھل میں کوئی چیز دیکھو گے اور یا قسمہ باندھنے کی جگہ میں  
کوئی چیز دیکھو گے لیکن حقیقت میں کوئی چیز نہیں ہوگی۔  
گویا شک و وہم کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ امام کی اطاعت سے  
منہ پھیرنے میں بھلائی نہیں ہے۔ صرف اور صرف جماعت  
کو لازم پکڑنا چاہیے ف

۱۔ اس حدیث میں عظمت الہی، شانِ مصطفوی، شانِ اولیاء و صالحین کے منکر لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے  
مثلاً بخدری، رافضی، قادیانی اور پرویزی وغیرہ لوگ ہیں۔  
۲۔ ایک روایت میں "اتبعوا اهل السنة والجماعة" تم اہل سنت و جماعت کو لازم پکڑو، اس حدیث  
سے الحمد للہ ہماری جماعت کا نام "اہل سنت و جماعت" ثابت ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَارِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ  
رَجُلٌ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مِنْ قَبْلِ أَبِي مُوسَى فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ  
ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ مُعْرِبَةٍ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ  
رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ  
بِهِ قَالَ قَرَبْتَنَا فَصَرَبْنَا عَنْقَهُ قَالَ عُمَرُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَيْهِ بَيْتًا ثَلَاثًا  
وَأَطَعْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيْفًا فَاسْتَبَشَرُوهُ  
لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ الْهُمَّ  
إِنِّي لَأَمْرٌ وَلَمْ أَحْضَرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذْ  
بَلَغْتَنِي -

حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ  
عنه کی طرف سے ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
اس سے لوگوں کے بارے دریافت کیا تو اس نے آپ  
رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس  
کوئی تازہ خبر ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں: وہ یہ ہے  
کہ ایک شخص نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کر لیا  
(مرتد ہو گیا)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم لوگوں  
نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا:  
ہم نے اسے گرفتار کر کے اسے قتل کے گھاٹ اتار دیا۔  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تین دن تک  
کسی گھر میں بند کر کے ہر روز مناسب خوراک دے کر  
اسے توبہ کی تلقین کرتے تو ممکن تھا کہ وہ توبہ کر لیتا اور  
حکیم الہی کی طرف رجوع کر لیتا؟ اے اللہ! بیشک میں نے  
حکم نہیں دیا، میں (اس موقع پر) حاضر نہیں تھا اور میں  
راضی بھی نہیں ہوں جبکہ اس کی اطلاع مجھے ملی ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر امام  
چاہے تو مرتد کو تین دن کی مہلت دے سکتا ہے جبکہ  
اسے توبہ کرنے کی امید ہو یا اس سلسلے میں مرتد خود اس  
سے سوال کرے اور اگر توبہ کی امید نہ ہو اور مرتد بھی اس  
بارے سوال نہ کرے تو اسے قتل کر دیا تو اس میں  
کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ شَاءَ إِلَّا مَا رَأَى  
الْمُرْتَدُّ ثَلَاثًا إِنْ طَمِعَ فِي تَوْبَتِهِ أَوْ سَأَلَ  
عَنْ ذَلِكَ الْمُرْتَدُّ وَإِنْ لَمْ يَطْمَعْ فِي ذَلِكَ  
وَلَمْ يَسْأَلِ الْمُرْتَدُّ فَقَتْلُهُ لَا بَأْسَ  
بِذَلِكَ -

**ف** یقیناً مرتد فی الفور واجب القتل ہوتا ہے لیکن اس مقام پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا توبہ کی تلقین کے بارے  
فرمانا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی برادت کرنے سے ان کی دوراندیشی، سیاست، تقویٰ اور خشیت الہی کا اظہار ہوتا ہے۔



### ۳۔ بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ

#### عورتوں کے قتل کرنے کا بیان

۸۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاحَى فِي بَعْضِ مَغَازِيِرِ امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَتَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَا حُدَّ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْتَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمَغَازِيِرِ امْرَأَةٌ وَلَا شَيْخٌ فَإِنْ لَاحَظْنَا تَقَاتِلَ امْرَأَةً فَتُقْتَلُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع پر ایک عورت قتل شدہ دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ف حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی لڑائی میں نہ کسی عورت کو قتل کیا جائے اور نہ کسی بوڑھے آدمی کو سوائے ایسی عورت کے جو لڑائی میں حصہ لے، اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔

### ۴۔ بَابُ الْمُرْتَدِّ

#### مرتد کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے

۸۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

ف ایک روایت میں بچوں اور عورتوں کے ساتھ لڑھوں کا بھی ذکر ہے اور ایک روایت میں دشمن کے مفتوحہ علاقے سے درخت اکھاڑنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس سے اسلام کے قانون ”امن عالم“ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے نیز اس سے ”احترام النسائیت“ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ آسمانِ عدل و انصاف کے درخشندہ آفتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اعلان کر دیا تھا کہ اگر دریائے نیل کے کنارے یہ کتا بھی پیاسا مر گیا تو رضی اللہ عنہ اپنے اللہ کے حضور اس کا جواب دہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَذْبَحُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ  
أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّيْبَارَ وَالذَّهَبَ كُلَّ  
ذَلِكَ مَكْرُوهٌ إِلَّا كَوْبَرٍ مِنَ الصَّغَارِ وَالْكِبَارِ  
وَلَا يَأْسُ بِمَا لَا مَاتَ وَلَا بَأْسُ بِهِ أَيُّضًا  
بِأَنْهَذَا يَرَاتُ الْمُسْلِمُ لِلْمَحَارِبِ مَا لَهُ  
يَعْدِلُ الْيَوْمَ مِلَاحًا أَوْ دِرْعًا وَهُوَ قَوْلُ  
آبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص  
کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ریشم، ریشمی کپڑا اور سونا پہنے  
یہ سب چیزیں چھوٹے بڑے مردوں کے لیے مکروہ ہیں لیکن  
عورت کے لیے کوئی مضائقہ نہیں اور حربی مشرک کو بطور  
تحفہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں جبکہ اسے ہتھیار اور ذرہ بطور  
بدیہ (تحفہ) نہ دی جائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۶۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ

(مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۶۹۔ أَحَبَرْنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۴ کا) جب مجاہد بن مدنیہ طیبہ کے قریب گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تو ان کے ساتھ مل کر ان کے  
استقبال کے لیے تشریف لے گئے، مجاہد بن کولم ہوا کہ حضرت امیر المؤمنین تشریف لارہے ہیں تو انھوں نے مالِ غنیمت  
ریشم اور دیبلے کرپن لیا۔ حضرت امیر المؤمنین نے جب انھیں ریشم و دیبا پہننے ہوئے دیکھا تو ناراض ہو گئے اور اپنا چہرہ پھیر لیا  
اور فرمایا کہ یہ روزخیوں کا لباس ہے اس لیے اسے اتار کر پھینک دو۔ مجاہد بن نے اپنے اس عمل کے سلسلے میں معافی مانگی  
اور عرض کیا کہ مالِ غنیمت جو نعمت الہی ہے اس کے اظہار کے لیے ہم نے اسے استعمال کیا ہے۔

(امام محمد، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۱، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چند دنوں کے لیے گھر سے تشریف لے گئے تو آپ کے بیٹوں اور  
بیٹیوں نے ریشمی کپڑے زیب تن کر لیے اور جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو ریشمی کپڑے اتارنے کا  
حکم دے دیا چنانچہ مردوں نے ریشمی کپڑے اتار دیے اور عورتوں نے پہنے رکھے۔

(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۲، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ مردوں کے ریشم، دیبا اور ریشم کا کپڑا استعمال کرنا حرام ہے۔

## ۵۔ باب مَا يَكْرَهُ مِنْ تَبَسُّعِ الْحَرِيرِ وَالذَّيْبِ

### ریشم اور ریشمی کپڑے پہننے کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُرُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَشْتَرَيْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللَّوْفُودُ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ كَفَلَ لَكَ فِي الْإِخْدَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَارٍ وَمَا قُلْتُ قَالَ إِنِّي لَحَرَّ أَكْسُكُمَا لَتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَحَالَه مِنْ أُمَّهِ مُشْرِكًَا بِمَكَّةَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد نبوی کے دروازے کے قریب خالص ریشمی کپڑا فروخت کیا جا رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ یہ خالص ریشم کا کپڑا خرید لیں اور جمعۃ المبارک کے اور جب آپ کی خدمت میں وفود آئیں تو اسے استعمال فرمایا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شخص کپڑا پہنے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے کپڑے لائے گئے تو ان میں سے ایک (جوڑا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے (جوڑا) مجھے پہنا دیا ہے جبکہ آپ عطار و کپڑے سلسلے میں جو فرما چکے ہیں وہ مستحضر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ کپڑا تمہیں پہننے کی غرض سے نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑا مال کی طرف سے شریک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔ ف

ف مسلمانوں کے لیے ریشم اور ریشمی کپڑا پہنا منع (حرام) ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دشمن کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ اس لشکر کو فتح و کامیابی ہوئی جس کے نتیجے میں بہت سا مال غنیمت لیکر لوٹے (جبار)



سکتی ہیں۔

۷۔ بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ عَلَى مَا شِئَةِ الرَّجُلِ فَيَحْتَلِبُهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ

کسی جانور کے قریب سے گزرنے اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکالنے کا بیان

۸۷۰۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ مُمَرَّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئَةِ إِمْرَةٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ  
أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُوْثِيَ مَشْرَبَةً فَتُكْسَرُ  
يَخْرَاجَتْ فَيَنْتَقِلُ طَعَامُهَا فَيَأْكُلَهَا تَحْزَنُ  
لَهُمْ ضُرٌّ وَهُمْ مَوَاشِيَهُمْ أَطْعَمَتْهُمْ فَلَا  
يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئَةِ إِمْرَةٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی  
شخص مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ برکت  
نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا  
ہے کہ کوئی اس کے طعام خانہ میں آئے اسے توڑ کر اس  
سے طعام (وغیرہ) منتقل (لے جائے) کر لے لیں اس  
سے پریشانی ہوگی۔ جانوروں کے پستان لوگوں کی خوراک  
ہے لہذا کوئی شخص مالک کی اجازت کے بغیر ہرگز دودھ  
نہ نکالے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ رُبُّهُدَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي  
لِرَجُلٍ مَرَّ عَلَى مَا شِئَةِ رَجُلٍ أَنْ يَحْتَلِبَ  
مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا وَكَذَلِكَ إِنْ مَرَّ  
عَلَى حَائِطٍ لَهُ فَيَتَرْتَقِي أَوْ شَجَرٍ فِيهِ  
ثَمَرٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا  
يَأْكُلُهُ وَلَا يَأْذِنُ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى  
ذَلِكَ فَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَعْرِمُ ذَلِكَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کے  
چارپایوں کے پاس سے گزرے اس کے لیے جائز نہیں  
ہے کہ اس نے مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکالے  
ایسے ہی جو شخص کسی کے باغ کے پاس سے گزرے جبکہ  
باغ میں کھجوریں یا ایسے درخت ہوں جن پر پھل ہو، تو  
مالک کی اجازت کے بغیر نہ تو پھل توڑے اور نہ اسے کھائے

ف یہ ڈاکہ زنی یا چوری کے زمرے میں آتا ہے جو حقوق العباد میں مداخلت ہے لہذا یہ قابلِ سزا اور شرمناک  
عمل ہے جس سے پرہیز لازمی ہے۔

ابن دینار عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتماً من ذهب فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني كنت أكره أن ألبس هذا الخاتم فنبذته وقال والله لا ألبسه أبداً قال فنبذ القاسم نحواً منيهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بکھڑی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ وہ انگوٹھی ہے جو میں پہنتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھینا۔ دیا اور فرمایا قسم بخدا! میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مرد کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ سونا، لوہے اور تانبے کی انگوٹھی استعمال کرے سوائے چاندی کے، لیکن عورتیں سونے کی انگوٹھی پہن

قال محمد بن عبد الله بن أحمد لا ينبغي للمرأة أن تتختم بذهب ولا حديد ولا صفر ولا يتختم إلا بالقضبة فأما النساء فلا بأس يتختمن الذهب لهن

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں درجے کی محبت کی علامت یہ ہے کہ جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اسے پسند کیا جائے اور جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اسے پسند نہ کیا جائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تو تمام صحابہ نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ مسلمان مردوں کے لیے سونے کا استعمال حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا ”یہ (سونا) میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے“

(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۳، محمد سعید انیسٹریٹر، کراچی)

سونے کی طرح تانبہ پتیل اور لوہا وغیرہ دھاتیں بھی مسلمان مردوں اور عورتوں پر حرام ہیں البتہ مرد سارے چاروں طرف سے کم مقدار کی انگوٹھی جو چاندی کی بنی ہوئی مرد استعمال میں لاسکتا ہے۔ (امام احمد رضا بریلوی، عرفان شریعت صفحہ ۱۴، تذیر انیسٹریٹر لاہور) عورت سونے کی انگوٹھی اور زیورات استعمال کر سکتی ہے۔ مسلمان عورتیں سونا اور چاندی دونوں استعمال کر سکتی ہیں لیکن ان کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلاً پتیل، تانبہ، لوہا، سلور اور جست وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ انگوٹھی پر نام وغیرہ لکھوایا جاسکتا ہے لیکن ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کاندھ کر دانا جائز نہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک پر تین سطروں پر یہ عبارت کاندھ تھی۔ پہلی سطر پر محمد اور رسول اور تیسری پر اللہ لکھا ہوا تھا اور یہ ترتیب نیچے سے اوپر کو تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادشاہوں کے خطوط تحریر فرماتے تو انگوٹھی کی تحریر کو بطور مہر استعمال فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِهِ الْيَهُودُ  
وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ -  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر  
فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا کہ جزیرۃ العرب سے  
یہود اور نصاریٰ کو نکال دیا تھا۔

۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يُقِيمُ الرَّجُلَ مِنْ تَجْلِيسِهِ يَجْلِسُ فِيهِ وَكَأَيُّكَرُهُ مِنْ ذَلِكَ

مسجد میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۷۳۔ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ لَا يُقِيمُهُ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ  
تَجْلِيسِهِ فَيَجْلِسُ فِيهِ -  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا کرتے تھے: کوئی شخص مجلس سے کسی کو  
اس غرض سے نہ اٹھائے کہ وہ خود اس میں

ف (البقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۲) کا جس مذہب اسلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سرزمین مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے  
تھے چند سال کی مغلوبیت کے بعد نہ صرف اس شہر میں بلکہ تمام حجاز شریف میں ایسا غالب آیا کہ اس کے بعد آج تک ملک قیامت  
تک غالب رہے گا انشاء اللہ العزیز۔ یہود اور نصاریٰ کی اکثریت اقلیت میں ایسی تبدیل ہوئی کہ اس سرزمین میں اسے  
وہ غلبہ حاصل نہ ہو سکا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان زندہ معجزہ ہے کہ تمام دنیا  
پر اسلام کی حقانیت کا پرچم لہرا رہا ہے اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے اور دنیا کا  
کوئی ایسا سرکردہ شہر نہیں ہے جس میں دینی درس گاہ قائم نہ ہو اور قال اللہ وقال الرسول کی آواز  
بلند نہ ہو رہی ہو۔

اسی حدیث کے پیش نظر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہود، نصاریٰ اور مجوسیوں کو سرزمین مدینہ طیبہ  
سے نکال دیا تھا۔ یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ جس بھی باطل قوت نے اس کے ساتھ ٹکری وہ خود پاش پاش اور  
نیست و نابود ہو گیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ظاہر و سائل قلیل بلکہ نہ ہونے کے باوجود اسلام اپنی روحانی قوت طاقت  
کی بناء پر باطل قوتوں کے دل و دماغ پر ہمیشہ سے چھایا ہوا ہے اور یقیناً یہ سلسلہ منقطع (ختم) ہونے والا نہیں ہے  
بلکہ قیامت تک جاری رہے گا۔



لَا هَلِيمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ البنتہ مجبوری کی حالت میں وہ کھاپی سکتا ہے اور مالک کو  
تَعَالَى۔ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
غنیہ کا قول ہے۔

## ۸۔ بَابُ نَزُولِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَكَأَيُّكَرَاهٍ مِنْ ذَلِكَ

### مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں ذمی لوگوں کے ٹھہرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بیشک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نصاریٰ، یہود  
اور مجوسیوں کو تین دن کے لیے مدینہ طیبہ میں ٹھہرنے کی  
اجازت دے دی تھی کہ وہ بازاروں کی سیر کر سکیں اور  
اپنی ضروریات پوری کر سکیں اور (حضرت عمر نے اعلان فرمایا)  
اس کے بعد کوئی مدینہ میں نہ ٹھہرے۔

۸۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَا فِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِالنَّصْرِيِّ وَالْيَهُودِ  
وَالْمَجُوسِ بِالْمَدِينَةِ إِقَامَةً لِيَالٍ يَتَسَرَّقُونَ  
وَيَقْضُونَ حَوَائِجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
يُقِيمُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیشک مکہ  
مکرمہ، مدینہ منورہ اور ان کے اطراف (کے علاقہ جات)  
جزیرۃ العرب میں شامل ہیں۔ بیشک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طرف سے یہ روایت پہنچی ہے کہ جزیرۃ العرب  
میں دو دین باقی نہیں رہ سکتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے اس حدیث کے مطابق جزیرۃ العرب سے  
غیر مسلموں کو نکال دیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا  
حَوْلَهُمَا مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى دِينَانِ  
فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَاتَّخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ  
لِهَذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جزیرۃ العرب میں دو دین ہرگز باقی نہیں رہ سکیں گے (ف)  
(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۸۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ بَلَغَنِي  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْقَى  
دِينَانِ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

اور ذکرِ الہی کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں  
لا یعنی کلام کے ساتھ دم نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سلیمان بن لیث رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ  
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
کے گھر داخل ہوئے جیکہ گھر میں ایک بچہ رو رہا تھا۔ لوگوں  
نے بتایا اسے نظر لگ گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نظر بد کا دم کیوں نہیں کرتے؟  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ذکرِ الہی کے ساتھ  
دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ مجھے (اس وقت) اس قدر سخت درد تھا کہ قریب  
تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ راوی حدیث کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم درد والی جگہ  
پر سات بار دایاں ہاتھ پھیرا اور یوں پڑھو اَعُوذُ  
بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ میں  
اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں  
ایسی برائی (درد) سے جو میں پاتا ہوں۔ راوی حدیث  
(حضرت عثمان بن ابی العاص) کا بیان ہے کہ میں نے  
ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی،  
بعد میں میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو

ذِکْرَ اللّٰهِ فَاَمَّا مَا كَانَ لَا يَعْرِفُ مِنَ الْكَلَامِ  
فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُدْرِيَ بِهِ۔

۸۷۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ  
سَعِيدٍ اَنْ سَلِمَانَ بْنَ يَسَّارٍ اَخْبَرَهُ اَنْ عُرْوَةً  
ابْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَفِي  
الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِي فَذَاكَ اَنْ يَبِى الْعَيْنِ  
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَا تَسْتَرْفُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهِ نَأْخُذُ لَا تَدْرِي بِالرَّقِيَّةِ  
بِأَسَا اِذَا كَانَتْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

۸۷۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ  
حُصَيْفَةَ اَنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ  
السَّكَنِيِّ اَخْبَرَهُ اَنْ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ ابْنِ مُطْعِمٍ  
اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنْهُ  
اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عُثْمَانُ وَبِیْ وَجَعٌ حَتّٰی کَادَ یُقْلِقُنِیْ  
قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَسْحٌ بِسَمِیْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوذُ  
بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ  
فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا کَانَ یُحِ  
فَلَمْ اَنْلُ بَعْدَ اَمْرِیْ اَهْلًا وَغَیْرَهُ۔

بیٹھ جائے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی مسلمان شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ یوں کرے کہ مجلس سے اسے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَّصِفَ هَذَا بِأَخِيهِ وَيُقِيمَهُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ۔

## ۱۔ بَابُ الرِّقَى

### دم جھاڑے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ بیمار تھیں اور ایک یورپہ عورت انھیں دم جھاڑا کر رہی تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انھیں قرآن (کی تلاوت) کے ساتھ دم کرو۔

۸۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عُمَرَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَشْكِي وَ يَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ أَرْقِيهَا بِكِتَابِ اللَّهِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تلاوت قرآن کیساتھ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالرَّقِيِّ بِمَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا كَانَ مِنْ

ف گویا یہ حق تلفی ہو گی ہمارے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ کسی مجلس میں تشریف لاتے تو جہاں جگہ خالی ہوتی بیٹھ جاتے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے تشریف لانے کی ہرگز کوشش نہ فرماتے بلکہ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو محفل میں آداب کا لحاظ رکھنے کی تلقین کرتے اور گردنیں پھلانگنے سے منع فرماتے۔



صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دودھ دو بنے کا حکم دیا

**ق** اولاد کے جو حقوق والدین پر عائد ہوتے ہیں، ان میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے نام مطلب خیر اور اچھے رکھے جائیں۔ حضرت انبیاء کرام، صحابہ کرام، اولیاء عظام، صالحین امت بالخصوص سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ناموں کو تبدیل فرمادیا کرتے تھے چنانچہ معتبر کتب میں موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کا نام ”عاصیہ“ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام تبدیل کر کے ”جمیلہ“ رکھ دیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ بلائے جاؤ گے اس لیے تم اپنے نام اچھے رکھا کرو“۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے حصول برکت کے لیے میرے نام پر اس کا نام رکھا، وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے، گویا اسم مصطفویٰ کی برکت کے سبب سے جنت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جس کا نام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہوگا، اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ دو شخص قیامت کے دن بارگاہ الہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں جنت میں جانے کا حکم ملے گا وہ عرض کریں گے اے اللہ! کس نیکی کے سبب تو ہمیں جنت میں داخل کر رہا ہے؟ حالانکہ ہم نے جنت میں جانے کا کوئی نیک کام کیا ہی نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا عَذَابٌ أَحَدًا يُسَمِّي بِاسْمِكَ فِي النَّارِ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت و بزرگی کی قسم جس آدمی کا نام تمھارے نام پر ہوگا اسے میں دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا۔ (ماخوذ از احکام شریعت)

اسلام، انبیاء، اولیاء اور صالحین کی عظمت و شان کے منکر اور گستاخ لوگوں کے ناموں پر نام نہیں رکھنے چاہئیں۔ مثلاً قارون، لامان، فرعون، ممرود، شداد، ابو جہل، ابولہب اور پرہیز و غیرہ نام رکھنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔ ایسے ہی یزید اور شمر وغیرہ نام بھی کوئی نہیں رکھے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک فال کے لیے اچھا نام رکھنا چاہیے، بُرا نام رکھنا، پکارنا کی ذمہ داری والدین پر ہے کیونکہ انھیں چاہیے اچھا نام رکھیں اور اچھے نام کے ساتھ اولاد کو پکاریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فقہی)

اس بارے حکم دیتا رہا

✽ ✽ ✽ ✽

# ۱۱۔ بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْقَالِ وَالْإِسْمِ الْحَسَنِ

## نیک فال لینے اور اچھا نام رکھنے کا بیان

۸۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِلْفُحْصَةِ عِنْدَ مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ النَّاقَةُ فَتَقَامُ

رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لَهُ مُدَّةٌ

قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ

النَّاقَةَ فَتَقَامُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ

قَالَ حَرْبٌ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ

يَحْلُبُ هَذِهِ النَّاقَةَ فَتَقَامُ آخَرُ فَقَالَ

مَا اسْمُكَ قَالَ بَعِيشٌ قَالَ اُحْلُبْ

✽ ✽ ✽

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی جو آپ کے پاس موجود تھی کے بارے فرمایا: اس اونٹنی کا کون دودھ نکالے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا مرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے اعلان فرمایا کہ اس اونٹنی کو کون دوہے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا حرب (جنگ لڑائی) تو آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے اعلان فرمایا یہ اونٹنی کون دوہے گا؟ ایک اور آدمی کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا ”بعیش“ تو آپ

ف کلام الہی (قرآن) سے دم کرنا جائز ہے اور نظربد لگنا حق ہے جسے دم کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت اسماعیل بن عیسیٰ رضی اللہ عنہما اپنے دو بیٹوں کو لے کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ان دونوں بھتیجوں کے بارے نظربد سے ڈرتی ہوں کیا میں ان پر دم کر سکتی ہوں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: تقدیر پر کوئی چیز سبقت کرتی ہے تو وہ نظربد ہوتی۔  
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷، محمد سعید انیسٹرنس، کراچی)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَكَ تَرَى  
بِالشَّرْبِ قَائِمًا بَاسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے خیال میں کھڑے ہو کر  
پانی پینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

### ۱۳۔ بَابُ الشَّرْبِ فِي أَرْنِيَةِ الْفِضَّةِ

#### چاندی کے برتن میں پانی پیتے کا بیان

۸۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي أَرْنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يَجْعَلُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے  
وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالتا ہے۔ ف

ف سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے ایک روایت میں  
ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں مدائن کی سرزمین میں حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ  
کے ساتھ ایک زمیندار کے پاس ٹھہرا وہ ہمارے لیے کھانا لایا جسے ہم نے کھایا۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا  
چنانچہ وہ آدمی چاندی کے برتن میں لے کر حاضر ہوا حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن پکڑ کر اس کے چہرے پر مارا حضرت  
خذیفہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے ہم پریشان ہو گئے۔ حضرت خذیفہ نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا  
ہے؟ تو ہم نے کہا نہیں۔ انھوں (حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: گزشتہ سال بھی میں نے اس آدمی کے ہاں قیام کیا  
تھا اور ہم نے اسے بتایا تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور شیم  
دینا سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں مشرکین کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے۔  
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الاثار، صفحہ ۲۶۱، محمد سعید انڈسٹریز، کراچی)

سونے اور چاندی کے برتن مسلمان مرد اور عورت سب کے لیے استعمال حرام ہے۔



## ۱۲۔ بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

### کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۸۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ لَا يَذِيَّانِ بِشُرْبِ  
الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ بَاسًا۔

۸۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ أَنَّ  
عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَلِيَّ  
ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كَانُوا  
يَشْرَبُونَ قِيَامًا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عائشہ اور حضرت  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر پانی پینے  
میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے  
کسی راوی نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان بن  
عفان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر پانی  
پی لیتے تھے۔

**ف** ان حضرات کا یہ عمل بیان جواز یا کسی مجبوری کی بناء پر تھا ورنہ کھڑے ہو کر پانی پینا منع ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ہرگز کھڑا ہو کر پانی نہ پیے اور جو شخص محبول کر ایسے  
(کھڑا ہو کر پی لے) وہ قتل کر لے۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا خلاف سنت اور منع ہے۔

چند قسم کے پانی احتراماً کھڑے ہو کر پیئے جاسکتے ہیں (۱) آب زم زم (۲) کسی بزرگ کا بچا ہوا (۳) استاد کا بچا ہوا  
اور (۴) وضو سے بچا ہوا پانی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آب زم زم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

دو چیزیں انسانوں اور چارپایوں کے کھانا کھانے کے درمیان امتیاز کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے چارپایوں کی طرح کھڑے ہو کر  
پانی پینا کھانا کھانا اور پیشاب کرنا خلاف شرع امور ہیں لیکن مسلمان بڑے فخر سے (معاذ اللہ) ایسا کرتے ہیں خصوصاً ولیمہ شادی  
اور دوسری تقریبات میں ان قبیح امور کا خصوصی طور پر انتہام و انتظام کیا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ  
يَأْكُلَ بِشَمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَ بِشَمَالِهِ إِلَّا مِنْ  
عَلَةٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھانا چاہیے  
اور نہ پینا چاہیے۔ ماسوائے بیماری کے۔ (یعنی دایاں  
ہاتھ کام نہ کرتا ہو)

## ۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْرَبُ تُخْرِئًا وَدَلَّ عَنْ يَمِينِهِ

کسی آدمی کا خود پانی پی کر اپنی دائیں طرف والے کو پکڑانے کا بیان

۸۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِكَيْنٍ قَدْ شَبَّ بِمَاءٍ دَعَا  
يَمِينِهِ أَعْرَاجًا دَعَا عَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَاجِيَّ  
ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ قَالَا يَمَنُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ  
پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا جبکہ (اس وقت)  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف ایک اعرابی (بدو،  
دیہاتی) اور بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دودھ) پیا پھر آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی (بدو) کو دیا اور فرمایا :  
دائیں طرف والا پھر اس کی دائیں طرف والا (حقدار  
ہوتا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا :  
اس وقت آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف  
معمر (بوڑھے) لوگ (بیٹھے ہوئے) تھے۔ آپ صلی اللہ

۸۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ دَعَا  
يَمِينِهِ غُلَامًا دَعَا عَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ  
الْغُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَذَا؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا يَكْرَهُ الشُّرْبَ

فِي أَمِيَةِ الْفِطْرَةِ وَالذَّهَبِ وَلَا تَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا

فِي الْإِنَاءِ الْمُنْقَضِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ

الْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهِ ثَنَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ چاندی اور سونے کے

برتن میں پانی پینا مکروہ (منوع) ہے لیکن چاندی کی

پالش (قلعی) کیے ہوئے برتن میں کوئی حرج نہیں

یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء

کا قول ہے۔

## ۱۴۔ بَابُ الشُّرْبِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

### دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا بیان

۸۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ خَلِيًّا كُلَّ يَمِينِهِ وَلَيْشَرِبَ

بِیَمِينِهِ كَانَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے

اور دائیں ہاتھ سے پانی پئے اس لیے کہ شیطان اپنے

بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے

**ف** کھانا کھانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ ہاتھ دھو کر بسم اللہ پڑھ کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا جائے جیسے  
دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا سنت ہے اسی طرح پانی بھی دائیں ہاتھ سے پینا سنت ہے بلکہ ہر چیز دائیں ہاتھ سے  
کھانا چاہیے۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے البتہ دایاں ہاتھ نہ ہو یا بیماری وغیرہ کے باعث  
منہ تک نہ جاسکتا ہو تو بائیں ہاتھ سے کھانا پینا جائز ہو جائے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بکتر کی بناء پر بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے  
دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کا حکم کیا۔ اس نے کہا میرا دایاں ہاتھ  
منہ تک نہیں جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید نہ جاتا ہو گا۔ چنانچہ تاحیات اس کا دایاں ہاتھ اس کے  
منہ تک نہ پہنچ سکا۔



۸۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ خَيْطًا طَادَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ  
أَنَسٌ قَدْ هَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا  
فِيهِ دُبَّاءٌ قَالَ أَنَسٌ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ  
حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمَّا آتَاهُ أَحَبَّ الدُّبَّاءَ  
مُنْذُ يَوْمَئِذٍ -

۸۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ  
فِيهِ الْجُوعَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ  
نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ  
أَخَذَتْ خُبْزًا أَتَاهَا ثُمَّ لَقَّتِ الْخُبْزَ  
بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيْ وَدَدَتْهُ  
بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے سنا کہ بیشک ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی کھانے کے لیے دعوت کی۔ راوی حدیث  
(حضرت انس رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں بھی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کے لیے گیا۔ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس  
میں کدو (شریف) تھا پیش کیا گیا حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے کدو شریف چن چن کر کھا  
رہے تھے (راوی حدیث کا بیان ہے کہ) میں اس دن  
ہمیشہ کدو شریف کو پسند کرنے لگا۔ ف

حضرت اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ  
عنها سے کہا: کہ میں نے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آواز میں کچھ کمزوری سنی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بھوک  
کی وجہ سے ہے کیا تمھارے پاس کوئی (کھانے کیلئے)  
چیز ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت ام سلیم  
رضی اللہ عنها نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر انھوں نے  
اپنی اور صحنی لی اور اس کے ایک کونے میں لپیٹ دیں۔  
پھر انھوں (حضرت ام سلیم) نے روٹیاں میری بغل میں بٹھا دیں

**ف** حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب ہنریوں سے کہ و شریف زیادہ پسند تھی۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص نے  
کہہ دیا تھا کہ مجھے کہ و شریف پسند نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: تم اپنے الفاظ واپس لو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا کیونکہ جو حسینہ  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اسے تم ناپسند کہہ رہے ہو۔

فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُفِئِدُ بِنَصِيئِي مِنْكَ  
أَحَدًا قَالَ فَتَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفْعًا يَدًا -

علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتے  
ہو کہ میں پانی ان (بڑھوں) کو دے دوں؟ اس  
(لڑکے) نے جواب دیا: قسم بخدا! آپ کی طرف سے  
ملنے والا اپنا حصہ میں کسی کو نہیں دوں گا۔ راوی حدیث  
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
کے ہاتھ میں وہ برتن دے دیا۔ ف

## ۱۶۔ بَابُ فَضْلِ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

### دعوت قبول کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے  
کسی کو ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ  
وہاں جائے۔

۸۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ فَلْيَأْتِهَا -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب  
سے بڑا کھانا ایسے ولیمہ کا ہے جس میں امیروں کو بلایا گیا  
ہو اور غریبوں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جو شخص کسی دعوت  
پر نہ آیا اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نافرمانی کی ف

۸۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ  
الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
كَانَ يَقُولُ يَتَسَّ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ  
يُدُّ عَلَى لَهَا الْأَعْيَانُ وَيُتْرَكُ السَّائِكِينَ وَ  
مَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ -

۱۔ پانی وغیرہ کا زیادہ حق دار دائیں طرف والا ہوتا ہے اس معاملے میں چھوٹے بڑے سب برابر ہیں اگر وہ اہل  
دے تو بائیں طرف والا پیشگی پانی وغیرہ استعمال میں لا سکتا ہے۔  
۲۔ البتہ ایسی دعوت جس میں غیر شرعی حرکات ہوں مثلاً گانا، مردوں و عورتوں کا اختلاط وغیرہ، اس میں شرکت حرام  
جس دعوت میں غیر شرعی امور نہ ہوں اس کو قبول کر لینا سنت ہے۔

أَيِّدُنْ بِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى  
تَشْبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَيِّدُنْ بِعَشْرَةٍ حَتَّى  
أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَهُمْ سَبْعُونَ  
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں  
کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ  
عنها کے پاس گئی کی کچی مٹی تو انھوں نے اس سے گئی  
انڈیل دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر  
جو چاہا پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب  
دس آدمیوں کو اجازت ہے وہ آئیں وہ (دس آدمی  
آئے) اور انھوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس  
چلے گئے پھر دس اور آدمیوں کو اجازت دی انھوں نے  
سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس چلے گئے پھر دس اور کو  
اجازت دی گئی تو انھوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور  
چلے گئے۔ دس اور کو اجازت دی انھوں نے سیر ہو کر  
کھانا کھایا اور چلے گئے اور دس کو مزید اجازت ملی  
انھوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس چلے گئے۔ حتیٰ  
کہ تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور ان تمام لوگوں کی  
تعداد ستتر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ  
أَنْ يُجِيبَ الدَّعْوَةَ الْعَامَّةَ وَلَا يَتَخَلَّفُ  
عَنْهَا إِلَّا لِعِلَّةٍ فَإِمَّا الدَّعْوَةَ الْخَاصَّةَ  
فَإِنْ شَاءَ أَجَابَ وَإِنْ شَاءَ كُفِيَ حُجُبٌ۔

۸۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت  
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ عام آدمی کی دعوت  
قبول کر لینی چاہیے اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔  
سوائے بیماری کے سبب کے۔ لیکن خاص آدمی کی دعوت  
اگر چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف اس سے معلوم ہوا کہ کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر قرآن وغیرہ پڑھنا سنتِ مصطفویٰ ہے کچھ لوگوں کو کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک کی  
سورتیں اور آیات پڑھنا گوارا کرتا ہے انھیں اس حدیث پر غور کرنا چاہیے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر  
ہیں آپ کی دعا کی برکات کے نتیجے میں چند افراد کا قبیل کھانا اسی آدمی کھا جاتے ہیں پھر بھی زحمت جاتا ہے۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ سِيبَهُ  
فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ  
عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرْسَلَكِ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
فَقَالَ يَطْعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ  
قَوْمًا قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ  
وَلَيْسَ عَنْهُ نَافِلٌ مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعِمُهُمْ  
كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ هُوَ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَيْتِي يَا أُمِّ سَلِيمٍ  
مَا عِنْدَكَ فَجَاءَتْ بِذَلِكَ الْخُبْرِ  
قَالَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سَلِيمٍ  
عَنْهَا تَهَا فَاذْمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَيْدِي عَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ  
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ

اور روپٹے کا کچھ حصہ مجھے اور ہادیہ پھر حضرت ام سلیم  
رضی اللہ عنہا نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لانے  
کے لیے بھیجا تو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے  
مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی موجود تھے میں  
ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟  
میں نے جواب دیا، ہاں۔ راوی حدیث کا بیان ہے  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے لیے؟  
تو میں نے جواب دیا ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو فرمایا: تم اٹھ کھڑے ہو۔  
راوی (حضرت انس) کا بیان ہے کہ میں ان کے آگے  
آگے چل پڑا پھر میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس  
واپس آیا اور ان کو اس بارے اطلاع دی حضرت ابو طلحہ  
رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا  
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت تشریف  
لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ہم انہیں  
کھا سکیں، ہم کیا کریں؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا  
جواب دیا: اللہ ورسولہ اعلم اللہ تعالیٰ اور  
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر جانتے ہیں  
راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چل کر رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ملے۔  
حضرت ابو طلحہ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں  
ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم  
جو چیز بھی تمہارے پاس ہے میرے ہاں لے آؤ حضرت  
ام سلیم رضی اللہ عنہا نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی

بھٹی میل (کھوٹ وغیرہ) کو دور کر دیتی ہے اور خالص  
سوئے کو محفوظ کر لیتی ہے۔ ف

**ف** ہجرت سے قبل مدینہ طیبہ کا نام ”یثرب“ (بیماریوں کا گھر) تھا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اس سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا تو اس کا نام مدینہ طیبہ (اللہ کی رحمتوں کا شہر) پڑ گیا۔ اس شہر مقدس کے جتنے نام ہیں اتنے تمام روئے زمین پر کسی شہر کے نہیں ہیں۔ اس مقدس شہر کے تقریباً ایک سو نام ہیں ان میں سے مشہور ترین نام شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ میں درج فرمائے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ؟ بعض لوگوں نے مکہ مکرمہ کو افضل قرار دیا ہے اور بعض مدینہ طیبہ کو۔ اور دونوں کے دلائل اپنی اپنی جگہ پر قوی و مضبوط ہیں لیکن اس بات میں سب متفق ہیں کہ جس جگہ پر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں وہ کعبۃ اللہ، عرش اعظم، بیت المعمور اور جنت بئریں سے بھی اعلیٰ و افضل ہے مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے، کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الْمَدِينَةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّةَ“ مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔“

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ لَنَا الْمَدِينَةَ كَحَبِّبْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ دُلّٰی اللّٰہ! ہمارے لیے مدینہ طیبہ کو محبوب بنادے جتنا ہمارے نزدیک مکہ مکرمہ محبوب ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذب القلوب الی دیار المحبوب، صفحہ ۲۵، نوری بکٹر پولا ہور)

(۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ مَاتَ فِي الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ جو شخص مدینہ طیبہ میں فوت ہوا، قیامت کے دن میں اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔“

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْمَتْ قَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا“ جس شخص میں اس بات کی طاقت ہے کہ تو اسے چاہیے کہ مدینہ طیبہ میں مرے، جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوگا میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔“

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَآيَنَا مَكَّةَ دُلّٰی اللّٰہ! ہمیں مکہ میں موت نہ دے۔“

(۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدٍ رَّسُوْلِكَ دُلّٰی اللّٰہ! تو ہمیں اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ (جاری ہے)

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ  
كَافٍ لِثَلَاثَةٍ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِارْبَعَةٍ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا  
کھانا تین کے لیے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لیے  
کافی ہوتا ہے۔

## ۱۔ بابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

### فضیلتِ مدینہ کا بیان

۸۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَحْمَرَ ابْنًا بَايَعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَصَابَهُ  
وَعَلَتْ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلِي بَيْعِي قَابِي ثُمَّ  
جَاءَ فَقَالَ أَقْلِي بَيْعِي قَابِي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ  
أَقْلِي بَيْعِي قَابِي فَخَرَجَ الْأَعْرَجُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِ  
الْمَدِينَةَ كَأَنَّكَ كَيْفَ تَسْفِي حَبِثَهَا وَتَنْصَعُ  
طَبِثَهَا -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بے شک ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیعت اسلام کی پھر اسے مدینہ طیبہ میں  
بیماری (بخار وغیرہ) کی شکایت ہو گئی۔ وہ اعرابی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
کہا: آپ میری بیعت توڑ دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے انکار کیا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور کہا: آپ  
میری بیعت توڑ دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر  
انکار کر دیا۔ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: بے شک مدینہ طیبہ بھٹی کی مثل ہے۔

ف اجتماعی کھانے کی بکرت ہے کہ ایک کا کھانا دو کو، دو کا تین افراد کو اور تین کا چار افراد کو کافی ہو جاتا ہے  
ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں عرض کرتے ہیں حضور ہم بہت سا کھانا کھا جاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم انفرادی طور پر کھاتے ہو گے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر اور گھر کے تمام افراد جمع ہو کر کھانا کھایا کرو۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔  
پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کھانا کھایا تو قلہ  
کھانا سب کے لیے کافی ہو گیا۔



شَنْوَعَةٌ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ النَّاسَ مَعَهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ إِقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي بِهِ زَمْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيْرَاطٍ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيُ وَرَبِّ الْكُتُبَةِ وَمَا هَذَا الْمَسْجِدُ -

تعلق رکھنے والے اور اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی شریف کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جس شخص نے کتا پالا اس کا مقصد نہ تو کھیت کی حفاظت ہو اور نہ بکریوں کے دیوڑکی حفاظت ہو تو ہر روز اس کے (نیک) کام سے ایک قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔ راوی حدیث (سائب بن یزید) کا بیان ہے کہ میں نے کہا: کیا تم (حضرت سفیان) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو انھوں (حضرت سفیان) نے جواب دیا: اس مسجد کے رب اور رب کعبہ کی قسم میں نے (خود) سنا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ إِقْتِنَاءَ الْكَلْبِ لِغَيْرِ مَنَافَعَةٍ فَأَمَّا كَلْبُ الذَّمِّ أَوِ الْضَرْعِ أَوِ الصَّيْدِ أَوِ الْخَدِيسِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے مقصد منفعت کتا پالنا منع ہے لیکن کھیت یا بکریوں کی حفاظت یا شکار کی غرض اور یا بنگرانی (حفاظت) کے لیے کتا پالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳۴ کا) فی زیارت خیر الانام، صفحہ ۳۹، مکتبہ نوریہ، رضویہ فیصل آباد

(۱۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ ذَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ "جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا" (امام تقی الدین سبکی، شفاء السقام فی زیارت خیر الانام، صفحہ ۳۱، مکتبہ نوریہ، رضویہ لائل پور)

(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے روضہ رسول پر چھ فری دو، پتھری پشت قبلہ کی طرف اور چہرہ رسول اللہ کے روضہ اطہر کی طرف، پھر تم یوں عرض کرو: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (امام اعظم ابو حنیفہ ہند امام اعظم، صفحہ ۳۵۱، ادارہ نشریات اسلام لاہور)

ان دلائل شہادہ اور حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ مدنیہ طیبہ مکہ مکرمہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (قصوری)

ف صرف دو مقاصد کے لیے کتا رکھا جاسکتا ہے (۱) حفاظت کے لیے یعنی کھیت، گھر اور بکریوں کے (جاری ہے)

# ۱۸۔ بابِ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ

## کُتَّ پالنے کا بیان

۸۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
خُصَيْفَةَ أَنَّ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
سَمِعَ سَفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَرِيضٌ  
حَضْرَتِ نَزِيدِ بْنِ خُصَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بِيَانُ هِيَ  
كَهَضْرَتِ سَائِبِ بْنِ نَزِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَی بِيَانُ كِيَا كَرَاهِي  
نَی حَضْرَتِ سَفْيَانَ بْنَ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَوْشَنُ قَبِيكَةِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۲ کا) علیہ وسلم کے شہر میں موت عطا فرما۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذب القلوب الی دیار  
المحبوب، صفحہ ۲۹، نوری بکڈپو، لاہور)

(۷) امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کعبۃ اللہ افضل ہے یا روضہ رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم؟ تو آپ نے جواب دیا: روضہ رسول، کعبۃ اللہ سے افضل و اعلیٰ ہے (امام احمد رضا خاں بریلوی، ملفوظات  
اعلیٰ حضرت، صفحہ ۴۱، فرید مکتب سٹال، لاہور)

(۸) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي“ جس نے میری قبر  
کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ فِي الْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جَوَارِي وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ”جس آدمی نے ثواب کی نیت سے مدینہ طیبہ میں میری زیارت کی، وہ رقیامت کے دن میرے  
ساتھ ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا“ (ابو الفضل قاضی عیاض اندلسی، الشفاء، جلد ۲،  
صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان)

(۱۰) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ  
”میرے گھر سے لے کر میرے منبر تک (زمین کا ٹکڑا) جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔“ (حضرت ابو الفضل  
قاضی عیاض، الشفاء، جلد ۲، صفحہ ۷۱، فاروقی کتب خانہ ملتان)

(۱۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَتْ زَارَتِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ  
لَّوْ يَزُدُّ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي ”جس نے میرے وصال کے بعد میرے روضہ طہر کی زیارت کی گویا اس نے زندگی میں میری زیارت  
کی اور جس نے میرے روضہ طہر کی زیارت نہ کی بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ (امام تقی الدین سبکی، شفاء السقام (جاری ہے)

کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جھوٹ میں کوئی بہتری نہیں ہے خواہ جھوٹ بطور مذاق ہو یا واقعاً ہو۔ اگر گزشتہ باتی جائز ہوتی تو اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اپنی ذات یا اپنے بھائی سے ظلم و ستم دور کرنے کے لیے ہمارے خیال کے مطابق اس (صورت) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، تم عیب جوئی نہ کرو، تم ایک دوسرے پر فخر نہ کرو، تم حسد نہ کرو، تم بغض و کینہ نہ رکھو اور تم پس پشت باتیں نہ کرو، اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں سے زیادہ بُرا آدمی وہ ہے جو دورِ خا ہو جو کچھ لوگوں سے اور بات کرتا ہے اور کچھ لوگوں سے اور بات کرتا ہے ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَخَيْرٍ فِي الْكَذِبِ فِي جِدِّهِ وَلَكِنَّهُ لِيَاثُ وَسِيعُ الْكَذِبِ فِي شَيْءٍ فَعِنِّي خَصْلَةٌ وَاحِدَةٌ أَنْ تَرْفَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أَخِيكَ مَظْلِمَةً فَهَذَا تَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ۔

۸۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُفْتُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاقَسُوا وَلَا تَكْأَسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

۸۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَذَا لِيُؤْخَذَ بِهِ وَهَذَا لِيُؤْخَذَ بِهِ۔

## ۲۔ بَابُ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

مانگنے اور صدقہ سے پرہیز کرنے کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۸۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ يَحْيَى عَنْ عَطَاءٍ

ف امورِ زائل میں سے جھوٹ، چغل خوری، غیبت اور دُرُخِ وغیرہ ہیں۔ دورِ خِ کو منافقت سے بھی (جاری ہے)



۸۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
مَيْسَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْبَيْتِ الْقَاضِي فِي الْكَلْبِ بِتَحْنُوكِهِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ فَهَذَا الْبَحْرُ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آبادی سے وائے گھر  
والوں کو کتا پالنے کی اجازت دی۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ (گھر کی)  
حفاظت کے لیے ہے۔

۸۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اقْتَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ  
مَا شِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ  
قِيْرَاطَانِ

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے  
شکار کی غرض یا حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو ہر روز اس  
کے (نیک) کام سے دو قیراط کی مقدار کمی ہو جاتی ہے۔

## ۱۰- بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْكُذْبِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالنَّمِيمَةِ

### جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی اور غیبتی کے منع ہونے کا بیان

۸۹۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ  
ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُذِبُ امْرَأَتِي قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخِيدَ  
فِي الْكُذْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدُّهَا  
وَأَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت  
کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول  
سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب  
دیا: جھوٹ میں کوئی مہلکی نہیں ہے۔ اس نے پھر عرض  
کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس سے وعدہ کر سکتا ہوں اور  
(وعدہ پورا کرنے کے سلسلے میں) میں کہہ سکتا ہوں  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں تمھارے لیے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۵ کا) رپورٹ وغیرہ کی حفاظت کے لیے (۲) شکار کی غرض سے، ان کے علاوہ سیر و تفریح  
اور دوسرے مقاصد کے لیے کتا رکھنا منع ہے۔

مَتَّاعِي فِي يَدِ الْقَضَبِ فِي وَجْهِهِمْ أَنْ يَحْمَرَّ  
عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مَا لَا  
يُضِلُّكُمْ وَلَا لَهَ فَإِنْ مَتَّعْتُهُ كَرِهْتُمُ الْمَنَعَةَ  
وَلَا أَنْ أُعْطِيْتُهُ أُعْطِيْتُهُ مَا لَا يُضِلُّكُمْ وَلَا  
لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا  
أَبَدًا۔

آثار (علامات) آپ کے چہرہ انور پر نمایاں ہو گئے جس  
چیز سے آپ کے چہرہ انور پر ناراضگی نہ بھیجی جاسکتی تھی وہ  
آپ کی دونوں آنکھوں کا سُرخ ہو جانا ہے۔ پھر آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے مجھ سے ایسی  
چیز کا سوال کیا ہے جو نہ میرے لیے جائز ہے اور نہ  
اس کے لیے روا۔ اگر میں اسے نہ دیتا تو نہ دینا میں بُرا  
تصور کرتا ہوں اور اگر میں اسے عطا کر دیتا تو میں اسے  
ایسی چیز عطا کر دیتا جو نہ میرے لیے جائز ہوتا اور نہ اس  
کے لیے۔ اس شخص نے کہا: میں اس (صدقہ) کے  
بارے کبھی بھی سوال نہیں کروں گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ کسی مالدار  
کو صدقہ (واجب) دینا جائز نہیں ہے اور ہمارے خیال  
کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے  
فرمایا کیونکہ وہ مال دار آدمی تھا اور اگر وہ فقیر (غریب و  
مفلس) ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضروری صدقہ  
کے مال سے عطا فرمادیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْطِيَ مِنَ  
الصَّدَقَةِ غَنِيًّا فَإِنَّمَا نَدَى أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّ  
الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ فَقِيرًا لَأَعْطَاهُ  
مِنْهَا۔

## ۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِهِ

ایک شخص دوسرے شخص کو خط لکھتے وقت کن الفاظ سے شروع کرے، کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت  
عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ کو بیعت کے سلسلے میں  
خط یوں تحریر کیا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا بَعْدُ!

۸۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ  
يَبَايَعُهُ فَكَتَبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن یزید اللبثی عن ابي سعيد الخدري ان  
ناسا من الانصار سألوا رسول الله صلى الله  
عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم  
ثم سألوه فأعطاهم حتى أنفد ما عنده  
فقال ما يكن عندى من خير قلن أذخره  
عنكم من يستعفف يعفه الله ومن يستغن  
يغنيه الله ومن يتصبر يصبره الله وما  
أعطى أحد عطاء هو خير وأوسع من  
الصبر -

• • • • •

۸۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ  
الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ  
سَأَلَهُ أَبِيعَرَّةٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ  
فَقَضَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى عُرِفَ الْقَضَى فِي وَجْهِهِ وَكَانَ

بے شک انصار سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انھیں عطاء فرمایا انھوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے  
پھر انھیں عطاء فرمایا حتیٰ کہ جو کچھ (ظاہری طور پر) آپ  
کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: جو کچھ میرے پاس تھا اس کو تم سے بچا کر میں نے  
اپنے پاس نہیں رکھا۔ جو شخص سوال سے بچتا ہے،  
اللہ تعالیٰ اسے اس سے بچا لیتا ہے، جو شخص غناء  
طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غناء عطاء فرما دیتا ہے  
اور جو شخص صبر طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر عطاء  
فرما دیتا ہے جس شخص کو کوئی چیز بھی عطاء ہوئی وہ صبر  
سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتی۔ ف

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قبیلہ بنی عبد الاشہل کے ایک آدمی کو صدقہ وصول کرنے  
کے لیے عامل مقرر فرمایا تھا جب وہ بارگاہ رسالت میں  
حاضر ہوا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے  
کچھ اونٹ لینے کا مطالبہ کیا۔ راوی حدیث کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے حتیٰ کہ اناراضی

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۴۷ سے آگے) تعبیر کیا جاتا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں منافق آدمی کو کافر سے بھی زیادہ  
خطرناک اور نقصان دہ قرار دیا گیا ہے۔  
ف صحیح الاعضاء اور صحت مند کیلئے سوال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے کوئی چیز دینا اور زیادہ جرم ہے پھر مسجد میں سوال کرنا اس  
سے بھی بڑا جرم اور اس کا عطاء کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص مسجد میں کسی سائل کو  
ایک درہم دیتا ہے تو وہ دس درہم اور صدقہ کرے گا تو اس کے جرم کی تلافی ہوگی۔



## ۲۲۔ بَابُ الْإِسْتِیْذَانِ

(گھر میں داخل ہونے کے لیے) اجازت حاصل کرنے کا بیان

۹۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ  
سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنْ عَلَيَّ رَمِي قَالَ نَعَمْ  
قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ اسْتَأْذِنْ  
عَلَيْهَا قَالَ إِنِّي أَخْذُمُهَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ أَنْ تَرَكَهَا  
عَرِيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی  
نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی والدہ سے  
بھی اجازت لوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا  
ہاں۔ آدمی نے کہا بے شک میں تو ان کے ساتھ گھر میں  
رہائش پذیر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
ان سے اجازت لیا کرو۔ اس آدمی نے کہا: میں تو انکی  
خدمت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم  
پسند کرتے ہو کہ انھیں عریانی (رنگے) حالت میں دیکھو؟  
اس نے کہا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر  
تم ان سے اجازت لیا کرو۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ  
الْإِسْتِیْذَانَ حَسَنٌ وَيَنْبَغِي أَنْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ (گھر میں داخل ہونے کیلئے)

ف گھر میں داخل ہوتے وقت نہ صرف والدہ بلکہ والدہ بھائی اور بہن سے اجازت لینا بھی ضروری ہے چنانچہ حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے باپ اور اپنی اطوار سے بھی اجازت لے خواہ وہ بوڑھی ہو، اپنے بھائی، بہن اور باپ سے بھی  
اجازت لے (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، صفحہ ۲۷۳، مکتبہ اثر یہ سانگلہ ہل)  
یہ تو اپنے گھر کے متعلق گفتگو تھی اگر کسی دوسرے کا گھر ہو تو تین بار اجازت طلب کی جائے اگر اجازت مل جائے تو ذبحا  
ورنہ واپس پلٹ آئے۔ اگر اہل خانہ سوال کرے کہ تم کون ہو؟ تو جواب میں اپنا نام بتانا چاہیے ”میں ہوں“ نہیں کہنا چاہیے  
کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

أَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ  
الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ  
عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَقْدُ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ  
عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَابَّاسٍ إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ  
إِلَى صَاحِبِهِ أَنْ يَبْدَأُ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ  
نَفْسِهِ -

۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ بِنْتِ ثَابِتٍ أَنَّ  
كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ زَيْدِ  
ابْنِ ثَابِتٍ وَلَدَابَّاسٍ بِأَنْ يَبْدَأَ الذَّجَلُ  
بِصَاحِبِهِ قَبْلَ نَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ -

❖ ❖ ❖ ❖

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبد الملک رضی اللہ عنہ کے  
نام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے، تم پر سلامتی  
ہو بے شک میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں  
جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ کی سنت  
(قرآنی اصولوں) اور سنت رسول (حدیث کے اصولوں)  
کے مطابق میں حسب طاقت محقری بات سننے اور  
پیروی کرنے کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب کوئی  
شخص کسی کو خط تحریر کرے اس کے نام کو اپنے سے  
پہلے لکھ دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر  
معاویہ رضی اللہ عنہ کو یوں خط لکھا تھا: بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (اللہ کے نام سے شروع جو  
بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے) اللہ کے  
بندے امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے  
نام۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے  
اگر آدمی اپنے دوست کا نام خط میں اپنے نام سے  
پہلے لکھ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ف خط لکھنے والا اپنے خط کی ابتداء بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے کرے، بعد میں اپنے نام سے  
قبل مکتوب الیہ کا نام لکھا جاسکتا ہے اور بعد میں تحریر کرنے والا اپنا نام لکھے۔ اگر مکتوب الیہ مسلمان ہو تو اسے اَللّٰهُ  
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ لکھے اور اگر غیر مسلم ہو تو اسے اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰ بِحَبْلِ الْاِیْمَانِ کے الفاظ تحریر  
کیے جائیں۔ ان امور کے بعد اپنے اغراض و مقاصد تفصیل سے لکھے جاسکتے ہیں۔

أَطِيبَ لِنَفْسِي۔

اس کے جو کپڑے پر منقش کی گئی ہوں؟ حضرت ابو طلحہ  
انصاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں لیکن میرا دل اسے  
نرا بہ پسند کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَا كَانَ فِيهِ  
مِنْ تَصَاوِيرٍ مِنْ بَسَاطٍ يُبَسِّطُ أَوْ فِرَاشٍ  
يُقَرَّشُ أَوْ سَادَةٍ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا  
يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ فِي السَّيْرِ مَا يُنْصَبُ نَصْبًا  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَاصِمِ مِنْ فَقَهَائِنَا۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت  
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی بچائی جانے والی دری پر  
یا بچائے گئے فرش اور یا کسی تکیمہ پر تصاویر ہوں تو اس  
میں کوئی حرج نہیں لیکن لٹکائے گئے پردوں اور لٹکائے  
گئے کپڑے پر تصاویر کا ہونا منع ہے۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۲۴۔ بَابُ لِلْعِبِّ بِالْتَّرْدِ

### چوتھر کھیلنے کا بیان

۹۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف جس گھر میں تصاویر لٹکی ہوں، اس میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصاویر  
کے لٹکانے اور بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وَسَلَّوْا عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اور تصاویر بنانے سے منع فرمایا اور دوسری روایت میں ہے کہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ مَحْتًا يَنْفَخُ فِيهَا يَعْزِي الرُّوحَ وَلَيْسَ بِمَا فِخَ فِيهَا حَقٌّ  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ  
اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونک دے لیکن وہ (صورت) اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔  
(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی جامع ترمذی ج ۱ اول صفحہ ۲۰۵، سعید کمپنی کراچی)

جاندار چیزوں کی تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے لیکن غیر جاندار چیزوں کی تصاویر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (جاری ہے)



يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ عَلَى كُلِّ مَنْ يَحْرُمُ  
عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى عَوْرَتِهِ وَنَحْوِهَا۔

اجازت لینا بہتر ہے اور مرد کو چاہیے کہ ہر اس سے  
اجازت حاصل کرے جس کی شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اس  
پر حرام ہے

## ۲۳۔ بَابُ التَّصَاوِيرِ وَالْجَرَسِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهَا

### تصاویر اور گھنٹی کی ممانعت کا بیان

۹۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَدَارِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ  
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْثُ الَّتِي فِيهَا جَرَسٌ لَا تَقْبَحُهَا السَّلَاحُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا تَمَارُؤِي ذَلِكَ فِي  
الْحَرْبِ لِأَنَّهُ يُنَادِرُ بِهِ الْعَدُوَّ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جماعت میں  
گھنٹی ہو اس کی سنگت (رحمت کے) فرشتے اختیار  
نہیں کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت  
جنگ کے بارے ہے کیونکہ ایسے دشمن کو معلومات  
فراہم ہو جاتی ہیں۔

۹۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّغَرِ مَوْلَى  
عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلًا  
ابْنَ حَنِيفٍ قَدْ عَا أَبُو طَلْحَةَ نِسَانًا يَنْزِعُ  
غَطَا تَحْتَهُ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ لَسْتُ  
تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّهُ فِيهِ تَصَاوِيرٌ وَقَدْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا  
قَدْ عَلِمْتُ قَالَ سَهْلٌ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا  
كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ

حضرت عبداللہ بن عبثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ وہ حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے  
تاکہ ان کی عیادت کریں تو انھوں نے ان کے پاس حضرت  
سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ  
عنہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ وہ ان کے پیچھے سے دری کھینچ  
لے۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم  
اسے کیوں کھینچتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ اس میں  
تصاویر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بار  
فرمایا، تم اسے جانتے ہو؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: سوائے

وَمَدَّ يَدَاكَ وَوَضَعْتَ ذَقْنِي عَلَى يَدَيْهِ  
فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ وَأَنَا أَنْظُرُ قَالَتْ فَجَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
حَسْبُكَ قَالَتْ وَأَسْكُتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا  
قَالَ لِي حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ  
فَانْصَرَفُوا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور  
آپ نے اپنی ہتھیلی مبارک دروازہ پر رکھی اور دستِ اقدس  
لمبکیا اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے ہاتھ مبارک پر رکھ  
لی تو لوگوں نے کہیں شروع کر دیا اور میں دیکھتی رہی آپ  
(حضرت عائشہ) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کہنا شروع کر دیا کہ کیا تمہیں اس قدر کافی ہے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے دو یا تین  
بار پوچھنے پر میں نے سکوت (خاموشی) اختیار کیے رکھا  
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تمہیں اس  
قدر کافی ہے تو میں نے جواب دیا: ہاں، تو آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں (گویوں) کی طرف اشارہ  
کیا تو وہ واپس پلٹ گئے۔

## ۳۲۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَصِلُ شَعْرَهَا بِشَعْرِ غَيْرِهَا

عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بالوں کو جوڑنے کا بیان

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو  
جس سال انھوں نے حج کیا، منبر پر کہتے ہوئے سنا:  
اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں اور انھوں نے  
ایک چوکیدار کے ہاتھ سے بالوں کا ایک جوڑ لیا اور اعلان  
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ  
آپ نے اس طرح کی چیز سے منع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے

۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذِيَةَ بْنَ  
أَبِي سَفْيَانَ عَامَ حَجَّتِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ  
الْمَدِينَةِ إِنِّي عَلِمْتُ أَوَّلَ قِصَّةٍ مِنْ شَعْرِ  
كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا أَوْ يَقُولُ  
إِنَّمَا هَلَكْتُ بِشُورِ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ  
هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ -

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعَبَ بِالْتَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔  
 قَالَ مُحَمَّدٌ لَا خَيْرَ بِاللَّعِبِ كُلِّهَا مِنَ التَّرْدِ وَالشَّطْرَنِجِ وَغَيْرِ ذَلِكَ۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چورنگ کھیل بے شک اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ف  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چورنگ اور شطرنج وغیرہ کسی بھی کھیل میں بھلائی نہیں ہے۔

## ۲۵۔ بَابُ النَّظَرِ إِلَى اللَّعِبِ

### کھیل دیکھنے کا بیان

۹۰۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ صَوْتَ أَنَسٍ يَلْعَبُونَ مِنَ الْحَبَشِ وَغَيْرِهِمْ يَوْمَ عَاشُورَاءٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّينَ أَنْ تَتَرَى لَعِبَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَرْسَلْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ  
 حضرت ابوالنضر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھیں ایسے آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عاشوراء کے دن حبش وغیرہ کے لوگوں کے کھیلنے کی آواز سنی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان لوگوں کا کھیل دیکھنا پسند کرتی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب دیا ہاں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ آگئے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵۳ سے آگے) مثلاً دیوار، مکان، مسجد، سکول، درخت اور کھیت وغیرہ کی۔ مشدّد تصویر کی مزید وضاحت درکار ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تاریخی کتاب ”عطایا القدر فی حکم التصوير“ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

ف چورنگ اور شطرنج وغیرہ کھیلنا منع ہے کیونکہ اس سے فضول خرچی اور وقت کے ضیاع کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہ ہوتی۔ البتہ کشتی کبڈی مشروط طور پر جائز ہے واللہ اعلم بالصواب



## ۲۸۔ بَابُ الطَّيِّبِ لِلرَّجُلِ

### مرد کا خوشبو استعمال کرنے کا بیان

۹۰۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ  
الْمُقَتَّتِ الْيَابِسِ۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کستوری کی خوشبو  
گھس کر استعمال کرتے تھے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَعَثْنَا لَدُنَّ لَبَّاسٍ بِالْمِسْكِ  
وَالْحَيَّ وَالدُّمَيْتِ أَنَّ يَتَطَيَّبُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ زندہ اور مردہ کے  
یہ کستوری کی خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔  
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
کا قول ہے۔

## ۲۹۔ بَابُ الدُّعَاءِ

### دُعَاء کا بیان

۹۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تیس دن تک ان لوگوں کے حق میں بدعا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵۶ کا) شفاعتِ مصطفوی کے لوگوں کو یہ حدیث مبارکہ ”دعوتِ فکر“ دے رہی ہے۔  
ف خوشبو کا استعمال سنتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ مرد جب چاہیں استعمال کر سکتے ہیں، لیکن  
خواتین اپنے گھروں میں استعمال کر سکتی ہیں۔ لیکن مفریوں یا مردوں کے پاس سے گزرنے کا امکان ہو تو ان کے لیے  
خوشبو استعمال کرنا مکروہ و نا پسند ہے۔

اس طرح کے جوڑے بنائے تو وہ ہلاک ہو گئے۔  
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے  
 منع ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بال  
 ملا کر جوڑا بنایا جائے اور سر کے اس جوڑے میں کوئی  
 حرج نہیں۔ اگر وہ بال اون ہوں اور لوگوں کے بالوں  
 سے جوڑنے جائز نہیں ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ  
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكَرَاهِيَةِ الْمِرَاةِ  
 أَنْ تَصِلَ شَعْرًا إِلَى شَعْرِهَا أَوْ يَتَّخِذَ قُمَصَةً  
 تَشْعُرُ وَلَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ  
 صَوْنًا فَأَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شُعُورِ النَّاسِ فَلَا  
 يُنْبَغِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ  
 مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ

## ۲۷۔ بَابُ الشَّفَاعَةِ

### شفاعت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہنہ کی ایک مقبول دعا ہوتی  
 میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ قیامت  
 دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا کے  
 محفوظ کر لوں۔

۹۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ نُهَيْكٍ  
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
 أَخْبِثُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ

۱۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسی عورت پر لعنت کی گئی ہے جو دوسری عورت کے بالوں سے اپنے بال جوڑے اور اس  
 عورت پر جو اپنے بالوں کے ساتھ اور بال جوڑے (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الاثار صفحہ ۳۷۹، محمد سعید ابنہ سنہ ۱۲۸۱ھ)  
 عورتوں کا یہ عمل شیطانی کام ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث و سبب ہو سکتا ہے لہذا اس منحوس عمل سے اجتناب  
 پر ہر ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 ۲۔ یہی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت  
 کو خاصہ قبولیت عطا فرمائے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بغیر کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ (جاری ہے)

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انھیں السلام علیکم کہا جاتا تو وہ بھی اسی طرح جواب میں کہتے جیسا انھیں کہا جاتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس طرح جواب دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر محیب (جواب دینے والا) ”رحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کے الفاظ کا اضافہ کرے تو افضل ہے۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بازار گئے۔ راوی حدیث (حضرت طفیل بن ابی کعب) کا بیان ہے کہ جب ہم بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی روٹی سامان فروخت کرنے والے تاجر، مسکین اور کسی آدمی کے پاس سے سلام کیے بغیر نہ گذرتے تھے (راوی حدیث) حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے بازار جانے کے بارے میں کہا حضرت طفیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا: آپ نے بازار میں کیا کرنا ہے؟ آپ نہ تو کسی دکان پر رکتے ہیں نہ کسی سامان کے پاس رکتے ہیں، نہ سامان کی قیمت لگاتے ہیں اور نہ بازار میں کسی مجلس میں ٹھہرتے ہیں آپ یہاں بیٹھیں ہم مل کر باتیں کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبطن (بڑے پیٹ والے)، (حضرت طفیل بڑے پیٹ والے تھے) ہمارے

قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْنَا  
فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُولُ مِثْلَ مَا  
يُقَالُ لَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ زَادَ  
الرَّحْمَةَ وَالْبَرَكَاتَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

۹۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أَبِي كَعْبٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَيَقْدُ  
مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ وَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ  
لَهُ يَمُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا  
صَاحِبَ بَيْعٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ  
عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ فَجِئْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعَنِي إِلَى  
السُّوقِ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَسْتَعِمُّ فِي السُّوقِ وَلَا  
تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ  
وَلَا تَسَادِمُ بِهِمَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجْلِسِ  
السُّوقِ اجْلِسْ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ  
ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَعْدُو لِأَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ  
عَلَى مَنْ لَقَيْنَا۔

❖ ❖ ❖ ❖



قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الدِّينِ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ  
كُلِّتَيْنِ غَدَاةً يَدْعُوا عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانِ  
وَعَصِيَّةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَلَسْ  
تَذَلُّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قُرْآنُ  
قُرْآنًا هَ حَتَّى تُسَيِّخَ بِلَحْوِ قَوْمَانَا قَدْ  
لَقَيْنَا مَرْبَّنَا وَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

کرتے رہے جنہوں نے اصحابِ بئر معونہ کو قتل کرکھاٹ  
اتار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان  
اور عصیہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی، کے بارے بھی بد عافرومانی  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حلوگ بئر معونہ  
میں قتل کیے گئے، کے حق میں قرآن (کی آیت) اتاری  
گئی، ہم نے اس کی تلاوت کی حتیٰ کہ وہ منسوخ قرار دی  
گئی ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ بیشک ہم نے اپنے  
پروردگار سے ملاقات کی، وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم  
اس سے راضی ہوئے۔ ف

### ۳۔ باب مَرَادِ السَّلَامِ

## سلام کا جواب دینے کا بیان

۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْقَارِيَّ  
حَضَرْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ قَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَايَانُ هَ هَ

ف دعاء کی اہمیت و افادیت کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔ حدیث میں اسے عبادت کا مغز قرار دیا گیا،  
چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ”دعاء عبادت کا مغز ہے“ قرآن پاک میں ارشاد  
ربانی ہے اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَا ”دعا کرنے والا جب بھی دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کر  
ہوں“ اس ارشاد ربانی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دعا کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے بلکہ ہر وقت دعا کی  
جاسکتی ہے، خواہ نماز فرض کے بعد کی جائے خواہ نماز جنازہ کے بعد کی جائے اور خواہ نماز کے علاوہ کی جائے  
نماز جنازہ کے بعد دعا سے منع کرنے والے اس آیت کا کیا جواب دیں گے؟ اگر نماز جنازہ خود دعا ہے تو بعد  
میں دعا کرنے کی ضرورت نہیں تو سورۃ فاتحہ بھی تو دعا ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے تو پھر  
نماز کے بعد دعا کیوں کی جاتی ہے؟ دعا بعد نماز جنازہ کے منکر لوگ ممانعت کے سلیبا میں کوئی حدیث  
یا قرآن کی آیت دکھا سکتے ہیں؟

۹۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحِ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَقَالَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا عَلَيْهِمْ.

۹۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ نَعِيمٌ وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَهُ ذَلِكَ أَيْمَنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ هَذَا وَهُوَ يَوْمِيذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالُوا هَذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي يَخْشَاكَ فَحَدَّثَهُ آيَاتَهُ حَتَّى عَرَفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ السَّلَامَ رَأَيْتُهُ إِلَى الْبَرَكَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا أَنَا خُذْ إِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفِفْ فَإِنَّ اتِّبَاعَ السُّنَّةِ أَفْضَلُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہودیوں سے جب کوئی شخص تمہیں سلام کہتا وہ السَّلَامُ علیکم رقم پر ہلاکت ہو (کتاب ہے تم صرف علیک کہہ دیا کرو۔

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک یمنی آدمی آیا اس نے کہا السَّلَامُ علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ! پھر اس کے ساتھ مزید الفاظ کا اضافہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون آدمی ہے؟ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یمنی ختم ہو چکی تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ فلاں یمنی آدمی ہے جو آپ کے پاس آیا کرتا تھا اور لوگوں نے اس کی علامات بھی بیان کر دیں حتیٰ کہ آپ نے اسے پہچان لیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سلام تو ”وبرکاتہ“ تک پورا ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ تو وہ رک جائے کیونکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی افضل ہے۔

### ۳۔ بَابُ الدُّعَاءِ

#### دُعَاءِ کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۹۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

بازار جانے کا مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں سے ہم ملاقات کریں انھیں ”السلام علیکم“ کہیں۔ ف

**ف** ایک مسلمان کے حقوق جو دوسرے پر عائد ہوتے ہیں ان میں سے ایک ”السلام علیکم“ کہنا بھی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انھیں حکم دیا کہ تم فرشتوں کے پاس جاؤ اور انھیں السلام علیکم کہو اور جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ ہو گا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو السلام علیکم کہا تو انھوں نے ”وسلیم السلام ورحمۃ اللہ“ کہا (بخاری و مسلم)

سلام کہنے میں جتنے الفاظ کا اضافہ کیا جائے اتنا ہی نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا السلام علیکم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں ہیں اور اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس نیکیاں ہیں (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۸۹، سعید کینی کراچی)

جو شخص پہلے السلام علیکم کہتا ہے اسے بیس اور جو جواب دیتا ہے اسے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے گفتگو کرنے سے قبل سلام کہا جائے چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام قبل الکلام کلام سے پہلے سلام ہے (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۹، سعید کینی کراچی)

چلنے والا کھڑے ہوئے کو، سوار پیدل کو، چھوٹا بڑے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو السلام کہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَائِدُ عَلَى الْكَثِيرِ۔ سوار پیدل کو، پیدل کھڑے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يَسْلَمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَائِدُ عَلَى الْكَثِيرِ، چھوٹا بڑے کو، پیدل بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

(ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، صفحہ ۲۵۹، مکتبہ اشریہ سانگلہ ہل)



وہ ہے جو اسلام کرنے میں پہل کرے۔ ف  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں بات  
چیت ختم نہیں کرنی چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي  
الْمُجَادَّةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ۔

### ۳۳۔ بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الدِّينِ وَالرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكَفْرِ

دین کے معاملے میں جھگڑنے اور کسی کو کافر قرار دینے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دین  
کو جھگڑے کا نشانہ بناتا رہتا ہے، وہ مختلف دین قبول  
کرتا رہتا ہے۔

۹۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ مَنْ جَعَلَ دِينَهُ  
عَرْضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دین کے معاملوں میں جھگڑوں  
میں پڑنا جائز نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي  
الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے  
(مسلمان) بھائی کو کافر قرار دیا تو ان دونوں میں سے  
ایک کافر ہو جائے گا۔ ف

۹۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأٍ قَالَ لِأَخِيهِ  
كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

ف۱ مسلمان سے بائیکاٹ کرنا یا تعلقات منقطع کر لینا منہج حرام ہے ایک حدیث میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ تین دن سے  
زائد کسی سے گفتگو کا سلسلہ ختم کرنا حرام ہے اور ایک روایت میں ہے دو ناراض آدمیوں سے جو پہلے صلح کرے گا  
وہ جنت میں بھی پہلے جائے گا۔

ف۲ کسی مسلمان کو کافر مشرک قرار دینا شرمناک جرم ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کو (جاری ہے)

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا جبکہ میں اس وقت دعا کر رہا تھا اور اپنے ہاتھ کی تمام انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو انھوں (حضرت عبداللہ بن عمر) نے مجھے منع فرمادیا۔

قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ وَآنَا دُعُوًا فَاشْتَدَّ  
يَا ضَبْعِيَّ اِضْبَعِ مِنْ كُلِّ يَدٍ فَتَهَا نِيْ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک وفات کے بعد لڑکے کی دعا کے نتیجے میں آدمی (باپ) کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَاخُذُ  
يَنْبَغِيْ اَنْ يُشِيرَ بِاَضْبَعٍ قَاحِدٍ وَهُوَ  
قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ -

۹۱۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
اَنْهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اَنَّ الدَّجَلَ  
لِيَرْفَعُ يَدًا عَالِيَةً وَكَيْدًا مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ  
بِيَدِهِ قَرَفَهَا اِلَى السَّمَاءِ -

### ۳۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَهْجُرُ اخَاهُ

## آدمی کا اپنے بھائی سے بات چیت ختم کرنے کا بیان

حضرت عطاء بن یربوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابی رسول حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے بات چیت کا سلسلہ ختم کرے جب وہ دونوں (راستے میں) ملیں تو ایک اپنا منہ ایک طرف پھیرے اور دوسرا اپنا منہ دوسری طرف پھیرے، ان میں سے سب سے زیادہ بہتر

۹۱۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ  
صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اخَاهُ فَوْقَ  
ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ  
هَذَا وَخَيْرُهُمُ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ (لسن)  
اپنی بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے جب اسے (بدبو کو)  
پکانے کے سبب دور کر دیا جائے تو اس (کے کھانے  
میں) کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا كِرَةٌ ذَلِكَ لِيَرْجِعَ  
فَإِذَا أَمَّتْهُ طَبْعًا فَلَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ  
تَعَالَى۔

## ۳۵۔ بَابُ الرُّؤْيَا

### خواب کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت  
ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا،  
اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے  
خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی شخص  
برا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ بیدار ہونے کے بعد  
اپنی بائیں طرف تین بار ہتھوڑے اور وہ اس کی بُرائی سے  
اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو  
وہ (بُرا خواب) اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۹۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ  
عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ وَ  
لِيَتَعَوَّذَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ۔

❖ ❖ ❖ ❖

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا شیطان کی طرف سے، جب کسی کو بُرا یا پریشان کن خواب  
آئے، بیدار ہونے کے بعد وہ اپنی بائیں طرف تین بار ہتھوڑے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ حاصل کرنے کی دعا کرے خواب  
کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث مبارکہ میں اسے نبوت کا چھبالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے،  
چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامَتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جاری ہے)



قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ  
 الْإِسْلَامِ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ  
 الْإِسْلَامِ بِذَنْبٍ أَذْنَبَهُ بِكَفْرِ وَإِنْ عَظَّمَ  
 جُرْمَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ  
 فَقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی مسلمان  
 کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو گناہ کے ارتکاب  
 کے باعث کافر قرار دے خواہ اس کا جرم (گناہ) بڑا ہو،  
 یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء  
 کا قول ہے۔

### ۳۴۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ أَكْلِ الثَّوْمِ

#### لہسن کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان

۹۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ  
 وَفِي رِوَايَةٍ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا  
 يُؤْذِنَا بِرِيحِ الثَّوْمِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ درخت  
 کھایا ایک روایت میں خبیثہ کا لفظ ہے (بُری چیز)  
 تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ وہ لہسن کی  
 بو کے سبب تمہیں تکلیف دیتا ہے۔ ف

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۶۳ سے آگے) کافر قرار دینے سے کفر دونوں میں سے ایک کی طرف پڑتا ہے۔ کئی لوگ اپنی  
 جہالت یا کم علمی کی بناء پر بغیر سوچے سمجھے کسی کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں ان کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے دین میں  
 محبت، اخلاق اور حسن سلوک کی تعلیم دینا ہے لہذا دین کی باتوں کو مذاق نہیں بنانا چاہیے ورنہ اسلام کی برکات و فیوض  
 سے محرومی کے علاوہ کوئی چیز سیر نہیں آئے گی۔

ف کچا لہسن کھا کر فوراً مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے فرشتوں اور نمازیوں کو اذیت ہوتی ہے۔ البتہ  
 اس کے پکانے سے اس کی بدبو ختم ہو جاتی ہے لہذا کچا ہوا لہسن کھا کر مسجد میں جانے میں کوئی حرج نہیں  
 چنانچہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں عَنْ عَلِيٍّ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ إِلَّا مَطْبُوعًا۔ حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ کا بیان ہے کہ پکے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا منع ہے۔  
 (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۳، مطبوعہ کراچی)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَجْهًا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام عظیم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۹۲۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي مُخْبَرٍ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ يَوْمِي رَجُلًا لَا تَعْرِضُ  
فِيهِمَا لَا يُغْنِيكَ دَاغِتِلْ عَا وَكَ وَاحِدُ  
نَبِيَّكَ إِلَّا الْأَمِينُ وَلَا أَمِينٌ إِلَّا مَنْ حَقَّقَ  
اللَّهُ وَلَا تَصْحَبْ فَاحِرًا كَيْ تَتَعَلَّمَ مِنْ جُورِهِ  
وَلَا تُقِشْ إِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ  
الَّذِينَ يَحْشَوْنَ اللَّهَ عَمَّا وَجَلَّ .

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک  
بیان کرنے والے نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا  
تم لا یعنی کام کے پیچھے نہ پڑو، اپنے دشمن سے پرہیز  
کو اور اپنے دوست سے بچو سوائے امانت دار کے،  
امانت دار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے کسی نافرمان  
کو دوست نہ بناتا کہ اس سے تونا فرمائی نہ سیکھ لے، تم  
اپنا راز اسے نہ بتاؤ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے  
ہیں ان سے مشورہ لو۔

۹۲۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ  
يَسْمَالِهِ وَيَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَنْ يَشْتَلِ  
الصَّمَاءَ أَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَيْشًا  
عَنْ قَرَجَم .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی  
اپنے ہاتھ سے کھانا کھائے، ایک جوتا پہن کر چلے  
سرتاپا جسم کو ایک کپڑے سے ڈھانپے اور ایک کپڑا  
پیٹ کر سر میں پیراں انداز میں بیٹھنا کہ شرم گاہ ننگی  
رہ جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ  
يَسْمَالِهِ وَأَنْ يَشْتَلِ الصَّمَاءَ وَاشْتِمَالَ الصَّمَاءِ  
أَنْ يَشْتَلِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ فَيَشْتَلِ بِهِ وَ  
يَنْكَشِفُ عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاجِيَةِ الَّتِي تُدْفَعُ  
مِنْ ثَوْبِهِ وَكَذَلِكَ الْإِدْحِيَاءُ فِي الثَّوْبِ  
الْوَاحِدِ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، آدمی کا  
بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، اور اشتمال الصماء مکروہ  
ہے اور اشتمال الصماء کی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑے  
سے اپنے جسم کو ڈھانپ لے۔ جب ایک طرف سے وہ  
کپڑا اٹھایا جائے تو اس کی شرم گاہ کھل جائے اور اسی  
طرح ایک کپڑے کے ساتھ ”ادحیاء“ کرنے کا حکم ہے

❖ ❖ ❖

## ۳۶۔ باب: بِرَامِعِ الْحَدِيثِ

### (مختلف مسائل پر مشتمل) جامع حدیث کا بیان

۹۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْوَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَثْرَ  
بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنْ صَلَاتَيْنِ  
وَعَنْ صَوْمَ يَوْمَيْنِ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ  
الْمُنَافِذَةُ وَالْمَلَامِسَةُ وَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ  
فَأَشْتَمَالُ الصَّغَاةِ وَالْإِحْتِبَاءُ بِشَوْبٍ  
وَاحِدٍ كَأَشْفَا عَنْ قَرْحَةٍ وَأَمَّا الصَّلَاتَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی تجارت ، دو  
لباسوں ، دو نمازوں اور دو دن کے روزوں سے منع  
فرمایا ۔ دو قسم کی خرید و فروخت بیع منابذہ اور بیع ملا مسہ  
ہے ۔ دو قسم کے لباس اشتمال الصغائر اور احتباء ہے  
اس سے مراد ایک کپڑے کا استعمال جس سے شرمگاہ  
کھلی رہ جائے ، دو نمازیں ، ایک نماز عصر کے بعد نماز  
ادا کرنا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد  
طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا ہے اور دو روزے ایک  
عید الاضحیٰ کے دن اور دوسرا عید الفطر کے دن روز رکھنا ہے ۔

(رقبہ حاشیہ صفحہ ۶۶۵ کا) قال: رَوَى الْمُؤْمِنُ جَزْءُ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ حضرت عبادہ بن  
صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، مومن کا خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ ہے ۔

(امام ترمذی ، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۳ ، کراچی)

**ف بیع ملا بذک:** وہ بیع (خرید و فروخت) ہے جس میں بائع یا مشتری (خریدار) کوئی کنکر بھینکے جس چیز  
پر وہ گرے تو وہ کہے کہ میں نے وہ فروخت کی یا خریدی ۔

**بیع ملا مسہ:** وہ بیع ہے جس میں بائع یا مشتری کسی چیز کو ہاتھ لگائے اور خریدنے یا فروخت کرنے کا اعلان کر دے  
اشتمال الصغائر کی صورت یہ ہے کہ صرف ایک کپڑے میں تمام جسم کو ڈھانپ لینا حتیٰ کہ ہاتھ بھی اس میں چھپ  
جائیں کہ ہاتھ اوٹ شرمگاہ کے درمیان کوئی کپڑا نہ ہو ۔

**احتباء:** تہبند کے ایک کپڑے میں جسم کو چھپانا اور دونوں ہاتھ بھی چھپ جائیں ۔



أَحْمَدُ اللَّهِ إِلَيْكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
هَذِهِ أَرْحُتُ مِنْكَ -

انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ ایک  
آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ نے  
اسے جواب دیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے  
اس آدمی سے دریافت کیا کہ تم کیسے ہو؟ اس نے جواب  
دیا میں آپ کے پروردگار کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تم سے اسی  
بارہ کی امید رکھتا تھا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (جب جانور  
کو ذبح فرماتے) ہمارے حصے کے سری پائے نہیں  
بھیج دیتے تھے۔

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت  
اسلم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کیا کہ آپ ملک شام  
جانے کا قصد رکھتے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ ملک  
شام کے قریب پہنچے تو اپنا اونٹ بٹھایا اور قضاء حاجت  
کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا  
بیان ہے کہ میں نے اپنی گودڑی پکڑ کر اپنے کجاوے  
میں محفوظ کر لی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
فارس ہو کر آئے تو آپ نے میرے اونٹ کی طرف آنے  
کا ارادہ فرمایا حتیٰ کہ آپ میری گودڑی میں بیٹھ گئے اور  
اسلم آپ رضی اللہ عنہ کے اونٹ پر سوار ہو گئے، دونوں  
سفر طے کرتے رہے حتیٰ کہ اس ملک شام کی زمین کے  
لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملنے لگے جب وہ لوگ  
ہمارے نزدیک آ گئے تو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۹۲۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ يَبْعَثُ إِلَيْنَا بِأَحْطَاثِنَا مِنَ الْأَكَاوِجِ  
وَالرُّءُوسِ -

۹۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ  
بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَهُوَ يَرِيدُ الْقَامِرَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ  
الشَّامِ أَنَا وَعُمَرُ وَذَهَبَ لِحَاجَةٍ قَالَ أَسْلَمُ  
فَطَرَحْتُ قُرُوقِي بَيْنَ شَقِي رَحْلِي فَلَمَّا  
فَرَغَ عُمَرُ مَدَّ إِلَيَّ بَعِيرِي فَدَكَبَهُ عَلَى الْقُرُوقِ  
وَدَكَبَ أَسْلَمُ بَعِيرَهُ فَخَرَجَا يَسِيرَانِ حَتَّى  
لَقِيَهُمَا أَهْلُ الْأَرْضِ يَتَلَقُّونَ عُمَرَ قَالَ  
أَسْلَمُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مَنَّا اشْرَفَ لَهُمْ إِلَى عُمَرَ  
فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطْبَعُ  
أَبْعَاؤُهُمْ إِلَى مَرَائِبٍ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُمْ  
يُرِيدُ مَرَائِبَ الْعَجَمِ -

## ۳۔ باب الزُّهْدِ وَالتَّوَاضُّعِ

### زُہد اور عاجزی کا بیان

۹۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۹۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ قَالَ أَنَسٌ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمِيذٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ رَفَعَ بَيْنَ كَتَفَيْهِ بَرَقًا ثَلَاثَ لَيَالٍ يَعْصَهَا فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ أَنَسٌ قَدْ رَأَيْتُ يُطْرَحُ لَهُ صَاعٌ تَمْرٍ فَيَأْكُلُهُ حَتَّى يَأْكُلَ حَشْفَهُ قَالَ أَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا وَخَرَجَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جُوفِ الْحَائِطِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْرُ بَعْرِ وَاللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللَّهَ أَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ أَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَرَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ سَأَلَ عُمَرَ الرَّجُلُ كَيْفَ أَنْتَ قَالَ الرَّجُلُ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) قباء میں کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل تشریف لےتے تھے۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ چار باتیں بیان کیں (۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس زمانہ میں دیکھا جبکہ وہ امیر المؤمنین مسلمانوں کے خلیفہ تھے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان اور پیچھے تین پوند لگے ہوئے تھے (۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے کھجور کا ایک صاع رکھا ہوا تھا انھوں نے وہ کھائیں، حتیٰ کہ کھجوریں بھی تناول فرمائیں (۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ میں ان کے ساتھ نکلا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک باغ میں داخل ہو گئے میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی وہ پس دیوار فرمانے لگے قسم بخدا! اے امیر المؤمنین! اے خطاب کے بیٹے تم ضرور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یا وہ ضرور تم کو عذاب دے گا (۴) حضرت

## ۳۸۔ بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

### اللہ تعالیٰ کی محبت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے قیامت کے لیے کیا چیز تیار کر رکھی ہے؟ اس نے جواب دیا، کوئی چیز نہیں بیشک میرے روزے بھی کم ہیں اور نمازیں بھی لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

۹۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ وَاللَّهِ إِنْ لَقِيتُ الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ وَإِنِّي لَأُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعْرُوفٌ أَحَبِّتَ -

ف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ مطلب ہے کہ ان کی رضا و خوشنودی کے لیے انکی ہر بات کو مان کر اس پر عمل کیا جائے قیامت کے دن تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم رہے گا کسی انسان وغیرہ سے محبت رضائے الہی اور رضا مصطفیٰ کے لیے ہو تو درحقیقت وہ محبت بھی اللہ و رسول سے ہوگی چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں ”أَيُّحِبُّ لِلَّهِ وَالْبَعْضُ لِلَّهِ“ محبت اللہ کی رضا کیلئے اور دشمنی بھی اس کی رضا کے لیے ہونی چاہیئے اور ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہیں کرتا۔ حقیقت ہے کہ جب رسول کا نام ایمان ہے۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَحُبُّهُ وَاجِبٌ وَأَبْصَرُ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فرض ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کی رضا چاہتا ہے چنانچہ امام علی حضرت احمد رضاؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خدا کی رضا چاہتے ہیں درعلم خدا چاہتا ہے رضا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)



طرف اشارہ کیا وہ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کی نظریں ایسے  
لوگوں پر لگی ہوئی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے  
اور آپ کی اس سے مراد عجی سوار تھے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھٹی میں ملی ہوئی روٹی کھا  
رہے تھے تو آپ نے واوی کے ایک آدمی کو کھانے  
کے لیے بلایا، تو وہ تیز تیز کھانا کھانے لگا حتیٰ کہ برتن  
کی سیل کچیل تک کھانے لگ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ نے اسے فرمایا: گویا کہ تم مفلس (فقیہ) ہو۔ اس  
نے جواب دیا قسم بخدا! میں نے اتنے دنوں میں نہ کھی دیکھا  
ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
نے اعلان فرمایا: میں کھی نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لوگ پیسے  
کی طرح خوش حال ہو جائیں۔ ف

۹۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا كُلُّ خَيْرٍ امْتَنُونَا  
بِسَمَنِ قَدْ عَارِجًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَبَعَلَ  
يَا كُلُّ وَيَتَّبِعُ بِالنَّقْمَةِ وَصَرَ الصَّحْفَةَ فَقَالَ  
لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُفْقِرٌ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ  
سَمَنًا وَلَا رَأَيْتُ أَكْلًا بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا  
قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَكُلُ الشَّيْءَ  
نَشَى يَحْيَى النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا أَحْيَا -

ف امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اعلان فرمادیا تھا کہ اگر دریائے نیل کے کنارے پر  
کتا بھی پیسا مر گیا تو عمر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا جواب وہ ہوگا۔ خلفاء اسلام ہمیشہ سے عدل و انصاف کے  
معیار کے سبب مشہور و معروف تھے کیونکہ ان لوگوں نے بیت المال کو بھی اپنا جیب خرچ، قرار نہیں دیا تھا بلکہ اپنی  
امانت و دیانت کے لحاظ سے اعلیٰ اقدار و روایات کے مالک قرار پائے اور دنیا بھر کے حکمران ان کا نام سن کر سہم  
جاتے تھے لیکن دورِ حاضر کے حکمران تو ملک و قوم کے اتنے لٹیرے ہیں کہ جس چیز پر ان کی نظر پڑ جائے اسے اپنے  
والدین کی وراثت و جائیداد خیال کرتے ہیں ان کے ظلم و ستم، بے انصافی اور امانت و دیانت سے منہ پھیرنے  
نتیجے میں دشمن کے عزائم بلند ہو جاتے ہیں اور آئے دن امریکہ کے حکم سے کوئی نہ کوئی نیا فتنہ کھڑا کرنے  
کوشش کرتے ہیں۔ ان کی نخوت کے سبب ملک کے کسی بھی صوبہ میں امن و امان قائم نہیں بلکہ قتل و غارت  
کے بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا تو اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا وہ اس میں اُترا اور اس نے پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ اس نے اچانک ایک کتا دکھا جو ٹانپ رہا ہے اور وہ پیاس کی وجہ سے گارا کھا رہا ہے اس آدمی نے (اپنے دل میں) کہا اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جیسے مجھے لگی ہوئی تھی۔ وہ کنوئیں میں اُترا اس نے اپنا موزہ پانی سے مہر لیا پھر اپنے منہ سے موزہ پکڑ کر اوپر رہا ہر نکل آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول فرمائی اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا چارپایوں میں بھی ہمارے لیے ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہر تازہ جگہ والے جانور میں اجر و ثواب ہے۔

۹۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَمْعَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّتَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْرًا فَتَنَزَّلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا الْكَلْبُ يَنْفُثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ فِي قَتْلِ الْبَيْرِ فَمَلَأَ حَقَّهُ ثُمَّ آمَسَكَ الْخُفَّ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَخَفَرَ لَهُ فَتَالُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْنَا لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

## ۴۔ بابُ حَقِّ الْجَارِ

### ہمارے حق کا بیان

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے

۹۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

ف اسلام میں جانوروں کے حقوق تک کا تعین کیا گیا ہے اگر کوئی کسی جانور پر ظلم و ستم کرتا ہے تو اس کو اس کی سزا ملے گی چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا اور وہ کیرے مکوڑے اور دوسری چیزیں کھانے اور نہ پینے کے سبب مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں بھیج دیا۔

## ۳۹۔ بَابُ فَضْلِ الْمَعْرُوفِ وَالصَّدَقَةِ

### نیکی اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس پھر لگتا ہے کہ اسے ایک یا دو ہفتے مل جاتے ہیں یا اسے ایک یا دو کھجوریں مل جاتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر مسکین ہے کون؟ اس کے پاس ایسی چیز نہیں ہے جو اسے (مانگنے سے) بے پرواہ کر دے نہ لوگ اس بارے میں معلومات رکھتے ہوں کہ اسے صدقہ وغیرہ دیں اور نہ وہ خود لوگوں سے مانگتا ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسا آدمی عطیہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی تم اپنی زکوٰۃ دے دو تو جائز ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مومن عورتو! تم اپنی بھالی کو ہرگز حقیقہ سے بھجو خواہ اسے بکری کی کھری بھی پیش کرو۔

حضرت ابو عبد اللہ انصاری حارثی رضی اللہ عنہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم غریب کو کوئی چیز دو خواہ کی بھنی ہوئی کھری ہی ہو۔

۹۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوْفِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ الْفَقْمَةُ وَالْفَقْمَتَانِ وَالشَّمْرَةُ وَالشَّمْرَتَانِ قَالَوَا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي مَاعِنْدَهُ مَا يَغْنِيهِ وَلَا يَقْطُنُ لَهُ وَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْدُمُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَحَقُّ بِالْعَطِيَّةِ وَآيُهُمَا أَعْطِيَتْهُ رَكَاتُكَ أَجْزَاكَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۹۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي اسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْمِلْنَ إِحْدَايَكُنَّ لِمَا رَتَبْنَا لَكُمْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْمِلْنَ إِحْدَايَكُنَّ لِمَا رَتَبْنَا لَكُمْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْمِلْنَ إِحْدَايَكُنَّ لِمَا رَتَبْنَا لَكُمْ

۹۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي اسْلَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثْمٍ الْحَارِثِيُّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَدُّوا الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِظُلْفٍ مَجْدَقٍ.



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا انْأَخَذُ وَلَا نَرَى  
بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم پس اخذ کرتے ہیں اور ہمارے خیال کے مطابق  
علم کو لکھ کر محفوظ کر لینے میں کوئی حرج نہیں یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

## ۴۲۔ بَابُ الْخِضَابِ

### خِضَابُ كَا بَيَان

۹۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ كَانَ  
جَلِيسًا لَنَا وَكَانَ أَيْضًا لِلدَّخِيَّةِ وَالرَّاسِ قَعْدًا  
عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَرَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ  
هَذَا أَحْسَنُ فَقَالَ إِنَّ أُرْقَى عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا  
تَحْمِلُهَا فَأَقْسَمْتُ عَلَى لَا هَيْعَتَ فَأَخْبَرْتَنِي  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَصْبِغُ -

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس  
بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید  
تھے ایک دن جب وہ صبح کے وقت آئے تو داڑھی وغیرہ  
کے بال سرخ تھے تو لوگوں نے کہا: یہ بہت اچھا ہے  
انھوں (حضرت عبد الرحمن بن اسود) نے کہا بے شک  
میری والدہ زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عائشہ  
مدینہ رضی اللہ عنہا نے گزشتہ رات اپنی کینر (لونڈی)  
نجیدہ کے ذریعے مجھے قسم دے کر یہ پیغام بھیجا کہ میں ضرور  
خضاب استعمال کروں حضرت عائشہ مدینہ رضی اللہ عنہا نے  
بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خضاب لگا کر تے تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۴۲، ۴۳) علم ایک لازوال اور مستقل دولت ہے جس کی روشنی میں انسان صراطِ مستقیم تلاش کر سکتا ہے اور  
گمراہی کے تمام اندھیروں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم سماعت  
(سننے) اور لکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ف عام آدمی کے لیے سرورِ داڑھی کے بالوں کو خضاب لگانے کی اجازت نہیں ہے البتہ مجاہدین کیلئے (جاری ہے)



غَيْرِ مُضَيَّرٍ بِنَسْلِ وَلَا نَاهِلٍ فِي حَلْبٍ۔

اگر اس کا اونٹ گم ہو جائے تو تم اسے تلاش کرتے ہو اس کی خارش کا علاج کرتے ہو اس کا حوض مرمت کرتے ہو اور دن کو اسے پانی پلاتے ہو تو تم اس طرح اس کا دودھ پی سکتے ہو کہ اس کی نسل کو نقصان نہ پہنچے اور نہ دودھ دوسنے کے باعث وہ ہلاک ہو رہے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یتیم کے (والی کفالت کرنے والے) کے بارے بتایا کہ اگر وہ مالدار ہو تو (قرضہ وغیرہ لینے سے پرہیز کرے) اور اگر غریب ہو تو (شریعت کے) مشہور طریقہ کے مطابق قرض لے سکتا ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے قرآن کریم کی اس آیت وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (اور جو غنی ہو تو وہ غنی ہو کر سے اور جو غریب ہو تو وہ معروف طریقے کے مطابق کھا سکتا ہے) اس سے مراد قرض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ إِلَى الْيَتِيمِ فَقَالَ إِنَّ اسْتَعْنَى اسْتَعَفَّ وَإِنْ افْتَقَرَ أَكَلَ بِالْمَعْرُوفِ قَرْضًا بَلَّغْنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَسَرَ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْضًا۔

حضرت سلمہ بن زفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی میت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: مجھے یتیم کے بارے کچھ وصیت کیجیے؟ تو آپ نے فرمایا: تم ہرگز اس

۹۳۷۔ أَخْبَرَكَ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصِيَنِي إِلَى يَتِيمٍ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيَنَّ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا

**ف** چونکہ یتیم جب تک عاقل و بالغ نہیں ہو جاتا وہ صاحب تصرف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کفالت کرنے والا ضرورت کے تحت اس انداز میں مختصر مدت تک قرض لے سکتا ہے کہ اسے نقصان نہ ہو۔ تاہم اس کے عاقل و بالغ ہونے کے بعد اس کی مرضی کے مطابق قرض کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔



قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَدْرِي بِالْخُضَابِ بِالْوُسْمَةِ  
وَالْحِنَاءِ وَالصُّفْرَةِ بَأْسًا وَإِنْ تَرَكَهُ أُبْيَضَ  
فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ كُلِّ ذَلِكَ حَسَنٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے خیال  
کے مطابق وسمہ، مہندی اور زر و خضاب استعمال کرنے  
میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر بالوں کو سفید چھوڑ دیا  
جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تمام صورتیں  
جائز ہیں۔

### ۴۳۔ یَابُ الْوَلِيِّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ

کفالت کرنے والے کا یتیم کے مال سے قرض حاصل کرنے کا بیان

۹۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ جَاءَ  
رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ إِنَّ  
لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ قَاشَرَبٌ مِنْ بَنِي  
إِبِلٍ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ تَبْقَى  
صَالِتًا إِبِلٍ وَتَهْمًا جَدًّا بِهَا وَكَلِيطًا  
حَوْضَهَا وَتَسْقِيهَا يَوْمَ دُرْدَاهَا قَاشَرَبٌ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت قاسم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے  
عرض کیا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اس کا ایک  
اونٹ ہے تو کیا میں اس کے اونٹ کا دودھ پی سکتا  
ہوں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷ کا) جائز ہے تاکہ دشمن کے مقابلے میں نوجوان اور طاقت ور ظاہر ہوں اور دشمن مرعوب ہو جائے  
بعض مفتیان اسلام نے خضاب استعمال کرنے والے آدمی کی امامت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اگر کوئی شخص مہندی استعمال  
کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس کے استعمال میں تعیم ہے خواہ مجاہدین اسلام کریں یا غیر مجاہدین، مہندی کے  
علاوہ وسمہ وغیرہ کا خضاب استعمال کرنا حرام ہے (امام احمد رضا بریلوی، عرفان شریعت صفحہ ۱۲، نذیر سنٹر لاہور)  
ممکن ہے حضرت ابو بکر صدیق مہندی کا خضاب استعمال کرتے ہیں۔  
اس مسئلہ کی مزید وضاحت مقصود سو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ”حرمت خضاب“  
اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا رسالہ ”مسئلہ خضاب“ کو دیکھا جاسکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ  
إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَّا مِنْ مَرَّةٍ وَرَدَةٍ  
لِمَدَادَةٍ وَكُفْرَةٍ - حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی  
کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی پشت  
دیکھنے سوائے علاج وغیرہ کی ضرورت کے ۔

## ۴۵۔ بَابُ التَّقْفِخِ فِي الشَّرَابِ

### پانی میں سانس لینے کا بیان

۹۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ  
حَبِيبٍ مَوْلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ  
أَبِي الْمُتَحَنَّى الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ  
ابْنِ الْحَكَمِ كَدَّ خَلَّ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَلَى  
مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ  
التَّقْفِخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرُدِي مِنْ نَفْسٍ  
وَاحِدَةٍ قَالَ فَأَبْنَى الْقَدْحَ عَنْ فَيْكٍ شَحًّا  
تَتَنَفَّسُ قَالَ فَإِنِّي أَمَايَ الْقَدْحَ أَهَ فِيهِ  
كَأَنَّ قَاهِرَ قُهَا - حضرت ابو متحنی جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں جناب مروان بن حکم کے پاس تھا کہ حضرت ابوسعید  
خدری رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے آئے ۔  
مروان بن حکم رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت ابوسعید  
خدری رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے پانی میں سانس  
لینے سے منع فرمایا ہے ؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
ہاں ۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک سانس  
سے (پانی پینے میں) سیر نہیں ہوتا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: تم پیالے کو اپنے منہ سے علیحدہ کر کے سانس لو  
اس آدمی نے عرض کیا کہ میں پانی میں تنکا دیکھوں تو بھر؟  
فرمایا: اسے (پانی کو) گرا دو۔ ف

الْبَقِيَّةُ حَاشِيَةُ مَفْهُومِ، ہاں اس منظر کو دیکھتے ہیں جو سخت حرام ہے جب ان اعضاء کا دیکھنا حرام ہے تو شرمگاہ کا دیکھنا  
بطریق اولیٰ حرام ہوا۔ البتہ مرض کی بناء پر مجبوری کے تحت دیکھ سکتا ہے ۔  
ف پانی پینے کا سنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانسوں میں پیا جائے اور ہر بار بسم اللہ شریف پڑھی جائے ۔  
یکبارگی پانی وغیرہ پینے اور برتن میں سانس لینے سے بیماری لگ جانے کا قوی امکان ہوتا ہے ۔ (جاری ہے)

وَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ مَّالِهِ شَيْئًا وَإِذَا سْتَعْفَاكَ  
عَنْ مَّالِهِ عِنْدَنَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ  
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَانَا -

(یتیم) کے مال کو نہ خریدو اور نہ اس کے مال سے قرض  
لو اور اس (یتیم) کے مال سے پرہیز کرنا ہمارے نزدیک  
افضل ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور  
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

## ۴۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ

### مرد کا مرد کی شرم گاہ کو دیکھنے کا بیان

۹۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ  
بَيْنَنَا أَنَا أَفْضَلُ وَبَيْنِي كَانُ فِي حَجَرٍ  
أَبِي يَصُبُّ أَحَدُنَا عَلَى مَا حِجِمَ إِذْ طَلَعَ  
عَلَيْنَا عَامِرٌ وَنَحْنُ كَذَلِكَ فَقَالَ يَنْظُرُ  
بَعْضُكُمْ إِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ وَاللَّهِ إِنِّي  
كُنْتُ لَا أَحْسِبُكُمْ خَيْرًا مِنَّا قُلْتُ قَتَلْتُمْ  
وَلِدًا فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُولَدْ دَا فِي شَيْءٍ  
مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّهِ لَا تَلُوكُمْ الْخُلَفَاءُ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ میں اور ایک یتیم جو میرے والد کی زیرِ کفالت  
تھا ہم دونوں غسل کرتے تھے اور ہم ایک دوسرے پر  
پانی گراتے تھے اچانک ہمارے پاس حضرت عامر رضی اللہ  
عنہ تشریف لے آئے جبکہ ہم اسی کیفیت میں تھے، تو  
انہوں نے کہا: تم ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے ہو  
قسم بخدا! میں تم کو اپنے آپ سے زیادہ بہتر سمجھتا تھا  
میں تمہارے بارے خیال کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام  
میں پیدا ہوئے ہو اور جاہلیت کی کوئی چیز تم میں نہیں  
قسم بخدا! اب میں تمہیں حقیر خیال کرتا ہوں۔

**ف** عورت کو بجا لیتے نماز کا ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم کا چھپانا فرض ہے نماز کی حالت کے علاوہ جبکہ  
غیر محرم لوگوں کو دیکھنے کا امکان ہو تو ان سے چہرہ چھپانا بھی ضروری ہے۔ مرد کو ہر حالت میں ناف سے لے کر  
گھٹنوں کے نیچے تک چھپانا فرض ہے اور اس حصے کا دیکھنا سخت حرام ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کبڑی، کشتی  
اور کھیلوں کے مواقع پر شرم گاہ کے علاوہ ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ بالکل کھلا ہوتا ہے اور لوگ بڑی دلچسپی سے دیکھتے



عورت کو کہہ دینا ایک عورت کو کہنے کی طرح ہے  
یا ایک عورت کو کہہ دینے کی مثل ہے رف

## ۴۔ باب فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے  
ہوئے سنا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو فرماتے  
ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد  
کے دن میرے والدین کو جمع فرمایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا حضرت اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ لوگوں نے

۹۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آبَاؤُنِي  
يَوْمَ أُحُدٍ۔

۹۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْثًا قَامَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔

ف قرآن پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی مائیں قرار دیتے ہوئے فرمایا:  
وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُكُمْ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تمھاری مائیں ہیں۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی بیویاں ہماری مائیں قرار پائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہمارے یعنی امت کے باپ قرار پائے  
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ ہونے کے باوجود امت کی خواتین کے ہاتھوں کو اپنے دست اقدس میں لیتا اور چھونا  
سمیع تصویب فرمایا تو دوسرے لوگوں کے لیے کیے جائز ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ غیر محرم عورت کے جسم کے کسی حصہ کو چھونا،  
مصافحہ کرنا، اور نقد اس کے جسم یا چہرے کو دیکھنا حرام ہے۔ جاہل پیر جو خواتین کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کرتے ہیں یا  
پاؤں وغیرہ دبانے کی ان سے خدمت کرواتے ہیں اور یا بغیر پردے کے ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں اور یا سجد وغیرہ  
کرواتے ہیں وہ حرام کا ارتکاب کرنے کے سبب شیطان اور قوم کے ناسور قرار پاتے ہیں۔

## ۴۶۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ

### عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت کا بیان

۹۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
السُّكْدَرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رَقِيقَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ تُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ تُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللهِ  
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقَ وَلَا تَزْنِيَ وَلَا تَقْتُلَ  
أَوْلَادَكَ وَلَا تَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِيهِ  
بَيْنَ آيِدِيْنَا وَآرْجُلِنَا وَلَا تَعْصِيكَ  
فِي مَعْرُوفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ  
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْآيَاتِنَا  
هَلُمَّ تُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ  
لَا مُصَافَحَ النِّسَاءِ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا شَرَّ  
امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِمَرْأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مُثْلَ  
قَوْلِي لِمَرْأَةٍ وَاحِدَةٍ .

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے  
کہ میں بہت سی عورتوں سے مل کر بیعت کرنے کے  
لیے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی  
تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس بات پر آپ سے  
بیعت کرنا چاہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک  
نہیں بنائیں گی۔ ہم چوری نہیں کریں گی، ہم زنا نہیں  
کریں گی۔ ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ ہم کسی پر  
بہتان نہیں باندھیں گی، جن لوگوں میں ہم موجود ہیں،  
ان میں سے کسی پر افتراء نہیں باندھیں گی اور شریعت  
کے واضح قوانین میں ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی،  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنی استطاعت  
اور طاقت کے مطابق۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور  
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے زیادہ عزیز  
ہیں۔ آپ لائیں (اپنا دست مبارک) یا رسول اللہ!  
ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا ایک سو

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۷۹ سے آگے) کیونکہ سانس کے ذریعے ہر شیم جو بیماری کا باعث بن سکتے ہیں۔ پیٹ  
میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں، طبیوں، اور حکیموں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے  
سنہری قوانین کو اپنانے کی پُر زور اپیل کی ہے۔

لَا تَخَذْتُ أَبَا يَكْرَ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوَّةُ  
الْإِسْلَامِ وَلَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفَةٌ  
الْأَخُوَّةِ أَبِي يَكْرَ

خیل (دوست) بناتا تو حضرت ابو بکر صدیق کو بنا تاہم  
اسلامی اخوت (بھائی چدرہ) ہے مسجد نبوی کے  
کھنے والی ہر گھڑکی کو بند کر دیا جائے سوائے اس کے  
صدیق رضی اللہ عنہ کی گھڑکی کے۔ ف

۹۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ شِمَا بْنِ الْأَنْصَارِيِّ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ

حضرت اسماعیل بن محمد انصاری رضی اللہ عنہ  
ہے کہ حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ  
(بارگاہ رسالت میں) عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے  
ہے کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ف جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت  
میں دنیا سے رخصت ہوا ہو اسے ”صحابی“ کہا جاتا ہے تمام صحابہ قابل ستائش اور قابل احترام ہیں۔ ان کے فضائل و  
کمال قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کفار پر بہت سخت ہیں۔ ایک جگہ فرمایا گیا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنه  
اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ ان میں سے حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق  
حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم علی الترتیب فیست کے حامل ہیں۔ ایک حدیث میں ہے:  
اصحابی کا لنجوم باہم حراقتہم امتہ میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں ان میں سے جس  
کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں لا تمس الناس مسلما  
را۱؎ اور ای من رآنی اس مسلمان کو (دفعہ کی) آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا  
(امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، کراچی)

کسی صحابی کو گالی دینا شرمناک اور قابل سزا فعل ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا چنانچہ حدیث  
رسول ہے کہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي - فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَاكَهُ هَذَا أَحَدُهُمْ وَلَا يَصِيفُهُ - رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
اگر تم میں سے کوئی احد ہپار کی مثل سونا خرچ کرے وہ ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کی مٹھی یا اس کے نصف  
کو نہیں پہنچ سکتا۔ (امام ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، کراچی)



فَطَنَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنْ تَطْعُنُوا فِي أَمْرِهِمْ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّمَا اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْآمَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ.

۹۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُيَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنْ بَعِدَ اخْتِيَارُ اللَّهِ تَعَالَى بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَكَ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ قَدِيتَاكَ يَا بَاتِنَا وَأُمَهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَيَّ الشَّيْخُ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِ عِبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ يَقُولُ قَدِيتَاكَ يَا بَاتِنَا وَأُمَهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمُنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهَمَّ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَا لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگ ان (حضرت اسامہ) کے امیر بننے پر طلعت و شبنم کرتے ہو بے شک تم اس سے قبل ان کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراضات کر چکے ہو۔ قسم بخدا! وہ امارت (امیر بننے) کے زیادہ لائق تھے ان کے بعد وہ (حضرت اسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پسند ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی زیبائش و حسن کو اختیار کر لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے اختیار کر لے، (یہ بات سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا آپ (کے قدموں) پر ہمارے والدین قربان ہوں۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ ہمیں یہ بات بہت عجیب لگی۔ لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے اور یہ کہ ہے آپ (کے قدموں) پر ہمارے والدین نثار ہوں جن کو اختیار دیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رفاقت اور مال و دولت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں کسی کو اپنے

سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ  
سَنَةً وَلَيْسَ فِي دَأْسِهِ وَنَحْيَتِهِ عِشْرُونَ  
شَعْرَةً بَيَضَاءً۔

(اعلانِ نبوت کے بعد دس سال تک مکہ میں مقیم رہے  
اور دس سال تک مکہ میں مقیم رہے اور دس سال  
مدینہ طیبہ میں اور ساٹھ سال کی عمر مبارک میں اللہ تعالیٰ  
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا جبکہ آپ کے  
سرافدس کے بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے ف

## ۴۹۔ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ ذَلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کے مستحب ہونے کا بیان

۹۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَمَّةٍ كَانَ إِذَا أَدَا سَفَرًا أَوْ  
قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا شَحَدًا  
(نَصْرًا)۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر کا  
قصد (ارادہ) فرماتے یا سفر سے واپس تشریف لاتے  
تو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیتے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر درود پڑھتے، دعا کرتے پھر واپس چلے جاتے

وال عقل بیات سمجھنے سے قاصر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل عمر مبارک ساٹھ سال ہے۔ ان بزرگوں امام  
امام محمد اور حضرت امام مالک (موطا امام مالک) رحمہما اللہ نے کیسے لکھ دیا واللہ تعالیٰ اعلم۔ حقیقت و صحیح یہ ہے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل عمر تریسٹھ سال ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ چالیس سال میں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا۔  
اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ (۱۳) سال تک آپ مکہ مکرمہ میں رہے پھر ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے دس سال تک  
آپ مدینہ طیبہ میں رہے اور ہجرت کے گیارہویں سال تریسٹھ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تشریف ہوا (کتبِ سیر)  
۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کے قصد سے سفر کرنا، سب سفروں سے افضل و اعلیٰ ہے اور  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت دنیا بھر اور زندگی کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے یہی وہ بارگاہ ہے  
جس میں نہ صرف انسان بلکہ فرشتے بھی چوبیس گھنٹے حاضری کیلئے موجود رہتے ہیں روایات میں موجود ہے کہ ستر ہزار  
فرشتے صبح کے وقت روضہ رسول پر حاضر ہوتے ہیں وہ رات تک اُس کے رہتے ہیں اور درود و سلام کے تحفے (جاری ہے)

کس وجہ سے؟ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جو کام ہم خود نہ کریں اس کی تعریف و توصیف پسند نہ کریں جبکہ میں تعریف پسند کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر کرنے سے روکا ہے جبکہ میں ایسا آدمی ہوں کہ حسن و جمال پسند کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آوازوں کو آپ کی آواز سے بلند کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ میں بلند آواز انسان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جب تک تم بقیہ حیات رہو تو تمھاری تعریف و توصیف ہوتی رہے اور اگر قتل کیے جاؤ تو شہادت کے درجہ پر فائز ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

قَدْ هَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَا اللَّهُ أَنْ نُحَمِّدَ أَنْ نَحْمَدَ بِمَا لَمْ تَفْعَلْ وَإِمْرًا أَحَبُّ الْحَمْدِ وَنَهَانَا عَنِ الْخِيَلِ وَأَنَا أَمْدَأُ أَحَبُّ الْجَمَالِ وَنَهَانَا اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَأَنَا رَجُلٌ جَعِيدُ الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ثَابِتُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَعِيشَ حَبِيدًا وَتُقْتَلَ شَهِيدًا وَتُدْخَلَ الْجَنَّةَ؟

## ۴۸۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لمبے قد والے نہیں تھے اور پست قد والے، نہ چونے کی طرح زیادہ سفید اور نہ کھم طور پر گندمی رنگ والے۔ آپ کے بال مبارک نہ بال گھنگھڑا لے تھے اور نہ بال کل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا (اعلان نبوت فرمایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رِبْعَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْبَيْضِ الْأَمْهَقِ وَلَا دَمِرَ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَيَا لَمَدِيْنَةِ عَشَرَ



عَلِيَّ بْنِ حُسَيْنٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسَيْنٍ إِسْلَامُ الْمَرْءِ تَرَكَ مَا لَا يَعْنِيهِ -

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبصورتی لایعنی باتوں کو ترک کرنا ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا يَتَّبِعُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيهِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے ہی ہر مسلمان آدمی کو چاہیئے کہ وہ لایعنی باتوں کو ترک کر دے۔

۹۴۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَكَمَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ الذَّرَقِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ الدَّكَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ -

حضرت یزید بن طلحہ رکافی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے اور (دین) اسلام کا خلق حیاء ہے۔

(بقیہ حاشیہ ۶۸۶ کا) میری شفاعت واجب ہوگئی۔ اور فرمایا: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔ جس نے میرے وصال شریف کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (قاضی عیاض اندلسی الشفاء جلد ۲ صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے ٹکڑوں پر واقع ہے بلکہ جنت سے بھی افضل و اعلیٰ ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ میرے گھر سے لے کر میرے منبر تک کا ٹکڑا جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (قاضی عیاض اندلسی، الشفاء جلد ۲ صفحہ ۷۱، فاروقی کتب خانہ ملتان)

ف شرم و حیاء مومن کی زینت اور خوبصورت زیور ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے ہمارے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی نظریں نیچی رکھا کرتے تھے جب آپ چلتے تو کوئی دیکھنے والا محسوس کرتا کہ آپ کسی گھائی یا لمبندی سے اتر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو بلا حجاب (پردہ) اپنے پاس بیٹھنے دیتے اور نہ اس کی طرف دیکھتے بلکہ اس کے ہاتھ تک کو نہ چھوتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حیادار تھے۔ چنانچہ روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں كَانَتِ النَّسِیءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حیادار تھے (قاضی عیاض اندلسی، الشفاء جلد اول صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان)

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا يَتَّبِعِي أَنْ يَفْعَلَكَ

إِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ يَا قِيَّ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے ہی  
کرنا چاہیے کہ جب کوئی شخص مدینہ طیبہ میں آئے تو  
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے۔

## ۵۔ بَابُ فَضْلِ الْحَيَاءِ

### شرم و حیاء کی فضیلت کا بیان

۹۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۵ کا) فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے رہتے ہیں اور رات کے وقت  
ان کو چھٹی ہو جاتی ہے اور ستر ہزار فرشتے آ جلتے ہیں جو صبح تک درود و سلام عرض کرتے رہتے ہیں اور یہ سلام  
تا قیامت جاری رہے گا اور جو فرشتے ایک بار آ جاتے ہیں دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی لیکن خوش قسمت ہیں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی جسے بار بار بارگاہ رسالت کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی رہے۔

بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نہایت ہی ادب و احترام کے دامن کو غفلت متے ہوئے عاجزانہ لہجہ میں یوں سلام  
عرض کیا جائے السّلام علیک یا رسول اللہ، السّلام علیک یا ابا بکر، السّلام علیک یا عمر فاروق،  
السّلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر فاروق، حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ  
رضی اللہ عنہم جب روضہ رسول پر حاضر ہوتے تو یوں ہی عرض کیا کرتے تھے (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذبہ  
القلوب الی دیار المحبوب مترجم صفحہ ۲۲۹، نوری کتب خانہ لاہور)

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ ہے مثل داخل ہے چنانچہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے  
سوال کیا گیا کہ روضہ رسول افضل ہے یا کعبۃ اللہ؟ انھوں نے جواب دیا روضہ رسول کعبۃ اللہ سے افضل ہے  
امام احمد رضا بریلوی، ملفوظات، صفحہ ۴۱۔ فرید بک سٹال لاہور)

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف کعبۃ اللہ سے افضل ہے بلکہ بیت المعمور اور عرش الہی سے بھی افضل  
روضہ نور کی زیارت کرنے والے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت سے نوازنے کا وعدہ فرمایا چنانچہ آپ  
فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَنَاءِيْ جَنَّاتٍ وَجَبَتْ لَهُ شَنَاءِيْ جَنَّاتٍ وَجَبَتْ لَهُ شَنَاءِيْ جَنَّاتٍ (جاری ہے)

## ۵۲۔ بَابُ حَقِّ الضِّيَافَةِ

### مہمان کے حق کا بیان

۹۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ  
عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَهُ  
وَلَيْلَتَهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ دَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ  
يُخَوِّي عَنْهَا حَتَّى يُخْرِجَ .

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ  
اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان  
کی ایک رات، دن مہمان نوازی کرے۔ مہمان نوازی  
تین دن تک ہے جو چیز اس کے بعد وہ صدقہ ہے  
اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے  
ہاں اتنی دیر تک ٹھہر رہے حتیٰ کہ وہ میزبان اسے نکالنے  
پر (تکلیف کے باعث) مجبور ہو جائے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۸ کا) سلسلے میں امانت دار ہوگی اگر خیانت کرے گی تو اس سے پوچھا جائے گا اپنے شوہر کی اجازت  
کے بغیر گھر کی معمولی چیز بھی کسی کو دینے کی مجاز نہیں ہوگی۔

**ف** حقوق العباد میں سے ایک مہمان کا حق ہے۔ مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے وہ اپنا ذوق سامنے لے کر  
آتا ہے۔ مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے پہلے دن تو اس کی خوب خدمت کرنی چاہیے دوسرے اور تیسرے  
دن معمول کے مطابق کھانا پیش کیا جائے اور تین دن کے بعد جو چیز اسے پیش کی جائے گی وہ صدقہ ہے چنانچہ ایک  
حدیث کے الفاظ یہ ہیں مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ أَوْ مَا  
جَائِزَتُهُ، قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَقَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ دَدَقَةٌ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ  
مہمان کی خوب خدمت کرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یہ خوب خدمت کی کتنی مدت ہے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن رات ہے اور آپ نے فرمایا مہمان نوازی تین دن ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے  
(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۸، مطبوعہ سعید ایم ایچ کراچی) (جاری ہے)



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے مہجائی کو حیا کے بارے میں درس دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس لیے حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۹۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعْظُمُ الْحَاةَ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

## ۵۔ بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

### عورت پر خاوند کے حق کا بیان

حضرت بشیر بن لیار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حصین بن محسن رضی اللہ عنہ اپنی مچھو مچھی کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے خیال کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا ہے کہ کیا شادی شدہ ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا ہاں۔ پھر انھوں نے پوچھا ہے کہ خاوند کے ساتھ تمھارا کیسا برتاؤ ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں اس کی اطاعت کرتی ہوں سوائے ایسے کام کے کہ میں اس سے عاجز ہوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھاری سوچ کس طرف ہے دیکھو وہ (شوہر) تمھارے لیے جنت ہے یا جہنم ہے۔

۹۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي بِشِيرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ حَصِينَ بْنَ مَحْصَنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ لَهُ أَثَرٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهَا زَعَمَتْ أَنَّهَا قَالَ لَهَا أَذَاتَ زَوْجٍ أَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا قَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ لَهُ فَقَالَتْ مَا أَلُوهُ إِلَّا مَا عَجِزْتُ عَنْهُ قَالَ فَاَنْظُرِي أَيَّنَ أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ أَوْ نَادَكَ۔

ف عورت پر خاوند کے حقوق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شریعت میں کسی کو سجدہ جائز نہیں ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ عورت گھریلو اشیاء کے (مجاہد)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اس کا جواب دو پھر اگر اسے چھینک آئے تو اسے جواب دو اور اگر کسی کو دو یا تین مرتبہ چھینک آئے تو جواب نہ دیا تو بھی جائز ہے جبکہ پہلی مرتبہ آنے والی چھینک کا جواب دے دیا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا عَطَسَ فَشَمِمَتْهُ شَمٌّ  
لَا تَعْطَسُ فَشَمِمَتْهُ فَإِنْ لَمْ تُشَمِمَتْهُ حَتَّى  
يُعْطَسَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَجْزَاكَ أَنْ  
تُشَمِمَتْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً -

## ۵۴۔ بَابُ الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ

### طاعون (بیماری سے) سے بھاگنے کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (بیماری) ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کیا گیا یا بنی اسرائیل پر بھیجا گیا (راوی حدیث) ابن مسعود کو ان دونوں کے بارے شک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کہ فلاں زمین پر طاعون پھیلی ہے تو تم اس (زمین) میں نہ جاؤ اور اگر کسی جگہ میں طاعون واقع ہو جائے تو تم وہاں سے نہ بھاگو۔

۹۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْشَّكْرِ وَأَنَّ عَامِدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ اسْمَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى مَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ أَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبْنُ الشَّكْرِ فِي أَتَيْهُمَا قَالَ فَإِذَا سَمِعْتُمْ  
بِهِ يَرْضِي فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِنْ وَقَعَ فِي أَرْضٍ فَلَا  
تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۹۰ کا) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ (۱) جب اس سے ملے سلام کرے (۲) جب اس کی دعوت کرے تو اسے قبول کرے (۳) جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے (۴) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (۵) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور (۶) اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، کراچی)

## ۵۳۔ باب تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ

### چھینک کا جواب دینے کا بیان

۹۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَذْرَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا أَدِيءُ أَبَعَدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو چھینک آئے تو تم اس کا جواب دو پھر اسے چھینک آئے تو تم اسے جواب دو، پھر اگر اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دو اور پھر اگر اسے (چوتھی بار) چھینک آئے تو تم اسے کہہ دو کہ تمہیں رکام ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار کے بعد فرمایا (کہہ دو تم کو رکام ہے)۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۸۹ کا) مہمان نوازی انبیاء کرام کی سنت ہے بالخصوص سیدنا ابراہیم علیہ السلام تو مہمان کے بغیر کئی کئی دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ہمارے نبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ اپنے دشمنوں کی بھی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔

ف ایک مسلم کے حقوق جو دوسرے مسلمان پر عائد ہوتے ہیں ان میں سے ایک چھینک کا جواب دینا ہے چھینک کا جواب احناف کے نزدیک واجب کفایہ ہے، شوافع کے نزدیک سنت کفایہ ہے اور سنیوں کا انفرادی طور پر جواب دینا افضل ہے چھینک واجب بلند آواز سے الحمد للہ کہے گا تو اس کے جواب میں سامع یرحمک اللہ کہے گا ورنہ جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ ایک بار چھینک آنے پر جواب دینا ضروری ہے دوبارہ یا سہ مار آنے پر جواب دینا ضروری نہیں ہے جس حدیث میں چھینک کا جواب دینا مسلمان کا حق قرار دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَوْ يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ فِي غَيْرِ حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيْهِ أَوْ يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ۔ (ترجمہ اگلے صفحہ پر جاری)



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَا يَتَّبِعُنِي  
 أَنْ يُذَكَّرَ لِأَخِيهِ السُّلَيْمِ الزَّلَّةُ تَكُونُ  
 مِنْهُ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا صَاحِبُ الْهُدَى الْمُتَعَالِي  
 بِهَوَاهُ الْمُتَعَرِّفُ بِهِ وَالْفَاسِقُ الْمُتَعَالِي  
 بِفِسْقِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَذَكَّرَ هَذَيْنِ  
 بِفَعْلِهِمَا فَإِذَا ذَكَرْتَ مِنَ السُّلَيْمِ  
 مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ الْبُهْتَانُ وَهُوَ  
 الْكَذِبُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی آدمی کے  
 لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا نام حقارت و  
 ذلت سے لے جسے وہ بُرا سمجھتا ہو لیکن خواہشات کا  
 پیجاری جو اپنی خواہشات کی تکمیل میں مشغور ہو اور اعلیٰ  
 فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والا جس کا فسق و فجور مشہور  
 بھی ہو ان دونوں آدمیوں کی برائی کے ذکر کرنے میں  
 کوئی حرج نہیں اور جب تک کسی مسلمان کا نام ایسی برائی  
 سے لو جو اس میں نہ ہو وہ بہتان اور جھوٹ ہوگا۔

## ۵۶۔ بَابُ التَّوَادُّعِ

### نادر (نایاب) باتوں کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے)  
 دروازے بند رکھا کرو، برتنوں پر کپڑا ڈال دیا کرو اور  
 چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں  
 کھولتا، بند شدہ مشکیزہ نہیں کھول سکتا اور منہ ڈھانپے  
 ہوئے برتنوں کو کھولتا ہے اور بیشک چوہے لوگوں  
 کے گھروں کو جلا ڈالتے ہیں۔

۹۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ  
 الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْلِقُوا  
 الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَاكْفُوا الْإِنَاءَ  
 أَوْخِمُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ  
 فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلْقًا وَلَا يَحِلُّ وَكَاءً وَلَا  
 يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفَوَاسِقَ وَتَفَرُّهُمْ عَلَى النَّاسِ  
 بَيْنَهُمْ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۹۲ کا) غیبت سے بھی زیادہ ہے لہذا غیبت، بہتان، کذب بیانی اور دوسرے رذائل سے  
 پرہیز کرنا چاہیے بلکہ خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں حدیث ہے مَنْ سَمِعْتَ نَجْلِي أَوْ كَمَا قَالَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْنِي مَنْ نَجَاتٍ حَالِ كَرَلِي -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَدِيثٌ مَعْرُوفٌ قَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَلَا بَأْسَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْحَنَ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا اجْتِنَابًا لَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ مشہور حدیث ہے جو کثیر راویوں کے حوالے سے بیان کی گئی ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جس زمین پر طاعون کی بیماری پھیل چکی ہو اس سے پرہیز کرتے ہوئے وہاں نہ جایا جائے۔

## ۵۵۔ بَابُ الْغَيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ

### غیبت اور بہتان کا بیان

۹۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْلَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ صَيَّادٍ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَطَّابٍ الْمُحَذَّرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرَ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْمُرُ أَنْ يَسْمَعَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ذُكِرْتَ بِأَحَدٍ فَذَلِكَ الْبُهْتَانُ -

حضرت ولید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت مطلب بن عبد اللہ مخزومی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ غیبت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا اس طرح ذکر کرنا اگر وہ اسے سنے تو برا محسوس کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ بات بالکل حق ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (یہی تو غیبت ہے)۔ اگر وہ بات جھوٹی ہو تو وہ بہتان ہے۔ ف

ف کسی کی عدم موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہی بات اس کے سامنے کسی جائے تو وہ اسے برا محسوس کرے، اسے غیبت کہا جاتا ہے۔ غیبت رذائل (بری عادات) میں شمار ہوتی ہے اسے حدیث مبارکہ میں زنا سے بھی برا گناہ قرار دیا گیا ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ غیبت کرنے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک معاف نہیں کرے گا جب تک جس کی غیبت کی گئی ہے وہ خود معاف نہ کر دے اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اگر کسی میں ایک عیب نہ ہو لیکن بطور الزام اس پر وہ لگایا جائے اسے اتہام کہتے ہیں۔ اتہام کی سنل (جاری ہے)

بِالسُّوقِ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عَقْبَةَ وَجَاءَ  
رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يُتَاجِعَهُ وَنَيسَ مَعَهُ أَحَدُ  
غَيْرِي وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُزِيدُ أَنْ  
يُتَاجِعَهُ فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَجُلًا  
أَخْرَجَنِي كُنَّا أَرْبَعَةً قَالَ فَقَالَ لِي وَ  
لِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَا اسْتَخِيَا شَيْئًا فَلَا تَنِي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ -

خالد بن عقبہ کے گھر کے قریب تھا ایک آدمی آیا جو  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی راز کی  
بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جبکہ ان کے پاس میرے  
اور اس آدمی جو ان سے راز کی گفتگو کرنا چاہتا تھا کے  
بغیر کوئی نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
نے ایک دوسرا آدمی بلایا حتیٰ کہ ہم چار آدمی بن گئے  
راوی حدیث (حضرت عبداللہ بن دینار) کا بیان ہے  
کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے اور چوتھے آدمی جسے  
طلب کیا تھا کو کہا کہ تم دونوں علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک  
آدمی علیحدہ چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک  
درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے  
پتے نہیں گرتے اور بے شک وہ مسلمان کی مثل ہے  
تم مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں  
پر غور کرنے لگے جبکہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہ  
کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ درخت بتانے میں) مجھے شرم سی  
آئی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی  
بتا دیجیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جو میرے  
دل میں آیا تھا اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو

۹۶۲- أَخْبَرَنَا مَا يَكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا  
يَسْقُطُ دَرَقُهَا وَلَا نَتْفِهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَيَحْدُثُ فِي  
مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَوَقَعَ النَّاسُ  
فِي شَجَرِ الْبَوَادِي فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا  
التَّحْلَةُ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا حَدِّثْنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ التَّحْلَةُ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالَّذِي  
وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ  
لَا أَنْ تَكُونَ قِلَّتْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ  
لِي كَذَا وَكَذَا -



۹۵۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُسْلِمُ كُلُّهُ فِي مَعَادِ الْكَافِرِيَّاتِ كُلِّ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ -  
۹۵۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ  
يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْضِ مِلَّةٌ وَالْمُسْكِينُ كَالَّذِي  
يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ  
وَيَقُومُ اللَّيْلَ -

۹۵۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ لَدَيْهِ  
عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ -  
۹۵۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَعْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحَبَابِ  
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ -  
۹۶۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَخَمْرَةَ  
أُمِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشُّومَ فِي الْمَرْأَةِ وَالذَّارِفُ تَفْرِسُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا بَلَّغْنَاكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي  
شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ -

۹۶۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک انترہی  
سے کھاتا ہے اور کافر سات انترہیوں سے کھاتا ہے  
حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ اس روایت  
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورتوں اور سکیں  
کی مدد کرنے والا اس آدمی کی مثل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ  
کی راہ میں جہاد کرتا ہے یا اس آدمی کی مثل ہوتا ہے جو  
دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں گزار دیتا  
حضرت ابو مطیع کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو الغیث  
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے اس  
کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس  
مہملاتی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مصیبت میں ڈال  
دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک نحوست  
عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں  
یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو گھر، عورت  
اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار میں

لَا يَشْكُ مَنْ رَاكَ أَنْ يَدْخُلَكَ لِسُوءِ غَيْرِ  
أَنْ الْجَدُّ رَكَوَاتِيهِ -

۹۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَيْتِي  
أَبُو سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا  
أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ  
إِلَّا التَّذَاءُّ بِالصَّلَاةِ -

یقین ہو جائے کہ وہ کسی بُرے مقصد کے لیے داخل  
ہوا ہے سوائے دیواروں کے پردہ کے -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے  
چچا حضرت ابوسہیل (حضرت نافع) رضی اللہ عنہ نے  
مجھے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ (حضرت مالک بن  
عامر) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں (اس وقت) کوئی  
ایسی چیز نہیں پاتا ویسی ہی ہو جس پر (زمانہ رسول میں)  
لوگ تھے سوائے نماز کی اذان کی -

۹۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخَبِّرٌ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتِي  
أَنْسَى إِسْرَ -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
کسی بیان کرنے والے نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں مہلایا جاتا ہوں تاکہ میں  
(اپنی) سنت بنا دوں - ف

۹۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمٍ عَنْ  
عِيٍّ عُنْبَةَ أَنَّ مَا يَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا  
إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى -

حضرت عبادہ بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت  
عنبہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی میں چپٹ  
لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا دست اقدس نیچے رکھا  
ہوا ہے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے - ف

ف ابنی علیہ السلام سہو و مہول وغیرہ عیوب سے پاک ہوتا ہے نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہلایا گیا تھا اس  
میں کسی حکمتیں تھیں - ان میں سے ایک نماز میں مہول جانے کی صورت میں امت کو عملی طور پر تعلیم و تربیت دینا مقصود تھا  
لہذا ایسے امور کو دیکھ کر پیغمبر کو اپنی مثل قرار دینا جہالت و کم علمی کا ثمرہ ہے -

ف یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری ہے ورنہ اگر آپ چاہتے تو جنت الفردوس سے آپ کے  
لیے عمدہ اور اعلیٰ قسم کے پھولے آسکتے تھے چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیہ پناہ اور جنوں کی حد  
تک محبت تھی اس لیے آپ کے عمل کی عاجزی اور انکساری کو انھوں نے بھی اپنا یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عَنْ نَوَاصٍ  
لِللَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ یعنی جس آدمی نے اللہ کے لیے عاجزی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے -

بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم  
بجدا! اگر تم وہ بتا دیتے تو وہ میرے نزدیک کثیر  
دولت سے زیادہ پسند ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
نے قبیلہ غفار کی بخشش فرمادی ہے۔ قبیلہ اسلم کو  
اللہ تعالیٰ نے امن و سلامتی سے نوازدیا ہے اور قبیلہ  
عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ جب ہم سننے اور اطاعت (پیروی) کرنے پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کیا کرتے تو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیا کرتے تھے تمھاری طاقت و  
ہمت کے مطابق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اصحاب حجر“ کے  
بارے فرمایا کہ تم اس عذاب یافتہ قوم کے پاس نہ جاؤ  
مگر روتے ہوئے۔ اگر تمھیں رونا نہ آتا ہو تو ان کے پاس  
(سہ گز) نہ جاؤ یہ کہ تم پر بھی ان کی طرح عذاب آ پڑے  
حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت مجرئہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین کو قیامت کی مشہور اور عام نشانی بیان  
کرتے ہوئے پایا کہ تم کسی آدمی کو گھر میں داخل ہوتے  
دیکھو تو دیکھنے والے کو اس بات میں شک نہ رہے بلکہ

۹۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَّارُ اللَّهِ لَهَا  
وَأَسْلَمَ سَالِمُهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ۔

۹۶۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ  
يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۹۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا  
عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمَعْدِيَّيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا  
بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا  
تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ۔  
۹۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُحَيْرِيزٍ قَالَ  
أَذْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ  
الْمَعْلُومَةِ الْمَعْرُوفَةِ أَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ



وَلَجَّ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ -

۹۷۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عِيسَى  
ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لَا تُكْثِرُ  
الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ  
الْقَدَبَ الْقَاسِيَّ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ  
تَعْلَمُونَ وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ  
كَأَنَّكُمْ أَرْبَابُهَا وَانْظُرُوا فِيهَا كَأَنَّكُمْ  
عَبِيدُهَا إِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلَى وَمَعَا فِي  
فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللَّهَ  
تَعَالَى عَلَى الْعَافِيَةِ -

دو چیزوں کی برائی سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہوا  
ایک چیز دو جبروں کے درمیان والی (زبان) ہے اور  
دوسری چیز دونوں ٹانگوں کے درمیان (شرنگاد) ہے  
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے  
یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام  
فرمایا کرتے تھے ذکرِ الہی کے بغیر زیادہ گفتگو نہ کرو  
اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اس لیے کہ  
سخت دل اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور ہوتا ہے  
لیکن تمہیں اس کا علم تک نہیں ہوتا اور تم لوگوں کے  
گناہوں کو نہ دیکھو گویا کہ تم (ان کے) مالک ہو اور تم  
ان کے بارے میں ایسے دیکھو گویا کہ تم (اللہ تعالیٰ کے) غلام  
ہو بہت سے لوگ (گناہوں میں) مبتلا ہوتے ہیں اور  
انہیں معاف کر دیا جاتا ہے تم لوگ مصیبت میں مبتلا  
لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور گناہوں سے  
محفوظ رہنے پر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفرِ عذاب کا ایک  
حصہ ہے کیونکہ وہ تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے  
روکتا ہے اس لیے جب تمہاری ضرورت پوری ہو جائے  
تو جلدی سے اپنے گھر کی طرف پیڑو۔  
حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۹۷۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَسْتَعْرِ أَحَدُكُمْ نَوْمَهُ وَطَعْمَهُ  
وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَهُ مِنْ وَجْهِهِ  
فَلْيَعِجِلْ إِلَى أَهْلِهِ -  
۹۷۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ف حقیقت ہے کہ جسم کے یہی دو اعضاء یعنی زبان اور شرنگاد انسان کو گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کرتے  
ہیں چونکہ نجات ان دونوں کو مطیع اور اپنا غلام بنالیتا ہے وہ دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کر لیتا ہے لیکن جو ان کو  
کھل چھوڑ دیتا ہے وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

۹۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُفْعَلُ بِهِ ذَلِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَدْرِي بِهَذَا أَبَاسًا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۹۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
لَوْ دُفِنَتْ مَعَهُمْ قَالَ قَالَتْ لَا إِنِّي إِذَا لَدْنَا  
الْمُبْتَدَأَةَ بِعَمَلِي -

۹۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ قَالَ سَدَمَةُ  
لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا مَنَانُ عُثْمَانَ بْنِ  
عَفَّانَ لَمْ يُدْفَنَ مَعَهُمْ فَسَكَتَ ثُمَّ  
أَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ  
مُتَشَاغِلِينَ -

۹۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دُفِنَ فِي شَرِّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ  
وَإِعَادَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ فِي شَرِّ اثْنَيْنِ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما  
دونوں (بھی) ایسا کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس میں  
کوئی مضائقہ نہیں دیکھتے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ  
اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا  
گیا کاش آپ ان (حضور انور، حضرت ابوبکر صدیق اور  
حضرت عمر فاروق) کے ساتھ دفن ہونے کی وصیت  
کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تب تو میں ایسا  
کام (ایسی وصیت) کرنے والی پہلی ہوں گی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبداللہ رضی  
اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہ کو ان (حضرت رسول اکرم، حضرت عمر فاروق اور  
حضرت ابوبکر صدیق) کے ساتھ کیوں دفن نہیں کیا گیا؟ وہ  
(حضرت عمر بن عبداللہ) خاموش رہے۔ حضرت سلمہ  
رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا انھوں  
نے جواب دیا کہ لوگ اس دن ایک فتنہ میں مبتلا تھے

حضرت عطاء بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو  
چیزوں کی برائی سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہوا،  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باریوں فرمایا کہ جو شخص

یہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا، اے ابراہیم! یہ وقار (عظمت) ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

۹۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَحْيَى عَنْ أَبِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُهَيِّطُ مِنْ تَبَيُّنَةِ هَرَشَى مَا شَاءَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَسْوَدُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بلند ہواڑے اتر رہے ہیں اور ان پر سیاہ کپڑا ہے۔

۹۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمْ بِأَبْجَدَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ لِأَخَوَانَا مِنْ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار (صحابہ) کو طلب فرمایا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

ف نگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے اگر آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو جنت کو دیکھ لیتی ہے اگر نیچے دیکھتی ہے تو تخت الشرائی اور دوزخ کو ملاحظہ کر لیتی ہے اور ماضی کے سفر پر پڑتی ہے تو ہزاروں سال قبل گزرنے والے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حرکت و سکون کو دیکھ لیتی ہے لہذا جن ظالم لوگوں نے لکھ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دواؤں کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا تو ان کا یہ عقیدہ یا نظریہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں ہے۔

راقم الحروف اپنے طالب علمی کی وہ شام کبھی نہیں بھول سکتا کہ ۱۹۶۶ء کی کوئی شام تھی استاد محترم جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں موجود نہیں تھے کہ ایک تقریباً پچاس سالہ آدمی گستاخانہ لہجے میں گفتگو کرتے ہوئے احقر کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ مولانا احمد رضا بریلوی اور مفتی احمد یار خاں نعیمی نے ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ“ کا ترجمہ لکھا ہے ”اے غیب کی خبریں دینے والے“ تو اس عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو غیب کی خبریں دینے والے کے مفہوم کو ادا کرتا ہو لہذا میرا دل چاہتا ہے کہ ان دونوں مولانا حضرات کی قبر کو کھود کر ان سے اس بارے دریافت کروں۔ راقم الحروف نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے اسے جواب دیا کہ لفظ ”نبی“ کا معنی ہی غیب کی خبریں دینے والا ہے، مزید اس کی تسلی کے لیے عرض کیا کہ یہ معنی آپ خود اپنے علماء کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں بطور حوالہ ”المنجد“ کا ترجمہ دیکھنے کے لیے کہا۔ یہ جواب سن کر وہ منہ چھپاتا ہوا واپس چلا گیا۔



عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ  
أَحَدًا أَقْوَى عَلَى هَذَا الْأَمْرِ مِنِّي لَكَانَ  
أَنْ أَقْدِمَ فَيَضْرِبَ عُنُقِي أَهْوَنُ عَلَيَّ  
فَمَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ بَعْدِي فَلْيَعْلَمْ أَنَّ  
سَيْرُكَ عَنِ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَأَيْمُ اللَّهِ  
إِنْ كُنْتُ لِقَائِلِ النَّاسِ عَنْ نَفْسِي -

۹۷۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
كَانَ النَّاسُ دَرَقًا لَشَوْكَ فِيهِ وَهُمْ  
الْيَوْمَ شَوْكٌ لَا وَرَاقَ فِيهِ إِنْ تَرَكَتَهُمْ  
لَمْ يَتْرُكُوا قَرَانُ تَقْدُّهُمْ تَقْدُّوكَ -

۹۷۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَعْقِبُ بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلُ النَّاسِ ضَيَّفَ  
الضَّيْفَ وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلُ  
النَّاسِ قَصَّ شَارِبًا وَأَوَّلُ النَّاسِ رَأَى  
رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هَذَا فَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَكَأَنَّ يَا إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَبِّ  
بِرُدِّي وَكَأَنَّ -

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم  
ہو جاتا کہ کوئی شخص اس معاملے (خلافت کے بارے  
میں مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے تو مجھے (خلافت کے  
لیے) آگے کیا جاتا تو میرے لیے (خلافت سے)  
یہ بات آسان تھی کہ میری گردن مار دی جاتی جو شخص میرے  
بعد اس امر (خلافت) کا والی ہو اسے جان لینا چاہیے  
کہ عنقریب قرب و بعد کے الزامات کی اسے تردید کم  
ہوگی۔ قسم بخدا! اگر میں موجود ہوتا تو اپنی ذات کے  
سلسلے میں الزامات کے بارے جنگ کرتا۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ  
راوی نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ  
فرمایا (پہلے) لوگ صرف پتے (نیک) تھے ان میں  
کاٹا (برا) نہیں تھا۔ موجودہ زمانہ میں لوگ صرف کا  
ہیں ان میں کوئی پتہ (نیک شخص) نہیں ہے اگر تم  
چھوڑ دو گے تو وہ (نقصان کی غرض سے) بھٹیں نہ  
چھوڑیں گے اور اگر تم انھیں کھرا (اصلاح کرنے کو)  
کرو گے تو وہ تمھیں کھرا کریں گے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
ہوئے سنا: حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں میں  
سب سے پہلے میں جنھوں نے مہمان نوازی کی، وہ  
سے پہلے میں جنھوں نے ختنہ کروایا وہ سب سے  
آدمی میں جنھوں نے اپنی منجھیں ترشوائیں اور وہ  
پہلے آدمی میں جنھوں نے سفید بال دیکھے حضرت  
علیہ السلام نے (سفید بال دیکھ کر) کہا اے میرے

گر گرم جانے کے بارے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: چوہا اور اس کے ارد گرد سے گھی پکڑ کر پھینک دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد سے گھی پکڑ کر پھینکا جائے گا اور باقی کھایا جائے گا اور اگر گھی پھل ہوا ہو تو وہ بالکل نہیں کھایا جائے گا (بلکہ) وہ چراغ جلانے کے لیے استعمال کیا جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَاْرِةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ قَالَ خُذْوهَا وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَاطْرَحُوهُ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ إِذَا كَانَ السَّمْنُ جَامِدًا اخْذِي الْفَاِرَةَ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ قَرُمِي وَأَكِلِ مَا سَوَى ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَاسْتُصْبِحَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا .

## ۵۸۔ بَابُ دِبَاغِ الْمَيْتَةِ

### مُرْوَرِّكَ چمڑے کو رنگنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔  
زوجہ رسول ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي وَعَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُبِغَ الْأَكْهَابُ فَقَدْ طَهُرَ .

۹۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ

ف پکھلے ہوئے ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ گھی ایک بڑے دیگے میں ڈال دیا جائے اور کچھ حصہ دیگے کا خالی ہو، اس خالی حصے میں پانی ڈال کر آگ پر رکھ دیا جائے پانی کے ابٹنے کے سبب جو گھی اوپر سے زمین پر گرے وہ نمس و ناپاک ہوگا اور جو پانی خشک ہو جانے کے سبب دیگے میں رہ جائیگا وہ پاک ہو جائیگا ناپاک تیل کو پاک کرنے اور جمے ہوئے ناپاک گھی کو پاک کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے (علامہ محمود احمد رضوی، دین مصطفیٰ صفحہ ۴۴، مکتبہ رضوان لاہور)

قَرِيشَ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ إِنَّكُمْ  
سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى  
تَلْقَوْنِي -

درمیان ”بحرین“ کی زمین میں تقسیم فرمادیں انھوں نے  
عرض کیا قسم بخدا! (وہ زمین) ہم نہیں لیں گے جب تک  
ہمارے قریش (مہاجرین) بھائیوں کو ہماری شل نہیں  
دی جاتی یہ بات انھوں (انصار) نے دو یا تین بار کہی  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے  
کہ وہ لوگ دنیا کی دولت سے مالا مال ہو جائیں گے  
تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آمور

حضرت علقمہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا ہے: ”اُنھما کا دار و مدار نیت پر ہے“ ہر آدمی کو  
وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت  
(نیک وطن) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ  
کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت  
دنیا کے حصول کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی  
کرنے کی غرض سے کی تو اس کی ہجرت اس کی طرف  
ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

۹۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ الشَّيْمِيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ ابْنَ أَبِي وَثَّابٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ  
بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ  
هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا  
يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَدَارَكُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى  
مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

## ۵. بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

گھی میں چوبہا اگر جانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی میں چوبہا

۹۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ



ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ  
کا قول ہے۔

## ۵۹۔ بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

### پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
پچھنے لگائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک  
صاع کھجوریں عطا فرمائیں اور اس کے مالک نے اس کے  
خراج میں کمی کرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ پچھنے لگانے  
والے کو اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اور اس کا  
مال اس کے آقا کا ہوتا ہے غلام کے لیے جائز نہیں ہے  
کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس کے مال کو خرچ  
کمرے سوائے اس کے کہ وہ غلام کھا سکتا ہے یا پہن  
سکتا ہے اور یا عام طریقے کے مطابق خرچ کر سکتا ہے۔  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت  
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے اس کے کہ کھائی جائی

۹۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الظَّرِيرِيُّ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ  
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّضُوا عَنْهُ  
مِنْ خَرَاجِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ  
أَنْ يُعْطَى الْحَجَّامُ أَجْرًا عَلَى حَجِّ مَتَمٍّ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ الْمَمْلُوكُ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ لَا يَصْدُقُ الْمَمْلُوكُ  
أَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ  
إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَكْتَسِبَ أَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ يُرَخَّصُ لَهُ فِي الطَّعَامِ  
الَّذِي يُؤْكَلُ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ وَفِي عَارِيَةِ الدَّابَّةِ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ يُسَمِّتَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ -

۹۸۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَى لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْتَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجُلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ لَاشْمَا حَرَمَ أَكْلُهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ زَيْهَذَا أَنَا خُذُ إِذَا دُبِغَ إِهَابُ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهَرَ وَهُوَ ذَكَاةٌ وَلَا بَأْسَ بِالْإِنْتِفَاعِ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

حکم دیا کہ مردار کے چمڑے کو رنگ کر اس سے نفع (فائدہ) حاصل کیا جائے ف

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مردار بکری کے پاس سے گذرے جو آپ نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس (بکری) کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو مردہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب مردار کے چمڑے کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور یہی (رنگنا) اس کی پاکی و طہارت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے اور اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں یہی امام اعظم

**ف** مردار جانور سے استفادہ کرنا اور اس کی خرید و فروخت حرام ہے البتہ جب اس کے چمڑے کو رنگ کر کے خشک کر لیا جائے تو اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہو جائیگی لیکن گوشت حرام رہے گا۔ فقہاء و احناف اس مسئلہ میں اتفاق و اتحاد ہے کہ مردار جانور کا چمڑا رنگ کر خشک کر لینے سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کا استعمال کرنا خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تائید حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی ہوتی ہے۔

انسان اور خنزیر کا چمڑا رنگ کر خشک کر لینے سے استعمال کرنا اور خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہوتا انسان کا اس کے احترام و حرمت کے سبب اور خنزیر کا اس کے نجس العین ہونے کے باعث، گویا خنزیر کا گوشت، خون، بال، بڈی اور چمڑا وغیرہ سب کچھ نجس ہوتا ہے اس کی کوئی چیز کسی صورت بھی پاک نہیں ہو سکتی اس کی ہر چیز کا استعمال اور خرید و فروخت حرام ہے۔

اس سے اس بارے پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے  
آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس بارے پوچھا  
جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اس سے اس  
کی رعیت کے بارے پوچھا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکہ دینے والے  
آدمی کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے  
گا اور کہا جائے گا کہ یہ (جھنڈا) فلاں (آدمی) کا  
دھوکہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کی  
پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی ہے۔  
حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے  
ہو کر پیشاب کیا۔ ف

الرَّجُلُ رَاعِيَةٌ عَلَى مَالٍ رَوْجَهَا وَهِيَ مَسْئُوكَةٌ  
عَنْهُ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعِيٌ عَلَى مَالٍ سَيِّدِهِ وَهُوَ  
مَسْئُوكٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعِيٌ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوكٌ عَنْ  
رَاعِيَتِهِ۔

۹۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَقْدُرُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
يُنْصَبُ لَهُ لِدَاءٌ فَيَقَالُ هَذِهِ عُنْدَ رَجُلٍ  
فُلَانٍ۔

۹۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخِيَلُ  
فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

۹۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَأَاهُ يَبُولُ قَائِمًا۔

**ف** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں (۱) کہ بیان جواز کے لیے تھا (۲) آپ  
کسی بیماری یا درد وغیرہ کے سبب بیٹھ نہیں سکتے تھے (۳) بیٹھنے کی جگہ نجس ہو اور (۴) جس طرف منہ کر کے آپ  
بیٹھ سکتے تھے۔ ادھر لوگ موجود ہوں بہر حال بیٹھ کر پیشاب کرنا سنون ہے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں جس چیز کو آپ حلال  
قرار دے سکتے ہیں اور جس چیز کے بارے چاہیں حرام قرار دے سکتے ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ  
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (یعنی جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس  
سے آپ تم کو منع فرمادیں اس سے رُک جاؤ۔ دوسری جگہ اطاعت رسول کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے  
چنانچہ ارشاد ہے مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بیشک  
اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و حکم کو بلا چون و چرا قبول کر لینا ایمان کا حصہ ہے  
(جاری ہے)



وَنَحْوَهَا فَاَمَّا هَبَّةٌ دُرْهَمٌ اَوْ دِينَارٌ اَوْ كِسْرَةٌ  
ثَوْبٌ فَلَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ  
اللَّهُ تَعَالَى -

۹۸۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَمَنُ صَحَافٍ  
يَبْعَثُ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا كَانَتْ الطَّرْفَةُ أَوْ الْفَاكِهَةُ وَالْقِسْمُ وَكَانَ  
يَبْعَثُ بِأَخْرِهِنَّ صَحْفَةً إِلَى حَفْصَةَ فَإِنْ كَانَ  
قَلَّةٌ أَوْ نَقْصَانٌ كَانَ بِهَا -

۹۸۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّ مِيعَةَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ  
يَعْنِي فِتْنَةَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ  
أَحَدٌ لَمْ وَقَعَتْ فِتْنَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَبْقَ  
مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ فَإِنْ وَقَعَتْ  
الثَّالِثَةُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ طَبَاخٌ -

۹۹۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَا مِيرَاثِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ  
عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ  
عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَامْرَأَةٌ

چیز کسی کو دے اور سواری وغیرہ کسی کو عاریتہ مانگنے  
پر دے دے تو جائز ہے لیکن درہم یا دینار اور یا  
پہنا جانے والا کپڑا کسی کو دینے کی اجازت نہیں ہے  
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -  
حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
عنہ کے پاس نو رکابیاں تھیں جب ان کے پاس  
تختہ یا پھل اور یا گوشت ہوتا تو ان کے ذریعے ازواج  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم (امہات المؤمنین) رضی اللہ  
عنہن کو بھیج دیتے اور سب سے آخری رکابی (اپنی  
بیٹی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیجتے تاکہ حصہ کم ہو  
یا اس میں نقصان ہو تو انھیں ہو -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا: ایک فتنہ پیش آیا یعنی شہادت عثمان کا فتنہ  
تو کوئی بری باقی نہ رہا (دوسرا) فتنہ حرہ پیش آیا تو  
اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر اگر تیسرا کوئی  
فتنہ پیش آئے گا تو لوگوں میں سے کوئی صاحب عقل  
(عقل مند) باقی نہیں رہے گا -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر  
ایک محافظ ہے اور ہر محافظ سے اس کی رعیت (تحت  
افراد یا قوم) کے بارے پوچھا جائیگا لوگوں کا امیر (خلیفہ)  
ان کا نگہبان ہے اس سے ان (لوگوں) کے بارے  
پوچھا جائے گا - عورت اپنے شوہر کے مال کی نگہبان ہے

التَّائِسِ يَنْزَعُ نَزْعًا حَتَّىٰ يَصْرَبَ النَّاسُ بِعَظْمَيْنِ۔  
 نکلانے کے لحاظ سے تمام لوگوں میں ان سے زیادہ  
 طاقت ور میں نے کسی کو نہیں دیکھا وہ ڈول نکالتے  
 رہے حتیٰ کہ لوگوں نے (جانوروں کو پلانے کی غرض  
 سے) حوض بھر لیا۔

## ۶۔ بَابُ التَّفْسِيرِ

### تفسیر کا بیان

۹۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُمَيْنِ  
 عَنْ أَبِي يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ تَمِيمَ بْنَ  
 ثَابِتٍ يَقُولُ الصَّلَاةُ الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الظُّهْرِ۔  
 حضرت ابو یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کہنے  
 ہوئے سنا صلاۃ وسطیٰ (درمیان نماز) سے مراد  
 ظہر کی نماز ہے۔

۹۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
 عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ  
 حضرت عمرو بن رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
 کہ میں زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ام المومنین

۱۔ جو کلام الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اسے قرآن کہا جاتا ہے اسکی توضیح و تشریح کو تفسیر کہا جاتا ہے  
 تفسیر کی مشہور اقسام ہیں (۱) تفسیر القرآن بالقرآن (قرآن کی تفسیر قرآن کے ساتھ) (۲) تفسیر القرآن بالمحدث (۳) تفسیر  
 القرآن باقوال الصحابہ اور تفسیر القرآن باقوال الصالحین (علماء ربانی کے اقوال سے قرآن کی تفسیر)۔

۲۔ راجح قول یہی ہے کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا کی تفسیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تائید ہوتی ہے چنانچہ حضرت سمیرہ بن جندب رضی اللہ  
 عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلَاةُ الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الْعَصْرِ (صلاۃ وسطیٰ  
 نماز عصر ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 صَلَاةُ الْوُسْطَىٰ صَلَاةُ الْعَصْرِ (صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے)۔

(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد اول صفحہ ۴۵۔ سعید اچچ۔ ایم کرچی)

قَالَ مُحَمَّدٌ رَّبِّي يَذُكُّكَ وَالْبَوْلُ  
جَالِسًا أَفْضَلُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اس  
(کھڑے ہو کر پیشاب کرنے) میں کوئی حرج نہیں لیکن  
بیٹھ کر پیشاب کرنا افضل ہے۔

۹۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنِّ دِعْبِ  
الْأَعْرَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَمُّوا فِي مَا تَرَكَكُمْ  
فَاتِمَّا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ  
وَإِخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَآئِهِمْ فَمَا نَهَيْتُكُمْ  
عَنْهُ قَاتِلُوا بَنِي سُلَيْمَةَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں تمہیں  
چھوڑ دوں تو تم مجھے چھوڑ دیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے  
لوگ کثرتِ سوالات اور انبیاء کرام (علیہم السلام)  
سے مخالفت کے سبب ہلاک ہو گئے ہیں جس چیز سے  
تمہیں روک دوں اس سے روک جایا کرو۔

۹۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ  
الْأَعْرَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ  
تَزْعُمُ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِي تَزْعِيمِ ضَعْفٍ وَ  
اللَّهُ يَخْضِرُ لَهُ لَحْمٌ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَأَسْتَحَالَتْ عُمَرُ بَا قَلَمًا عِبْرِيًّا مِمَّنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابو قحافہ  
(حضرت ابو بکر صدیق) رضی اللہ عنہ کو ایک دو ڈول نکالنے  
ہوئے دیکھا کہ ان کے نکالنے میں ضعف کمزوری تھی  
اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے پھر حضرت عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ دو ڈول نکالنے کے لیے کھڑے ہوئے، دو ڈول

(بقیہ جیشہ صفحہ نمبر ۷۰۹) کا (معلوم ہوا کہ دین کے معاملے میں لایعنی اور فضول گفتگو اور سوالات کرنا جائز نہیں ہے لہذا  
اللہ تعالیٰ، انبیاء، آسمانی کتب، فرشتوں، جنت اور دوزخ، قیامت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اولیاء اللہ، صالحین  
علماء ربانی کی کردار کشی وغیرہ کے بارے فضول سوالات کرنا حرام ہے دور حاضر میں بعض ایسے فتنے کھڑے ہو گئے ہیں کہ  
وہ اپنے باطل عقائد و نظریات کے تحفظ کے لیے قرآن و حدیث کا انکار کرنا عیب نہیں سمجھتے مثلاً فتنہ نجدیت، فتنہ قادریہ  
فتنہ بریلویت، فتنہ پرویزیت وغیرہ یہ لوگ کبھی انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر قرار دیتے ہیں کبھی ان کے  
اعمال کو اپنے اعمال جیسا تصور کرتے ہیں کبھی ان کے علم و عرفان کو اپنی ناقص عقل کے ترازو پر تولنے کی کوشش  
کرتے ہیں کبھی ان ہستیوں کی ازواجِ مطہرات کے بارے زبان دراز کرتے ہیں اور کبھی ان کے زندہ ہونے پر  
شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے ناکام کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت ہلاکت کا سبب  
ہے اس لیے اسخ العقیدہ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔



اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ  
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا الشُّبَّاحُ هُوَ  
تَمَامُ تَعْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ لِيْهِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْ لِيْهِ  
كُوْنِيْ مَعْبُودٌ نِّمِيسْ هُوَ اللَّهُ سَبَّ سَ بَرُّ اِهْ اِهْ اِهْ اِهْ  
قُوْتِ وَطَاقَتْ صَرْفِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ لِيْهِ سَ بَرُّ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
ان سے اَلْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ کے بارے  
سوال کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت  
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ  
شہر والی عورتیں ہیں (شادی شدہ) اس کا مفہد  
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام قرار دیا ہے۔

۱۰۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَ  
سُئِلَ عَنِ الْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ  
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ هُنَّ  
ذَوَاتُ الْأَمْنِ وَاجِرٌ وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ  
حَرَّمَ الزَّانِيَّ۔

۱۰۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَوَى ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَغِبْتُ فِيهِ الْاُمَّةُ عَنْهُ  
مِنْ هَذِهِ الْاُيَّةِ وَلَا مِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا  
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى فَقَاتِلُوا  
الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ  
فَاعَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا  
بیان ہے کہ میں نہیں جانتی کہ اس امت نے اس  
آیہ مبارکہ سے زیادہ کسی آیت سے اعراض (روگردانی)  
کیا ہو وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا  
فَاَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى  
الْاُخْرَى، فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى  
أَمْرِ اللَّهِ، فَإِنْ فَاعَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا (اور اگر  
مومنوں (مسلمانوں) کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں  
تو تم دونوں کے درمیان صلح کرادو۔ اگر دونوں میں سے  
ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو تم زیادتی کرنے والے  
گروہ کا مقابلہ کرو حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف  
پلٹ آئے پس اگر وہ گروہ رجوع کر لے تو تم ان دونوں  
کے درمیان صلح کرادو)

۱۰۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ

رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِذَا  
بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَاذِيٌّ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا  
أَذْنْتُهَا فَقَالَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ  
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا  
لِللَّهِ قَانِتِينَ -

حفظہ رضی اللہ عنہا کے لیے قرآن لکھا کرتا تھا حضرت  
اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم فلاں آیت  
پر پہنچو تو مجھے بتانا چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا  
توان کو بتا دیا تو انھوں نے لکھانے کے لیے یوں کہا  
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَ  
صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (تم  
نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی، وہ نماز  
عصر ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کے ساتھ  
کھڑے ہو جاؤ)۔

۹۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ  
عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى  
عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَصْحَفًا  
قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَاذِيٌّ  
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى  
فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَذْنْتُهَا وَأَمَلْتُ عَلَى  
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى  
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ  
سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے انا ذکر وہ  
غلام حضرت ابویونس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ان کے لیے قرآن  
لکھنے کا حکم دیا انھوں (حضرت عائشہ) نے فرمایا:  
جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا حَافِظُوا عَلَى  
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى (تم نمازوں کی  
پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی)۔ راوی بیان  
کرتے ہیں کہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے  
انہیں بتایا تو انھوں نے مجھے لکھو یا حَافِظُوا عَلَى  
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى  
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۹۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمَارَةُ بْنُ  
صَيَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي  
الْبَاقِيَّاتِ الصَّالِحَاتِ قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

حضرت عمارہ بن صیاد رضی اللہ عنہ کا بیان  
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ  
کو فرماتے ہوئے سنا الْبَاقِيَّاتُ الصَّالِحَاتُ سے  
آدمی کا یوں کہنا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : دُلُوكُ الشَّمْسِ  
کا مطلب سورج کا ڈھلنا ہے۔

حضرت داؤد بن حصین کا بیان ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے :  
دُلُوكُ الشَّمْسِ کا مطلب سورج ڈھلنا ہے اور  
عَسَى اللَّيْلُ سے مراد رات اور اس کی تاریکی  
کا جمع ہونا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : یہ حضرت  
عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
کا قول ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا دُلُوكُ الشَّمْسِ سے مراد سورج کا غروب  
ہونا ہے اور سب تفسیریں اچھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمہاری عمر  
کی مدت پہلی امتوں کے مقابلے میں اتنی ہے جتنا  
وقت نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہے تمہاری اور  
یہود و نصاریٰ کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے کسی  
کو بطور مزدور کام پر لگایا اس (آدمی) نے کہا : نصف  
دن تک ایک قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہود نے (بطور مزدور)  
کام کیا۔ اس آدمی نے پھر کہا : نصف دن سے لیکر  
عصر تک ایک قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ تو  
نصاریٰ نے ایک قیراط کے عوض (بطور مزدور) کام کیا  
اس آدمی نے پھر کہا : نماز عصر سے غروب آفتاب تک  
دو قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ تم توجہ سے سن لو

ابن عمر قَالَ دُلُوكُ الشَّمْسِ مِثْلُهَا۔

۱۰۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
الْحَصَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ  
دُلُوكُ الشَّمْسِ مِثْلُهَا وَعَسَى اللَّيْلُ  
اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلُمَتِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ  
دُلُوكُهَا غُرُوبُهَا وَكُلُّ حَسَنٍ۔

۱۰۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا  
أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنْ الْأُمُومِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ  
الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَرَأَيْتُمْ مَثَلَكُمْ  
وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ  
عَمَلًا لَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ  
عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ قَالَ فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ  
إِلَى الْعَصْرِ إِلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتْ  
النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ  
يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ  
الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا



عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً  
وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ  
قَالَ وَاسْمَعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهَا نُسِخَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ بِالَّتِي بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْكِحُوا  
الْأَيَّامِي مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ  
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا بَأْسَ  
بِتَزْوِجِ الْمَرْأَةِ كَانَتْ كَدَّ فَجَرَتْ وَأَنْ  
يَتَزَوَّجَهَا مَنْ لَمْ يَفْجُرْ.

۱۰۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ  
بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ  
قَالَ أَنْ يَقُولَ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا  
مِنْ وَفَاةٍ زَوْجَهَا إِنَّكَ عَلَى كَرِيمَةٍ فَلَا تَنْ  
فِيكَ وَالرَّائِبُ وَإِنَّ اللَّهَ سَائِتٌ إِلَيْكَ  
رِثْقًا وَتَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

۱۰۰۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ

اس قول الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة  
والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک و زانی  
مرد نہ نکاح کرے مگر زانیہ عورت یا مشرک کے ساتھ  
اور زانیہ سے صرف زانی مرد یا مشرک نکاح کر سکتا  
ہے ( کے بارے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن  
مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ آیت بعد  
والی آیت سے منسوخ ہے پھر انھوں نے پڑھا  
وَأَنْكِحُوا الْأَيَّامِي مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ  
عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ (اور تم نکاح کرو مسلمان بیوہ  
عورتوں، اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ)  
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس  
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ  
کا قول ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرنے میں کوئی  
حرج نہیں اگرچہ وہ عورت فاحشہ ہی کیوں نہ ہو اور  
اس کے ساتھ نکاح کرنے والے بدکردار نہ ہو۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد  
کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ  
فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ  
فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ تم ایسی عورت  
جو اپنے شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو کہو کہ تم  
مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہو بیشک میں تم میں رغبت  
رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دینے والا ہے، یا  
اس طرح کی اور بات کسی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں  
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

اس حدیث میں ملاحظہ نہیں کیا کہ نمازِ ظہر اور عصر کا وقت درمیان کا وقت نمازِ عصر اور مغرب کے درمیان کے وقت سے زیادہ ہے جس نے نمازِ عصر جلدی ادا کی گویا اس نے ظہر اور عصر کے درمیان کے وقت کو نمازِ عصر سے مغرب تک کے وقت سے کم کر دیا۔ پس یہ حدیث نمازِ عصر کی تاخیر پر دلالت کرتی ہے۔ نمازِ عصر تاخیر سے ادا کرنا اس کے جلدی کرنے سے افضل ہے جب تک سورج سفید، شفاف رہے اور اس میں زردی نہ ملے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

أَكْثَرُ مَتَابَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ وَمَنْ عَجَلَ الْعَصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ أَقْلَ مَتَابَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فَهَذَا يُدَلُّ عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَتَأْخِيرِ الْعَصْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيلِهَا مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيَضَاءً نَقِيَّةً لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

فَآتُوهَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاتَيْنِ  
قِيَرَاتَيْنِ قَالَ فَغَضِبَ إِلَهُهُمَا وَالتَّصَارَى  
وَكَاثِلُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً  
قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا  
لَا قَالَ فَأَنَّهُ فَضَّلَ أُعْطِيَهِ مِنْ  
ثَلَاثَةِ

تم ہی وہ لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک  
دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ ناراض ہو گئے اور انھوں نے  
ناراضگی کی حالت میں کہا: ہم نے کام زیادہ کیا لیکن  
مزدوری بہت کم دی گئی۔ اس آدمی نے کہا: کیا میں  
نے تمھاری مزدوری میں کمی کی ہے؟ انھوں نے  
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا: بلاشبہ یہ میرا احسان  
ہے جتنا کسی کے ساتھ چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ  
عَلَى أَنَّ تَأْخِيرَ الْعَصْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيلِهَا  
أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ  
حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر تراویح  
سے پڑھنا جلدی پڑھنے سے افضل ہے کیا تم۔

ف ”قیراط“ نصف دامت یا چار حو کی مقدار وزن کو کہا جاتا ہے لیکن اس مقام پر حصہ مراد ہے۔ محنت  
اور مزدوری زیادہ کی مقدار امت مصطفوی قرار پائی ہے یہی امت سلمہ جب تک جنت میں داخل نہ ہوگی وہ  
امت کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی۔ سب سے زیادہ افراد جنت میں اسی امت کے ہوں گے امت مصطفوی کی  
عظمت کو دیکھ کر بعض انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کی بارگاہ میں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنانے کی دعا کرتے رہے  
اسی امت کو سید الانبیاء والرسول نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ملے۔ شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے آسانی کی راہ  
کھول دی مستقل قانون (قرآن) میں آیا۔ اسی کے لیے تمام روئے زمین سجدہ قرار دی گئی۔ زمین کی مٹی (تیمم) کے لیے  
پاک قرار دی گئی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت و نیابت اسی کے حصے میں آئی۔ فرشتے اپنے نورانی پر اس کے افراد  
پاؤں تلے پھیلاتے ہیں۔ والدین کو محبت کی نگاہ سے دیکھنے سے مقبول حج و عمرہ کا ثواب نہیں ملا۔ آخری اور بہترین  
اسی کو قرار دیا گیا ہے۔ درختا کے تاج اور لولاک کی عظمت و شان والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہ میں حاضر  
اور درود و سلام کے تحفے پیش کرنیکی سعادت اسی کے حصے میں آئی۔

یہ حدیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی دلیل ہے کہ نماز عصر ہر موسم میں تاخیر سے  
افضل و سنون ہے۔ جو لوگ ظہر کے وقت میں نماز عصر ادا کر لیتے ہیں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ نماز عصر  
تفصیلی بحث کتاب الصلوٰۃ میں ملاحظہ فرمائیں۔



زین الہیہ سے جواب میں لکھی گئی مکتبہ انوار  
تفتیش دینی حیات سنہ

# پیر و نیر

علامہ ارشد القادری

پروڈکشن ہاؤس  
۴-بی، اردو بازار لاہور  
فون: ۳۵۲۷۹۵

مجموعہ محفوظات حیات چشتیہ

# پیر و نیر

مصفیٰ

میں لاوارح محفوظات خواجہ عثمان دہلوی  
ذیل العارفین محفوظات انصاریہ ترمذی  
نور الہدایہ محفوظات خواجہ حسین بن علی  
راستخیز محفوظات خواجہ ابوبکر بن محمد  
مفتاح السعیدین محفوظات محمد بن علی  
ہمدانی و سیلابی محفوظات ابوالفراس  
نور الہدایہ محفوظات محبوب النور  
راستخیز محفوظات محبوب النور  
مفتاح السعیدین محفوظات محمد بن علی

مترجم  
عنصر صکایری

ناشر

پیر و نیر

۴۰-بی، اردو بازار لاہور

# مراجع

موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی کو مندرجہ ذیل کتب کے حوالہ جات سے مرن کیا گیا ہے (مترجم)

متوفی ۲۵۶ ھ	کلام اللہ	۱۔ قرآن
متوفی ۲۶۱ ھ	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۲۔ صحیح بخاری
متوفی ۲۷۹ ھ	مسلم بن حجاج	۳۔ صحیح مسلم
متوفی ۱۸۹ ھ	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۴۔ جامع ترمذی
	امام محمد بن حسن شیبانی	۵۔ موطا امام محمد
	شیخ عبدالحی	۶۔ حاشیہ موطا امام محمد
متوفی ۱۸۹ ھ	ابو عبد اللہ ولی الدین عراقی	۷۔ مشکوٰۃ المصابیح
متوفی ۲۵۶ ھ	امام محمد بن حسن شیبانی	۸۔ کتاب الآثار
	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۹۔ الادب المفرد
متوفی ۵۹۳ ھ	امام تقی الدین اسبکی	۱۰۔ شفاء السقام فی زیارت خیر الانام
	علی بن ابی بکر مرغینانی	۱۱۔ الہدایہ
	ابوالفضل امام قاضی عیاض	۱۲۔ الشفاء
	مفتی امجد علی اعظمی رضوی	۱۳۔ بہار شریعت
متوفی ۱۳۲۰ ھ	امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۴۔ عرفان شریعت
متوفی ۱۵۰ ھ	سراج الامت امام اعظم ابو حنیفہ	۱۵۔ مسند امام اعظم
متوفی ۱۳۲۰ ھ	امام احمد رضا بریلوی	۱۶۔ سود بدترین جرم
متوفی ۱۳۲۰ ھ	امام احمد رضا بریلوی	۱۷۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت

